

The diagram illustrates the experimental setup. A subject is seated at a table, looking at a video screen. A camera is positioned above the screen to capture the subject's view. A light source is positioned to the left of the screen to illuminate the scene. A scale bar is shown below the screen to provide a reference for the size of the objects. The diagram is labeled with 'Subject', 'Video Screen', 'Camera', 'Light Source', and 'Scale Bar'.

5

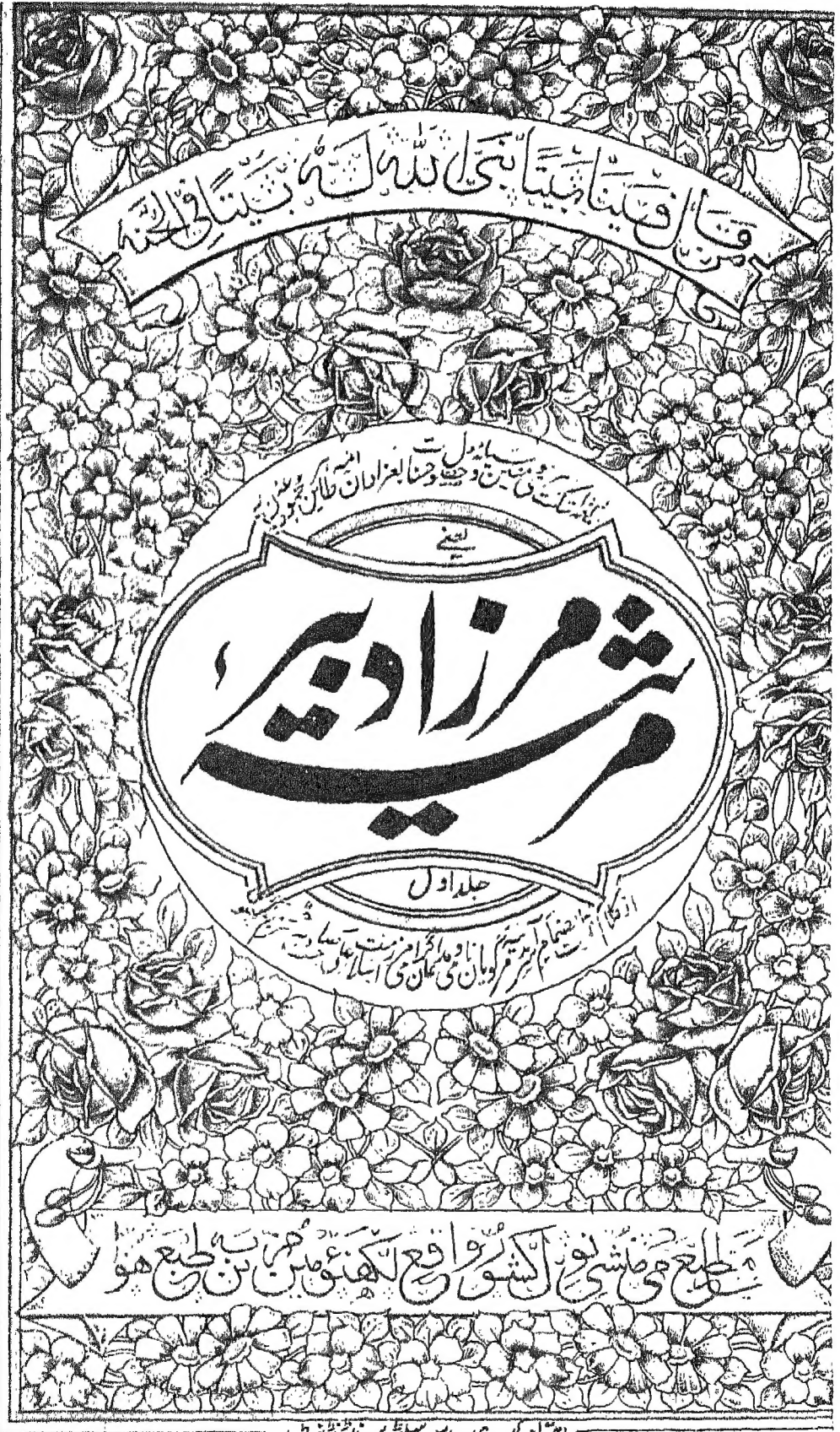
OFFICE

1. Kishor - Pradyuman
2. Kishor - Pradyuman

1509

596 + 0

Highland - Mission



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شیرزاد

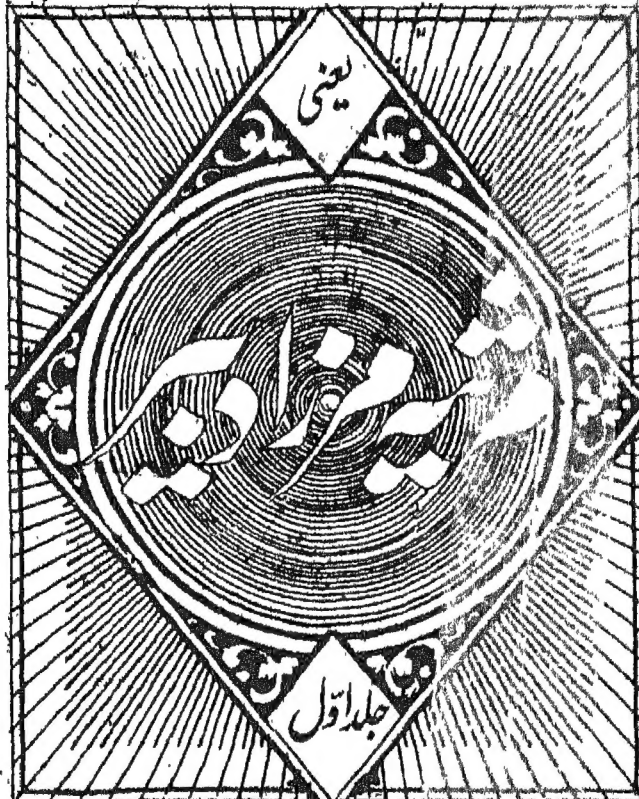
جلد اول

طالع می‌مشی

با تمام کسری داس سید سید

صفت ايكرد مكل فضل خلايق و آسما
بمعون سعيدين و مدين

ایہ اشعار میں مثنوی و سیاق حصو احسانات اعجاز داران الہیہ طاہرین مجموعہ و لہذا



و کلام بلاغت الفصاحه من ترجمه گویش فارسی فی روحان الکریم جناب اسلامت علی صاحب بیسرم و جم کفوی

مطهر
وقد كان من بين طين سبع



بسم اللہ الرحمن الرحیم

CHECKED-2002

۴۴
 تم کو خود عربی کا علم یہاں
 اسے حق ثابت ہوا اور حق ہوا اسلام
 سنتے جا اس کلام کو کہ جسے لا کلام
 تیرے ہونے میں یہ طریقہ بین غلام

۴۴
 تو یہ کہیم کہ جو کلمے کا گزرا ہوا
 اور خاتین بنی کا وہی طبعہ سے ہوا
 جس کی آفتاب سے اور چاند سے ہوا
 درج کرنا بھی بجا ہے

آفاق میں بخود علی تو اب آئے ہیں
 خادم تو ان کے نام پر ایمان لائے ہیں

عکس رخ علی تھا وہ چند آفتاب سے
 صواب کف ہو گئے بیدار خواب سے

۴۴
 بے علی خدا جو ہے تم پر جان
 لا رہا ہے یہ کہ جس نے کہا کہ ایمان
 چنان کو علی کو جو کہ جس نے کہا کہ ایمان
 جو چاہہ اس کو

۴۴
 تم کو کیا ہے
 تعلیم کی کسی پر اس نے
 فرمایا اسلام علیکم السلام
 جس نے کہا کہ اسلام

وہ بھی ہی ایسے جیسے خود مند آپ ہیں
 پھر صاف کہہ دیا کہ خداوند آپ ہیں

آگاہ ہو کہ دین کی اصل اصول ہوں
 اس وقت میں رسول خدا کا رسول ہوں

<p>۴۸ ہم کو بھی پھر سے کلمہ میں دہ خیر خواہ کہ کبھی جلال شاہ بے گواہی آپ کی بس ہو خدا گواہ</p>	<p>۴۷ نودن تو میں غائبین آسمان ہیں جبریل بنے شریک شہر آتے ہیں فرماں دوا جلال یہ ہم کو نائے ہیں جاگو کہ آسمان زمین پھر نائے ہیں</p>
<p>۴۹ کیا سبھ جو ایک وصف بھی ہے بیان ہو ہر بات خوب ہے کہ خدا کی زبان ہو</p>	<p>۴۸ سامان فلک پہ غرہ سے ہر شور و چین کا دنیا میں یہ مہینہ ہے میکہ حشین کا</p>
<p>۵۰ پھر کائنات میں آج کیا سوال آتا ہی جگے کا بھی ہو شک و زیادہ سوال باوجود اب بھی ہوش و زیادہ سوال رو کر کا حضور کو پوچھا غیب کا حال</p>	<p>۴۹ کل ہوتے ہی عمر کو قیامت کا وقت گھر سے ہے حسین کی حضرت کا وقت ہنگامہ عطر نہیں شہادت کا وقت منہ پر ہے قلم کی غارت کا وقت</p>
<p>۵۱ ہاں ایک بار سال میں بیدار ہوتے ہیں اک نیکس وغریب کے ماتم میں روتے ہیں</p>	<p>۵۰ آبادی زمین حشر تک خلق روئے گی ایسی کیسے گھر کی تباہی نہ ہوئے گی</p>
<p>۵۲ پیرا غدا کا بندہ کر دینی حنین نظر چھوٹے کا اپنے زل سے ختم دینی حنین کا اپنے زل سے ختم حنین کا اپنے زل سے ختم</p>	<p>۵۱ اپنے نیک بی بی کہ جاتا ہوں کل حنین اپنے نیک بی بی کہ جاتا ہوں کل حنین اپنے نیک بی بی کہ جاتا ہوں کل حنین اپنے نیک بی بی کہ جاتا ہوں کل حنین</p>
<p>۵۳ ال جانتا ہے جیسے کہ صد ہے گذرتے ہیں رہا میں بھی حنین کو رو یا ہی کرتے ہیں</p>	<p>۵۲ بولے نہ کیوں بلند گردن شور و چین کو سب بارو میں اور باپ روئے حشین کو</p>

۱۱
پرسا علی کو دیکھو یہ لوگ
قبل از وقوع حادثہ کے شاہ ادیب
کو کیا علی نے کر عالم ہے کیا

۱۲
پرسا علی کو دیکھو یہ لوگ
قبل از وقوع حادثہ کے شاہ ادیب
کو کیا علی نے کر عالم ہے کیا

۱۳
پرسا علی کو دیکھو یہ لوگ
قبل از وقوع حادثہ کے شاہ ادیب
کو کیا علی نے کر عالم ہے کیا

۱۴
پرسا علی کو دیکھو یہ لوگ
قبل از وقوع حادثہ کے شاہ ادیب
کو کیا علی نے کر عالم ہے کیا

۱۵
پرسا علی کو دیکھو یہ لوگ
قبل از وقوع حادثہ کے شاہ ادیب
کو کیا علی نے کر عالم ہے کیا

۱۶
پرسا علی کو دیکھو یہ لوگ
قبل از وقوع حادثہ کے شاہ ادیب
کو کیا علی نے کر عالم ہے کیا

۱۷
پرسا علی کو دیکھو یہ لوگ
قبل از وقوع حادثہ کے شاہ ادیب
کو کیا علی نے کر عالم ہے کیا

۱۸
پرسا علی کو دیکھو یہ لوگ
قبل از وقوع حادثہ کے شاہ ادیب
کو کیا علی نے کر عالم ہے کیا

۱۹
پرسا علی کو دیکھو یہ لوگ
قبل از وقوع حادثہ کے شاہ ادیب
کو کیا علی نے کر عالم ہے کیا

۲۰
پرسا علی کو دیکھو یہ لوگ
قبل از وقوع حادثہ کے شاہ ادیب
کو کیا علی نے کر عالم ہے کیا

۲۱
پرسا علی کو دیکھو یہ لوگ
قبل از وقوع حادثہ کے شاہ ادیب
کو کیا علی نے کر عالم ہے کیا

۲۲
پرسا علی کو دیکھو یہ لوگ
قبل از وقوع حادثہ کے شاہ ادیب
کو کیا علی نے کر عالم ہے کیا

آگاہ ہو رہے ہیں
اس وقت میں رسول خدا کا رسول ہوں
پھر صاف کہہ دیا کہ خداوند آپ ہیں

<p>۴۷ قرآن مجید کی دین نجات ہے یہ ہے ایسی موت تو ناہیات ہے ناہیات بلایا آپ کے رونے کی بات ہے تم لوگوں میں دیکھو ارادہ نہا لے</p>	<p>۴۸ اس شک میں بھرتی نہ ہزاروں دل کی صفا نگاہ کی ضیا کی جلا غفوی خطا رخصتے خدا قریب مصطفیٰ طول بقا حصول شفا فرخ ہر بلا</p>
<p>واللہ آپ شیعوں کے ہم کام آئیں گے سردینگے جان دینگے اور غین بخشو آئیں گے</p>	<p>کیسا عذاب قبر نہ ہو گا فشار تک آئے گی یہ فوائی کو جنت مزار تک</p>
<p>۴۹ اب بعض بریل عز کی جناب میں پتیل کرچین کا فیوض ہے باب میں سوشش برکت کرم کجا کو اب میں کے عظیم باجہ جان حریب میں</p>	<p>۵۰ عجب کیف کا تھین تھو چاہیے دل حب الہیت سے معمور چاہیے نہ سوئے گئے قلب میں ناسور چاہیے نہ سوئے گئے دل میں جاسور چاہیے</p>
<p>دنیا میں شر تھا نہ شہ مشرقین تھے اصحاب کف تغریہ دار حسین تھے</p>	<p>رو کر ثواب روز جزا آج لوٹ لو کل ہو نہ ہو عزا کا مزا آج لوٹ لو</p>
<p>۵۱ قرآن میں آئے توبہ کے کیا بیان ہیں صعب آئے قدرت حق کی کیا بیان ہیں مکن میں بربر یہ خود آسمان میں سترتی میں آٹھ سات ہیں پڑ جوان ہیں</p>	<p>۵۲ سر پر کھڑی تھی تو کھڑی تھا کجا دنیا کی بود باش ہی کشتی جاب کجا پیر میں آرزو ہو حصول کجا کیا صابو خمیر میں سر نہاب کجا</p>
<p>سن تو دراز ہیں پر سن کبہ ہوتے ہیں شبان اہل خلد کے سید کو روتے ہیں</p>	<p>تقدیر کے لکھے سے تجاوز محال ہے طفل جوان دیر کا بیان ایک حال ہے</p>

<p>۴۲</p> <p>میت لکھنؤ میں ہونے والی عقد نفاذ سے پہلے وزیر خزانہ کی طرف سے مٹا دیا گیا ہے۔</p>	<p>۴۱</p> <p>دنیا اسی عز کے لئے بڑھ رہی ہے ان غلبوں پر ساری پروردگار ہے اب ہونوں کو روکنے میں کیا انتظام ہے رجحہ خزانہ کی طرف سے کیا ہے</p>
<p>۴۳</p> <p>ہر رنگ بے ثبات ہے نیزنگ کے سوا غیر کو کیا ملا ہے دل تنگ کے سوا</p>	<p>۴۰</p> <p>حورین ادبے مجلس ماتم میں آچسکین زہرا خان سے روٹیکو تشریف لاچسکین</p>
<p>۴۴</p> <p>سورق خزانہ کے جبکہ پانچ سال سے سب میں ہوا ایک نہال سے سب میں ہوا ایک نہال سے سب میں ہوا ایک نہال</p>	<p>۳۹</p> <p>دکھلاؤ دن اب بے گناہ کر رہا خضار کو بنا دین زار کر رہا بہل پیسے بن پانی بازار کر رہا دینا کھڑا ہے قافلہ لار کر رہا</p>
<p>۴۵</p> <p>جب لاکھ لاکھ خون کا سالہ نہان ہوا اک لالہ داغدار میں سے عیان ہوا</p>	<p>۳۸</p> <p>ہدم کوئی بجز دم تیغ و دم نہیں شہر کی جلو میں تم نہیں افسوس ہم نہیں</p>
<p>۴۶</p> <p>حال گزشتگان نہ کہلا چکے ہیں کیا ہوا جاگر میں پھر نہ کوئی آشنا ہوا دریا میں جو ملانہ وہ قطرہ جدا ہوا لازم ہوئی فکر و اندیشہ ہوا ہوا</p>	<p>۳۷</p> <p>پوش میں سند کی گونہ نہیں چھپا جو چاہے تیرا ہے چاہے نہان لکھا زیب تر ہے تیرا ہے چاہے نہان لکھا تمہارے کوئی غیب میں جو رہنے کو چاہے</p>
<p>کس شے میں اس عزا کے سوا اب مزار ہا جب اٹھ گئے حسین تو دنیا میں کیا رہا</p>	<p>۳۶</p> <p>پر اب بھی تم شہید نہیں محسوب ہوتے ہو اس انجمن میں فاطمہ کے ساتھ رہتے ہو</p>

۵۶
ملت نہیں تن ہو پیکان جا کرین
طاقت کہان بلند جودست دعا کرین
قدرت کلام کی بھی نہیں آہ کیا کرین
منتہا جو کون کسی ملت کو نہ کرین

۵۷
منہاج اعلیٰ نے کیا فتح سے خطاب
خلقت سے تیری ہر خیال تو اب
ہر سر کرین فلاح خیمہ سے خطاب
بجھیر نہ بند جو کسی نے طعام تو اب

۵۸
بے زخم شاہ دین کا کوئی عضو تن نہیں
کانٹے ہیں یہ زبان میں کہ جائے سخن نہیں

۵۹
لے فتح تھی تو والد مرحوم کے لئے
دل کی شکست چاہئے مظلوم کے لئے

۶۰
جس دم تو ایہ حال شہنشاہ کو بلا
آقا شہنشاہ نے نظر کی تھی سما
کھا ہو بیچ جین فکاکے جدا جدا
نکس کو تو ان سفید آئین بر ملا

۶۱
یہ چھٹا طغیانی ہے کیا تیری خاطر جو زمین
کسی عرض میں پائیدار حال نہیں
پیدا ہوئی ہوں باز سے حیدر کیا نہیں
یہ چھٹا ہوں انکا کون ہوں کی کو زمین

۶۲
روشن وقار خاس آل عبا ہوا
چاروں طرف کو نعرہ صل عدا ہوا

۶۳
فرمایا کب مجھ ترا احسان پسند ہے
ہر عضو تن سے اٹکھ کا رتبہ بلند ہے

۶۴
بانیوں کو دیکھنے لگے مگر شہنشاہ نام
حضرت کو ایک پائے اپنا بتایا نام
بین سخن میں طغیانیوں میں اب
میں صبر میں بلا ہوں میں نصرت نام

۶۵
ضرر سے بھرنا منہ زان کیا بیان
ہو کا دان سے جو مرا لٹے جہان
اون کے حکم کے سامنے تو جو جودان
نہیں غیر شہنشاہ کی گلاہ زودان

۶۶
تم پر بہت جناب آگئی کا پیار ہے
جو چاہو اختیار کرو اختیار ہے

۶۷
بجھیر جو کچھ گذرنا تھا یان وہ گذر گیا
میں کیا جیون مرا تو علدا مر گیا

<p>۴۳۴ دیکھا جانے ایسی روئے گل قبول مظلوم کو جانے کہا تو نہ ہو ملول تو سب ازل سے حضرت زینت رسول ان سب میں تھے ایک بھی کو کیا قبول</p>	<p>۴۳۵ باقی رہا جو صبر اسے یہ سنا دیا بالکے ہم کو سبے تحمل سوا دیا اب دیکھنا کہ ماصیون کو خلیو دیا زینت بھی نہ کی زبان اور سر دیا</p>
<p>۴۳۵ تو میرے ساتھ سے ہرے گنبے کے ساتھ ہے لیکن نباہ خالق اکبر کے ہاتھ ہے</p>	<p>۴۳۶ تڑپو نگامین نہ شمر کے بیداد و جبر پر اے صبر غش کریگا تو پیاسے کے صبر پر</p>
<p>۴۳۶ اور وقت درخشاں زیب تن کیے چلائی تخت بیخ دیاس کلام نے ہم بھی بنیں قبول کیا کیا امام نے تو بے بلا کو بھیجا تھارت امام نے</p>	<p>۴۳۷ اس وقت قضا و قدر کی نہاد ہوئی مولا بسند طبع مبارک بلا ہوئی نصرت فریق قائم آل عبا ہوئی فتح و ظفر کی دشمنی بر بلا ہوئی</p>
<p>۴۳۷ تسلیم کر کے شکر گزاری قبول کی بھائی نے بے ردائی تمھاری قبول کی</p>	<p>۴۳۸ ان کو گواہ زور خدا داد کیجئے ہو کر شہید صبر کو پھر شاد کیجئے</p>
<p>۴۳۸ سب نے کھینچ کر لٹھانا خوشی خوشی بندہ انا لہیان سے شادنا خوشی خوشی عابد کد کا مونیہ چانا خوشی خوشی اور زاریا نے قانون کھانا خوشی خوشی</p>	<p>۴۳۹ ہادی نے قصہ بھی بہت ہی کیا فرمایا آگے متصل فوج انتقبا سب امتوں پر حکم کو عدل نے شرف دیا پیغمبر بھی تمھارے سلطان انبیا</p>
<p>۴۳۹ امد و سکینہ سے یہ وصیت نہ بھولنا سیلی لگے تو بخشش امت نہ بھولنا</p>	<p>۴۴۰ تم نیک ہو کے واہ بدی ہم سے کرتے ہو اٹھو گے ککے دین میں دنیا پر مرتے ہو</p>
<p>آگاہ ہو نہ دین و دنیا کا رسول اس وقت میں رسول خدا کا رسول ہوں</p>	<p>پھر صاف کہد یا کہ خداوند آپ ہیں</p>

<p>۴۱ خیرانا خیر نسا فاتح خنین وہ جدین میرے اور سید میرا الدین علم داد ادا جان حسن باز سے حنین صغیر سے چچا خوشنویسی نیت دین</p>	<p>۴۲ جسکا غبار زر ہے وہ خاک ساز ہوں حق جسے بقرار ارادہ بقدر ہوں فاشہ کی جگہ کو یہ وہ دروازہ ہوں جسکا وطن ہو عشق میں وہ بدایہ ہوں</p>
<p>۴۳ شانے جدا ہوئے تو شریف کس قدر لے انعام کے نبی سے نہ طالب کے پر لے</p>	<p>۴۴ کسبہ ہے جسکا گھر میں وہ عالی مقام ہوں تسبیح جسکی خاک ہے میں وہ امام ہوں</p>
<p>۴۵ زیر کے ہر نیند را نہیں سی قابل نہیں میں باہی کو اچھا نہیں سی عصیان نہیں ہوں میرا نہیں سی پیر چہر ہوں یا نیا نہیں سی</p>	<p>۴۶ لو جسکے آفتاب ہیں وہ پانچ نیند دو نور جان مطلع ہیں سے جان نیند ابعت یہ کہ نہ ازلت نہیں مران نیند انہیں جسکا نام فخر جان نیند</p>
<p>۴۷ پہرون میں سوچتا ہوں کہ تقصیر کیا ہوئی پر زے ہوئے بدن کے نہ ثابت خطا ہوئی</p>	<p>۴۸ دیکھو بغور چشم علی ولی ہوں میں ماؤ مرا سخن کہ زبان بنی ہوں میں</p>
<p>۴۹ چمکے میں جسم کی قابل نہیں تو خند و لالہ کا قابل نہیں سبک میں باہین ہوں یہ قابل نہیں فاتو سے زردی ہے سبب ہوں باہین</p>	<p>۵۰ وہ ان کی جگہ کو شہیت ہوں است کی لگی ہے جسے چہ چاہے ہوں پہنچو نے جو بعید ہیں اسکا سرخ ہوں تو بین قرب حق کی جو بین باغ ہوں</p>
<p>۵۱ ہادی نہیں بنی کا لوا سا بھی کیا نہیں مہان نہ سمجھو خیر میں پیا سا بھی کیا نہیں</p>	<p>۵۲ برعکس کوئی ہو تو ہو رہا میرے ہیں دل آئینہ ہے فخر سکندر ہیں</p>

<p>۴۵</p> <p>کشتن جن جن سے پیوستہ ہمارے خدین کی پیوستہ ہمارے یوں کے گھر جن خیریت ہمارے سپاردن کا خلاصہ پیوستہ ہمارے</p>	<p>۴۵</p> <p>خاموش گئی یہ جہنم کے سیاہ برائین بنی شیطانی ایک دو سیاہ ادکارہ نہ اس کے کافہ ہے براہ وہ کہیں کیستے نہ خیر خواہ</p>
<p>۴۶</p> <p>پر زے بھی ہو کے حافظ ایمان حسین ہو شکل ہو جس کا ختم وہ قرآن حسین ہے</p>	<p>۴۶</p> <p>مولا کے تہرے وہ زمین پر طیان ہوا اک شردہ بھی زمین یکا یک عیان ہوا</p>
<p>۴۷</p> <p>لور زمین و عیدین جن جن سے خجاست زمین میری فوج تارین آفتاب سب ایمان احمد سل فلک خجاست نامدار</p>	<p>۴۷</p> <p>انجلی خجل منہ زمین و آباد خجاست پیچھے تھیں کہ جس بد اکسا پیچھے کے صورت کف مار سے سیا باقی گز غلاب تفریح بد را</p>
<p>۴۸</p> <p>اکبر سا نام او نہیں جو اذن میں اصغر کا بھی جواب نہیں بے زبانی نہیں</p>	<p>۴۸</p> <p>عقرب کے نیش کو شر و شعلہ تاب کو دوزخ میں زہر مار کیا ہی غلاب کو</p>
<p>۴۹</p> <p>قرآن ہر ایک نبی شریفین ایک زہر بھی ایک فاتح بدر وین ایک آپ کا خیریت خیریت بن ایک سبکی خدا جی کا حسین ایک</p>	<p>۴۹</p> <p>سایہ کا پیکر اپنے اپنے ارادان ہوا ناگہان کا پیکر توفشان ہوا پیچھے عصا کا پیکر توفشان ہوا غافل و فقار کا پیکر توفشان ہوا اڑا دیکھ ہرین کا چٹن سمان ہوا</p>
<p>۵۰</p> <p>طاعت کرو خدا کی نبی کی امام کی اسکے سوا نہیں ہو کوئی بات کام کی</p>	<p>۵۰</p> <p>جلائی عافیت میں نہ ہوں کس مقام میں مڑ کر یہ تیغ بولی کہ میرے پیام میں</p>

<p>۵۵۳ رختند گیتی تیغ کھون با چندی گری پلج تیغ اور دہی سر فلندہ گری چلائے گئے سائے اسباب زندگی چہر اسلام کو زین آداب بندگی</p>	<p>۵۵۲ اس کو کھجی اور کھجی بنی بڑی بنی صفائی بنی کھجی بنی اک سر کھجی بنی کھجی بنی گم نہ کہہ سفید ہو اچھ بنی</p>
<p>اور ٹھکر کہا زمین نے کہ تعظیم کرتی ہوں بولی اہل حضور میں تسلیم کرتی ہوں</p>	<p>بھاگے ہوں کو زد یہ لانی تھی پھر کے دو کرتی تھی اور پی ہوئی رنگت کو گھر کے</p>
<p>۵۵۴ چھپا جو د الفقار خندہ سیریا سی غریب نے بھی کچھ سیریا چھپا جو کھلم کھلا اٹھا کھلا دیا چڑا ہوا اٹھا کھلا</p>	<p>۵۵۵ گم نہ کہہ تھی کھجی بنی گم نہ کہہ تھی کھجی بنی گم نہ کہہ تھی کھجی بنی گم نہ کہہ تھی کھجی بنی</p>
<p>موجوں کے بل کو دہیا میں ہرگز نہ لاتی تھی وہ آبدار تھی کہ لہو میں نہ ساتی تھی</p>	<p>یودہ کے سب مقدم نظارہ ہو گئے دد حصہ ہفت اختہ سبارہ ہو گئے</p>
<p>۵۵۵ آندری کی سدا تیغ شہر نشان شہر شہر کا لکھ پل غل غل الامان مانند گرداں شہر شہر کے قضا کے تھی تیغ پائی تیغ و چکان</p>	<p>۵۵۶ آندری کی سدا تیغ شہر نشان شہر شہر کا لکھ پل غل غل الامان مانند گرداں شہر شہر کے قضا کے تھی تیغ پائی تیغ و چکان</p>
<p>ضربک طرف کو سارے اسکے مفر نہ تھا پر چھائیں بھی جو پڑ گئی گرد نہ سر نہ تھا</p>	<p>سایہ بھی دو سلا بھی دو سم دھان بھی دو ہونو ٹنکی طرح بات بھی دو اور زبان بھی دو</p>

<p>۵۵ ہر تھانہ تیغ کا چھ اور دھنگ قالب میں تیری جہ سے نہ ہنگ بظلم بیان خاندان بیدار ہے دن کی قسم یہ تیغ بڑی خانہ جنگ</p>	<p>۵۶ نہن جان تھی ہنگام قالب کی نوید نہ گزرتی پناہ قطع نظر تونے تگہ کو نہ تھی پناہ دعوتے صدق کیلئے رحمت پناہ سن لو دلی قلعی اگر ہو بچھا ہنگام</p>
<p>سچ تو یہ ہے کہ مسئلہ ان تیغ شاہ ہے سرچوہ کے سب لڑتی ہوا در بے گناہ ہے</p>	<p>آیا نظر نہ رہ نہ مولا سیاہ کو + تیغ عسلے نے قطع کیا ہر نگاہ کو +</p>
<p>۵۷ کتنی ہی ذوق افکار کیا ہو تین تین طوفانِ محشر وہ لڑا کیا ہو تین تین دو زخ تفرغِ غلب کیا ہو تین تین یاد ہم دیا زنا کیا ہو تین تین</p>	<p>۵۸ مکملی فلک کو بچلی جدا ہوئی تڑپی بڑی خاک کو بچلی ہوا ہوئی چکی جو خود پر تو قیامت بپا ہوئی سب گزرتی گون بوزار بل ہوئی</p>
<p>حق سے ڈرو تو مشردہ فضل الہ ہے تو بہ کرد تو قبضہ میں یہ سکر پناہ ہے</p>	<p>کھوئے زرہ کے ایک نگہ میں ہزار بند کاٹے ہزار طرح عناصر کے چار بند</p>
<p>۵۹ بعد و بلا تھی نہ کہیر کی تیغ گروافضا کا ہوا تھی دست خدا کی تیغ دیکھو تھی تیغ کا چھیرا کی تیغ چلنے پھرنے کی تیغ</p>	<p>۶۰ بے بابا و نشان ہر گاہ کی تیغ تقیہ کی تیغ رہی باقی نہ کوئی قسم سایہ کی تیغ ڈال جاتی تھی چاہیم تیغ کے نہ تھے کہ جادو تھا یا طلسم</p>
<p>اس برق ذوق افکار کے جلوے کہاں تھے وان تھی جہان زمین نہ تھی آسمان تھے</p>	<p>دل رخنہ رخنہ کر کے زرہ کو اوڑا دیا ہے طاہر کو جال جال کو طائر سبنا دیا ہے</p>

<p>۱۷۷ پیشکش خود نیام تین شیخ دوستی گیتی جانی ہوئی سیاہ ہر اک جاہل گیتی نہ گھڑے یہ اہل حرم تین جب گیتی صوبہ یون صحیف باطن کی بھر گیتی</p>	<p>۱۷۸ نشان برقع بر سر ان کین قاتل گیتی گھڑے تھے کمر قرین دین کوئی بکایان کوئی بولا اچھی زمین اٹھ پکڑا پکڑا جو کین کہنے دین</p>
<p>۱۷۹ زخمی کو آسکے ظالموں نے چور کر دیا داغوں کو زخم زخموں کو ناصور کر دیا</p>	<p>۱۸۰ بولایہ ابن سعد سے گردن ڈہلی ہوئی قاتل پکارا آنکھ ذرا سے کھلی ہوئی</p>
<p>۱۸۱ سب جلیکین بابر لگانے لگے نیز سنا تھ چھپان لگانے لگے تھین لگانے لگے ہرین خیر لگانے لگے کیا زخم فاطمہ کی لکیر لگانے لگے</p>	<p>۱۸۲ سب گیتے گیتے تھانہ تھانہ کریچے کی جا ہے دیکھا کس جلیقم سینہ داتا اور جی ترے تھانہ مرد زلفان سنا جی لکیر تھانہ</p>
<p>۱۸۳ ہفتے سے ایک بوند کو مولا ترستے تھے اٹوں کی طرح دہوپ میں پتھر رستے تھے</p>	<p>۱۸۴ قاتل سے پوچھا دیکھ کہ ہر گل یہ ہوتا ہے ہے ہے حشیں لکے کوئی زمین روتا ہے</p>
<p>۱۸۵ زین فرس سے بادشاہ دو جہاں گرا رواق اٹھی زین سے المغان گرا سے جہاں جہاں پچھا آسمان گرا</p>	<p>۱۸۶ وہ بولا کوئی تو کین دیکھوں جلاکدہ اب شیخ بنگاہ تھانہ یہ ہے نظر ان جلیب روتے لگا تھانہ یہ ہے نظر سیدانی ایک جیسے لکھی تھانہ</p>
<p>۱۸۷ زہرا سے پوچھئے یہ قلق نور عین کا تپنا زمین کا اور تڑپنا حسین کا</p>	<p>۱۸۸ اسدم ہماری فوج میں تو عید ہوئی ہے مجھ کو یقین ہے یہ وہی بی بی روتی ہے</p>

مطلع جسم نکو خاتم پیران گرا

<p>۵۷ شہر بے اور کوئی نہیں ہے بہن بہن خاشق بہن حسین کی تشنہ دہن بہن جھوٹے ہمارے چاہیں انکا چین بہن لمبہ کہان کہان قری خستہ تن بہن</p>	<p>۵۸ تھم جانا کو مان صغیب اکو مان نہ کو کو مان حضرت شکلات کو مان بند شمر تبتہ آں عبا کو مان انہی رسول زادی کی تو اتجا کو مان</p>
<p>قاتل پکارا آگے بھی یہ باہر آئی تھی شہر بے جب سان علی اکبر نے کماٹی تھی</p>	<p>سارے بزرگ مر گئے مجھ بے نصیب کے میرا کوئی نہیں ہے سوا اس غریب کے</p>
<p>۵۹ اب آبادہ فاسم خوش تھے نہیں پہلے حسین بن دہ زیب حزن گر نہ پیچ دیں سان سینے یحییٰ بن زینب بہ حال بھیتی بن در بن بن</p>	<p>۶۰ اسے شہر بے کی آؤں جو تھے زبون سے جاتی ہے چھڑاؤں جو تھے چادر بدن سے پیچھاؤں جو تھے بکھل جو سر بن کے اٹھاؤں جو تھے</p>
<p>نامحرموں کا دیہان نہ پردے کا ہوش ہے یہ سب لوگ جوش ہوا الفت کا جوش ہے</p>	<p>یانی تو یان لے گا نہ زہرا کی جانی کو ہنسہ چھڑک کے ہوش میں لاؤنگی بھائی کو</p>
<p>۶۱ وہ روز بیک کا وہ گھبرا نایاں کا وہ تھر تھرا دل کا وہ اور ناواں کا کنا لکب لکے پکھیراں اس کا اسے شہر واسطہ علی اکبر کی یاس کا</p>	<p>۶۲ پنپا کے بہن کو چھوڑ جاتی ہے پنپا کے بہن کو چھوڑ جاتی ہے پنپا کے بہن کو چھوڑ جاتی ہے پنپا کے بہن کو چھوڑ جاتی ہے</p>
<p>شہر تین روز کے پیاسے کو چھوڑ دے صدقہ نبی کا دے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>کیونکر گلے سے تیج کو تیری جدا کروں سمجھاؤں کس طرح سے تجھے آہ کیا کروں</p>

<p>۳۷ اے شہزادہ گلابی گلابوں تو زوج کر کیجیو تو قلیہ بدین اٹا لوں تو زوج کر جاتی ہیں خیمہ بدین جانوں تو زوج کر</p>	<p>رباعی کعبہ کا نشان علی کے در سے پایا سعدن اربان کا اس گھر سے پایا پہلے تو علی نے خدا کے گھر سے پایا پھر خیر خدا کو گھر سے پایا</p>
<p>یانی نہ بھوکے پیاسے کو لے بہ حصال ہے بہ وقت زوج آنکھوں پہ رومال ڈال ہے</p>	
<p>۳۸ پتھر سے پتھر سے پتھر سے پتھر سے پتھر سے پتھر سے پتھر سے پتھر سے پتھر سے پتھر سے پتھر سے پتھر سے</p>	<p>رباعی جبریل نے دیکھا تھا جو تارا پیسے اداس بھی امام تھا ہمارا پیسے آئے جو برسے کس قدر بابر علی اللہ نے اپنے گھر ادا تارا پیسے</p>
<p>ان کی طرح تھی عاشق شاہ زمیں بہن یہ بھائی بھائی کہتی تھی لاشہ بہن بہن</p>	
<p>۳۹ ناگہم یہ ابن سعد شہر کیا کیا سامان غارت ہم مہم کیا کیا کیا ایک کیا کیوں دیر کرستے کیا کیا کیا یہ کیا کیوں دیر کرستے کیا کیا کیا</p>	<p>رباعی جو چاہیں زرد گوارا زناد کریں ہم کہیں گھر جیا کا برباد کریں اسو اسے بھولا لوں بدی کی دیر مر جاؤں تو کی ہے مجھے یاد کریں</p>
<p>ہلتا تھا عرش زلزلہ تھا مشرقین میں برپا تھا ایک مشرخیام حسین میں</p>	

<p>۹۱ آدم کا اوس نبی آدم کون ہے کیتا خدا کے بعد دو عالم کون ہے فوج عظیم کا جہاد ہمارا کون ہے</p>	<p>۹۲ ترجیح عرش کا گداز اور کار بند مہر کا حق کے کاغذ پر نیاز مند خوشی خواہ پہنچو شہادت بلا پند</p>
<p>جسکی خزان ہمارے وہ پھول کون ہے جسکی دیت خدا وہ مقتول کون ہے</p>	<p>سب کچھ خدا سے عز وجل کے حسین ہیں حاکم ابد کے اور ازل کے حسین ہیں</p>
<p>۹۳ ہر ایک حرف نام مبارک کا حسین اچھکی جو ہے یسین کا حسین پاؤں کی لون بین کا حسین</p>	<p>۹۴ یسف تھا نہ کنگان کوہ طور یروانہ شمع قدرت حق کا تھا انوار خواب گل سحر جالب آدم نور دور اور حضور قلب حسین خدا حضور</p>
<p>باز دے دین و شرع کا جوشن یہ نام ہے جسکی نیلین غوش ہے روشن یہ نام ہے</p>	<p>مہر دم کائنات حق موجود تھے حسین شمع حریم خلوت مہر دم تھے حسین</p>
<p>۹۵ بسم اللہ اور حمد سے آغاز گزرتا ہو انجام کا یہ کیا دعائیں اثر کرتی ہو جسکو لا حسین کی نہ نظرتی ہو مطلبے کا سیلاب نہو بہر دور ہو</p>	<p>۹۶ مصحف اچھی نقا کوئی خطور حسین گل تھا نہ خطر گل تھا نہ کیمت حسین نہیں الضحا دیر نہ جالعت حسین صحنے کے کوچ کا ہی سبب قاتل حسین</p>
<p>ہیں حارلین ولین مرثضا علیہ جس سے جدا حسین ہیں اور جدا علی</p>	<p>جو رنگ تھے کمال کے سب صرف کر دئے اک صورت حسین میں صانع نے بھر دئے</p>

<p>۵۰</p> <p>یہ کہنے نکل غنیمتسا ابن تواب فرمایا تم رضائے کہ بان مجھے جواب ہر توبہ پہلے کو دین مجھے بھلائی سبح یا اراوہنا یا اراوہنا یا اراوہنا</p>	<p>۵۱</p> <p>دین میں شوق لانا سے تم بہشت میں خیرہ شاہ بحر و بر دو سال کا تھا کل یہ بستیہ الدیم اور بارگاہ علی بن تھا جلوہ گر</p>
<p>دکھلایا بحر نور کے مرجان نے رنگ اور یتور کے طور اور تھے چتون کے ڈھنگ اور</p>	<p>اس چاند کے نظارے پہ ہر لہ تھی اس چاند کے نظارے میں روشن نگاہ تھی</p>
<p>۵۲</p> <p>باتین علی کے محل کی شمع غیاث پہلیا سے دانہ بطنی سے قدیون سے کاؤن سے اسے پیچھے اتر نکال کر میں فلک جھکا کر شمع کی</p>	<p>۵۳</p> <p>بہشت میں کھنچنا زمین پورا دل جو خدائی کے ملا عین دعا ناگاہ ماہ زہرے تو ماہ نو جدا اس حکم میں کھلے نور رضا</p>
<p>الہام حق ہو کہ درافشان دہن کرو بسم اللہ اے حسین بیان حسن کرو</p>	<p>اسلام ہم سخن ہو مرے نور عین سے جو تم کو پوچھنا ہو وہ پوچھو حسین سے</p>
<p>۵۴</p> <p>گویا ہوا خورادہ شگال مجھ میں سلمان بنو موزعلاوندی میں حق نے نجات خلق کی راہی میں پیدا کیے چاس ہزار آدم جلیل</p>	<p>۵۵</p> <p>بولا ذوق دوست کی کہ پہلے میں بن لے خورادہ ملک حور و امین فرمایا آج کے والد کی کہ میں کفن میں بیٹھے تھے بریں سے کفن میں</p>
<p>اتنا ہی اکے ایک میں باہم تھا فاصلہ پرہے اور اون سے نہ اکم تھا فاصلہ</p>	<p>بولا خورادہ اس کا بیان سہ محال کیا سلمان جانتے ہو میں خور و سال کیا</p>

۱۴۰
خاتین سال دم اول سقندر
اتنے ہی ہم تھے آدم بنین سستہ
سات بیکے ہم بد کو ہے ہر مقام پر
مراقبت بار بار تھا جلوہ گر

ہم ادن دلون بھی عالم برناؤ پیر تھے
روشن تھا سب کا حال کہ روشن ضمیر تھے

۱۴۱
کشی جادوئے تو فی الجلال
نویس کے اپنی دلا کا نا یا حال
پنے اسی دلا سے ہر بیان کا کمال
اس سر پہی ہوئے پچا الف سال

جسے کیا قبول وہ مقبول رب ہوا
جسے نہ مانا مورد قہر و غضب ہوا

۱۴۲
اوس قوم سے جہاد وہ نہ تھے بزار
اونی سے جیکے سامنے خمیر کی کا زار
چلے آؤ دم کے لئے ہم بقی دیار
یا لکھنوی قوم ہم ہی یار و شکار

اک اک کو درس خطبہ توحید حق دیا
اور خاتمہ یہ اپنی دلا کا سبق دیا

۱۴۳
چیم ہزار فتح و شرف من تمام
اور تھے ہر ایک فتنے میں غلام
جسے کیا سکت ہو اس قتل لاکلام
فانی بواب و حق کا راز نہ دیا

مالکے ہم سے جو کہا فی الفور وہ کیا
ہر ایک عہد میں یہ کیا اور وہ کیا

۱۴۴
ہو چا جو اس مقام پر چکا و چین
بہاؤ الدین کے پیکے پچا چین
بہن میں خوش سے مہر ناز چین
بدین ہر سب سے چاہتے و حال چین

سلک بیان میں غیب کے موتی پروئے ہیں
اللہ کے بڑے ہوئے ایسے اوتے ہیں

۱۴۵
کیا ب گہرین گہر چہر کی بیان
کیا ب گہرین گہر چہر کی بیان
کیا ب گہرین گہر چہر کی بیان
کیا ب گہرین گہر چہر کی بیان

یاں گوش حق نیوش ہو یہ چشم ہوش ہے
نانا بھی اور پدر بھی تھا را خموش ہے

<p>۵۲۵</p> <p>پوچھا گئے کیلئے تیرے بولادی دیا پھر لباس سے چادر بولادی فرمایا سو دانی کا ساغر بولادی فرمایا نان گم میسر بولادی</p>	<p>۵۲۶</p> <p>خمر کے تیرے چہنچہن میں ٹھہرے ادب سے پیر کے تیرے فرمایا قضا کے پیر کے تیرے فرمایا نین اک سیر کو بکھا چل چہن</p>
<p>پوچھا گزر ہوا کا بھی ہے قید خانے میں بولانا نیم فیض عسلے ہے زمانے میں</p>	<p>خوردون پہ ہین حضور کے حسان بڑے بڑے قصیر بخشو اون کا اوکی کھڑے کھڑے</p>
<p>۵۲۷</p> <p>پوچھا از سر بر شاہی کر دینی بولانا سے لود کی ہر جا ہے چاندنی فیاض کے سیر بھی ہر شے سے چاندنی ہی تیری کو جمع چھلنے کو چاندنی</p>	<p>۵۲۸</p> <p>آنا تھا بان غلام بھی کب سیر ناگہ تیرے پیر کے پیر کا روضہ دور سے نام تھا تو سیر کا تھا ہے قصور سے وہ خضر خواہ ہم سے جزو ہم حضور</p>
<p>گھر سے ہوا ہے چین اسیری کا نام ہے فرمایا آج قید کی مدت تمام ہے</p>	<p>اسکی ہائی کے لئے ارشاد کیجئے خادم کو قید رنج سے آزاد کیجئے</p>
<p>۵۲۹</p> <p>افراس قمار دل خمر کو دیا اور راستہ امیر کے دربار کا لیا روئے فخر و جلال تھے شاہ اوصیا سرگرم عمل شکر تھے جیسے کیا</p>	<p>۵۳۰</p> <p>ہن نام کہ بیانے کہا تو اس کا نام کی عرض ہن نام کے قبلہ انام ہن نام کے بیانے کہا تو اس کا نام کی عرض ہن نام کے قبلہ انام</p>
<p>خمر نخل باغ دین ہوا تسلیم کے لیے سب سرود کھڑے ہوئے تعظیم کے لیے</p>	<p>پیش نظر شہادت پیر پھر گئی سینے کی اور موزے کی تصویر پھر گئی</p>

<p>۴۳۵ تفہیم فرم کی جہاں خاک کا نام تقصیر کیا ہے فقط کہ یہ کیا کا نام اور بعد کیا ہے نہ لافنا کا نام نہیں آپ کی تہہ بین شیک کا نام</p>	<p>۴۳۶ با خدا سے پاک کی حقیقت کا واسطہ نانا بنی کے خلق و مروت کا واسطہ خیر النساء کی عصمت و عفت کا واسطہ مہر کہ جو جب حق ہو اول الفت کا واسطہ</p>
<p>۴۳۷ دریا سفید کرتا ہے رنگ سیاہ کو اہل کرم وہی ہے جو بخشنے گناہ کو</p>	<p>۴۳۸ فرمائیے قبول شفاعت حقیر کی لکھ لیجیے حضور ضمانت حقیر کی</p>
<p>۴۳۹ فرمایا ہر شے سے آزاد رہو فرمایا جہاں سے تیار رہو فرمایا جان کا غم غمناک رہو فرمایا ہر گاہ کہ اپنے پر ہوا رہو</p>	<p>۴۴۰ یہ دن واسطے ہے جو نور اس کے ہے یہ روز اس کے ہے جو نور اس کے ہے یہ صبح اس کے ہے جو نور اس کے ہے یہ صبح اس کے ہے جو نور اس کے ہے</p>
<p>۴۴۱ کیونکہ قصاص قبل گناہ کے کرم لوں چھڑو اے قیسے نہ نواب عظیم لوں</p>	<p>۴۴۲ کیا ایسے حوصلے بھی کسی دل کے ہوتے ہیں ضامن یہ میرے سامنے قائل کے ہوتے ہیں</p>
<p>۴۴۳ بایں کسی کسی کے تاج و تخت کا نام بایں کسی کسی کے تاج و تخت کا نام بایں کسی کسی کے تاج و تخت کا نام بایں کسی کسی کے تاج و تخت کا نام</p>	<p>۴۴۴ بائیں کسی کسی کے تاج و تخت کا نام بائیں کسی کسی کے تاج و تخت کا نام بائیں کسی کسی کے تاج و تخت کا نام بائیں کسی کسی کے تاج و تخت کا نام</p>
<p>۴۴۵ گر حد شرع کیجیے جاری سزا یہ ہے اور یوں جو بخشد کچھ بے حد عطایہ ہے</p>	<p>۴۴۶ وان خیرین کرینے مدد یہ زمانے کی یاں بھی ہر مشق عیون کے بخشو انے کی</p>

۴۲۶
 یہ ہے روختے بن کر کونائے بن
 چو چو چو چو چو چو چو چو چو
 بکھر اڑاویہ کام عدو کا بنائے بن
 نہ رہے جب قصور بھی ملے پائے بن

۴۲۷
 خدا ملامت کو جو کیا بنائے
 یگانہ جنت دار کے بنائے
 بے علی کی جا مرسو لکھ بنائے
 نہ کہ یہ کہ حسین دلاور کے بنائے

جو کہ یاد ہی شدنی جاننا ہوں میں
 اس جاننے پہ انکا کہا ماننا ہوں میں

کیا جلد عفو کا تو سزا دار ہو گیا
 تیرے حمایتی سے میں ناچار ہو گیا

۴۲۸
 کہنے کا پانچ لکھ لکھ لکھ لکھ
 کہنے کا پانچ لکھ لکھ لکھ لکھ
 کہنے کا پانچ لکھ لکھ لکھ لکھ
 کہنے کا پانچ لکھ لکھ لکھ لکھ

۴۲۹
 کہنے کا پانچ لکھ لکھ لکھ لکھ
 کہنے کا پانچ لکھ لکھ لکھ لکھ
 کہنے کا پانچ لکھ لکھ لکھ لکھ
 کہنے کا پانچ لکھ لکھ لکھ لکھ

محشر میں حق کو انکی شفاعت پسند ہے
 سب خدا کے رحم کا درجہ پسند ہے

خجھر نہ پھیرو جو پیمبر کا پاس ہے
 انکے گلے میں نانا کے بوسوں کی پاس ہے

۴۳۰
 کہنے کا پانچ لکھ لکھ لکھ لکھ
 کہنے کا پانچ لکھ لکھ لکھ لکھ
 کہنے کا پانچ لکھ لکھ لکھ لکھ
 کہنے کا پانچ لکھ لکھ لکھ لکھ

۴۳۱
 کہنے کا پانچ لکھ لکھ لکھ لکھ
 کہنے کا پانچ لکھ لکھ لکھ لکھ
 کہنے کا پانچ لکھ لکھ لکھ لکھ
 کہنے کا پانچ لکھ لکھ لکھ لکھ

کہنا علی نے تیری خطا بھی معاف کی
 بخشش خطا بھی اور سزا بھی معاف کی

مد نظر ہے شمر کو ترکیب فوج کی
 دیتا ہے چار لاکھ کو ترغیب فوج کی

<p>۴۹ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے</p>	<p>۵۱ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے</p>
<p>آخر ہمارا اٹھنے سے دفن رسول کا کاٹا پھری سے اے کلچہ بٹول کا</p>	<p>پہونچے جو در پہ نزع کی ایندہ کا حال تھا چڑھتا تھا ایسا دم کہ اور ترنا محال تھا</p>
<p>۵۰ طالب خلیفہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ سرسبز عداوتی جی ہاں ہے کتنے ہاں وہی زونلے نساہ ہے کیا چاہتے تھے وہی نساہ ہے</p>	<p>۵۲ آواز دی کہ عتق اسرار اللہ کہ اس کی عتق اسرار اللہ کہ اس کی عتق اسرار اللہ کہ اس کی عتق اسرار اللہ</p>
<p>قانون فوج و ملک، مال و خزانہ ہے وہ وقت آپ کا تھا یہ میرا زمانہ ہے</p>	<p>سبے نبھا لایون جہد پاش پاش کو جیسے اوتارین قبرین زخمی کی لاش کو</p>
<p>۵۱ آئمین بانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کو آئے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کو آئے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کو آئے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم</p>	<p>۵۳ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے</p>
<p>فریاد الہیت یہ سوئے امام ہے زینب کو اب وداع کرو دن تمام ہے</p>	<p>بستی بسائی شیرون نے جنگل میں سونیکو خالی مقام چھوڑ گئے میرے رونے کو</p>

<p>۵۶۱ بہترین و شریف ترین ظالمین خضر کا وہی رہنما رہا پیشہ کا چاہیں بچا جہت دار رہا سوتیلے راج کا بھی وہی ناخدا رہا</p>	<p>۵۶۲ افشار تھے جناب سالک کے انہیں سختے دوشدار شاہ دلائی کے انہیں شہزادوں میں تھے حضور کے انہیں ہم خوف میں اپنی نفقہ کے انہیں</p>
<p>نانا کو کون غار میں قسین دے گیا یسے کو کون دار سے گردون پہ لے گیا</p>	<p>کوئی بہو ہے اور کوئی بیٹی بتوں کی ہم سب امانتیں ہیں خدا و رسول کی</p>
<p>۵۶۳ بہشت مقاصد و بقا و فنا وہی خلاق حشر و روح و بک و غلو وہی دینا و جان کے اس سلطان میں سب کو غلو وہی جور و کی دوا وہی اور غلو وہی</p>	<p>۵۶۴ شہر ہے تہمت کی آستین میں حافظین آجکل اور بے جا میں غیر اور غم و تہمت کا اب نہیں بہادور و حکم چھوڑنے کا اب نہیں</p>
<p>ان دو لوسکنو میں نہ قابو نہ زور ہے پہلے شکم ہے ہانکا پھر آغوش گور ہے</p>	<p>پاکو گی پھر نہ قاطعہ کے نور عین کو ہوا دن ظالموں کا اور دنا حسین کو</p>
<p>۵۶۵ بہترین و شریف ترین ظالمین خضر کا وہی رہنما رہا پیشہ کا چاہیں بچا جہت دار رہا سوتیلے راج کا بھی وہی ناخدا رہا</p>	<p>۵۶۶ نیکو عمل و اقدار سے شافہ سب دیکھا کہ وہ جناح آکلیا کھڑے آہ وہ ان شان سے خالی سلام گاہ میں یہی نگاہ وڑی یہی بنگاہ</p>
<p>آخر بشر ہیں خوف ہمیں اہل شر کا ہے کتبہ اور کانہیں خیر البشر کا ہے</p>	<p>گردن جھکائے روتا مقام کرب حسین کا منہ دیکھتی تھیں یاس سے رنج حسین کا</p>

<p>۵۶۸ کی غنیمت غنیمت شیر نیشاں اک طائر سفید فلک ہو اعیان اور یان ہو نثار سر شاہ اش جان سید و اندیشے کے چکر پر نیشاں</p>	<p>۵۶۹ دیکھا ہی تھوری دور تھے نیشاں جہیزین پر سر سے لائے ناموس نیشاں کیا پتہ تھے بین باغ غنیمت ہو وطن کے پیر جہیزین پر سر سے لائے ناموس</p>
<p>جب دست عرشہ دارین تھہرنے لجام لی نقار سے رکاب حسین اسنے مقام لی</p>	<p>۵۷۰ گو یا پیر غن کر تا تھا غلام نیشاں فدوی رکاب تھانے گا آقا سوار ہو راہی کتاب جانب پر بد کو کار ہو جاؤ تو رتبہ پہنچے ہیں جی بکنا ہو</p>
<p>۵۷۱ دیتی جی جی نہ کرکتن قربان جان اکبر کا صدہ پڑھ کر آں جان جان زینب کمان کمان بیابان جان لا باؤں کج بیکر نین آل سان جان</p>	<p>۵۷۲ یان کی خبر زمین کے فرشتے سناتے ہیں زہرا کو ساترین سے جناہیں غزل آتے ہیں</p>
<p>۵۷۳ کاہر و خلق کا پھر پھر پھر پھر نیشاں کے اس گھر کی پھر پھر پھر مکلفیت ہو گئی زمین پر جان جان سر سبز کی سمیت جھکی بیدار</p>	<p>۵۷۴ نیشاں قندیر خباب المم تھے نیشاں عہد ملی شاہ اہام تھے پرانے جو اب گاہ نشہ کام تھے پرانے جو اب گاہ نشہ کام تھے</p>
<p>زینب کا دم قلع سے رکاساں لٹ گئی بوسہ لگے کا لیسکے لیسے لیسے گئی</p>	<p>شہ کو سوار کر کے یہ سوسے فلک تھے مرنگو زمین خسرو جن و ملک تھے</p>

<p>۴۶</p> <p>اقتصاد کے بجائے بن بھریا ہو آئین کے گھروہ اپنے وقت کے لئے نہید کے چھ پید چوہا برا ہو بے فخر و خسر کے سالانہ پتے</p>	<p>۴۷</p> <p>گھون جھک کے ہونے پر کیا طور تکڑے پتی کوئی نزدیک راہدار روئے سے حسین حال کیلئے پزار دار کین جی ایس کے لئے کین بنار</p>
<p>۴۸</p> <p>سرخم کیا جوشہ نے سماع کے وہیان میں کچھ پشت سے صدائے ضعیف آئی کانین</p>	<p>۴۹</p> <p>بابا تو زندگی سے بھی اب نا اید ہے تم کو سوائے بے پردہ کی کیا اید ہے</p>
<p>۵۰</p> <p>خوشتر کے خوشتر کا کیا پتہ ایک بیکری تڑپتا زمین پر پتہ کی کوئی نظر میں پکچھ کوئی پتہ دیں نہیں کے کوئی کیلئے نہیں</p>	<p>۵۱</p> <p>کی عرض تاج کو جس کی کھنکھ اپنی کی آواز کو چھپاتی ہوئی رکھ کے یاد کی تھی کوئی کوئی اضغری جی میلے لگے کے گندے</p>
<p>۵۲</p> <p>صدمہ ہو جلتی ریت کا اوس جسم پاکہر آئی ہے وہ رگڑتی ہوئی پاؤں خاکہر</p>	<p>۵۳</p> <p>ایکے وہ درد جھکا کہ مکن علاج ہے قادر حضور جبہ ہیں وہ احتیاج ہے</p>
<p>۵۴</p> <p>پتہ کی بہانے ہوئی جانے پتہ کوئی بان لہو پتہ کی اور پتہ بابا کیلئے صدمہ دار رو کے پتہ پتہ کی پتہ کی پتہ کی پتہ</p>	<p>۵۵</p> <p>شہر کے کہا وہ کیا ہوئی تار تار کی عرض گھوڑے کے اور اور تار زارا نہیں اپنے جھکے شجارت تار منفقت ہے اٹھ سوت پتہ اور تار</p>
<p>۵۶</p> <p>بعد از خدا جہان میں سہارا کوئی نہیں بابا سو اتھارے ہارا کوئی نہیں</p>	<p>۵۷</p> <p>لیٹا لو پھر لگے سے بن تار بان ہو گئی شکل اب اور کیا ہے سہارا سان ہو گئی</p>

<p>۱۰۰ ابنک قلم سے جو دستہ چار جا چین میں شہر کی چار چار ہلا کے کو دینے میں چین اور ہلا کے کو دینے میں چین اور</p>	<p>۱۰۱ قابوین کے نہ پائل اور پٹیلے اور کے راج جاتی زمین پر پٹیلے اور کے راج جاتی زمین پر پٹیلے اور کے راج جاتی زمین پر</p>
<p>حاکم وہ زمین جو پانی میں نہ پیاست کو شہر نے کہا تھا اسی کو ہمارے دلا سے کو</p>	<p>عالم عجب سکینہ و شبیر کا ہو ۱ تصویر سے مقابلہ تصویر کا ہو ۱</p>
<p>۱۰۲ تاکہ کلا شہر کا قلم میں پناہ کہا پتہ میں جالت پتہ میں پناہ کہا پتہ میں جالت پتہ میں پناہ</p>	<p>۱۰۳ افک ابھرتے ہیں اور آہ کی نہ جہم کر کے سے کا یاد آہ کی نہ جہم کر کے سے کا یاد آہ کی</p>
<p>بہلا دیا سکینہ کو جاتی زمین پر بیساختہ سوار ہوئے آپ زمین پر</p>	<p>اس پیار پر فرشتوں کے لچاک ہو گئے بیہوش خلدین شہر لالاک ہو گئے</p>
<p>۱۰۴ نہ جہم کر کے سے کا یاد آہ کی نہ جہم کر کے سے کا یاد آہ کی نہ جہم کر کے سے کا یاد آہ کی</p>	<p>۱۰۵ جو چاک میں سوار ہوئے زمین پر جو چاک میں سوار ہوئے زمین پر جو چاک میں سوار ہوئے زمین پر</p>
<p>یمن قدم سے اوج زمین بان لاک ہو پہلا طبق زمین کا دسوان فلک ہو</p>	<p>ملت نہیں جو اس نہیں دم میں دم نہیں اتنا ہی پیار آجکا اس وقت کم نہیں</p>

<p>۴۵</p> <p>جنت میں نہایت خوشیاں ہوں جنت میں نہایت ملا بہا ہوں جنت میں نہایت سیر ہوں جنت میں نہایت سیر ہوں</p>	<p>۴۶</p> <p>کیا غریبوں کے شان میں غلامی کے لئے جہان میں غلامی کے لئے جہان میں غلامی کے لئے جہان میں</p>
<p>آگے نہ دھوپ چائی تھی نہ پھاون چائی تھی سر سر بھی پیچھے پیچھے دے پاؤں آتی تھی</p>	<p>روز ازل سے کل کی نجات دے گا ہے بندوں کا کیا حساب خدا کے ساتھ ہے</p>
<p>۴۷</p> <p>آپہلک میں نہایت جنت میں نہایت جنت میں نہایت جنت میں نہایت</p>	<p>۴۸</p> <p>ناو میں نہایت ناو میں نہایت ناو میں نہایت ناو میں نہایت</p>
<p>غل ہے کہ آہ اسے دوسرا سول کا اب تو کچھ اور رنگ ہے زہرا کے پھول کا</p>	<p>کیا عروج شمس نہیں مٹھ پے نور بھی ٹھنڈی ہی ہے آج گرمی بازار طور بھی</p>
<p>۴۹</p> <p>نہایت میں نہایت نہایت میں نہایت نہایت میں نہایت نہایت میں نہایت</p>	<p>۵۰</p> <p>نہایت میں نہایت نہایت میں نہایت نہایت میں نہایت نہایت میں نہایت</p>
<p>باطل پہ حق تو شبہ پہ غالب یقین ہے بے روشی پہ کفر ہے روشی پہ دین ہے</p>	<p>سب جانتے ہیں گل کے ہی دینے والے ہیں مرنے بھی ہاتھ قورق باہر نکالے ہیں</p>

<p>۵۹۱ جس کو زخم چاروں طرف سے چنگ لگا دیاں ہی چاروں طرف سے جادوں کی کتب گواہ ہیں نہیں تھے تو اب ان کی کسو</p>	<p>۵۹۲ تھوڑا سا وقت بیک نوین بیرسایہ و باخجاش کا غش برین نہیں تھے تو اب ان کی کسو</p>
<p>زہر اسی مان پر رشہ بدروخین سا نا نا حبیب حق سا نو اساحین سا</p>	<p>قرآن رحل نور امام غیور ہیں کرسی ہر زین آئیہ کرسی حضور ہیں</p>
<p>۵۹۳ صاحب غنی عالم کیا چاہے منہ نشین شیر نام کیا چاہے سب کا تفتیح روز نام کیا چاہے نہیں بنا وہ جادو کیا چاہے</p>	<p>۵۹۴ نصرت باجناں کیا چاہے تاج نبی شاعری کی تہ کیا چاہے سب کے قلم سے پائے صبا کیا چاہے کھٹا نہیں چھوڑ کر کیا چاہے</p>
<p>عز و شرف میں رشہ کے کسے اشتباہ ہے تھکی سپرہن مہر نوبت گواہ ہے</p>	<p>ہے فکر غرق یال کے حسن و جمال میں چوٹی کے آسے ہیں مضامین خیال میں</p>
<p>۵۹۵ چلائے آسمان چاہے ادب ب آتے ہیں اجلاں چاہے ادب ب ایسا نہیں خضر کو چاہے ادب ب بہن خشت سے تیرے ادب ب</p>	<p>۵۹۶ نیلویش تیرے ادب ب کھیت لگا چھوڑ کر تیرے ادب ب خیر مراد بقی لیں تیرے ادب ب</p>
<p>سر کو ہٹو زمین و فلک تھر تھرائے ہیں نہیں سپر و مرشد کو نہیں آتے ہیں</p>	<p>مالک ہے ماہ نو سے یہ چرخ بلند کا پہلے فلک پہ نعل گڑا ہے سمت کا</p>

<p>۹۹۰ کیا توں سپر کیوں گشت کوہِ جنت تار چہین بست زرخِ یمن کے قریں جال میں دشت اربابِ اعلیٰ کو غل غلے چم دشت</p>	<p>۹۸۹ ترویش کے دوڑیں جزا نہ ہو ہر دشت بہر سیر تلاش بہانہ ہو مصرعِ مین کچھ منشا بہت تازیا نہ ہے نام اسکا اڈ کے صفحے کو ہون نہ ہے</p>
<p>کل کا جو قصد آج یہ فرخندہ ہے کرے فرداے حشر کیا ہے کئی حشر طے کرے</p>	<p>قدغن ہے خاوردن پر یہ اسکا جہان مین ساکن حرور آئین نہ میرے بیان مین</p>
<p>۹۹۱ کمالِ بین مین کھینچا کمالک لاکھوں کے عز جو بوساں تک راکب اسکے غم تصور تان تک ہو گیا بھی نہ دستِ معین لاکھان تک</p>	<p>۹۹۰ گلشن کی درختی کی جگہ ہے اب جو کدناے قریں کو زمین کیا تم اسکا اپنے پیسے بالجرم سے جدا کر کے کہیں کہیں نہ رہا ہے خفا</p>
<p>سرحد غرب شرق سے آگے روانہ ہے تار شعاع ہر اسے تازیانہ ہے</p>	<p>جھگڑا پڑا ہے لفظ و معانی کے فرق مین معنی تو اسکے غیب مین مین لفظ شرق مین</p>
<p>۹۹۲ کھینچنے مین کمال کھینچنے مین پال کھینچنے مین پال کھینچنے مین کمال کھینچنے مین پال کھینچنے مین کمال کھینچنے مین پال کھینچنے مین کمال</p>	<p>۹۹۱ ہر دین حسیا تاج اسکے مین فقیر غفار مین پال کے دین مین گشتگیر ہر دین جو اسکا لازم جان پیر مہفت اسے فلک کھلی سیکایا پیر</p>
<p>اڑنے مین رام چپ کی جانب کو خم نہیں مڑنے مین سید ہی بات بھی کوڑی سے کم نہیں</p>	<p>بچپن گراؤمی تو جواباؤن کو صاف دون بوجھو جو اس پر ہی کی پہلی تو قاف دون</p>

<p>۳۰۴ قالبیم اسکا یہ رخ نسیم ہے پوست اسکا بسے غلغلی غلغلی ہے بوچھو دماغ اسکا تو عشق غلغلی ہے جلدا کی صاف تک ایضاً ہے</p>	<p>۳۰۵ بین جان بون بون کی زبان گواہ بالکٹن سست بنو نکاح میں اسکا گواہ نظارہ بھی میں ایک بون دو نور جہان مختصر سے پانی بند ہو زبان گواہ</p>
<p>۳۰۶ یو اسکی شیر بوند غرق کی شرارہ ہے نقش قدم ہرن ہے تو سایہ چکارہ ہے</p>	<p>۳۰۷ جاری ہے کیا زباؤں پہ کسلی یہ نہر ہے مال یزید ہے کہ مری ان کا ہر سحر ہے</p>
<p>۳۰۸ سیرت حق پرست کیجئے سید بنین جلوہ گشتے اس خوش خرام پر تشکیب لائے تغیزی کے مقام پر نخنون دن دہائے پرفروغ خاتم پر</p>	<p>۳۰۹ لیکھان رخ نام نہاد عورت کے ہیں حاکم عار کے حکم سے ہم جا کوں کے ہیں نور سے چائے قتل کین جا کوں کے ہیں چہ کام مالوت کے ہیں جا کوں کے ہیں</p>
<p>۳۱۰ رخ بادوں کے رخس کی جانب سے مر گئے کیسی ہوا ہوا کے فرشتے بھی اڑ گئے</p>	<p>۳۱۱ دنیا خراب ایوٹھی عقبا زبون ہے خون محمد عربی یہ سرد خون ہے</p>
<p>۳۱۲ خضر کے غافلوتے کہا ہوشیار ہو بان قافلان آل عبا ہوشیار ہو کا زنین کہ رہی ہر قضا ہوشیار ہو نزدیک عذاب خدا ہوشیار ہو</p>	<p>۳۱۳ اون عالموں کو سائنے اسماء اللہ تو قوسے چائے قتل کے پڑ کر سناؤ تو مہربن سیاہ کار زنی ہم کو دکھاؤ تو چراغ کی ہر نیت لگاؤ تو</p>
<p>۳۱۴ سیر خزان ہے بادہ حب حسین میں اک نشہ حلال ہے یہ نشاء تین میں</p>	<p>۳۱۵ چھپر ازل سے ہر نبوت خدا کی ہے پہلی وہ پشت فاطمہ کے دلر باکی ہے</p>

<p>۱۱۱ ہم میں خدا کا علم علیٰ خلائق ہم ہم میں والا خدا کی خلق دلائل ہم آئے ہیں جابجا صنف انبیاء ہم ہم باوق کے بعد مل مصطفائیں ہم</p>	<p>۱۱۲ فوج اس کے ہیں جی جی فیض ملک صاحب علم نازدن عباس ملک پیشہ بہت پر اگر گلگون قبا ملک لاکھوں ایک ثانی خیر اور ملک</p>
<p>قرآن میں امام ہے قرآن امام میں جس طرح لام الف میں الف جیسے لام میں</p>	<p>بھائی یزید کا کوئی مثل حسن بھی ہے زیب سی عابدہ کوئی اسکی بہن بھی ہے</p>
<p>۱۱۳ کب تک ہمیں جگہ گریبان ترضا اور سچے ہیں جگہ گریبان ترضا چین میں اس کوئی نہ ملے کیے عطا ہم کے اپنے ہاتھ کے لئے نہ ملے عطا</p>	<p>۱۱۴ تیرے گھر کو بھیجے اور اپنے گھر انکیلو جبریل فرشتہ جگہ گریبان ترضا چین میں اس کا پیر ایک زبانی روح القدس کب نہ ملے عطا</p>
<p>حقایہ خاص علیٰ بہشت بریں کے ہیں نجیہ میں رونگٹے پر روح الامیں کے ہیں</p>	<p>زیر نیچن زمین ہے کچھ آسمان نہیں انگلی میں مہر خاتم نبیہ ران نہیں</p>
<p>۱۱۵ ما نازید صاحب شہادت ہے ہم میں برہم جی ہے اور نازید ہے ہم میں ہوئی جی اس کے مقابل ہیں ہم میں جنت کا کہیں جہنم میں ہم میں</p>	<p>۱۱۶ فرشتہ کا جبریل پر اور نازید ہے عزیز ہیں یہ اس کا نذر نذر ہے سلطان دین وہ بابتے نذر ہے نیا آراہی کی اور نذر ہے</p>
<p>مکن ہے زور و زور سے یہ رتبہ کیکا ہو جسکو خدا کرے وہ نواسا نبی کا ہو</p>	<p>پرچے غلط سنائے ہیں جبریل کے دجی خدا کب آئی ہر گھر میں یزید کے</p>

<p>۱۱۵ کیں بات پرزید کا ہم سے مقابلہ پہلے کا رسول امم سے مقابلہ طبل حکیم کا لوح و قلم مقابلہ ایک مہول کا چراغ حرم سے مقابلہ</p>	<p>۱۱۵ یثرب کو اور خیف کی طرح بنا دینا عبدیدر کو ظلم عدد پرست گراہ بھیسر اور طحا کے عالم بالا پرست گراہ نہیں گراہ رہو مگر کچھ نہیں</p>
<p>قبلہ کو قبلہ دین کو تم دین سمجھتے ہو پھر کیا سمجھ کے عقدہ کشا سے اچھتے ہو</p>	<p>آئیے بڑے سنائیں حدیث رسول کی اس کے کوئی بات نہ میری قبول کی</p>
<p>۱۱۶ نانا مکرین قبلہ اہل زن نبی مین قاست وادائین بوجہ نبی اول مین ہر ناز کی سر و ملن نبی تر حد مین اسلام ملک بیا نبی</p>	<p>۱۱۶ آئی ندا گراہ ترادو الجلال ہے تو بعدیل صبر تر اے بنال ہے روشن ہو وہ چنی لین جو اسہ منجیاں ان تیغ حیدری کو قرار حبال ہے</p>
<p>نانا پہ جب تلک نہ درود سلام ہو جبریل کی نسا ز نہ کوئی تمام ہو</p>	<p>بسم اللہ آزاد و خدا خوش رسول خوش زور سے دکھاؤ خدا خوش رسول خوش</p>
<p>۱۱۷ خضر کے دین و کفر کو آئینہ کر دیا ظاہر بھون پر غیب کا بخینہ کر دیا اعدائے اپنے دل کا عیان کیئہ کر دیا تو زودہ دین کا جگر سینہ کر دیا</p>	<p>۱۱۷ وان تو دیتی جنگ بڑھی سماں سے بان شنیو آئی کو چکی میان سے نہمت پیچھے فکر آئی زبان سے حضرت کی دست پوش لاکھ لاکھ</p>
<p>سر سے افک بیخ دو پکر کے بہہ گئے غصہ سے دانت پیسے جو ہر بھی رہ گئے</p>	<p>سایہ بڑا ہوا یہ ادب رکی ہوئی سب کھنچی ہوئی سوے مولا جھکی ہوئی</p>

<p>۱۲۱ خالی نیام سب پر ہوا ذوالفقار باغدلیب سدھا اور اشاعت بارق کو ذوقی ہوئی ابیدار سے پانچ سو ار فتح کا کھلنا غبار سے</p>	<p>۱۲۲ اعراب جو کتب تھی مولائی و الفقار تھانیش سے عیان آئیں کئی مشکا کس سے کس شان مخالف تھی اشکار نہ سے نہجیاب ہی وقت کارزار</p>
<p>۱۲۳ خوش تھی ہلال تیغ میں کس آب تاب کی کین دہجیان کنان کی طرح ماہتاب کی</p>	<p>۱۲۴ پر قبضہ نے جگہ جو سردست پائی تھی قبضہ میں فتح قاف سے تاقا آئی تھی</p>
<p>۱۲۴ دینا ہوا اندام نقیب ادب بڑا جاگوڑ ہو کر صدا کا غضب بڑا نر نامہ نیام سے فرمان رب بڑا آ آتین سے پوٹ کی دست طلب بڑا</p>	<p>۱۲۵ وان پہلے صفت تھی دیوانہ گمان کتنے نہ صفت میں آت کی تھیں عیان گیم جو کتب نینٹ سے ذوقی جوان گنجی سارے جگہ سے ہر سو بیان بان</p>
<p>۱۲۵ اچھلین گے اب زمین کے طبق چار چار ہاتھ لے گی یہ جان لاکھوں کی بنکر ہزار ہاتھ</p>	<p>۱۲۶ الحرب کی ہر ایک طرف دھوم دھام تھی جو تیغ تھی بھو دن کی طرح بے نیام تھی</p>
<p>۱۲۶ چراغ تھی تیغ کو غزو قاف سے سیکڑو دھکے قدرت پروردگار سے پیشان اور نیکوہ فزون تھی ہزار سے پوشین تھارعب بدبذوالفقار سے</p>	<p>۱۲۷ وان چار سو خالفون کے کوڑو در تھا بان بنے آئین جن شجاعت کا زور تھا پیلے بڑے ہر جویا سے دہ عدل حضور تھا اول ہوا جوتہ دہان دہ غور تھا</p>
<p>۱۲۸ دل خواب میں حسیں کے غم سے اچھل پڑے صحاب کف غار سے باہر نکل پڑے</p>	<p>۱۲۹ حضر کے مرتبے کی کسی کو خبر نہ تھی دلو جہان تھے قبضہ میں تیغ دوسر نہ تھی</p>

<p>۱۲۱ بان قیاد کو طری توئی شیر جان کچھ غفل کرنے لگی جبین زبان پھر نہ زور چکا تے بعد سے میں اک بان باز چاک مل کے طری مثل پہلوان</p>	<p>۱۲۲ جس در عین لیلی فتح و ظفر گئی سائے سے مرنے کو کو دیوانہ گئی ہفت رات کے خاک ہوتے اور گئی تہ نہ نہا نہا کے یون بند گئی</p>
<p>ہٹ ہٹ کے یون بلان سیاہ دغل گرے گریاے فلک کے منہ کے بھل گرے</p>	<p>عالم نہ دھچھو قطرہ نشانی کے حسن کا جہنم ٹپک رہا تھا جوانی کے حسن کا</p>
<p>۱۲۳ چلی غصے کے نازن زیادہ چلے نزل خرم خاوم عادیہ دین روان تہین دم تیغ جادیہ انکر کھلے جہازوں کے ادمادیہ</p>	<p>۱۲۴ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ مترکہ جو کھڑی دشاؤں تہ کچھ کچھ مترکہ جو کھڑی دشاؤں تہ کچھ کچھ مترکہ جو کھڑی دشاؤں تہ کچھ کچھ</p>
<p>بسکی نظر سے لوح کا طوفان اوڑ گیا اک نیزہ آب تیغ سرو سے گزر گیا</p>	<p>اٹھی گری بلند ہوئی پست ہو گئی پی پی کے مے کشون کا لہو مست ہو گئی</p>
<p>۱۲۵ جو جو کرے تھکے تھکے تھکے تھکے جو جو کرے تھکے تھکے تھکے تھکے جو جو کرے تھکے تھکے تھکے تھکے جو جو کرے تھکے تھکے تھکے تھکے</p>	<p>۱۲۶ چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے</p>
<p>ظلمات میں یہ فتح پہ قبضہ کئے پھری پوس کو حبے بطون میں مچھلی لئے پھری</p>	<p>تاشیر چشم زخم بدون کو دکھسا گئی مثل نظر بدن کو لگی اور دکھسا گئی</p>

<p>۱۳۶ نینو شاہ جوشائے اسکے شان تھی ناکے کی جوتک کی کوک بان تھی دکھائی تھی نے جو روانی آجوان تھی حکمہ نچا رہا بھی جو اس کی بان تھی</p>	<p>۱۳۷ بیاگاہ جو پیش در کے آلاکے تھی بھڑکا سن رنج تو چپکارنے لگی جیتی تھی بنی فوج وہ جی ہائے لگی لکڑا جو خرم ہائے یہ ہائے لگی</p>
<p>کی خود سری جو خود نے بنیاد سرنہ تھی پشت و پناہ کیا ہو کہ پشت سرنہ تھی</p>	<p>اوصاف لا جواب کے واقف زمانہ تھا میزان ذوالفقار کے پلہ پہ کیا نہ تھا</p>
<p>۱۳۸ بھائی جو سر شاہیوں کی رات تھی دن کا زین بدوہ ظلمات تھی بسا دہ بیخسرون کا کہ بسات تھی بوجھ تھی اسکے لئے بات تھی</p>	<p>۱۳۹ گانہ رنگات بچے دردن جگر تھی بانہ نیم گم بیان سرت تھی زبرد زبانی جگر تھی زبرد زبانی جگر تھی</p>
<p>جو ہرنے سب چمک کے شہراہے دکھا دے پھرون کی دھوپ رات کے تارے دکھا دے</p>	<p>کہہ غرب میں روان تو کبھی سوئے شرق تھی پانی تھا ایک موج مگر فوج غرق تھی</p>
<p>۱۴۰ بھائی جو سر شاہیوں کی رات تھی دن کا زین بدوہ ظلمات تھی بسا دہ بیخسرون کا کہ بسات تھی بوجھ تھی اسکے لئے بات تھی</p>	<p>۱۴۱ دل کے خان فوج بیان تھی رنج کے شامینہ دوان بھی لے تھی کٹھن کا نام ملے کر بیان بھی لے تھی تیرا کے جوتک کے جوتک بھی لے تھی</p>
<p>جو کہ تھے وہ گاہ سے دبلے نظر بڑے پانی سے پتلے خاک کے پتلے نظر بڑے</p>	<p>چہرے سے مٹی صفت شکر جدا ہوئی بت خانے سے شاہت منبر جدا ہوئی</p>

<p>۱۳۹ چکی ہوئے تو پڑاے کہ جہستی پر کیندوش ملائے کہ جہستی چپ کزین تین تخت نرات کہ جہستی چھین کے رزخ خضر خدائے کہ جہستی</p>	<p>۱۴۰ مولائے ذوالفقار کو بیگان کیا موسیٰ نے حبیبین بیخیا نہان کیا لاکھوں نے قصد قتل نہ کیا کیا راکھوں نے عام گرد ام زمان کیا</p>
<p>طاقت نہ مشن جہت میں رہی ایکس اداری تبعین دو ہائی دیئے لگیں ذوالفقار کی</p>	<p>خیمہ سرین یون تڑپتی تھی عورت رسول کی قبرین لرز رہیں تھیں علی و تول کی</p>
<p>۱۴۱ ناگاہ چلتے چلتے کی راہ میں سام موجال فاق سب جان بے دام حاصل ہوا حضور کردہ قرب تمام کیا جہاد ہوئے سب جہل تمام</p>	<p>۱۴۲ کتنے تھے پیدائے سوال قتلوا حسین اور انے پیدائے کی قطار قتلوا حسین چلا رہے تھے میں ہزار قتلوا حسین چاروں طرف تھی زمین سکا قتلوا حسین</p>
<p>باقی حرم کی فکر نہ یاد پسر رہی نہ راہ کی نہ راہز لون کی خبر رہی</p>	<p>نیز ونہ شاہ دین نے جگر وقف کر دیا تیروں پہینہ تیون پہ سر وقف کر دیا</p>
<p>۱۴۳ کتبہ کی پائین نہ لشکر کی شویاد بازو کے پین یاد نہ اکبر کی موت یاد نہی سی قبیلہ یاد نہ صخر کی موت یاد بازو کا ٹوٹنا نہ بکدر کی موت یاد</p>	<p>۱۴۴ اے حاضرین غم بادشاہ دین کئی میں غم سے فاطمہ کیسین خیرین نہیں کے باپ کے کلہ کو بویا نہیں نہیں کے بیٹے کی نہید بویا نہیں</p>
<p>پر ہر اپنے قتل کے محضر کی یاد تھی حضرت کو سب الفت امت زیاد تھی</p>	<p>پر سادو فاطمہ کو نبی کے نواسے کا مظلوم کا غیب کا بیکس کا پیاسے کا</p>

مرثیہ مراد برادر دوم
مرثیہ مراد برادر دوم
مرثیہ مراد برادر دوم
مرثیہ مراد برادر دوم
مرثیہ مراد برادر دوم

<p>۱۲۵</p> <p>خضر کے لئے روشن پائے کیان ولا تے نکل کا جو فصل نہیں بیان زخمِ جہن کا حال ہی کافی ہے فغان ما را ابو جوق نے نک میر آگمان</p>	<p>۱۲۶</p> <p>زمین زیادہ ہے اگر خضر تیرا کھا ہو تو خدین غم ہے خدین ملول جب ہوا تھا زمین شاہ کا نرول میر چاہتا تھا روز ان قلع و قمع نرول</p>
<p>ہفتم کے چوکے پیاسے کو بیوش کر گیا سپر پوشت سے وہ ناوک گذر گیا</p>	<p>کیون ہر مادی سے نہ لہ ہر مالول ہو نرخسین ظالمون کے جوا بن بتول ہو</p>
<p>۱۲۷</p> <p>اودشت غلٹس طبعی صحت بکھو بہر ضرور اک سبب خلد باطن خاں کو کی کیم پوئی تھکے شاہ نیک نو</p>	<p>۱۲۸</p> <p>کوئی تھین کے ہم دوسے بابا کیون زمین دروہا کیون جی جی تیار پتی تھین وہ جواب تھین جی جی غطرار چکر کیا تمام اس جنت ہیں انکسار</p>
<p>آئندہ دلہ رنج و لال عطش ہوے وہ سبب خلد منہ میں لیا اور غش ہوے</p>	<p>روئے زمین پہ قتل وہ مظلوم ہوئے ہیں یہی شہید جنگی شہادت پہ روئے ہیں</p>
<p>۱۲۹</p> <p>اب ارباب و شرم کر تھین بیان وہ سبب تھین کے موت خلد کو ران جانا تھا خلدین کہ تیا پری عیان سب رین پت پت پت پت پت پت پت پت پت</p>	<p>۱۳۰</p> <p>نودن تلک آواطمہ کہ جو ہوا ہوا عاشور کو خیانت میں تلامس سوا ہوا وقت زوال مختصر تازہ سب ہوا اور میر تلک برور دوا دوا دوا</p>
<p>پانی جناحی نہرون کا سب لال ہو گیا رضوان یہ حال دیکھ کے بے حال ہو گیا</p>	<p>نہرین تمام خلد کی بنے سے رک گئیں شاخیں بھی کانپ کانپ کے طوبی کی جھک گئیں</p>

<p>۱۵۷ رد کر کہا سب سے توبہ کو نہیں چلا میں پھر کہاں میں توبہ کی تین کین رد کر کہا مہم دھوا کو وہ خیزین زبھو جلد مادیہ کے</p>	<p>۱۵۶ بھائی حیات کو نہ چھو گیا ہوا بھائی حیات کو نہ چھو گیا ہوا بھائی حیات کو نہ چھو گیا ہوا بھائی حیات کو نہ چھو گیا ہوا</p>
<p>کہتا ہوں اب میں واقعہ سبط رسول کا آؤ کلچہ ہاتھوں سے تھا موٹوٹال کا</p>	<p>راہنڈوں کو اور بچو کو ہمراہ لائی ہیں اب لاشیں پہ روئے کو آئی ہیں</p>
<p>۱۵۸ چیلے چیلے فاطمہ سب سے ندیل جبریل سے چیلے تار کر کی عرض کو حسین کی سے چیلے خبر نبوت کریمین ہوا خاتم الزمر</p>	<p>۱۵۹ جبریل کہہ تھی ان سے چیلے خبر یان لاشیں جبریل سے چیلے خبر جبریل کہہ تھی ان سے چیلے خبر جبریل کہہ تھی ان سے چیلے خبر</p>
<p>سے ہے خورادہ وان مجھے بس نظر پڑا گردن پہ تیغ سینے پہ قاتل نظر پڑا</p>	<p>مان باپ کیا جہان سے جب تم گذر گئے دنیا تمام ہو گئی سب آج مر گئے</p>
<p>۱۶۰ کاٹا کیا چری سے علی کا جابھی بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ</p>	<p>۱۶۱ دستور سے سفر کا زمانہ میں صبح پڑا کہ زنا عصر سے لے کر رہتے ہیں بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ</p>
<p>سہ سواٹ گئے نہ طبق مشرقین کے آیا ہوں لوٹ کرین لہوین حسین کے</p>	<p>منزل تھی یہ قریب کہ تم دن ڈھکے گئے ایسے سفر میں ساتھ بہن کو نہ لے گئے</p>

<p>۱۶۳ کیوں بکاروں کیوں کیوں تیرا کیا نہ اہلیست کی طرح ہو گیا</p>	<p>۱۶۵ کیوں بکاروں کیوں کیوں تیرا کیا نہ اہلیست کی طرح ہو گیا</p>
<p>تہا بہن کو پھوڑ دیا قتل گاہ میں بھیا مجھے بلاؤ ابھی تم ہو راہ میں</p>	<p>اتنے میں ہم غریبوں کی دست الٹ گئی قاتل بھی بیٹھا سینے پہ گردن بھی کٹ گئی</p>
<p>۱۶۴ مرنے کو نہ مرنے کی بات تھاجانی زندان کی قصاص میں تھاجانی جان تم پر بھی پھوڑ دیا تھاجانی جان زنی کا کوئی گھٹ بلا تھاجانی جان</p>	<p>۱۶۶ بس لے کر کیا پھر شمشیر کی جلجلی میں پھوڑ دیا دل داغ تھاجانی اب کیا ہوں کہ چھٹا ہے دل داغ تھاجانی جس طرح نہ کی لاشیں زینب ہون جلا</p>
<p>یوں کہ کمالا فاطمہ زہرا کو گور سے زنی سے تیغ حلق پھیری کہ زور سے</p>	<p>ایسا کہیں بھی ظلم ہوا کائنات میں تھا تازیانہ شمر تگر کے ہات میں</p>
<p>۱۶۷ بی بی کو کون سے نکلا بی بی کو کون سے نکلا بی بی کو کون سے نکلا بی بی کو کون سے نکلا</p>	<p>۱۶۸ بی بی کو کون سے نکلا بی بی کو کون سے نکلا بی بی کو کون سے نکلا بی بی کو کون سے نکلا</p>
<p>نام شد</p>	<p>نام شد</p>

<p>۴۱ اگر تیری شرف یارب بگین کھا اوان بارگاہ سلیمان دین کھا اگر تیرے غم غم جھان دہ زمین کھا کرا شاخزادہ روح الامین کھا</p>	<p>۴۲ اگر تیری شرف یارب بگین کھا اوان بارگاہ سلیمان دین کھا اگر تیرے غم غم جھان دہ زمین کھا کرا شاخزادہ روح الامین کھا</p>
<p>۴۳ مٹی مری عزیز اگر وہ زمین کرے پھر خلد بھی بلاے تو بندہ نہیں کرے</p>	<p>۴۴ دیکھوں مزار شہ پہ چمک لکے داغ کی روضہ میں روشنی میں کروں اس چراغ کی</p>
<p>۴۵ یاد ہے ترغی خلد برین کھا تصور زندگانی دنیاؤ دین کھا اوتنا ہے غم غم جھان دہ زمین کھا کرا شاخزادہ روح الامین کھا</p>	<p>۴۶ جاؤں ان تون دل میں جب وطن کھا پیش نظر حسین کالے سر کھا مرے پیچھے خورے شاہ زمین کھا روشنی میں روح حسین کھا</p>
<p>۴۷ مٹی مری عزیز اگر وہ زمین کرے جنت بھی پھر بلاے تو بندہ نہیں کرے</p>	<p>۴۸ بعد از فنا نہ جسم مثالی ہے مجھے ہاں ظل رحمت عالی ہے مجھے</p>
<p>۴۹ یاد ہے جہان میں دن کی بجائے بھسا نکلتے پاؤں پر چلے گئے طالع تو زار سا ہے وہاں سے چلے گئے ان خضر فضل حق درو کو دکھا دے گئے</p>	<p>۵۰ اچان او نہ رتنا ہو کے کیم اونی کو تو بن نصب علی ہو کے کیم پہنچتی باگہ میں کی کی ہو کے کیم خندہ کی آرزو ہو پورا ہو کے کیم</p>
<p>۵۱ اڑ کر ابھی میں گرد و پھرون اس واق کے دے مرکب مراد کو شہ پر براق کے</p>	<p>۵۲ قالب نجف میں روح رواق حسین میں آنکھیں بھٹکے روضہ میں دل کا ظہن میں</p>

یہ وہ نظر اور تصویر ہیں کہ مراد

<p>۴۰ آدم کو خلد اور بھی کر بلا نصیب بجھاؤ چنانچہ خضر کو آب بقا نصیب بسنے کے لیے یہ مقام جو پہلے خلد نصیب ہونے کے بعد کرب و محنت کی گنجائش نصیب</p>	<p>۴۱ ہرگز نہ دل طاقت نہ دوش نہ دوا لڑا لفظوں کا خرد فقط آس پاس ہرگز نہ دل طاقت نہ دوش نہ دوا لڑا لفظوں کا خرد فقط آس پاس</p>
<p>۴۲ حاجی ہوا جو داخل بیت الحرم ہوا حاجی ہوا جو زابر شاہ امم ہوا</p>	<p>۴۳ اب سیر کر بلا سے بھیجے جلد سیر کر اپنے حسین پیالے کا قصہ نہ دیر کر</p>
<p>۴۴ اوج طائر بڑ کا جلدنا بھگتو تو رشیدین دیکھتے ہیں راہ میں جو خبر کہتے نہ حسین دکھلا دے دروند اور دھنسنے کی دیکھتے ہیں تیرے روح القدس کو چھائی ایک خوش بین</p>	<p>۴۵ عصیان بن گنگ دم گنگ گنگ نہ مین نہ تاج نہ تقدیر مین و گنگ ادب اس سب سے صلح اور اقبال سے جنگ نہ تیرے خیر و دل نہ دیکھتے ہیں</p>
<p>۴۶ توشہ غریب کو سفر کر بلا کا دے پروانہ راہ راہی دار الشفا کا دے</p>	<p>۴۷ مرنا ہوں اس زمین پہ دل زندہ کرنے کو جیتا ہوں کر بلا سے محلے میں مرنے کو</p>
<p>۴۸ اچھا علم الفتن کی دوا تیرے ہاتھ ہے عتہ فلاح در وقت تیرے ہاتھ ہے بیست دیا کی تر مہم جانیے ہاتھ ہے ہے بیچے ہاتھ عطا تیرے ہاتھ ہے</p>	<p>۴۹ دل وہ سینہ وقتا کی تیرا ہے آہوں پر شکر تیرے ہاتھ ہے جابن دین سے بھیجے غدا تیرا ہے فیو الغیبت کے ہاتھ خطا ہے</p>
<p>۵۰ خاک و حسین جو یہ کم نصیب ہو درے کو اوج نیرا عظم نصیب ہو</p>	<p>۵۱ ہو رفع یہ فشار جو اپنے ولی کو بھیج لے مین درو دیکھتا ہوں تیرے کو بھیج</p>

<p>۱۳۱ پیری نے سب انا تو ضبط کر لیا مٹھ دیکھتائیں وہ گلیا کچ کر لیا زور بدن قرار جگر پویش کر لیا نہا ہے بے بدلی کیسے فکرا کر لیا</p>	<p>۱۳۲ اب ایک نقد جان نہ ابھی لے غلام کا ہر یہ ہے یہ ضرر کج حسینی کے نام کا</p>
<p>۱۳۳ وہ اپون جو فکرت جو اس زین پہ وہ ہے غرض پر عبور شاہ دین پہ عسے اور آں کھڑے جڑیں کین پہ شعین لاکھائی کین پہ</p>	<p>۱۳۴ لے قلعہ منورہ قلعہ کی کس انفراد لے بیوا کر کم زمین ہوں خنکے لہا لے کر بلا امان کہیں ہوں مورد ہلا لے لے ایہ مدد کہہ دلا دین ہوں پیر</p>
<p>۱۳۵ غیاں نامور کو مبارک درخشاں روح القدس کو سدرہ بجا کو آباں ختر کو بین در کو صد گل کو دستان کچھ کچھ خبابہ شہیدان کا آستان</p>	<p>۱۳۶ اب صبر و شوق تیرا کج چہین ایاں ضعف بغیر کج ہے چہین تو یاد دین عقل مری کج ہے چہین کچھ حضور جیسے تیرے چہین</p>
<p>۱۳۷ پایا یہ جسے عرض علاؤ کا ہو گیا جسے ہوئے حسین خدا اوس کا ہو گیا</p>	<p>۱۳۸ لکڑہار گاہ میں اب یاد کیجئے لیک میسر نام پر ارشاد کیجئے</p>

<p>۵۱۹ چندستان سے دور دنیا چندستان سے دور دنیا چندستان سے دور دنیا چندستان سے دور دنیا</p>	<p>۵۱۸ چندستان سے دور دنیا چندستان سے دور دنیا چندستان سے دور دنیا چندستان سے دور دنیا</p>
<p>۵۲۰ ابن ندیم کی جہانگیر علی مدد ابن ندیم کی جہانگیر علی مدد ابن ندیم کی جہانگیر علی مدد ابن ندیم کی جہانگیر علی مدد</p>	<p>۵۱۹ ابن ندیم کی جہانگیر علی مدد ابن ندیم کی جہانگیر علی مدد ابن ندیم کی جہانگیر علی مدد ابن ندیم کی جہانگیر علی مدد</p>
<p>۵۲۱ مستور آفتاب کی رحمت کا حال ہے مستور آفتاب کی رحمت کا حال ہے مستور آفتاب کی رحمت کا حال ہے مستور آفتاب کی رحمت کا حال ہے</p>	<p>۵۲۰ مستور آفتاب کی رحمت کا حال ہے مستور آفتاب کی رحمت کا حال ہے مستور آفتاب کی رحمت کا حال ہے مستور آفتاب کی رحمت کا حال ہے</p>
<p>۵۲۲ غائبوں کے غائبانہ عالم کے غائبوں کے غائبانہ عالم کے غائبوں کے غائبانہ عالم کے غائبوں کے غائبانہ عالم کے</p>	<p>۵۲۱ غائبوں کے غائبانہ عالم کے غائبوں کے غائبانہ عالم کے غائبوں کے غائبانہ عالم کے غائبوں کے غائبانہ عالم کے</p>
<p>۵۲۳ نمبر پہ کیا میں پیش کش مرخصا کروں نمبر پہ کیا میں پیش کش مرخصا کروں نمبر پہ کیا میں پیش کش مرخصا کروں نمبر پہ کیا میں پیش کش مرخصا کروں</p>	<p>۵۲۲ نمبر پہ کیا میں پیش کش مرخصا کروں نمبر پہ کیا میں پیش کش مرخصا کروں نمبر پہ کیا میں پیش کش مرخصا کروں نمبر پہ کیا میں پیش کش مرخصا کروں</p>

<p>۵۲۵</p> <p>کہ جس میں اس میں نجات ہے وہی ہے نجات کو اپنے نجات ہے سب عیب حق کی ذات پاک کی ذات ہے حکمران کا اد کلام مجید کیا ہے</p>	<p>۵۲۶</p> <p>لغات نقش تک تب خط باقی دنیا بود و بود و ذات صفت مستے وفا آدم ملک زمین ملک کر کیسے نیا و دین حلو و قدم نیا و خدا</p>
<p>کس منزل نیاز کے سالک حسین ہیں جب تک خدا کا ملک مالک حسین ہیں</p>	<p>شاہد ہیں سب کہ صاحب عجا زہین حسین جان آفرین کے عاشق جانبا زہین حسین</p>
<p>۵۲۷</p> <p>باران قطرہ باغ گل معراج کبر ظہور درہ برنج و نجوم پیش و شمس عالم حکیم رب بقا خضر نامور ظہور درہ برنج و نجوم پیش و شمس</p>	<p>۵۲۸</p> <p>عشق خدا کا با نہ کہنا سے اوٹھا افلاک سے غرض ضیا سے اوٹھا یک کیا نہ بیا سے قبول طوار سے اوٹھا یکین حسین یکیں سے بیا سے اوٹھا</p>
<p>قائل ہیں سب کہ تانے مولا محال ہے اور ہے تو آئینہ بین انھیں کا جمال ہے</p>	<p>نخ زرد آدم و ملک و جن کا ہو گیا یہ ہو گئے خدا کے خدا ان کا ہو گیا</p>
<p>۵۲۹</p> <p>نہدے میں شان رب جل شانہ ہر وقت عاجز و بکی مدد جل شانہ است کی تھوڑی میں یہ جل شانہ نہدے میں شان رب جل شانہ</p>	<p>۵۳۰</p> <p>عقل کی عشق صلیا بہار سے حسن و جمال بہار سے حسن و جمال نعت دہلی کی بے شکلی کر بلا لیا</p>
<p>ہم کچھ نہیں یہ جانتے کیسے حسین ہیں مالک ہیں سب خدا کی ایسے حسین ہیں</p>	<p>بارگراں عشق کے حامل حسین ہیں شاہ خدا ہے عاشق کامل حسین ہیں</p>

<p>۵۲۱</p> <p>وہ داغ کیا تھا دیر ہی اہلیت کی بے درستی و بے پردی اہلیت کی چھوٹی موت و عمر کی اہلیت کی درباروں میں برہنہ سر جان کی</p>	<p>۵۲۲</p> <p>خونین زمین زلخ خدا میں چین چین چین چین صاحب چین چین گلزار چین چین چین چین خدا میں چین چین</p>
<p>۵۲۳</p> <p>گریبان سکینہ شاہ مدینہ کے واسطے تسکین کو طابخہ سکینہ کے واسطے</p>	<p>۵۲۴</p> <p>کی طاعت خدا وہ خدا کے فدائی ہے جو ان ملی خدا کی خدا کی فدائی نے</p>
<p>۵۲۵</p> <p>بہت چینی باقی قاعد کے واسطے بند کیا یہ کو حبس نہاد کے واسطے سب چھوٹا چھوٹا کی اس کے واسطے</p>	<p>۵۲۶</p> <p>یون تو چھوٹو عشق خدا پر تقدیر حال پراختیا عشق کی برداشت بجال وہ کیا ہی باجیں عشق پر غم و ملال سجھل سید پائیاں</p>
<p>۵۲۷</p> <p>عربت میں تھے جو فتنے آکر بچھڑ گئے امت کو عافیت دی خود آفت میں پڑ گئے</p>	<p>۵۲۸</p> <p>یہ بار قابل شہہ عالی تبار تھا ہو گا نہ ہے نہ ایسا کوئی بردبار تھا</p>
<p>۵۲۹</p> <p>پا چھب بے نشہ کر لیا ہوا ارتقا دو اجمال کا بے پردہ ملا ہوا احسن اسے چین بے نشہ خوش خدا ہوا پہنوں کی دیت میں باجی پہ عطا ہوا</p>	<p>۵۳۰</p> <p>وہ بار کیا تھا جہت بے نشہ کا داغ سوز عشق کی دین اور بیکار کا داغ اکبر کا داغ عشق کا داغ جانی کا داغ عشق کا داغ</p>
<p>۵۳۱</p> <p>ہر شہ پہ اختیار بھید شہہ رہا ترا تو قد یہ خدا اسے خدا خون بہا ترا</p>	<p>۵۳۲</p> <p>یہ داغ کس بنی نے سے کس سول نے تکسم پہاڑ اٹھائے زہر کے پھول نے</p>

<p>۴۷</p> <p>بنا جو بد کردار جان حسین کے ہیں حکم کو بی گنا خوان حسین کے حکوم حق کے تابع فرمان حسین کے نیک قدر کے بندہ احسان حسین کے</p>	<p>۴۸</p> <p>زین العابدین کو راز امامت بتا چکے زینب کو اپنا صاحب نام بن چکے بابو سے ہر چہ میں خجستہا چکے نیلیام موت کا لک لکوت لا چکے</p>
<p>سہ پر دیا یہ بار رہ حق میں سر دیا پراپے پیرو دن کو سبکدوش کر دیا</p>	<p>زہرہ کی قبر ہلتی ہے پوتی کے بین سے لپٹی ہے چار سال کی بیٹی حسین سے</p>
<p>۴۹</p> <p>اب غرض میں کیا خیال حسین نہیں عجب صورت حال حسین دن میں چلے نہ رشتہ حال حسین مختار سے جو کی باری سبب حال حسین</p>	<p>۵۰</p> <p>عجب چھپتے ہیں اس کی طرف نظر حسین زادوچ اپنے پیارے اس کی جانب حسین بہلا کے بیک حال میں کونسلے حسین سچ چکے دوری کی کھڑکتے حسین</p>
<p>سر بیڑا بن فاطمہ پادر رکاب ہے صورت ایسی تجات کی روز حساب ہے</p>	<p>دریا پہ خون بی بی کے سٹے کا بہ گیا یہ خشک ہوٹ دیکھنے کو باپہ گیا</p>
<p>۵۱</p> <p>اگر اس کی جانب برا بھلا چکے اگر لکٹ ل پتہ بستر اٹھا چکے اگر کی لاش صدمہ اٹھا چکے زیلے ہاتھ سب سے پیر اٹھا چکے</p>	<p>۵۲</p> <p>کیا حال ہو گیا ہر طرف کا آہ گیا ہر طرف ہر طرف خستہ کا آہ کیا تھا آواز کیا ہے کلمہ کا آہ سینا ناز و بار سے گلبن کا آہ</p>
<p>آگے ہیں بیکسوں سے وداع اخیر کو حسرت سے دیکھتے ہیں صغیر و کبیر کو</p>	<p>سانس ایسی لے رہیں ہیں کہ بابا میں دم نہیں اکبر کی لاش دیکھنے سے کچھ یہ کم نہیں</p>

<p>۴۶</p> <p>جسے تو لی لے لے خدا لو جانیں ہم گردن سے بھی باہر نکالو جانیں ہم انھوں نے اپنے ہاتھ چڑھ لو جانیں ہم سکینہ جان کا مالو جانیں ہم</p>	<p>۴۷</p> <p>زینب جان تجا میں ہی فاقہ سیر بھیا بھی سکینہ کا سن کیا سا کیا پتی ہم تو کس طرح میں شاہ کرلا سکینہ میں آج بھی نعت خدا</p>
<p>۴۸</p> <p>روٹھیں تو پھر حضور انین کی خوشی کریں یہ دنیا ضد کی ہیں جو کہیں پھر وہی کریں</p>	<p>۴۹</p> <p>دلبر نہ داغ قبارہ و کعبہ کا لونگی میں جان اپنی دوں گی آپکو جانے نہ دوں گی میں</p>
<p>۵۰</p> <p>ایسی میں کہ میں نے نہیں دیکھی ایمان کہ باتیں ہیں پھوپھی زینب جان میں خدیجہ میں حضور انین پر جھک جاتی ہیں اے جسے جہاز کو پہنچا جاتی ہیں</p>	<p>۵۱</p> <p>پوچھا سکینہ نے پھر اچھوٹا کہا نے عرض کی تیرے میں کچھ نہیں خانہ نے عاجزی پر جاری کیا کیا خاموشی میں حضور انین دیکھ میں</p>
<p>۵۲</p> <p>جواور ناخدا اٹھ مقل میں سوتے ہیں اب غرق ہوتے سب کہ جدا آپ ہوتے ہیں</p>	<p>۵۳</p> <p>قسمت نے کی مدد کرم ذوالجلال ہے اب رن لکھ کر آپ کا جانا محال ہے</p>
<p>۵۴</p> <p>شعرا بے سب جانی کو چارہ نہیں ہیں ایک دو شہید میان تیرا نہیں ہیں انکے کے عباس کا یا را نہیں ہیں کرنی خدا کے سامنے پیارا نہیں ہیں</p>	<p>۵۵</p> <p>پہنچ حضور نے ہلا دیا ہے عالم میں کہ آج بھی بھلا دیا ہے ایمان میں سرگوشہ میں بھلا دیا ہے زینب میں کہ بھلا دیا ہے</p>
<p>۵۶</p> <p>عشق خدا کا روز ازل دم بھرے حسین دینا میں آکے وعدہ خلائی کرے حسین</p>	<p>۵۷</p> <p>گم بہر کی جان عاشق شاہ مدینہ ہیں صغرا انین کہ صبر کریں یہ سکینہ ہیں</p>

<p>۴۶</p> <p>ہاتھ اپنا پھر سکینے کے سنبھلے پر کھلیا یادوان غنیمت مہرے ہمارے کھلیا بیٹا ختمے سے جدا باہون کو کیا عشق خدا میں سے نوح اپنا پر کیا</p>	<p>۴۷</p> <p>یادگار ہونے کا غلی غلین سے نکلے روئے میں زنجیر کے پین سے چھوٹی سکیٹ فاطمہ کے زین سے پڑی امید سب کی فہم شہین سے</p>
<p>معصوم صبر و شکر پر آمادہ ہو گئی قبلہ کو ہاتھ جوڑ کے استاد ہو گئی</p>	<p>سوئی ہے قبر فاتحہ سے یاس ہو گئی بیٹے سے روح فاطمہ ہے آس ہو گئی</p>
<p>۴۸</p> <p>جلانی کا نیک بخت وہ دلچسپ گوارہ اسے خالق جلیل اور بیوہ گوارہ تیری رضا کے واسطے ہوتی ہر چیز بچپن میں دلچسپی ہونے لگ جی</p>	<p>۴۹</p> <p>اس بیاں دہ درزاں بیت کون بیان نکھرے گوارہ حسینی ہون نشان ہونے لگیں تھیں فاطمہ حبیب خلد کوران نیک بخت کی تھی ایک نصیب بختان</p>
<p>تیرے لئے مجھ کو احسان کرتی ہوں بابا کو تیری راہ میں قربان کرتی ہوں</p>	<p>رہیں چلے جو لگنے کو دولت بتول کی اس وقت کے لئے تھی وصیت بتول کی</p>
<p>۵۰</p> <p>آئی مائے بچوں سے صبر و شکر بیکسے سے سکیٹ فاطمہ کے ہونے راہی محل سے قبلہ اہل کرم کے بنا رہت جانتے ہیں ہر لمحہ</p>	<p>۵۱</p> <p>نہایت بچاؤ میں تھیں یہ بچاؤ بچا ناگہ یہ صاف زور خیر الشان پہلی غیب بیان کی وصیت نہ کی اپنا ہی ہوش چھوڑ دین پر کیا</p>
<p>چھوڑا نہ ظالموں نے کسی بے حیائی کو چھوڑے کمان سے تیرے ہمیشہ کی کو</p>	<p>دیکھیگی پھر جمال نہ پیاسے حسین کا یہ وقت آخری ہے ہمارے حسین کا</p>

<p>۵۵۵ زینب کا ریش ٹوٹ چمچ چمچ کر سکان وہی کون برن چکنین ہون مل جان چھپے سین سر کیا اکبر مر جوان نیا وہ حضور کے ہر ہلکے پیر</p>	<p>۵۵۵ سویک تو برائی لیان کی آندہ آج کلک دین حضور زنون بس گلو نہ بے بین لڑتا ہوں سکریہ گفتگو لنگو وہ عاکہ پیش خدا جادون خرد</p>
<p>بھائی ابھی نرن کو گئے ہون خدا کرے زینب ابھی تھاری وھیت ادا کرے</p>	<p>کاٹے گا جبکہ بکدین قاتل گلام را اسوقت ہو گا بوسے کے قابل گلام را</p>
<p>۵۵۶ میری جو درخیش کے باپ حسین کو پیش کشی مل تین بابا حسین کو زینب را بچکے بچا یا حسین کو وہا بہن کے پیار یا حسین کو</p>	<p>۵۵۶ آئی صدا پیش سلسلے خاں بابا اسم تو ہو گا پیار کا اپنے سنا جب کہین جیسے کا چپے ترا گلا پس سے کہنے کے کبابے کر بابا</p>
<p>پھر سات بار گرد امام غنی پھری یہ غم مٹھ سفید ہو امر دنی پھری</p>	<p>ہاں بدہ گاہ صاحب معراج چوم لے میری طرف سے ملحق حسین آج چوم لے</p>
<p>۵۵۷ نہ نے کہا سبب ہو اس کا ہر شکار بہن کہا تھا والدہ نے وقت اختیار زینب مر حسین ہو امت چبب نثار قرآن ہوتا اور ہے بچہ پیات بار</p>	<p>۵۵۷ بوسہ کوئی کی اٹھے شاہ اقبیا بوسہ کوئی شک کا زینب کے لیے لیا میلاد وان ہوسے سے دربار کبریا سبب ن بہت سے دوسے سبب لیا</p>
<p>گٹنے سے پہلے بوسہ حلقوم لیجیو میری طرف سے خشک گلا چوم لیجیو</p>	<p>پردہ اٹھا کے شہ جو نمودار ہو گئے بے پردہ ذوالجلال کے اسرار ہو گئے</p>

<p>۵۶۱ بان خوش طبع طرز نہ خانہ جنگی نہ پائے صنع نہ اپنی استعدی پر اگر کرنے پائے ہتم کی سخن ہے بیان نہ پڑنے پائے صاحب کا مریہ جو نہ پڑے بھی لڑنے پائے</p>	<p>۵۶۲ اقتل سے جلال تجلی حضور کا عالم ہے جو حسن راہم غیور کا گل ہے چراغ داہنے این میں جلو کا چھٹتا ہے بال ل سے نورہ نور کا</p>
<p>خود نظم بول اٹھے کہ نیا انتظام ہے افسانہ یہ نہیں ہے جہاد امام ہے</p>	<p>ٹھنڈی ہو چراغ کی ضد ماہتاب کی قلعی کھلی ہے آئینہ آفتاب کی</p>
<p>۵۶۳ آپ بڑوں چین کی منہ پر ہاتھ ملکہ بڑوں جوڑے کے نام امام ہے سیدان جنات تہہ بالا کلام ہے تہہ پورین ملک سلام کو دارالسلام ہے</p>	<p>۵۶۵ لا بیہ رحم جو کہین چرخ کو ہم چچا بڑوں تو جہم ہے جہم لاجرم نرخ ہے دو صبح میں جگے جگے ہم کے بودہ تہہ قدر نب قدر جگم</p>
<p>آنکھیں کہیں قسم ہے تجلی طور کی دیکھی اس انجمن میں سواری حضور کی</p>	<p>خسار و زلف قدرت داور دکھاتے ہیں ہر وقت صبح و شام برابر دکھاتے ہیں</p>
<p>۵۶۴ کرا چوہین سا جنتی کرم دیکھا بنا حضور کا آوازہ کرم سیر کیا کہ فرشتوں کے پنل فرشتہ جنت زین کا جلال ہے دارین کا ہم</p>	<p>۵۶۶ نسخ و چراغ دائیہ و سج و آفتاب نسخ و بہار و یاسمن و لالہ و گلاب ناہید و دبیر و منشی و خطیب و شہاب ہر یک کا بل بختان و نور و قیام</p>
<p>پا پائین جو حکم حضوری حضور سے ہر عرش ذوالجلال زمین بوس دور سے</p>	<p>یوسف و راعی سارے خریدار اک طرف سب اک طرف یہ رہے ضیا بار اک طرف</p>

تخصیصات کو درپیش آئیں خاص عام سے

<p>۵۴</p> <p>گھوڑا یہ ہے کہ جب کوئی آکر سی نگاہ پہنچوین گھوڑا یہ ہے کہ جب کوئی آکر سی نگاہ چنیم سے دل بڑا ہے جسے بڑی نگاہ لائے کا دل ہے چنیم سے دل بڑا ہے</p>	<p>۵۳</p> <p>لو تہ تبسمکم کو نہ سعادتم کیا ہوا جواد بنگلیوں سے آگ آکر صبر ہوا سراج آسمان کی ہوا میں ہوا ہوا عقول رہ گیا چکا رہا ہوا</p>
<p>۵۵</p> <p>بوسہ جناب حضرت ہی دین اسکی باگ پر دریا میں ہے وہ چال کہ سیاب آگ پر</p>	<p>۵۲</p> <p>اڑتے ہوئے یہ مرگے کہا اہل فرشتہ لے آؤں ذوالجنح کے مضمون عرش</p>
<p>۵۶</p> <p>وہابیہ کی تہذیب کی بکارت دنیا میں کا وہ دین لیکن نہا ہے دنیا میں کا وہ دین لیکن نہا ہے دنیا میں کا وہ دین لیکن نہا ہے</p>	<p>۵۷</p> <p>آواز بلان اشارہ ان خلیفہ حنان بیکار بست خلیفہ الیہ نراج ان بن جانے خود جو بوجہ فصدستان بیکار بست خلیفہ الیہ نراج ان</p>
<p>۵۸</p> <p>دوڑا جو اسکے ساتھ تو دورہ بدل گیا اب تاکت ہے جہان میں وہ آگے نکل گیا</p>	<p>۵۹</p> <p>کیا ذکر سرعت فرس لا جواب کا گرنے دیا نہ عکس زمین پر رکاب کا</p>
<p>۶۰</p> <p>شہر ہوا بلال قول خلاص کنی دن جانی تھی کوئی عرش میں آواز بیکار بین عرش و ذوالجنح کا بوجہ فصدستان بین عرش و ذوالجنح کا بوجہ فصدستان</p>	<p>۶۱</p> <p>جبراعنان بلال کا بکارت بیکار نشان جہی جہی عرش و ذوالجنح نشان جہی جہی عرش و ذوالجنح نشان جہی جہی عرش و ذوالجنح</p>
<p>۶۲</p> <p>ہو چکے لڑان نہ عرش ملام کے کان میں یہ عرش سے گذر کے پھر کے جہان میں</p>	<p>۶۳</p> <p>چار دن مہمون کے نقش پوچھو وہ کیا ہوئے اڈر کر عقاب ہر ہر دیکھ دہا ہوئے</p>

<p>۵۴ لوگوں کی بدست دلدل سوار کی سچا بین امراں فرین عمار کی حسن کے گلک تہ پروردگار کی سینہ پی ہے شکل جنبش باد بہار کی</p>	<p>۵۳ یان در دلت سلا می چون کبریا یان آبل الالان جو ادب و برادران جاسو نکایان جو خرمی حیات لیان شکایت مثل جو حقینہ بانی</p>
<p>جنبش کے ساتھ صورت جنبش محال ہے یہ خاص ملک قدرت حق کا کمال ہے</p>	<p>ذروں میں پھر گئی ہے ہوا لامکان کی پونچھو زمین کی تو کہیں آسمان کی</p>
<p>۵۵ آئینہ آفتاب کیسے چلے آئے صانع کو نہ کو نہ کیوں ہو گیا ادب بند چار منہ نہ کہائے لاس دل کے تو سم کی سیکھ میں وہ چلے</p>	<p>۵۴ کیسی زمین زرد پناہ رکھ گئی رن کیا جو کو نہ کا طبقہ چھپ چکا دارالامارہ میں مرجان چٹ گیا الوان ہاریدہ گرا تخت الٹ گیا</p>
<p>ساچسہ بنا جو بدر کا تو شکل سسہ بنی خورشید کی کرن جو ہوئی جمع دم بنی</p>	<p>کچھ چل سکی نہ دولت و زر کی نہ زور کی دن آجکا ہے شامیوں کو رات گور کی</p>
<p>۵۶ مین قدم نہ زمین طوطی کی جان بخار و زلزلہ کی گویا زبان ہے بالبدہ ہے کسی زمین آسمان ہے نہ ختم ختم ختمی ہے سیکھ میں بیان ہے</p>	<p>۵۵ فریاد نہ خوشی کی نہ غم کی نہ چین بر آگور میں جی نہ ہو شک میں لجے کہیں زمین فلک نیل میں مین انگلیان زمین جابجے نہ چین</p>
<p>کھو لوں وہ بہید زرد نکا جو دل چل پڑے ہنسے میں منہ سے دانت زمین کر کل پڑے</p>	<p>مڑے پکارے زرد نکا جو ادھڑا دکھ کے گور سے بھاگتیا مت آئی بڑے زور زور سے</p>

<p>۵۸ کافر داند تپے بین ناؤں نوکر بت کر کے چہرے بین بنائے چہرے بعل نے کسی سے بیعت تھی بلکہ جو کر خود رو تعلقہ دیر جو سنجہ ایک پور کر</p>	<p>۵۷ یون رن تاج بخش لوگ تانے جو یاد پھر نہ دیدہ سوزانے فرمایا تعمیر راہ پیر سے یانے فرمایا عکرا یک کر غلب خدا تانے</p>
<p>۵۹ دہ کون ہے کہ جو تک کے جو ہاگنا نہیں خمر حسین کا بخت مگر جاگستا نہیں</p>	<p>۵۸ اتنا تو سمجھو قبرین کوئی کسی کا ہے آخر حسین کون تھا رہے نبی کا ہے</p>
<p>۶۰ مندی نہیں کج کو دان نعلی سان اور دھڑکتے ہیں تارین کی خضر کی فالت جاتے ہیں کنیاں ن جان کچھ جو اپنے تونہ ہو جس رخ عیان</p>	<p>۵۹ دانت ہیں ہم خاشاک زلفکار کامل ہے ہیں جیج ہر کارزار کے لی مر جا رفتہ سے حسب کو بار کے مشرکہ تر یون کیا سوار کے</p>
<p>۶۱ اوڑ کر بھری ہے گرد و دشت نبرد کی خاک ستری ہے چھت فلک لاجورد کی</p>	<p>۶۰ لیکنا تھا عہد و د کا پیر اپنے ڈھنگ میں پر کیسی منہ کی کھائی ہر خدق کی جنگ میں</p>
<p>۶۲ آگے چلے جین تان لاکھ لاکھ عید وز قدم سے شمس سے بچا ہر عید بجلی کا تار یا نہ لیے بغیر ان ہر عید ان حاضر حضور ہوئے شمر و ابن سعد</p>	<p>۶۱ حالی ہے مساکونی زانیہ نا نا محمد عربی نانی آریب انبا تبا میں شاہ ریل نے چہین گیا شاہوں وہ وہ جو کا آگاہ ہے مینا</p>
<p>۶۳ شاہ شہان اوڑاے ہوئے رخس آتے ہیں جان بخش تاج بخش جہان بخش آتے ہیں</p>	<p>۶۲ جو بضعتہ الہی ہو میں اسکی کمائی ہوں میت پہ چکی تیر چلے اسکا بھائی ہوں</p>

<p>۵۹۵ اور خدا سے فاطمہ کے زوہد میں کہنا ہوں نسل فاتح بدر شہین میں قیامت کے چاندنی چوری شہین میں وہی ہے چاندین چینی اور شہین میں</p>	<p>۵۹۴ کچھ کہو خداوندی کی قسم شہین مگر چھوٹے کہتے ہونا تھا کہ ہم شہین کیا کہتے ہوں گے ظلمین خیر لا شہین دیوان کہ ہم تھا روایا شہین</p>
<p>بوگل کی رنگ لائے کا نور آفسا کا یہ ہے فیض آل رسالت آب کا</p>	<p>کیسا طعام آب بھی دیتے نہیں ہمیں اب اک حاتمہ جو اب بھی دیتے نہیں ہمیں</p>
<p>۵۹۶ حاکم کا نام بھی ہے بنی بکبان کا جو زمان نام ہے بنی بکبان کا جو زمان نام ہے بنی بکبان کا جو زمان نام ہے بنی بکبان کا</p>	<p>۵۹۷ حاکم کا نام بھی ہے بنی بکبان کا جو زمان نام ہے بنی بکبان کا جو زمان نام ہے بنی بکبان کا جو زمان نام ہے بنی بکبان کا</p>
<p>پر بے پروا و بخل نہ جروت کا جوش تھا پہلے سمون سے اسے جو رونا دہ جوش تھا</p>	<p>بے اذن آسمان جو بلین خاک پر گرین بے حکم گرفتہ سر اورین بال و پر گرین</p>
<p>۵۹۸ حضرت ابو سنان علی کی حاتم قرآن اٹھا جہاد کو حاتم قصود تھا زناقت شاہ انامہ سب جو غلط تھے مگر آرا نامہ</p>	<p>۵۹۹ حضرت ابو سنان علی کی حاتم قرآن اٹھا جہاد کو حاتم قصود تھا زناقت شاہ انامہ سب جو غلط تھے مگر آرا نامہ</p>
<p>جو ہر تھے یا لکھے ہوئے نصرت کے آگے تھے لیکن یہ آگے شانین برش کی آگے تھے</p>	<p>حاشا کبھی جو آل رسول اہم نہیں قرآن مٹے کیے مٹائے تو ہر سہ نہیں</p>

<p>۵۱۴ سب کو فرخ چرخ سواری دنیان زنگی غلام علیہ کریمین تیلیان اور مندیون کی دایہ بین ہندی شریان دوی گزہ شیر بیان کو جودین زبان</p>	<p>۵۱۵ ہاگاہ ایک جوان قوی الطبعی قلب از نفس مریدوس اسچع عرب اس کے کٹر ارمان بولی خوب سرتا تھا میری تیغ دہ جزا ز لب</p>
<p>گھوڑوں کی کو دچھاند سے تھی دھوم راہ میں جھونکے ہوا کے ہین یہ مجسم سیاہ میں</p>	<p>سایہ جو ڈالے اوڑ کے فلک زمین سے کاٹے تو کاٹنے کا نہ منتر کہیں سے</p>
<p>۵۱۶ دھننے کو آہوان ہنر مند کی قطار آہن طرف لگان نکازی دفا شمار فاجین دجہ کو لے لہ تھوپیہ از دار رین کن دین کا کہانے بھی ستار</p>	<p>۵۱۷ سنی کی طرح ان جلی سفید گہر پھر لہی نہ بیج نہ بھی نہ زرد تیر جوہر کے منہ کا ایک لالہ تو اشیر چلکے خاٹنے کا پکارتے جوان تیر</p>
<p>رواق فردز قیس تھا پشت سمندر جس طرح نور عقل کا فکری بلند پر</p>	<p>جوہر کی نور دبر دے دنیا دہل گئی قدرت خدا کی سانپ کو چوٹی نکل گئی</p>
<p>۵۱۸ ہاگاہ ایک ہرن ہوا اچھلے اشکار بازی کو تیر کر کے پراپیس نامدار اک چوڑی میں حد سے بواہ بار چنگ میں اپنی بوجے چھوڑا وہ تیر</p>	<p>۵۱۹ نیکل تھو جابین یونہی خاضع غم نہ کھلتا تھا فیض نام قوسم کہ ہند کا سلطان قیس نام تیرا تھا صیگہ بین اباجہ و اشتام</p>
<p>صحرا سے وہ ہرن درہ کوہ میں گیا عالم سے قیس عالم اندوہ میں گیا</p>	<p>روزانہ عاشق و شیدا سے کا تھا جہنم یقیں سے شمع نبی کا تھا</p>

<p>۱۱۰</p> <p>دیوانہ وار دل سے کہتا تھا وہ جی آہو تھا ایک جیس میں آہو کے تھی پری نوجی تھی شمع ہم اک عضون بگری فشار وہ جن سے طے سحر مری</p>	<p>۱۱۱</p> <p>حضرت کو عنیان توین کا تھا کام آہو کے حضور کے شفق بھی گئے نام حاشا جو ملک مال کا کچھم ہو یا نام بہرے صلا جانے دو سترین غلام</p>
<p>گم ہونے سے شکار کے سرور رکند تھا آہو کے غم میں نعرہ یا ہو بلند تھا</p>	<p>اک اشتیاق رو سے شہ دین پناہ کا ارمان دو سرا عسلے اکبر کے بیاہ کا</p>
<p>۱۱۲</p> <p>نازل ملے تازہ ہوئی سترین نیچے سے ایک شہر توئی تین ہوا کیا صورت شیب فخر آفت جہان کچھ نہ آکھو کہ جسے تیر آسان</p>	<p>۱۱۳</p> <p>بیت تھی کھلی کا خلق ہر روز کچھ ہو غلام آہو کا شیب میں بطلب سنتا ہوں میں وہ بیاہ کی قابل ہوین اند کچھ آکھو نہانی کا ہے غضب</p>
<p>تھخہ کھولے دم علم کئے قصد شکار بکر پکا ڈکار تا ہوا اس تا جدا بکر</p>	<p>دہ داغ لے چلے کہ لحد میں بھی ردینکے سب ہوں گے اون کج بیاہ میں ک ہم نہ ہو مینگے</p>
<p>۱۱۴</p> <p>لوگ کئی ملتے پھرتے تلخ کام کو رد کر دی امام علیہ السلام کو آواز دی تھی تیرا کھیل غلام کو</p>	<p>۱۱۵</p> <p>اباں ترقا کو را آخری سلام ہنشل مصطفیٰ کو را آخری سلام عباں باذفا کو را آخری سلام نزد مجھے کو را آخری سلام</p>
<p>پہنچے میں موت کے میں ترپتا ہوں میر سے شیر خرد شیر کا جھکھو شیر سے</p>	<p>آنکھوں کو مل پکا در دولت پہ دور سے آقا غلام ہو تا ہے رخصت حضور سے</p>

<p>۱۱۶ ہون خاک میں نصیب کیو بلائے ان کی بی بی کی موت کیو خدا نہ دے مٹی جسے عزت نہ ملے سنا نہ دے وہ دوزخ سے کھائیں فی فاختا نہ</p>	<p>۱۱۵ تھلے شے نصیحت کیا کلام ہم تو علی کے نام پر بنیں صبح و شام جو خشک تر بنیں شہر ایسی کے بن غلام ستر نشیں کان پست کان دزدان جو کرا</p>
<p>۱۱۷ سلمان پکائے تھے شہ بدر حین کو بہ میں تھا حین کا سو پکارا حین کو بہ</p>	<p>۱۱۴ دائرہ بوسے حبیبی جس میں پائے ہیں نے کہا ٹینگے نہ کھایا ہے انکو کھاتے ہیں</p>
<p>۱۱۸ کیا کیا تاجی بنیں ان میں کس کس عباس بن خضر شہر بنیں کس کس زبکے لال خضر بنیں دزدان کس کس تاجی حلال جاہ بنیانی کس کس</p>	<p>۱۱۳ کھلیا زمین غلام نے بھی اس کو سبب یوں شکا کہ اسے کہ نام کا عتب دوزخ لبون پر بنی عزت انکا حال بیٹھے ہیں ابوان ترک کی غرا بن</p>
<p>۱۱۹ میر حسین شاہ ولایت کے واسطے بھڑکیو میری حمایت کے واسطے</p>	<p>۱۱۲ ہم قوم میرے جگو خف میں بلائے ہیں شیر خدا کی قبر پر سے کو جاتے ہیں</p>
<p>۱۲۰ ہون درود دل حسین کتا تھا درود جو ایک روشنی ہوئی سلجے پر آ نکار اس نور سے صفا نہیں آتی تین بار شہر بوشیار ہم پر ہو پھوٹا</p>	<p>۱۱۱ یہ کیکے سوئے دشت علیا تیرا کیا دیکھا ہے آبیان میں نا مور اک آفتاب شفق خون میں تیرا اک باغ پر کھلا ہوا زون کا سحر</p>
<p>۱۲۱ ہے شہر طرب ندون کو اس ان پھونکد ون ہینے اوجاڑ دا ون نستان پھونکد ون</p>	<p>۱۱۰ اک تاجدار بے علم دے سپاہ ہے اک شہر ہے کہ ظلم و شتم سے تباہ ہے</p>

<p>۴۱۲ چھک جی بن خیمہ کو آسٹان انبیات زائون کے رونے کا جو سامان انبیات سیدنیان میں سخت پریشان انبیات نہرا ہوا قتل کامیدان انبیات</p>	<p>۴۱۳ آواز دی حسین مصطفیٰ بن محمد کیا بجالا جو قیام اکھاسٹان انبیات جہاں حسین دل عمر و توفیق ہے جو خیمہ و خیمہ پیہر ہے</p>
<p>اکبر کو روح پاک پیہر کی ضامنی اصغر کی منہی لاش کو حیدر کی ضامنی</p>	<p>کاؤمین بی بیوں کے جوشہ کی صدا گئی دم سینونین سا گئے جان تن میں آگئی</p>
<p>۴۱۶ فرستے پہلے نہان گئے امام جھکی بھی یکے پہلے نہان گئے امام بچا کہ دشمنوں نے کیا رخ سوئے خیم نہرا ہوا قتل کے قصد پر ہوا امام</p>	<p>۴۱۷ بہل سے دیکھیں جلالت کلام مہر جی نہیں جو روایت کلام چھپیں ظلم و جور و ستم پیہر کلام نہرا ہوا قتل کے قصد پر ہوا امام</p>
<p>پہرے کے در کھلے ہیں رہ چارہ بند رائٹون میں شور ہاے حیلنا بند ہے</p>	<p>محشر پہا ہے آل رسالت پناہ ہیں غسل اقلو ار حسین کا ہے رزمگاہ ہیں</p>
<p>۴۱۸ رابعی آئی دنیا بن کے ہزار بار آئی دنیا جہاں کہ اٹھا یاد ز عیبر کو بند مستی ہی نکاہوں سے لڑائی دنیا</p>	<p>۴۱۹ رابعی آئی دنیا بن کے ہزار بار آئی دنیا جہاں کہ اٹھا یاد ز عیبر کو بند مستی ہی نکاہوں سے لڑائی دنیا</p>

<p>۴۱</p> <p>نہیں ہے جب عابد نہیں کو داغ پیرلا موجود دردمست کہ درویش گھر لا غل پر گیا کہ خاک میں زہر کا گھر لا ناگاہ چٹ المون کو حکم ملا</p>	<p>۴۲</p> <p>غرضی پیری دہات ہی کانے کھوللا فرمان لکھا کہ شام میں آزاد گھر پچھلے سے باہر آئے پکارا دہ بیکر سکھڑ چل میں چین کا سامان ہو بیکر</p>
<p>لو ڈو تبرکات عیشے و بتول کو تیسری بنا کے لے چلو آل سول کو</p>	<p>پوچھنا کیسے صبح کو کیا اسے یزید ہے بولا حسین قتل ہوئے اسکی عیسے</p>
<p>۴۳</p> <p>حاکم حکم کے عینونج کیا کیا یاراج چیمبر حرم مصطفیٰ کیا کیا پیسے کی خوراد تو بوسے لدا کیا</p>	<p>۴۴</p> <p>جو کوچہ میں سنا دیون نہ جاوے دی نڈا نوبت علی صلیح کھی جائے جا بجا جاروب کش جی کے کرن راہ کو صفا سنتے ہوں آب اپن میں پھل جا بجا</p>
<p>دولت علی کی گنج نہیں دان کوڑے چلے ہندو بنا کے آل محمد کو لے چلے</p>	<p>لاتا ہے شہ کا سر سکہ دینے کے واسطے ذمی رتبہ جائیں شہ کے لینے کے واسطے</p>
<p>۴۵</p> <p>کلمہ کے منتر کو کو بصد شوق آواز دے سے پر شام کی ہوئے شہنشاہ کی جہاز دے غرضی یہ بھی بی بی بی بی بی بی بی اعت درود و ذوق کی کھینچ کو دے</p>	<p>۴۶</p> <p>سکرت حکم در پٹے خادم لید ادھ آکھا کا زخاؤں سے لایا لید تیار بارگاہ بی بی بی بی بی بی بی تیار آٹھی بی بی بی بی بی بی بی</p>
<p>کل ایسے وقت داخل ہو فوج شام کا سب دیکھ لیں کہ ہے ہی کنبہ امام کا</p>	<p>اہل ستم کے خلوت پر زار چنے گئے اور کشتیوں میں شیشہ و ساغر چنے گئے</p>

<p>۵۸</p> <p>ایک دن جبکہ محل میں بیٹھا تھا کہ ایوان میں دو تین آدمی کھڑے ہوئے میں نے ان کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے میں نے ان کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے</p>	<p>۵۹</p> <p>ایک دن جبکہ محل میں بیٹھا تھا کہ ایوان میں دو تین آدمی کھڑے ہوئے میں نے ان کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے میں نے ان کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے</p>
<p>غل تھا حسین کو گئے دارالسلام میں یہ نوبت اسیری زینب ہے شام میں</p>	<p>دیر ان میں نہ کتبہ پریشان امام کا آباد گھر زید کا اور ملک شام کا</p>
<p>۶۰</p> <p>ایک دن جبکہ محل میں بیٹھا تھا کہ ایوان میں دو تین آدمی کھڑے ہوئے میں نے ان کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے میں نے ان کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے</p>	<p>۶۱</p> <p>ایک دن جبکہ محل میں بیٹھا تھا کہ ایوان میں دو تین آدمی کھڑے ہوئے میں نے ان کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے میں نے ان کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے</p>
<p>یہ ذکر رغبت شہد احق پسند ہو نمبر تو کیا زمین بھی فلک سے بلند ہو</p>	<p>کچھ سمجھی تو چہ شہن کیون خاص عام میں سرنگے زینب آئی ہے بازار شام میں</p>
<p>۶۲</p> <p>ایک دن جبکہ محل میں بیٹھا تھا کہ ایوان میں دو تین آدمی کھڑے ہوئے میں نے ان کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے میں نے ان کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے</p>	<p>۶۳</p> <p>ایک دن جبکہ محل میں بیٹھا تھا کہ ایوان میں دو تین آدمی کھڑے ہوئے میں نے ان کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے میں نے ان کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے</p>
<p>جن دہلیک میں راہ میں مہرانی شاہ کے صبر میں ابن فاطمہ کی بارگاہ کے</p>	<p>کوچہ ہر اک صفائی میں آئینہ دار تھا اور صاف تو یہ ہے کہ دلوں میں غبار تھا</p>

<p>۵۲۵</p> <p>کشتی وطن میں یہ بہرہ جلا جلا ہر شے میں یہ بہرہ جلا جلا بہرہ جلا جلا جلا جلا جلا خود شکست جلا جلا جلا جلا جلا جلا جلا جلا جلا جلا</p>	<p>۵۲۴</p> <p>پونہ میں سوال کیا کیا کیا ذلت کی وقت میں تو گوارا کی لاؤ جادو کی جلا جلا جلا جلا جلا جلا جلا جلا جلا جلا</p>
<p>ہمراہیوں سے بولی کہ حق پر نظر کرو چلتی ہوں سو گواروں میں عریان سر کرو</p>	<p>پھر بولی آہ بھول گئی بے کفن ہو تم دامن کمان سے لاؤ گئے عریان بدن ہو تم</p>
<p>۵۲۶</p> <p>افصلہ یوں چلی ہندوستان پہنچی یہ جہان کے بوجھ کر دران نے پڑے کو لہ جلا جلا جلا جلا جلا جلا جلا جلا</p>	<p>۵۲۷</p> <p>مختصر خط اب میں یہ جان گاہی پڑا ہوا چھٹی پڑا ہوا گر طوفان مار رہی تھی ہندوستان جلا جلا جلا جلا جلا جلا</p>
<p>فضہ قسب آسکے پکاری دو ہائی ہو بی بی کے دیکھنے کے لیے ہند آئی ہو</p>	<p>جب کچھ نہ بنتا تھا تو یہ کہتی تھی کیا کروں آئے قضا تو شکر کا سجدہ ادا کروں</p>
<p>۵۲۸</p> <p>جلائی کو یاد کیے یہ ہے نشان فرد چہین چھپوئے کے میں کمان جلا جلا جلا جلا جلا جلا</p>	<p>۵۲۹</p> <p>جاگا ہند بھی ہوئی دروازے عیان درے قسب بند تھے جلا جلا جلا پہنچن نہیں نہ بی بی جلا جلا جلا جلا جلا جلا جلا جلا</p>
<p>ہے یہ میں کیا کروں مجھے پہچان لیگی ہند شہزادہ کی راجا جو ترس کھا کے دے گی ہند</p>	<p>پر صاف اس کے چہرے یہ انکار ہے شہزادہ ہے دیا کوئی عالی وقار ہے</p>

<p>۴۱ و ان سے بڑی سچائی جاننے کی سلام برہمچاری ہوئی درود کو کرتی ہوئی سلام تھا خلق فاطمہ کا جو زیب پہ اقامت کیکے سے بولی فضا یہ خواہرام</p>	<p>۴۲ و بولی کون پہن پہن نام اور نشان ان کے کہ سیان اترتے زادیان اب کیا ضرور کسی خشت کون بیان تھا ایسے ہی جوں ہی بن نشان</p>
<p>۴۳ رکھتی ہے دوست یہ مرے مظلوم بھائی کو جامیر کے بدلے ہند کی توپشوانی کو</p>	<p>۴۴ بھوکھا نہ کوئی رہتا تھا آنکے زمانے میں اور اب تو خود یہ فاقے سے ہن قید خانہ میں</p>
<p>۴۵ بڑا سٹے خدا کے یہ لینا تو میرا نام خلق کا مقام ہے وہ قسم کا مقام کب پڑھیں گھر میں سیکے کیا کام فضل جو ہے تو ان بھین پچھ</p>	<p>۴۶ چھٹی تھی اپنے وارڈ کے وقت میں یہ ان کا ایک بہن بیٹھے ہوئے نام ہے اب ان کے ہی گھر میں تھی کبھی آبادی تھی اب تو یہ در بدر بن ہوئی کئی تھی</p>
<p>۴۷ یہ ہن دیسل انکا بھلا احترام کیا ہائیسے بکیوں کا ادب کیا سلام کیا</p>	<p>۴۸ یکسان کیا اوج ہمیشہ رہا نہیں آگے امیر انسا نہ تھا اب گدا نہیں</p>
<p>۴۹ جا کر کیا فضا نے تو بولی وہ خیرین فضہ کنیز فاطمہ زہرا تو نہیں ان کے کہانیاں نکروے صاحب نہیں اللہ اس جناب کی لڑائی کریں</p>	<p>۵۰ پہلے جو اس علی ہنس رہا تھا ہیون کے آگے کیا بیان لکھوا رہا تھا جیون کے سامنے طہن نبوہ خود رکھا پہلے ہی سر جھکا لئے آں</p>
<p>۵۱ ہونا کنیز فاطمہ قسمت کے اتھ ہے میرا تو ان لٹی ہوئی رائڈ کا ساتھ ہے</p>	<p>۵۲ زینب و نور شرم سے یوں ہر ہر انگلی آواز استخوان سے لرزنے کی آگلی</p>

<p>۴۴</p> <p>کونہ نہ کہے کہ بڑھکے کہا جس کی لکھو کہ بڑھو با بنیت پودہ بخین نیسوں کیا جانے نہ پتے ہیں کے کنوں سے پھول وہ بولی اپنے فاقہ سے بول مرالوں</p>	<p>۴۳</p> <p>کونہ نہ کہے کہ بڑھکے کہا جس کی لکھو کہ بڑھو با بنیت پودہ بخین نیسوں کیا جانے نہ پتے ہیں کے کنوں سے پھول وہ بولی اپنے فاقہ سے بول مرالوں</p>
<p>بچے تو خیر بوسے بھی مجھ نا تو ان سے پر ان اسیروں نے نہ کہا کچھ زبان سے</p>	<p>بولی تیمنون شرم سے سکے بجاؤ تم مین ہاتھ کھولے دیسی ہون دیوے کھاؤ تم</p>
<p>۴۵</p> <p>کچھ تیمنون میں زور دیکھو میں دھڑ کیا جانے پتوں ہوا یا نہیں ہوا عابد چاکر سے پتوں زور سے کام کیا نہیں لبائیں جو پتے ہیں نفیاب</p>	<p>۴۲</p> <p>موصوفے افکو کو لکھی تو کہ اب سے گاہ کے اور بھی پتے ہیں وہ بولی سب افقوں کھاؤ جو ہیں بچے دیو کی کیسے لاکے شرم</p>
<p>زور تو چاہیے ہے امیرون کے واسطے زنجیر و طوق بس ہے امیرون کے واسطے</p>	<p>تم بھی کھلاؤ کھلو تو کھانا روا نہیں ابا کا بسے ذاتیہ اب تک روا نہیں</p>
<p>۴۶</p> <p>پھر قیدیوں کو کہ یہ بولی وہ بھلا کیوں صاحبزادہ بولے کہ جاؤ میں ادھکار وہ نے پوچھو جان کے حاکم کا دوسرا ارغیہ ہر کے خالق پر اٹھکار</p>	<p>۴۹</p> <p>سہ دس ایسے کہ بابائے کہ تھا نہیں چھوڑ آئے تھے لائے غیب کا وہ بولی بی بی نام نہ اپنے باب کا باز کے کتے کے شہزادی نے کیا</p>
<p>نیت میں بھی نہیں کہ کسی پر جفا کروں مجھ کو خدا نہ بخشے جو تم سے دغا کروں</p>	<p>پہلا جو نام تھا وہ ہے مشام آپ کو اب تو شہسود کہتے ہیں سب سے آپ کو</p>

<p>۵۲۶</p> <p>بیکر تھا کہ بیچ میں بیچیں منشکل گنا کوئی ہوں ضامن میں باؤنا دامن فاطمہ کی رسم کو ہر وہ کہ گیا حاشا جوین بوی کا دن بچہ پیم</p>	<p>۵۲۷</p> <p>حاکم سے بیچ چھا تھا اس نیش تو یہ کیا میں چھین اور زمین بیٹا مصطفیٰ اب ہم مجھے بتا و مفصل یہ سہرا چکے تو اس حسین کی کیا خاندان</p>
<p>۵۲۸</p> <p>مشکیز سا بھکے ساتھ جوائے میں لائی ہوں نذر حسین پانی پلانے کو آئی ہوں</p>	<p>۵۲۹</p> <p>مادر تو اس کی حضرت خیر النساء نہیں بابا تو اس حسین کا مشکل گنا نہیں</p>
<p>۵۲۹</p> <p>کچھ مجھے نہیں آئی ہوں کہ بیچیں کچھ تھا تاکہ راہ میں اولیٰ مرا کر دیا اک مطلب غنیمت سے ہے بابا مطلب چہرین چھو بیگنی ات کہ خورا</p>	<p>۵۳۰</p> <p>کس نے منہ پیچ کی کہے دارت کی خچکا کو کو دیندہ کا تو نہیں ہے یہ بادشاہ کو دھتی ہوں اس کے حال میں بیچیں خورا بچا دل دل کہ صاحب اولاد ہے یہ آہ</p>
<p>۵۳۱</p> <p>میری طعنے لگے آل بنی پر نثار ہو کیون قید یوحسین کے تم دو سدا رہو</p>	<p>۵۳۲</p> <p>بیٹا وہم شبیدہ پیسہ نہیں کوئی زینب تو اس حسین کی خواہر نہیں کوئی</p>
<p>۵۳۲</p> <p>جنم میں حسین سے کیا دارت ہے کیا زہر کو تم بھی جانتے ہو اپنا پیو نہیں کر سکتے ہو تم حقیقت خدا سین کے منہ سے نام کوئی کر لیا</p>	<p>۵۳۳</p> <p>زینب کو کچھ بیچیں نہ بچا ہوا کچھ دونا گیا اسے کچھ نصیب کیا نہیں کے بولی طیش سے وہ بیٹا میں کی کہانی یہ ہے جو تیسے جگ کیا</p>
<p>۵۳۴</p> <p>ادس روز سے سوا مجھے فکر حسین ہے راؤن کو نیندا آتی ہے نے دن کو چین ہے</p>	<p>۵۳۵</p> <p>سید تھا یہ نہ فاطمہ کا نور عین تھا مذہب میں اس کے فوج کے قابل حسین تھا</p>

<p>۵۴۹ ابو جوحین رسول خدا کا لال کہیں وہ اس حسین کا وہ جانا حال ظالم کچھ بکھو اپنے نبی کی آل کا بیکو کھلتے بیوین ہم بیکو بال</p>	<p>۵۵۰ بولی پندارتے زینب کے ارد گرد با قاطبہ درد کے بھی جو گفتگو تہی نہ صاف حضرت جبرائیل کی نیت کے پکاری کرے نہ پتو</p>
<p>۵۵۰ اتو اسیرین قرضی ہاشمی نہیں ہم کون ہیں رسول خدا کے کوئی نہیں</p>	<p>۵۵۱ بچن میں میں نے کی ہر وحدت تول کی خوشبو اسی سے مجھ میں ہر نیت رسول کی</p>
<p>۵۵۱ بی بی کے اتوجا کر پناہ توں کیو نا حق ہمارے دار توں کیو کیو آواز کی کان ہو ہند کے کھٹے نزدیک خاک و دیر کے قد و نیر کیو</p>	<p>۵۵۲ لے ہند کیا کچھ کے کچھ نے کیا زینب کی لڑکیاں کچھ کیو کچھیں بیلا ہوئی اگر نبی کی لڑکی تو ہی بات ہمارے گلہ کو نہ اٹھاتے کچھ دوا</p>
<p>۵۵۲ بولی نشان آل عباس مل گیا مجھے زینب کی گفتگو کا مزا مل گیا مجھے</p>	<p>۵۵۳ دل سے نہیں تو حق خدا کے دکھانے کو کوئی تو آتا نیست ہر کو چھڑانے کو</p>
<p>۵۵۳ جی جانا ہی چوں بی بی کی جانت وہ بولی بس فقیر میرا تاروں کی جلا زینب گریں پڑی توں کیو نہ تھا کچھ زینب جیسے لڑکیوں کی نہ تھا کچھ</p>	<p>۵۵۴ کہوں نہ کہوں گویا پستی ہوئی بات کچھین کچھ زینب کی پستی ہوئی بات سمجھیں کہ یہ سبط جبر کی ہر ذرات چھکے ہیں میں میں زینب کی بات</p>
<p>۵۵۴ کلمہ ہوں نہ زینب عالی وقار ہوں بن نوا میر شام کی تقصیر دار ہوں</p>	<p>۵۵۵ ہوتا یہ حادثہ تو نبی کے گہرا ہمن بی بی وہیں تو ہوئی قیامت زمانین</p>

<p>۵۵ آؤنم گر چڑی ہندوئی ہان گمبھٹھا کے دیکھا جو منہ پر ہوا تکران زینب کے ایک اور کوئی بی بی مستحان اس کا دین پھر ہی تھی ہشتاد روکان</p>	<p>۵۵ لبیک کہے گودین آبا حسین چلائی ہندو سے پیار کے نور حسین زینب کو تو بنی غم جابوئی فتور حسین اسے پیو ادا کر دیجائی کامیاب حسین</p>
<p>۵۶ دیوار پر یہ آکے پکارا سر حسین اے ہندوین حسین ہوں یہ خواہر حسین</p>	<p>۵۶ حق ابن فاطمہ کا ہے سب پر زائے میں ماتم کرو حسین کا اب قید خانے میں</p>
<p>۵۷ میری تین خاک بھر کھنڈہ نہ نہ جا کہنے کے سو گوارو نہ نہ بیچا کام کیا زینب جی بولی شکے یہ انجا بی بی رضا اسے نہ بچا نہ توئی سے کوئی نہ بیضا</p>	<p>۵۷ پھر تین تین بچا کے کیا نہ نہ کرے اور ہے بدی گودین کے کھا سیر چلے ماتم حسین کیا ہے یک چلے ماتم حسین کیا ہے یک</p>
<p>۵۸ عزت تھی میری جن سے وہ تشریف لائے ہیں بھیجا ہماری قدر بڑھانے کو آگے ہیں</p>	<p>۵۸ ماتم کیا حسین کا اس زور شور سے زہرانے ہاتھ چوم لیے آگے گور سے</p>
<p>۵۹ بی بیان کھڑی ہوئیں یہ نظم کو تمام اک ہاتھین حسین بی بیان کو سے تمام غل غار اسلام علیک ہوا الام پہیلی کے ہاتھ بند کی رائے کیا تمام</p>	<p>۵۹ بس سے دیر تھی طبیعت تک ننگہ سر تھی نظم کلمہ آسان تک پہیلی کے ہاتھ بند کی رائے کیا تمام پہیلی کے ہاتھ بند کی رائے کیا تمام</p>
<p>۶۰ سربان جاؤں دیر نہ فرماؤ یا حسین نوٹ دی سمجھ کے گودین آجاؤ یا حسین</p>	<p>۶۰ درجے خدا بلند کرے اس کلام کے ہوں دستخط حسین علیہ السلام کے</p>

<p>رباعی جو دہشتہ میں باہر ہو جاتا ہو وہ ادھر میں لا جواب ہو جاتا ہے جلتا ہے جو شب کو فوجیدہ چلتا وہ صبح کو آفتاب ہو جاتا ہے</p>	<p>رباعی شب میں کمان جاتا ہو وہ شمشیر شام کمان جاتا ہے دو شمشیر کی جانب کو فوجیدہ پیشہ جمع جلتے کو دہان جاتا ہے</p>
--	---

<p>رباعی ماکھڑا کھڑا ہو در حکم آج کے ہو گھر گھر چاندین کھتا ہے ہو آج انکھ کے بعد بند ہو دھڑ</p>	<p>رباعی کھنکھ سے اذان کے دین لیتا ہے پیر نام علی کے نہ لو کب لیتا ہے اعداد محبت دیکھ لے اگر کن حب و لوقا باہر ہو رہا لیتا ہے</p>
---	---

تمام شد

<p>۴۸</p> <p>ہر ایک علم ہے بیگز خانہ ہے کیا سب بین جہنم کو تین افسانہ ہے کیا دل سے تین جلتا ہی ہے یاد ہے کیا نظم کی آبی ہے یہ کاخانہ ہے کیا</p>	<p>۴۷</p> <p>ہر ایک علم ہے بیگز خانہ ہے کیا شاہ شیدا مانتی دیدار ہے کیا صراحت علم مطلع انوار ہے کیا یار رب ہر پردہ بار ہے کیا</p>
<p>کیون شیدہ اٹھانے ہیں علم رنج و الم سے کیا دست علمدار کٹے تیغ ستم سے</p>	<p>دل کس کا شہ دین کیلئے سینہ سپر ہے کس شیر کی شمشیر کے قبضہ میں ظفر ہے</p>
<p>۴۹</p> <p>ایک جہلی بیگز خانہ ہے کیا نغمہ کے لئے مریض افسانہ ہے کیا دل سے صفت جلتا ہے یاد ہے کیا عزیز بن مریض کا خانہ ہے کیا</p>	<p>۵۰</p> <p>عقل بنا جہل ہے تقدیر کی اے حسن کھانہ کی تصویر ہے کیا اے برقع شہر آباد ہے کیا انگلے کے گلزار تو جاگیر ہے کیا</p>
<p>سب جمع علمدار کے ماتم کے لئے ہیں سرکھو کے منبر پر علم نصب کئے ہیں</p>	<p>اے ہر بین نقش ہے تو کے قدم کا اے بال ہما سایہ ہے تو کے علم کا</p>
<p>۵۱</p> <p>ایک درد کی گدا شاہ گدا ہیں کے درویش کی جیب ہے خدا ہیں سب بزرگ جاہ و شہر خدا ہیں نظم میں ترائی ہے گدا بات خدا ہیں</p>	<p>۵۲</p> <p>حیران ہوں تنہا تنہا چشم بزم غم و غم ہے کیا چشم بزم غم و غم ہے کیا چشم بزم غم و غم ہے کیا</p>
<p>انصاف یہ کتا ہے وہ عباس علی ہیں دریا پہ گواہ عطش سبط نبی ہیں</p>	<p>روشن ہیں یہ گرد سفر اس نیاک ہیں مردم تو ہیں کہاں سے وہ چشم قمر ہیں</p>

۵۸
پودانہ شیخ رشخ شمس الدین عباس
وہ نور کا قرآن بین تفسیر بین عباس
ستارہ قدیم باب کی تصویر بین عباس
صدر کی طرح مالک تفسیر بین عباس

۵۹
پیشہ بین اسے زور دیا اللہ لا ہے
چھٹے بین اسے زور دیا اللہ لا ہے
چھٹے بین اسے زور دیا اللہ لا ہے
چھٹے بین اسے زور دیا اللہ لا ہے

یا حضرت عباس زبان سے جو کھل جائے
موتا ہو تو جی جائے جو گرتا ہو سنبھل جائے

گر تھر و غضب بین یہ عسلے کا بسر آئے
ضیغم بھی مقابل ہو تو سنہ کو جسگر آئے

۶۰
بیت پویش جس کی بھر پویش بین عباس
صل عقدہ لال کو بھی کٹر پویش بین عباس
دریہ کا جو طالب ہو تو زور پویش بین عباس
دریہ کا جو طالب ہو تو زور پویش بین عباس

۶۱
گردن سپلائی کرو عالم کٹر بین عباس
گردن سپلائی کرو عالم کٹر بین عباس
گردن سپلائی کرو عالم کٹر بین عباس
گردن سپلائی کرو عالم کٹر بین عباس

یہ ہر سنا ماہ عطا در نجف ہے
یہ در نجف وہ ہے وفا جسکی صفت ہے

سکہ ہے شجاعت کا دل اہل جہان پر
کلمہ کی طرح نام ہے تیغوں کی زبان پر

۶۲
یہ نام و نشان اسد اللہ بین و اللہ
یہ راحت جان اسد اللہ بین و اللہ
یہ سرور دان اسد اللہ بین و اللہ
یہ شیر بیان اسد اللہ بین و اللہ

۶۳
یہ شہر کٹر کٹر کا کٹنا ہے
یہ شہر کٹر کٹر کا کٹنا ہے
یہ شہر کٹر کٹر کا کٹنا ہے
یہ شہر کٹر کٹر کا کٹنا ہے

کفار کے سکے لیے یہ سپر تیغ بلا ہیں
مومن کے لیے یہ سپر تیغ بلا ہیں

شیر و نکاسد اخوت کے دل زیر دہر ہے
یہ شیر وہ ہے شیر خدا جسکا پدر ہے

۱۳
 کجکشا بہ بہت تن بدن کا
 پتیر آبی کا ہے گویا بدن کا
 اذکا جوت اجیہہ طرز سخن کا
 جو دست قوی مثل علی صفت کا

۱۶
 ہر روز نماز سحر پڑھ کے بیٹھتا ہے
 چاہتا ہے رو برو سے شاہ مہم پر
 کہیں کچھ نوح شاہ مہم پر
 جو نہ پڑھتا ہے وہ روزے نہیں پیر

عارض پنج حیدر کی طرح جلوہ مست امین
 جو دیکھ لے انکو وہ کے شیر حرش امین

قلبی لولا کم لولا کم لولا کم
 روحی بقدا کم بقدا کم بقدا کم

۱۴
 گر گل بین زبیل ہے صفہ
 وہ سچ پیر دانہ نیست سیرا چنوبر
 وہ جان بین جیسے بین پیرانہ
 پیر بین دل بین پیرانہ

۱۵
 نہ کوئی ناز انکا کو از نہیں اصلا
 جانا کہ بین سے جو یہ عاشق
 خدام سے بیافزوانے بین آقا
 پیکھو کو کمان ہر اور عاشق را شیدا

یہ روح وہ قالب بین یہ پتلی وہ نظر بین
 وہ ماہ بین یہ مہر وہ منسل در یہ تسر بین

دل سینے میں پتیر کے اس ان نہیں ہے
 قالب اس ہے موجود مگر جان نہیں ہے

۱۵
 کس درخت سے امام درخت
 اکبر بین شہنشاہ جویں دولت
 مطلب بین فیما بین انھیں شاہ کدے
 کہ کامر خدائے انھیں ایشاد ہے

۱۶
 بیگز نے باندہ کو گشتاق ہوا نام
 اسطرح بہتیا نہیں در کس نام
 راہی سے کو نہ ہوئے شاہ دوی لا لام
 حلائی بل وعدہ وفا کی کا جو گنگام

دھر کے برابر ہے انھیں الفت پتیر
 خالق کی عبادت ہے انھیں طاعت پتیر

چھائی ہے اوداسی کی گٹھا اہل وطن پر
 انسوس خزان آگئی زہر کے چین پر

۵۱۹
 برباد کیا چرخ نے نگہزار دین
 نالوج ہوئی رونق بازار دین
 گریان نظر آئے درود یار دین
 نیکو چلا قافلہ الار دین

نوحہ کھایا ہی وقت سفر اک نبی کا
 مرقد بھی چھٹا ہمسے رسول عربی کا

۵۲۰
 کھانا عجیب نصیب میں تیرے چلنے
 دوڑے کی شدت تھی کہ اظہار شد
 آن روز دن چلنا تھا ساقی بھی کر
 آں روز سے تمام غصہ کربھی کر

لو چلتی تھی ایسی کہ چلے جاتے تھے ذرے
 پسند کے ماند نظر آتے تھے ذرے

۵۲۱
 چلتی تھی کہ وہ صدا کی مثال
 نہ بارگاہ کھول نہ کنا تھا بد مثال
 زمین میں ہر آن نہ تھا صفت حال
 زمین میں نہ تھا کس نہر کا تھا حال

اس فصل کی حدت اگر آجائے بیان میں
 چھائے کہیں پڑ جائیں نہ تمام کی زبان میں

۵۲۲
 تھیں کہیں عشاق تھیں کہیں
 لڑے ہوئے کچھ خارج
 ہر جہاں کہ تھی سخت پیار و غصہ
 ہر جہاں کہ تھی بے کشت و پیچا

خوشید صفت روز شد دین کو سفر تھا
 ہر شب کو روان فاطمہ زہرا کا قمر تھا

۵۲۳
 تفصیل ہے حال جو تیرے کین
 کھین سی مضنون کس کی دفتر عالم
 دانہ پڑے جب قلاب میں غرض باجم
 کچھ جیاری نہ تھی غرض باجم

تھے تیز قدم سب طبعی راہ رضا میں
 بس دوسری تاریخ ہوئی کرب بلا میں

۵۲۴
 دریا چویمہ تھے شاہ شہدائے
 آئے مر یک امام دوسرے
 پنج چویشان پارس کی تکلیف کھائے
 کان آگے تھے کسے دل نہ کر پائے

سکتے تھے اس پیاس میں نعمت یہ ملی ہو
 تکلیف دہ جھیلی ہو تو راحت یہ ملی ہو

۵۲۵
کھلتے تھے ترانی کی ہوا اٹھ کر ہوا
میں جی بولنے کے وہاں نے کی تھی چاہ
دین کے وہاں کی گھر دیکھتے تھے راہ

۵۲۶
کھلتے تھے ترانی کی ہوا اٹھ کر ہوا
میں جی بولنے کے وہاں نے کی تھی چاہ
دین کے وہاں کی گھر دیکھتے تھے راہ

۵۲۷
اہتی تھی اہل تیر و تے مشکیزہ چھنے گا
بان مرقد عباسی ار سنے گا

۵۲۸
اس نہر پہل رکھنے کی بھی جانہ لے گی
اترین گی جو فوجین تو زمین یا نہی لے گی

۵۲۹
کھلتے تھے ترانی کی ہوا اٹھ کر ہوا
میں جی بولنے کے وہاں نے کی تھی چاہ
دین کے وہاں کی گھر دیکھتے تھے راہ

۵۳۰
کھلتے تھے ترانی کی ہوا اٹھ کر ہوا
میں جی بولنے کے وہاں نے کی تھی چاہ
دین کے وہاں کی گھر دیکھتے تھے راہ

۵۳۱
میدان سے سبزہ تھے ترانی کی ہوا ہے
خیمہ تو بہت خوب جگہ نصب ہوا ہے

۵۳۲
وہ دہرپ کی حد سے زمین شوالہ نشان ہے
آرام ترانی کے سوا اور کہاں ہے

۵۳۳
کھلتے تھے ترانی کی ہوا اٹھ کر ہوا
میں جی بولنے کے وہاں نے کی تھی چاہ
دین کے وہاں کی گھر دیکھتے تھے راہ

۵۳۴
کھلتے تھے ترانی کی ہوا اٹھ کر ہوا
میں جی بولنے کے وہاں نے کی تھی چاہ
دین کے وہاں کی گھر دیکھتے تھے راہ

۵۳۵
شیریں خیمہ دریا جو کیسا ہے
کنے انہیں یا حکم اترنے کا دیا ہے

۵۳۶
جزیرہ دریا کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں شیر
ہم اترین گے ابجا نہیں رہ سکتے ہیں شیر

<p>۱۲۵ جہاں جہاں جہاں جہاں عیاں جہاں جہاں جہاں لبتا تھا جہاں جہاں جہاں لگا رہے کہ اور جہاں جہاں</p>	<p>۱۲۶ تو کیا جہاں جہاں جہاں سادہ جہاں جہاں جہاں مرقا کی تین تین تین تین دینا بھی معلوم ہوا ہے ظالم</p>
<p>۱۲۷ تہم جاوین بڑہ کر جو ادھر آئیں گے ظالم سر لوٹتا بالائے قدم پائے گا ظالم</p>	<p>۱۲۸ وہ قدرت حق صاف سر دست عیاں ہو یہ تیغ مری منہ میں ترے مثل زبان ہو</p>
<p>۱۲۹ آگے قدم کرے پادشاہ شہزادہ دروازہ بھی تو ہو گا جہنم کو روانہ نگاہ بیکر کے دین تہ سبکدوش بھلا بنا کیا ہے بیکر کے دین تہ سبکدوش بھلا بنا</p>	<p>۱۳۰ لبتا ہے حقار کے بنی کا تمام کلمہ کا بھی باریک بین خالق عالم زمین کے آگے فضل ہیں نین شاہوش انجام زمین کے آگے فضل ہیں نین شاہوش انجام</p>
<p>۱۳۱ شاید تو نہیں جانتا عباس علی کو سیف خدا کہتے ہیں دنیا میں مجھی کو</p>	<p>۱۳۲ جگہ لے بنیاد ہوئی ارض و سما کی نام انکا حقارت کے تو لے شان خدا کی</p>
<p>۱۳۳ کیا ہے زبانی سے کہتے ہیں آگاہ کیا ہے زبانی سے کہتے ہیں آگاہ کیا ہے زبانی سے کہتے ہیں آگاہ کیا ہے زبانی سے کہتے ہیں آگاہ</p>	<p>۱۳۴ کیا ہے زبانی سے کہتے ہیں آگاہ کیا ہے زبانی سے کہتے ہیں آگاہ کیا ہے زبانی سے کہتے ہیں آگاہ کیا ہے زبانی سے کہتے ہیں آگاہ</p>
<p>۱۳۵ بجلی کی طرح گرے یہ سر پر نہیں رکتی سر پر نہیں رکتی یہ سپر پر نہیں رکتی</p>	<p>۱۳۶ ہماں میں مسافر میں چلے جائیں گے پشیم اس نہر کو ہمراہ نہ لیجائیں گے پشیم</p>

۵۴
 سب کو اس کے عشق عالم ہے
 بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
 کس کے کس کے کس کے کس کے کس کے کس کے

۵۵
 تکیا ہے جلا نیر و بیکار و بیکار
 چاہن تو ملاوین و بیکار و بیکار
 بیابان و بیابان و بیابان و بیابان

۵۶
 سب کو اس کے عشق عالم ہے
 بیکار و بیکار و بیکار و بیکار

۵۷
 تکیا ہے جلا نیر و بیکار و بیکار
 چاہن تو ملاوین و بیکار و بیکار

۵۸
 حکم کو اس کے عشق عالم ہے
 بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
 کس کے کس کے کس کے کس کے کس کے کس کے

۵۹
 تکیا ہے جلا نیر و بیکار و بیکار
 چاہن تو ملاوین و بیکار و بیکار
 بیابان و بیابان و بیابان و بیابان

۶۰
 دریا پہ جو فیر و اس کے عشق عالم ہے
 اللہ نے فرزند کو حق مان کا دیا ہے

۶۱
 اس دھوپ کی برداشت نہیں لائیکے بچے
 بے آب تر پیکر ابھی مر جائیں گے بچے

۶۲
 جان و جان و جان و جان و جان و جان
 جن و جن و جن و جن و جن و جن
 اللہ کی سرکار کے عشق عالم ہے

۶۳
 تکیا ہے جلا نیر و بیکار و بیکار
 چاہن تو ملاوین و بیکار و بیکار
 بیابان و بیابان و بیابان و بیابان

۶۴
 منظور اگر ہو خلف شاہ نجف کو
 کو فر اسی صحرا میں بھی چار و شر کو

۶۵
 دریا سے مسافر کو اٹھایا ہے کسی نے
 ہمارا بلا کر بھی سنا پاس ہے کسی نے

<p>۴۳۴</p> <p>یہ اپنے کسی بن نہ لکھنا کا لکھنا عبا کے بن نہ لکھنا کا لکھنا لے والدہ کرتا نہ لکھنا کا لکھنا چھٹی سی کوئی بن نہ لکھنا کا لکھنا</p>	<p>۴۳۳</p> <p>یہ اپنے کسی بن نہ لکھنا کا لکھنا عبا کے بن نہ لکھنا کا لکھنا لے والدہ کرتا نہ لکھنا کا لکھنا چھٹی سی کوئی بن نہ لکھنا کا لکھنا</p>
<p>تاریک ہے اسوقت جہان اپنی نظریں فلوار چلے باپے بیٹھا رہے گھر میں</p>	<p>یہ واقعہ بھی حشر تلک یاد رہے گا دریا کے کنارے یہ لہو آج بے گاہ</p>
<p>۴۳۵</p> <p>آقا ہے خلیفہ کربلا کا بابا ہے کوئی چھپے دریا کا پاپو لگا کر بن گیا ہے پاپو لگا کر بن گیا ہے</p>	<p>۴۳۶</p> <p>نارازان بن بہشت نکلتا ہے باز رہے بن کر غلام و غلام رو بہ بند اسات کا مطلق نہیں کہتا ہے جو بنی غلامین آج ہیں</p>
<p>پانی پہ یہ جھٹکے مسلمانوں کی ہے اس شہر میں خاطر نہیں ہماؤ لگی ہے</p>	<p>انہیں گے بھلا یہ جو اٹھانے پہ لے ہیں گرمی کے ہیں دن شیرازی میں پڑے ہیں</p>
<p>۴۳۷</p> <p>میں نے اپنے بن بہشت میں کیسے بن یہ دیندار بنی ہے ان باتوں میں جو ہم کے لیے تیار غصہ میں نہاد ہیں ان کے</p>	<p>۴۳۸</p> <p>یہ کہنے کو ہے جانب خیرہ جفا کا بان دست نقیبہ کے عباس علیہ حضرت کو خبر دی یہ کسی شخص کے زلف نہاد کے لایا بن فدا کا</p>
<p>یہ قوم بھی اس کے کوئی خیر نہیں ہے پڑھ لکھ گیا اے دیسیوں کی خیر نہیں ہے</p>	<p>اسدم پوش لشکر بنے پیر ہے مولا عباس کے لب زوہشت شیر ہے مولا</p>

۴۹
جیسے بہت جلد آگ لگے ہو
یہ زبان بھی در پہ چلی تین کھلے ہو
خضر کے صدایا یہ علی گڑ کو بھار
سپین نے اسے اچھٹا لکھتے

۵۰
تک بڑا ہے بن اہل حرم کیسے اندر
کچھ تو سیکھ نہ چکے آئی ہو باہر
تلا کر درویشان میں اچان ببادر
غصہ نہ کر وجاہت بجا کے صفدر

سنے جنت کا ہر وقت نہ جنت کا محل ہے
نادان ہے یہ قوم نصیحت کا محل ہے

بھائی وہ کرو کام جو امت کی ضابطہ
پوچھو تو کہاں جیسے دست بسا ہو

۵۱
کہنے کو جنت کی گھٹا پتھر تھی
عاجل فرمایا کہ اسے سب سے چھاتی
بیکے سدا لکھ کے تم نے کچھ لکھی
غیب بیکے تھیں آئی زانی

۵۲
جہاں نے اس حکم سے لے لیا جھکا
جہاں نے یہی کی طیف بات اٹھا
اپنے چہرے کا مقام اسے نظر آیا
صحت میں وہ مھلے قیامت

مظاہر ہیں یہ اہل ستم اسے نہ الجھو
لو آگ سے سر کی قسم اسے نہ الجھو

شہر وہ زمین دیکھ کے افلاک کو دیکھا
خیمہ کو اور آل شہر لولاک کو دیکھا

۵۳
گرم زمین دیکھ کر اسے رو ادا
خیمہ کو دیکھ کر اسے نہ بھارا
نہت میں لو پائی ہیں اسے نہ بھارا
گرم زمین دیکھ کر اسے نہ بھارا

۵۴
دہ دہاں سپاہ لودہ طیش میں سر
دو جا لکھ کر میں یہ پوچھو نہ بھارا
دو جا لکھ کر میں یہ پوچھو نہ بھارا
دو جا لکھ کر میں یہ پوچھو نہ بھارا

جس بات میں ہو جنت نہ ہم سہ سے کہنے
گیا کئی خوشی ہے آپ کے ابھی رہنے

اٹھتے تھے تو عشق کہا کے دہن گرتے تھے
باتوں میں کٹا روٹو لے پھرتے تھے

۵۵
 ہر گز نہ رہا ہر گز نہ رہا
 سادات غیب کی شہرت کی شہرت
 تھی پارس کی شہرت کی شہرت
 نہ تھی پارس کی شہرت کی شہرت

۵۶
 وہ شب تھی شب تھی شب تھی
 اب بھی تو اسی شب تھی شب تھی
 ایک ایک شب تھی شب تھی
 ایک ایک شب تھی شب تھی

پیدا تھی پیش ہر گز نہ رہا
 چلتی تھی زمین آگ برستی تھی فلک سے

زرا تو یہ سراپنا کوئی نہوڑا
 بچے کو کوئی سینہ سے لپٹائے ہوئے تھی

۵۷
 نے سچ کو آرام خانہ کو راحت
 مئی غیب قس ہوئی اور مصیبت
 نسان وہ میدان وہاں غلبت
 وہ رونا مارا دیکھا وہ آواز دیتا

۵۸
 عباس کی طرف سے غیب کی ذات
 دیکھو تو کہ بار کیس میں غیب کی ذات
 سمجھو وہاں نہیں علی کے نہیں غیب کی ذات
 چھوٹے بارین بن شامی ملاقات

جب خوف سے سو جاتے تھے روتے ہوئے بچے
 پھر پارس سے چونک اٹھتے تھے سوتے ہوئے بچے

سے چند نفسا در یہ زنت کوئی دم کی
 عباس کی ہو نہ حفاظت میں حرم کی

۵۹
 کہنے لگے رفیق غیب کی شہرت
 پونف کی شہرت کی شہرت
 طلعت کی شہرت کی شہرت
 طلعت کی شہرت کی شہرت

۶۰
 عباس نے کی غیب کی شہرت
 حضرت کا جو چہرہ کی شہرت
 غیب کی حفاظت میں حرم کی شہرت
 غیب کی حفاظت میں حرم کی شہرت

بے نور تھی شب غم میں غم جن دلاکے
 کہنے نہ ہو سراغ تھا سینے پہ فلک کے

اس خیمہ کے دربان ہن ماہ عرش ملاکے
 کیا رہا تب ملا بند کیو قربان حنہ ملاکے

<p>۵۶۱ کلیف زین اور کینہ بجاہ کافی ہون میں ہی آپے اقبال پنا کیا نہ جو بد ہر سچ بھی کرے شک لہ مخبر کے کہ میں نے تو تیرے ہون</p>	<p>۵۶۲ جس خیمے کے جو گرد قلعہ ارپس رہے اوس خیمے کے ساکن سر بازار اہس رہے</p>
<p>۵۶۲ کلیف زین اور کینہ بجاہ کافی ہون میں ہی آپے اقبال پنا کیا نہ جو بد ہر سچ بھی کرے شک لہ مخبر کے کہ میں نے تو تیرے ہون</p>	<p>۵۶۳ تاج رفاقت سے نہ منہ موڑیو پیارو عباس کو تنہا نہ کہیں چھوڑیو پیارو</p>
<p>۵۶۳ جس خیمے کے جو گرد قلعہ ارپس رہے اوس خیمے کے ساکن سر بازار اہس رہے</p>	<p>۵۶۴ جس خیمے کے جو گرد قلعہ ارپس رہے اوس خیمے کے ساکن سر بازار اہس رہے</p>
<p>۵۶۴ جس خیمے کے جو گرد قلعہ ارپس رہے اوس خیمے کے ساکن سر بازار اہس رہے</p>	<p>۵۶۵ جس خیمے کے جو گرد قلعہ ارپس رہے اوس خیمے کے ساکن سر بازار اہس رہے</p>

<p>۵۶۰</p> <p>فرمانے تو کیونکہ جادو سے بناؤں راہ علی اکبر کے حسن خاں شاہان میری ہو جو تیرے تو از بندین کہیں ملاؤں پچھپچھپ ہوں دل پہ پہلے سے لگاؤں</p>	<p>۵۶۱</p> <p>وہ روئے فلک کا تھقی تھقی لٹ لٹا شرف کی طرح تیرے غم کا وہ البنا آہوں کی طرح ہار شاعری کا نکلتا وہاں کے قہرین سرور اود بنگا چلتا</p>
<p>۵۶۲</p> <p>چلائی نضا پھر یہ فلق کس کس کے گی کل راستے لاش اسکی اندھیرے میں لاسکی</p>	<p>۵۶۳</p> <p>سداوت نیر غم تھا بہان پنج اکھ وان چرخہ چیمہ ہر کا جھکا اور غل ہوتا کوئی بن فوج نغم ناغش کی شاد فغان ابل حرم کا</p>
<p>۵۶۴</p> <p>سر کھولے ہوئے صبح شہادت ہوئی ظاہر شب حشر کی گذری تو قیامت ہوئی ظاہر</p>	<p>۵۶۵</p> <p>بسل کی طرح اٹھتی تھیں اور گرتی تھیں زنجیر بیٹے لیے گردشہ دین پھر فی تھیں زنجیر</p>
<p>۵۶۶</p> <p>خود چاہے پہاڑ جو پہاڑ ہوں منظر وہ بر آشوب پریشان ہوں کے غم</p>	<p>۵۶۷</p> <p>جنگاہ میں شاہ شہداجاتے ہیں لوگو ان باتوں سے دوسراں مجھے آتے ہیں لوگو</p>

۵۴۲
 ہجرت تھی پیرا اس کی شہرت کو
 پھر پورا تھی تو حضرت کو دیکھو
 یقیناً آرون فلاہم کو
 یحییٰ بن یحییٰ کو

۵۴۶
 یحییٰ بن یحییٰ کو
 یحییٰ بن یحییٰ کو
 یحییٰ بن یحییٰ کو

آخر تھیں اب سوگ نشین ہونا ہر زینب
 ہا عصر بہتر کے لئے زونا ہے زینب

صدقے ہوئے قدو نہ امام دوسرا کے
 میدانے آنے لگے لاشے تھرا کے

۵۴۷
 زینب بی مرضی ہو خالہ کی
 ہر نسل میں عورت بیان لاشے کی
 تیرے چہرے میں تیرے گھر کی
 زینب کی زینب کی

۵۴۸
 وقت نہ ملی روئی تھی زینب کی
 تالچ کیا زینب کی
 زینب کی زینب کی

خوش ہو کے ہر اکہیج اٹھا لچو زینب
 آمر زلامت کی دعا کیجو زینب

نہے کما کون اب مرا غمزا ہی باقی
 تقدیر پکاری کہ عدا رہے باقی

۵۴۹
 جن کو نکاح کا کوئی نہ ہو کہ کمان ہیں
 فضل تھیں جیسے پیوہ کمان ہیں
 جیسے کمان ہیں جیسے پیوہ کمان ہیں

۵۵۰
 عباس بن عباس کو
 عباس بن عباس کو
 عباس بن عباس کو

کوئی نہ رہا ہے نہ ہیگا یہ سرا ہے
 جز خالق کو زمین جز وکل کو فنا ہے

پانی کے لئے آبیے کو شیش ذرا کو
 کیلو نگاہیں کر کے کہ سیکہ نہ قضا کو

۵۱۵
 کوئی نہ ملے کہ سب غریب سے ملاؤ
 صدقہ نہ دے کہ سب سپاہی بھاؤ
 سر نہ تباہی نہ کہ غریبوں کو ملاؤ

۵۱۴
 غازی نے جو پرداد و دولت کا اٹھایا
 دروازے پر رہا و ایک ناکہ کو پایا
 اہل دروازے کے بھرے کی کیا قیاس کیا
 آگ لگ گئی بین یا لند کا لہو جوش کیا

یہ سنے اچھی گود سے غمو کو دعا دی
 سوکھی ہوئی مشک و نمین سے اک مشک ٹھادی

نصرت کے کھا فح و ظفر سامنے آئے
 اقبال سے کہہ دو کہ عنان بھانے آئے

۵۱۶
 جہاں گنگا کے نشان نشہ والا
 پرچم کی جگہ باندہ دیانت کا تھا
 فیض پر سے کہیں نہ بھائی کا دیکھا
 فرمایا کہ اے جان بواور مر شیدا

۵۱۷
 گھوڑے پر چڑھا اٹھتا دل حسد و دل
 قیام آئے سطلوت و شکوت پر چڑھ گیا
 غور و خیر و بدیدہ بد و عجب و عجب
 عطف و کرم و خلق و دفا صبر و تحمل

مجبور ہوں دنیا سے گزرتی ہے سیکینہ
 پانی کی کر و شکر کہ مرتی ہے سیکینہ

پر وہانہ صفت شمع رخ پاک کی کو میں
 حاضر ہوئے آ آ کے نقیبا نہ جلو میں

۵۱۸
 جہاں نے پانی جو فضا نشہ ابرار
 نغمے زد ہوئے آئے شمع و شمع ابرار
 اور دین و دنیا کی کھانے کے شمع و شمع ابرار
 شمع و شمع ابرار

۵۱۹
 انداز جو بھوار کا دیکھا دم زرقار
 سب شمع بھولا فلک شمع و شمع ابرار
 ریت کا جو بھولا فلک شمع و شمع ابرار
 اک شمع بھولا فلک شمع و شمع ابرار

سر اپنا کئے خم ادب شاہ امم سے
 رخصت ہوا جدر کا خلف اہل حرم سے

دہشت کے سبب درہم و بزم ہوئے اعدا
 جانوں پہ نہی شکل غم و ہم ہوئے اعدا

۱۰۱
جسکی سوز و غم کے چہرے میں
پیدا ہوئے اور اس نور سے خالق نے کیا جو
تاریوں نے بھی اک جلوہ ہمارا ہی کیا ہے
اور اس نور کا کچھ چھوڑا نہیں حق نے کیا ہے

۱۰۲
ہمیں فنا میں صبر آئے اور ہمارے
انسان کو کیا جنگ جس جن ثابت لائے
روایت ہے خیر اگر تم کچھ ملانے
صفین میں کیا کیا نہیں جنگ لائے

۱۰۳
خوشبو کے بہشت آتی ہے پسینے سے ہمارے
و نیامین بنے پھول پسینے سے ہمارے

۱۰۴
یا خیر خدا کہے جو دریا پہ جھکیں گے
رک جائیگا پانی بھی مگر ہم نہ دیکھیں گے

۱۰۵
برسیا کو طوفانی
مردہ میں کفر و عن پرستی
نہیں کی رہائی ہم نے کبھی
اسے کچھ غیب کی کبھی ہم نے غیبی
آفاق کو روزی بخدا نام و جوری

۱۰۶
خدا کا پس اسے کھلا آؤ تو جانیں
لوٹنے کے سب سے پہلے جاؤ تو جانیں
اپنی اگر اس شکست میں بھلاؤ تو جانیں
چھوڑ کر سنا پاؤ وہ کھلاؤ تو جانیں

۱۰۷
پیدا فلک ہفت طبق کس کے لئے ہیں
بہر تیل سے کامل کو سبق کس نے دئے ہیں

۱۰۸
شکر میں ہمارے بھی زبردست بڑے ہیں
کیا فاتح خمیر سے نہیں لوگ لڑے ہیں

۱۰۹
ہم نے اپنے تین سو ارکان نہیں کئے
تاہی تین کفار ہم سر نہیں کئے
خبر دست لگا اور دین زہر نہیں کئے
جہان ہم حق پہ ہے بنجر نہیں کئے

۱۱۰
کھائے علی دار نے تو سن کر گایا
زمین نے ٹھکانے نصف زمین کو گایا
سننے سے ہر اک عالم زمین کو گایا
زمین میں زمین اور زمین کو گایا

۱۱۱
نے تخت نہ دولت نہ ولایت کی ہو سستی
ہم شاہ ولایت کے خلف ہیں یہی بس

۱۱۲
میدان میں پریشان تھے پرے شکر کین کے
ادھ ادھ کے سر سے بٹھتے تھے رنگی زمین کے

<p>۹۰۴ پھر بیان تو عجیب تھا کہ ہمیں نعل تھا وہ سب کے نعل کی بوزائے ہمیں لہجے کے لئے جان صف جنگ ہمیں پھر پورا دل کے پڑی لڑائی ہمیں</p>	<p>۹۱۲ کھنفت بر چڑھا لائی گھاٹین مینڈا گل کا برسا دیا میدان و غاٹین جو ہر تھے قیاس کے اس عجائباتین کھلا کے کھلائے تھے بریں بیون</p>
<p>۹۰۵ بڑھ بڑھ کے صدا ہونے دی فوج ستم کو اب خیر نہیں آؤ مرے ساتھ عدم کو</p>	<p>۹۱۳ تلوار کے شلوٹے جلے جانے تھے ناری جل جلکے سوے نار چلے جاتے تھے ناری</p>
<p>۹۰۶ اس شیخ نے لئے لیا نائیند کو ساتھ لے گیا جگر کے کبوتر دیر چلائے نینت یحییٰ کے شیشیر انیسویں ہوا دیر ہوا دیر</p>	<p>۹۱۴ منقر پھوکی تو پھر سے جنگ آئی نینت یحییٰ کو دوی ہو کر سے جنگ آئی گر کہ کھڑے نہ تھے سے جنگ آئی میا پی کے ابو کا جگہ سے جنگ آئی</p>
<p>۹۰۷ یہ کشتی تھی بھولیگی نہ بیدار تھناری چلاؤ مین سنتی نہیں فریاد تھناری</p>	<p>۹۱۵ لاشوں سے یہ میدان دعا پاک تھری راکب پہ گری زمین فرک کے ٹھہری</p>
<p>۹۰۸ یہ دین اٹھا آتے تیغ سے طوفان اک خون کا دریا ہوا وہ قاتل کا میدان منجے گلے نصرتن نواج بد بیان اگر تھے قتل بھی طرح بان بوجی</p>	<p>۹۱۶ ہار بنی چال نیا پھونسا دھنگ اسوار کو پیدل کیا پیدل کے جوتنگ لاشوں کی یہ کشت تھی کہ غارت تھنگ منجے گلے نصرتن نواج بد بیان</p>
<p>۹۰۹ یہ بارش آب دم شمشیر تھی زمین ڈوبے ہوئے سب زمین بے پیر تھے زمین</p>	<p>۹۱۷ میدان میں سالم صف دشمن کو چھوڑا بے چاک کے دشت کے دامن کو نہ چھوڑا</p>

۱۱۵
 گر اس چہ پہ پہن تھی گئے غنیمت تو
 اعلیٰ کے تھے مین پہ پہن تھی گئے غنیمت تو
 نہ پہن تھی گئے غنیمت تو
 نہ پہن تھی گئے غنیمت تو

۱۱۵
 پہن تھی گئے غنیمت تو
 پہن تھی گئے غنیمت تو
 پہن تھی گئے غنیمت تو
 پہن تھی گئے غنیمت تو

ہر بہت رودان دشت مین بھی سیل لہو کی
 بچھتی تھی مگر پیاس نہ اوس عہدہ جو کی

دریا پہ بھی گاہ سیا بان مین چکی
 جا کر بھی نیر و نکے نیستان مین چکی

۱۱۶
 پہن تھی گئے غنیمت تو
 پہن تھی گئے غنیمت تو
 پہن تھی گئے غنیمت تو
 پہن تھی گئے غنیمت تو

۱۱۶
 پہن تھی گئے غنیمت تو
 پہن تھی گئے غنیمت تو
 پہن تھی گئے غنیمت تو
 پہن تھی گئے غنیمت تو

دہشت سے فراموش سب انداز ہوئے تھے
 خود گوشے مین بہان قدر انداز ہوئے تھے

پانی کے عوض خون کی اک نہر رودان تھی
 ظاہر مین بہا راوردہ باطن مین خزان تھی

۱۱۷
 پہن تھی گئے غنیمت تو
 پہن تھی گئے غنیمت تو
 پہن تھی گئے غنیمت تو
 پہن تھی گئے غنیمت تو

۱۱۷
 پہن تھی گئے غنیمت تو
 پہن تھی گئے غنیمت تو
 پہن تھی گئے غنیمت تو
 پہن تھی گئے غنیمت تو

میدان مین عدد خاک مذلت پہ پڑے تھے
 سر تن پہ نہ تھے رونگٹے ہر تن پہ کھڑے تھے

ناری تھے سبک اس سے کہ سرود رختان سے
 سرود رختان سے کہ قدم اٹھتے تھے دن سے

۱۲۱
 سب جاتی ہوئی تھی
 آئی جبرک سب جاتی ہوئی تھی
 سب کو لایا پڑا تھی ہوئی تھی
 اعدا کو وہ ہار تھی ہوئی تھی
 چھوڑ کے چھوڑ گئی تھی

۱۲۲
 کھنکھنے تنگ ناز سے بیخ علیل
 چیل بل ہو چلا دوا ہو طلسمات کے بلوار
 سبھین اگر کر تیبان اسکے کردار
 کہہ چھوڑی تیرے ہی سے یہ قتلوار

۱۲۳
 تھیں برچھیوں کی شمعیں جو روشن ہو چھوڑا دیں
 دیوار میں صفوں کی جو کھڑی تھیں وہ گرا دیں

۱۲۴
 بھاگین کہ تھیں بات کوئی بن نہیں آتی
 یوں مرگ مفاجات بھی فوراً نہیں آتی

۱۲۵
 مغلوں کے چھوڑ گئی گدین درانی
 گردن سے تیری سینہ میں آئی
 سب کو کیا چاک تو جو شش میں درانی
 چھوڑ گئی وہ دوسری میں آئی

۱۲۶
 گردن کا بول دیا
 ٹھٹھ سے پاپی کے بول دیا
 بھوکے بول دیا
 بھوکے بول دیا

۱۲۷
 توں سے جو اتری تو نہ پھر نہیں کہیں تھی
 نہیں نہ کہیں تھی تو سرگاز میں تھی

۱۲۸
 خون جس فوج چھڑا نا تھا بدن سے
 دریا پہ نہانے کو یہ تیغ آئی تھی رن سے

۱۲۹
 اس بارہ الماس آہن کو کیا دو
 چار آئینہ و کتبہ جو کون کو کیا دو
 خود دمس و نیانی گردن کو کیا دو
 کران میں اسوار کو توں کو کیا دو

۱۳۰
 ہشتی کیا بایک
 دریا کے کنارے دریا کے کنارے کیا
 ناری ہوئے دریا کے کنارے کیا
 اعدائے تباہی کو عباس کیا

۱۳۱
 فوج ستم ارا کے رسالو کو نہ چھوڑا
 کاٹے جو عسکر چھیوں والو کو نہ چھوڑا

۱۳۲
 دعوا تھا تھیں یہ کہ نہیں تھے ہن پانی
 ہم بات یہ آئے ہن تو یوں لیتے ہن پانی

<p>۱۲۱ بانی مین جو اور اعلیٰ ساتی کوئی قدوس چاہوں چلین بھین دیکھنے کا رتبہ کوئی نہیں یہ قطرہ سے ہے چلین</p>	<p>۱۲۰ تم کہتے تھے کہ دریا پہنچاؤ زہی میری کہ تم شوق سے آؤ خود بانی پھوڑا بھی اس پلاؤ جو نہ کہے کا تھا وہ کیا خوف نہ کہاؤ</p>
<p>۱۲۲ سب مردم انی بھی برابر کل آئے ہا تو نہ لئے پانی کے ساغر کل آئے</p>	<p>۱۲۱ سمجھو تو کہ اس نہر کو کیا ایک کرین گے بابائے خبر دی ہے کہ ہم پیاسے پرین گے</p>
<p>۱۲۳ قلیجہ جالاکے یہ باہم تھے گویا فنا ہوئے خدا دیہار سے ہو جیسا دور روز سے شہزادہ کوئین جیسا یہ ساغر بزرگین لئے جاتے آقا</p>	<p>۱۲۰ جو کہتے ہیں وہ کہتے تھے بانی غاری مگر بھی صدف کو جلاتے ہیں غاری کا ذب جو نہ مانے تو ستر تھے بانی غاری کرکات پگھلا بارشاد تھے بانی غاری</p>
<p>۱۲۴ شہزادہ نہ حیدر سے ہیں کیجئے مولا پانی تو یہ موجود ہے پی لیجئے مولا</p>	<p>۱۲۱ کس طرح خلل رتبہ سادات میں آنا سر جاتا ہے پر فرق نہیں بات میں آنا</p>
<p>۱۲۵ کہنے کا دریا سے وہ تھکن بھلاؤ لئے آئے ان تو تو ہی نصیب غفار یہ بے عباد اور پیاسا ہے شہزاد یہ پیاسے غش ہو جاتے ہیں ہزار</p>	<p>۱۲۰ وہ درخشاں کہے یہ دریا میں دریا نہ ریا نذرانہ لئے آبرو دانی گھر ریا تکب جو اور اس پر بادل نظر آیا بہت بڑی کہ کوئین کے ہر آن کو ریا</p>
<p>۱۲۶ وہ روز سے پانی نہیں آقا کو ملا ہے میں پیاسا ہوں اپنی بھلاؤں پر دلا ہے</p>	<p>۱۲۱ اس جہر سے کہے پر تو کا جہا بومین گذر تھا وہ برج تھے آبی تو یہ حیدر کا قہر تھا</p>

۱۳۳
 ایک کلبہ کیانی سے شکستہ کو کہہ دینا
 کا نہ ہے پر کھا اور کیا کھو گیا نہیں
 رہی ہو کشتی کی طرح نہ کہ گناہ گار
 پان مہج سے کہنے لگا

۱۳۴
 ناگاہ قریب آئی ہستی کی سواری
 اس نور کے چکر دو انا کی سواری
 یہ بات کہنے پر کسی جیسے سواری
 خوشنودین خیر بندہ سے بجا رہی

وہ نہر سے غصہ میں چلے آئے ہیں عباس
 دودب مرد پانی لئے جاتے ہیں عباس

خاطر جو سکینہ کی اٹھین مد نظر تھی
 منہ پر تھی سپر شکہ پہ پتلی کی سپر تھی

۱۳۵
 اس شکستے سے جانے کی بجائے نہیں چرچا
 فلاں کی جگہ گناہ جانی کو نہ روکا
 دولا لکھنے ان جعفر نانی کو نہ روکا
 کھانا پائے کا نہ روکا اور تھا اسلا

۱۳۶
 طرہ پاتا تالوار کا تھی بڑی جگہ
 ناگاہ لگا آکھ میں اک تیر چاکار
 فرمایا مری آکھ دیا سے نہ ابرا
 عین خوشی بندگی جو مرضی تھا

سنتے ہو جو کچھ غلغلہ سیف خدا ہے
 مرجاؤ چھری مار کے تم خود تو بجا ہے

پر فرق جو اوس آنکھ کی بینائی میں دیکھا
 خیمہ کی طشتہ یاس سے تنہائی میں دیکھا

۱۳۷
 سامنے بلو کے سالون سیالے
 چکر چکر چکر چکر چکر چکر چکر
 چکر چکر چکر چکر چکر چکر چکر
 چکر چکر چکر چکر چکر چکر چکر

۱۳۸
 ہوا کے غلغلہ سے چلائے وہ چکر
 رواج تھی آنکھ میں سے کی گناہ
 بینائی سے مندر رہا باور نہ پیر
 صلیح نے باز نہ پیر پیر پیر

تلواروں سے نیزوں سے اسے جلد گرا دو
 پانی کی طرح خون علم دار بہا دو

خیمہ کی طروت باگ اٹھائی نہیں جاتی
 اب شکا سکینہ بھی بچساؤ نہیں جاتی

<p>۱۳۶ اس نور سے تیار ہو کر جلاوڑ بیاض خنجر سے کیا اسے بیدار جہنم کے گئے اور کہا ہے بیدار میرزا مراد میرزا</p>	<p>۱۳۷ اس نور سے تیار ہو کر جلاوڑ بیاض خنجر سے کیا اسے بیدار جہنم کے گئے اور کہا ہے بیدار میرزا مراد میرزا</p>
<p>۱۳۸ سو نیا تھا تھیں بازو کے شاہ شہدا کو حضرت ہی اور بونگی سلامت میں چچا کو</p>	<p>۱۳۹ باقی فقط اک بھائی تھا افتاد و دین بو گھیر لیا اسکو بھی جلاوڑ نے نہیں</p>
<p>۱۴۰ بیچین کے تمام سے باقی تھا بیچین کے تمام سے باقی تھا</p>	<p>۱۴۱ بیچین کے تمام سے باقی تھا بیچین کے تمام سے باقی تھا</p>
<p>۱۴۲ سب نام کا شکر مرے غم سے پھر اسے سقام از غم میں لیسو کے گھر اسے</p>	<p>۱۴۳ تیر دیر دینے دھجے کے جلاوڑ عباسی کو اللہ برادر سے ملاوڑ</p>
<p>۱۴۴ بیچین کے تمام سے باقی تھا بیچین کے تمام سے باقی تھا</p>	<p>۱۴۵ بیچین کے تمام سے باقی تھا بیچین کے تمام سے باقی تھا</p>
<p>۱۴۶ گر پڑنے سے چادر کے مے جی پہ بنی ہے سنتی ہوں سہاگن کے لئے بر شگنی ہے</p>	<p>۱۴۷ تشر مندہ چچی سے نہ جھجکیو یارب اس پیار سے سقے کو ظفر دیکھو یارب</p>

<p>۱۴۸</p> <p>کچھ سینوں نے دھوم مچائی شہان کو چپکے یہ ہی بھیجے گئے منگنے کا بیٹہ جی یہ کھینچ لے آئی ابا مر سے تھے کوٹھڑی دہائی</p>	<p>۱۴۷</p> <p>جلدی راجہ ہار کے نیلے اڑائی بولی تو سلامت سے بابا کی کمانی دربارے بھری شاہ کے آئے تین چھائی گھلے سچے عین سر جو جاوے کر آئی</p>
<p>۱۴۹</p> <p>ہے یہ ضیافت نئی شکر شری فاقہ تو نہ توڑو ایا کر توڑی پدر کی</p>	<p>عباس کو میٹے کا خدا بیاہ دکھائے سرنگے نہ تھکوا اللہ دکھائے</p>
<p>۱۵۰</p> <p>جہ سے اس پائے پر ارجم نہ آیا دربارے ابویا سونے سے کا بجا خضر کے عطا کر دو چوڑنگ بنایا بشی میں مقع شہر دانکا ملایا</p>	<p>۱۴۹</p> <p>شہزادہ کے جانگلی بھڑوہ دیکھ کر جھپٹی رہی چھائے سے کینچن آتش بھرسے در آگرتی حالت ہوئی غیر جلدی سے اڑا بانی بھڑوہ اہر پیر</p>
<p>۱۵۱</p> <p>سقے کو نہ اک پانی کا قطرہ دیا ہے ٹھنڈا علم شاہ شہدان کیا ہے</p>	<p>۱۵۰</p> <p>اڈھسی نہ روا اس نے گرمی روکے زمین پر پھر چوڑیاں ٹھنڈی کین ملی خاک جین پر</p>
<p>۱۵۲</p> <p>نیلے سینے کو لیا کو دین بڑا طمان سر پہ پہنچا خلف ساقی کوڑ بون آبا نظر لائے عباس لاوڑ ہین اٹھاپے پہلو دین نوڑا بڑ</p>	<p>۱۵۱</p> <p>جلانی کا ملائے دراب کو چار لو بے بے غل ہوا دریائے کنار پن لٹ گئی وارث کے منیا سے سہار نخن ہوئے کر کے جو بہ حضرت کو چار</p>
<p>۱۵۳</p> <p>پانی تو نہیں خون سے شکیزہ بھرا ہے سقائی کا ٹفا ہے جو سید نہ بدھرا ہے</p>	<p>۱۵۲</p> <p>اب خاک اڑرائی ہوئی جاوے تو بچا ہے سایہ مرے والی کامرے سے اٹھا ہے</p>

۱۵۱
جانی کہا اور بھائی کے لئے چٹنے والا
پوڑے کے لئے پوڑے جن پیارے چپا
دور کے کہا آگے تو کھو دو سرے پندرا
کچھ تین کروڑ کے

۱۵۲
خیر نے ہوا کھسے جاتی کی کیا
پیشہ پیشہ پست ملا ناوک نکال
باسور اول تو جگر پو کیا صبح
بادور کے کھسے کے بیڑ نہ دلاں

ہے یہ مرے سامنے کیا ہوتا ہو بھائی
تم مرے ہوشیہ کھین رو تا ہے بھائی

یہ رنج بھی تھا دیکھنا اس رنج و بلا میں
تیر آنکھ میں ہے آنکھ پیکان جفا میں

۱۵۳
شفاق ہون آواز کا آواز ناؤ
عباس حسین اب جو دن تو اٹھاؤ
یتاب ہون سیکہ مرے سینہ ملاؤ
سکایا کچھ کچھ کو نہ بھالوں بیٹاؤ

۱۵۴
پتے پتے چنے کی حالت تو طوری
نن کا نیا پلین انگلیاں بھٹی بھٹی ری
اشک آنکھ سے اور دھن کو بھاتی باری
سرسوں جو دھن کو بھاتی باری

بیشل برس تم مری گود میں پلے ہو
یان کس کے سہارے پہن چھوڑ چلے ہو

جھپکی نہ پاک بھی کہ قضا کر گئے عباس
آنکھیں سوئے مولارہن اور مر گئے عباس

۱۵۵
غازی نے رکھا پوچھنے کے لئے
کی غرض غلام اس وقت صدے پوہوا
اس درویش زخمی زخمی کے کیمبر
آپ نے شفا پائی یہ خادم ہوا اچھا

۱۵۶
نکھ پکھ کے نشے کے آخر ہے جاتی
کدیں میں خنجر کے مسافر ہے جاتی
نہ سے نہ فادار نصیب ہے جاتی
تلاوار دن سکا کڑے میرے پیار ہے جاتی

پر آنکھ نہ کمانے سے میں گھبراتا ہوں آقا
مخروم زباں سے رہا جاتا ہوں آقا

اس رنج سے کس طرح بھلا دل کو کل آئے
تم میرے لیے ہنس رہا ہے نکل آئے

۱۵۸
جہاں میں سے سرے آنکھیں کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد

۱۵۹
جہاں میں سے سرے آنکھیں کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد

ان باتوں کے دل میں مرے ماسور رہیں گے
تا حشر یہ پیارا آپ کے مذکور رہیں گے

آنکھوں میں جہاں اب مری اندھیر ہو اہی
خیر سے آفت میں جدا خیر ہوا ہے

۱۶۰
جہاں میں سے سرے آنکھیں کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد

۱۶۱
جہاں میں سے سرے آنکھیں کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد

ایذا سے چھٹے جات کو تر گئے بھائی
تم تھے گئے دنیا سے تو ہم مر گئے بھائی

تم نوح غریبان ہو ہر اک دکھ کی ودا ہو
روضہ پہ بلا لو مجھے عجائز منسا ہو

۱۶۲
جہاں میں سے سرے آنکھیں کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد

۱۶۳
جہاں میں سے سرے آنکھیں کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد
بہترین سے اٹھانے کو کھولیں یاد

کیا کیا نہ ستم میرے لئے سہ گئے بھائی
تم مر گئے اور روئیں کو ہم رہ گئے بھائی

۴۱
 جب کہ کیا سوئے واپس نہ
 گر دین پرستار و نیکو گویاں
 آغاز کیا آریہ و شمس
 یونہی کے کیا فاطمہ شمس

۴۲
 صبح سفیدی از غایتی ہو گویا
 بنیادین نظر آریہ ہرست سیاہی
 اب آریہ اور اسند و سب اب آریہ
 سہیلی کی مری ہوئی میں بنیابی

پوشیدہ ہوا دے قمر جہر خ برین میں
 جھپ جائیگا اب چاند ہمارا بھی زمین میں

اب تیغ ہے اور حلق شہ جن دہشہ ہے
 اب داغ ہے پیر کا اور میرا جگر ہے

۴۳
 کتاب زہر صحنی پر آئیگا دوبار
 چھپکے نہ بھی نکلے گا ہر جا دوبار
 بھڑکے گا تاروں میں فلک ز آسمان
 ہر دو درجے کے چلے گا نہ زہر کا تار

۴۴
 اس صبح کی کاکوں مال میں کھینچو
 اپنے حشر سے پیچھے چلے قمر
 جہنم کی نظر جاڑی آریہ ہر جا
 جہنم کی ہے اس ہوئی لہیر

خود ہر مہین شام تلک چرخہ دے گا
 خورشید مرا چار گھڑی دن سے چھپے گا

جس نیک نے شمع رخ پیر کو دیکھا
 حلقوم پہ چلتے ہوئے شمشیر کو دیکھا

۴۵
 صبح بہت جلد ہوئی چرخہ دے گا
 زخمی خلیفہ میں بھی ہیں شمس و خورشید
 اک دھڑکے میں خورشید کی ہر دو
 لے صبح کے آئے ہے کھو گیا

۴۶
 صبح تھی آئینہ حال نہیں
 ہر ایک کو دانت نظر آئے کئے جان
 نہ بھونکے تھے بھونکے گاموں کا سان
 بنیادین نظر آئے کئے جان

گل شمع مری قبر کی زہر مار نہ ہوتی
 لے صبح جو تو آج نمودار نہ ہوتی

دل سے کہا آمد یہ اوجائے کی نہیں ہے
 اب خیر مرے گیسو دن دالے کی نہیں ہے

۹۰
خون کی پتی تھی سبکدوش مگر آنگار
اس وقت میں ہی کہوں میں کھڑے ہیں پہاڑ
یہی کیا اذیت کوئی دیتا ہے دلدار
کے شخص ڈرا ہوا ہے کچھ کچھ تلوار

۹۱
سورج کی کرن ہنر بھلا چوڑی
جو فرش زرد تھا ہوا فرش طلائی
مغان ہر کر رہے تھے خندہ سر آبی
اور زفاطمہ تھی تھین تھوکی دہائی

کھڑکی کوئی دیتا ہے کور لوانا ہے کوئی
موتی مرے کاؤن کے لئے جاتا ہے کوئی

آہ دل زہرا نے جگہ قلب میں کی تھی
خورشید کے خرمین میں بھی اک آگ لگی تھی

۹۲
وہ روشنی صبح وہ جگل دیبا یان
وہ سرد ہوا وہ کھر قتل کا سامان
خاخوشیہ دھوئی ہر اک سے تھل غیبان
دل کھینچتا تھا فرخ و فرخ و فرخ لجان

۹۳
خورشید کے پر لے وہ دزد کا چکنا
وہ زور کی کچھ کچھ کے ساغر سے چھلکنا
اور خیمے میں شیر کی بہنوں کا ملنا
میرزاک پہ ہر تر تہ اور دے کے ٹھیکنا

خورشید کی وہ جلوہ گری اوج سما سے
اور خیموں میں بجھنا وہ چراغون کا ہوا سے

عالم تھا یہ اس دم حرم خاک نشین پر
سچ گرسے ٹوٹ کے جس طرح زمین پر

۹۴
مکاتھانی کی پتلی بے پروا
خورشید نے جب صبح شہنشاہ عرب کو
غیبت میں ہوئی کہ مرزا کو ہے کیا
فرمایا بصدرا اس کہ مرزا کو ہے کیا

۹۵
دراک خاموشی صبح کی نہایت فخر
نقارہ تھا یان صبح کا سچ سی آواز
اس دست بجاتی تھی دل صبح دعا باز
بان سینہ زان تھے ہر شاہ اور آواز

کیا جلد شب قتل گئی دل کو قتل ہے
اب تیغ کی محراب ہے اور سجدہ حق ہے

اوس سمیت علم سب علم فوج ستم تھے
یاں فوج تھی انکو نیکی اور آہونیکے علم تھے

۱۳۱
 بجائے کہ اس کے غازی نے چھایا
 اور دست دعا کو طق قبلہ اٹھایا
 اللہ کو رو کر یہ بعد عجب بنایا
 یارب میں تیری راہ میں کیوں جان

۱۳۲
 یوسف کو چھپکانے پر ہوا
 بس چند دم کو وہ کیسے بڑے مولا
 بے راز فی حضرت نبی کے جو آیا
 بے پیش پوسے بچا دے اور کاجوا

۱۳۳
 اے رہبر کل توشہ تسلیم و رضا
 تو منزل مقصد پہ مسافر کو لگا دے

۱۳۴
 جسم یہ رسول کا ترسے حال ہوا ہو
 اس بندہ احقر کو کیوں خوف درجا ہو

۱۳۵
 تو خالق غفار سے بندہ جگر
 مادرین بابائین نانا بنین
 زمین کے لاکھوں میں دراصل اب
 کس شک مر خلق ہو دریاں

۱۳۶
 یارب بیان تمہیکے کل ہر کار
 پیغمبرین تاج اس کے ہوں ممتاز
 نازان بنین اس پر ہوں ضابط
 جو خور و خور جو ہے ناز تو یہ

۱۳۷
 یہ میں نہیں کہتا کہ ظفر دیجو یا رب
 مقبول شہادت تو مری کیجو یا رب

۱۳۸
 مجھ سے مرا مہر دے میں بندہ ترا ہوں
 تو شاہ مرا ہے میں ترے در کا گدا ہوں

۱۳۹
 یارب خط ناک تیرے عشق کی نعل
 یہ راہ رسولوں نے بھی کی قطع نعل
 چھوڑ نہیں شکر خیز فضل و شانی
 چور راب عشق کے اپنے پو اور

۱۴۰
 جب ناک اٹھنے درویشان مجبور
 وہ ناک بجا لائے ترالے کے داور
 دروازہ گر جب مری بان کے شکم پر
 فریاد نہ کی کہ میں کیوں ہو کر

۱۴۱
 سینے کو مر سے نخرن تسلیم و رضا کر
 ثابت قدمی تو مرے قدموں کو عطا کر

۱۴۲
 رستی میں ترے غیر کو جب باندھ لیا تھا
 قدرت تھی ہر اک طرح کی پر صبر کیا تھا

<p>۱۹ جانی کو مرے زہر و غاجیکہ لایا صد بارہ جگر ہو کے دہن سے نکل آیا ان ملک و دن کو بھی بخیر صد و تین آیا خیر کونسی حرف شکایت کا نہ لایا</p>	<p>۲۰ یغزوہ جان بخش نانا شاہ نے جہلم بنائش ہوئے شکر کیا بھول گئے نعم اور اہل عزم کے کہا بادیدہ بنیم خیر بنیا نچین کینا ہے چلچم</p>
<p>خیر کامرے خلق پہ بھی جبکہ گزر ہو امت کی و غالب پہ ہو اور سجدہ بین سر ہو</p>	<p>۲۱ ٹھہرا نہ اس ملک عدم کے سفری کو رو کا ہے کسی نے بھی نسیم حسری کو</p>
<p>۲۲ مغول مناجات خاں کا دیکھو کیا جو عشق اسی سے اندازنی فضا تیسپیش خوش آ یا یہین خیر تھارا سربیکر ہو نو عاشق صادق ہو پلارا</p>	<p>۲۳ نریب کو دیا حکم کہ جاوے رانا رو اے سب کیسے کہ گدہ ہو کر انا رو اے سب کیسے کہ پیو اے زور انا رو اے سب کیسے کہ اچھو لے کے انا رو</p>
<p>دور یا سے کرم جو ف میں ہے تیر مٹی عا ہے کیا انگٹا ہے مانگ لے تو اپنے خدا سے</p>	<p>۲۴ عابد سے کہا رگھ کے جین اسکی جین پر بستر کو اٹھا ڈال بس اب سو دین پر</p>
<p>۲۵ نہ نہ سید و نکا تھین کو باور سلطنت خیر تھین دیکھا غفار روزی خدا کی کا تھین سر و بافتار نہ نہ تھین دست کا بھی خیر کیا افتار</p>	<p>۲۶ جانی سے گئی بو خیر وہ و خیر کھو لئے کا ذکر تو کر تے ہو بھیا کیا چاہیے گا انا تو مسلم بیان کیا چاہیں ان جان کی خدا کو ہو کیا</p>
<p>جنت دو جسے چاہو جسے چاہو ہو دم مختار مری ساری خدا کی کے تو ہو دم</p>	<p>۲۷ مسلم کا اگر کیجئے چہلم تو بجا ہے پر دیں میں کس ظلم سے وہ قتل ہوا ہے</p>

<p>۵۲۵</p> <p>جس ہر تین رینے کو تینے یا کھر رویا بھی نہ ہوتے گا کوئی لاشہ چاکر دل کو بھٹا ہے سیکم کی غریب لاشی چاہیہوان سیکم کا کرد آج بورد</p>	<p>۵۲۵</p> <p>کھلنے کا جو عاقل سوسلے نایا زینب کو جلال اسدا اللہ رب آ یا بولی کہ تینے نہیں دیکھا مر سایا رمان ہے کسی سسٹن دیکھو پایا</p>
<p>۵۲۶</p> <p>دل کھو کے مشغول فغان ہوئیگی زینب آج اپنے مسافر کے لئے روئیگی زینب</p>	<p>۵۲۶</p> <p>لوٹنے کے شقی نبت شہنشاہ زمان کو مین آہ کے شعلے سے جلا دوں گی جہان کو</p>
<p>۵۲۷</p> <p>جو کچھ سیکم زور زینب کو بگاڑ تنگنا جو وہ پیچھے سے پیکو بگاڑ چلو کو کو بھی باتی پیناک نیباڑ تیرے لیے کہہ دیکے دیکو نہ کھاڑ</p>	<p>۵۲۷</p> <p>ادب و قوت صدا فاطمہ سے کرتی آئی خاموش ہوئے حیدر کردار کی جانی پہچان سے گزرتے نہ مصیبت نہ اٹھائی دوڑنے کے کسی شخص کی ہوگی نہ پائی</p>
<p>۵۲۸</p> <p>محتاج ہے پانی کو پسر شیر خدا کا چہ سلم کہان اور کیسا سوم ہم غرابا کا</p>	<p>۵۲۸</p> <p>ہو جائیگا اک حشر جو تو آہ بھسکر گی کیا روح بنی سے مجھے شرمندہ کرئیگی</p>
<p>۵۲۹</p> <p>میں نے چاہا ہے کہ میں اب بعد سے قتل کا پوچھا ہے کھر کا ہنگامین ملتی مر اسینہ پوچھو کھر چراغ کو بیکھا تھین کام کھا</p>	<p>۵۲۹</p> <p>میں نے چاہا ہے کہ میں اب بعد سے قتل کا پوچھا ہے کھر کا ہنگامین ملتی مر اسینہ پوچھو کھر چراغ کو بیکھا تھین کام کھا</p>
<p>۵۳۰</p> <p>بے فائدہ ہے رو د بدل فوج شقی سے تم متفع و جاوہر کو بڑھا ڈالو ابھی سے</p>	<p>۵۳۰</p> <p>امت کے لئے غم جو اٹھائے گی توجی پر احسان ترا ہوگا رسول عسری پر</p>

۵۳۱
 زینب بنت جحش فاطمہ حبیبہ
 زینب بنت جحش حبیبہ کی بیوی
 کتنے گھر کے لئے تاج خسرو کی تقدیر

۵۳۲
 جانی کی محبت کو جانی کی بیوی بھلائے
 زینب بنت جحش حبیبہ کی بیوی
 دولت مری اس وقت نصیب تین
 عاصی کو تین دن کے بچائے

۵۳۳
 امت پر خدا اپنی مین اولاد کر دی
 بچاؤنگی مین اولاد کو نہ برباد کر دنگی

۵۳۴
 دے راہ خدا جان حسین ابن علی کی
 درگاہ خدا میں ہے بہت قدر سخی کی

۵۳۵
 زینب بنت جحش حبیبہ کی بیوی
 زینب بنت جحش حبیبہ کی بیوی
 زینب بنت جحش حبیبہ کی بیوی
 زینب بنت جحش حبیبہ کی بیوی

۵۳۶
 جبریل بنا فاطمہ زہرا کی بیوی
 غش کھائے گری زینب بنت جحش حبیبہ کی بیوی
 ناموں بی بی ہو گئے کتنے بچے تھے
 کر ایک کا نہ دیکھے تھے باس اور

۵۳۷
 یمنان ہونے جنگل مین رہوں یا کہ وطن مین
 لیکن نہ جدائی ہو کبھی بھائی بہن مین

۵۳۸
 محشر تھا عیان خیمہ سلطان زمین مین
 سب بیان خاموش تھیں اس رخ و محن مین

۵۳۹
 زینب بنت جحش حبیبہ کی بیوی
 زینب بنت جحش حبیبہ کی بیوی
 زینب بنت جحش حبیبہ کی بیوی
 زینب بنت جحش حبیبہ کی بیوی

۵۴۰
 کوئی تھی فیضہ کوئی عابد کو جگاؤ
 بابا کو چھوڑے کیپنہ کر سکاؤ
 جانی تھی باجھے ڈسٹا انجاؤ
 تہہ بوسے کہ سندھ سے نانا جانی ہاؤ

۵۴۱
 ہر رنج و الم دل سے گوارا کیا زینب
 امت سے مگر بھائی کو پیار کیا زینب

۵۴۲
 فریاد یہ تھی عمرت شاہ شہدا کی
 پردیس مین لئے ہیں وہائی ہے خدا کی

۷۱
 ڈیوڑھی بٹھا کتنی تھی بان لیا تو
 سردار کی آمد سے پراپنا جاو
 بان جلد سواری نشہ کی تاکو
 عیس علی سب پیچ کر لوٹو

۷۲
 خورشید رخ نشہ بان ملک جی والا
 چرخ کے اندر وارن میں اوجالا
 جبران ہوتے سب ملک عالم بالا
 پئے کر رہے قدرت اوتار تھے

۷۳
 اس وقت قیامت حرم شہ میں بڑی ہو
 اب زینب و شیرین نصرت کی گھر چلی ہو

۷۴
 اہم سمجھے تھے خورشید ہواک چرخ برین پر
 لود و سراخو رشید یہ نکلا ہے زمین پر

۷۵
 قیامت سے چلے گئے کوئین اباب
 شہینہ دروازے تک گئے حرم آباد
 پردہ و حجب کا اٹھایا بدن زار
 اس وقت تھے آثار قیامت نمودار

۷۶
 علی علیہ السلام ہوا اک ایک نازی
 ادا تھے حضور غلطی وہ نازی
 آراستہ صف کی گئے تھے شاہ جازی
 توانے تھے کیا چینی کی بوجہ دوازی

۷۷
 زینب نے عجب حال کیا جیسے میں آکر
 رونے لگی سینے سے سکنہ کو لگا کر

۷۸
 لاکھوں ہی اودھ و دشمن دین تیغ بکف ہیں
 جو حق پہ ہے ہفتاد و تن اسکی طرف ہیں

۷۹
 قیامت سے نمایان ہو کر لوٹن کا شکار
 قیامت سے مصلون کو بچھائے نصار
 قیامت سے بچھائے قیامت شہ آباد
 قیامت سے بچھائے قیامت شہ آباد

۸۰
 حضرت خٹک با علم اسلام
 آج کل کے گاتے تھے لاکھوں عالم
 دین پر کچھ نہیں باقی تھے نام
 کیا دین علم ہاتھ میں دینے نہ کام

۸۱
 اصحاب اٹھے شہ کی جو تعظیم کے خاطر
 اظہار کے ترسم ہوئے تسلیم کے خاطر

۸۲
 یا رو یہ علم آگے وہ خوش ذات اٹھائے
 ہاتھوں سے بھی جیسے سے بھی جوات اٹھائے

۴۲
دو گنا علم لو سیکو جسے جا ہیگا غفار
ہر ایک نبین اوسکے اٹھا نیکا سردار
فرا کے چپ ہو گئے تانہ نشہ ابرار
قلم نفع نہ پوسے المام کے انار

۴۳
ختمے کے سبب تنقید لفظ کہ برحق
جعفر بن ادراکین نبین جعفر بن علی
رواق یہ علم کی بین علم ہی ہے حق
سب دور کے صنیعے اسی اصول پر

ہو کر مبسم کہا شاہ شہدائے
جام تھا جو بندہ نے وہی چاہا خدا نے

حضرت سا کوئی دین کا سردار نہ ہوگا
عباس سا دنیا میں علمدار نہ ہوگا

۴۴
ابو جعفر شاہ کے کرنے کے تقصیر
کیا جانتے تھے شخص کی باور ہوئی تقدیر
عباس دلاور کو کیا رستے شہدائے
رے راہی ہاں تھی لے عاشق پیر

۴۵
جب آگے بڑا ایک عالم فرج کا سردار
یاد آگیا سب کو چشمہ زین خان علمدار
راہت کا بڑا درجہ نہایت کراہیاد
س کن شہید پر کاٹ کر ہوا حیار

بیکس کے علمدار بنو جاہ و چشمہ
عباس عملے آؤ پیئر کا علم لو

ایک ایک بہادر تھا جو لشکر کے مقابل
لاکھوں کی نہ تھی اصل بہت کے مقابل

۴۶
عباس علی آئے تھے شہدائے
بھائی کو کس قسم کی کیا فیست بہادر
نبین بن نبیوں سے کیے گئے نقاد
ہیچا پر مری فوج آؤ سیاہی علمدار

۴۷
کفارین تھے تھے اور خطہ جاکیر
بان جانہ نصرت ابن نبی تھے پیر
بان صبر کی کوشتن تھی دہر میں پیر
بان طبل تھا بان تروا حضرت پیر

کیون صاحبو عباس کا کیا جاہ و چشمہ
کیا جعفر طیار سے بھائی مرا کسم

زہرا کے ستارے پر وہ طیار کھڑے تھے
خاق کی خوشی کے یہ طلبگار کھڑے تھے

<p>۴۴</p> <p>وہ تیرنی بھاری دہشت جھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا</p>	<p>۴۳</p> <p>دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت دہشت</p>
<p>۴۵</p> <p>برعمون کے بس میں شہ مظلوم پرے تھے اک شیر کو گھیسے ہوئے رو باہ کھڑے تھے</p>	<p>تحصیل زر و مال میں بھی فوج لعین کی یہ کہتے تھے دولت سے غلامی شہ دین کی</p>
<p>۴۶</p> <p>یاد دلاؤ غائب تھے ہاتھ تھے ہاتھ دان آہن درستی کی جان غائب تھے جلاؤ تھے تھے تھے تھے تھے تھے سراج سے لے کر لے کر لے کر لے کر</p>	<p>۴۵</p> <p>یاد دلاؤ غائب تھے ہاتھ تھے ہاتھ دان آہن درستی کی جان غائب تھے جلاؤ تھے تھے تھے تھے تھے تھے سراج سے لے کر لے کر لے کر لے کر</p>
<p>۴۷</p> <p>یاں رحم تھا دان مشورہ ہم ظلم کرینگے یہ کہتے تھے پانی دودھ کہتے تھے نڈینگے</p>	<p>کھائے ہوئے برجھی علی اکبر توڑے تھے کھائے ہوئے دل سر درد لکیر کھڑے تھے</p>
<p>۴۸</p> <p>لکھا اور خف ادری نے تھی آہ جب کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی جب کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی جب کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>	<p>۴۹</p> <p>لکھا اور خف ادری نے تھی آہ جب کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی جب کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی جب کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>
<p>۵۰</p> <p>رود کے فرشتوں نے کہا جیخ برین پر لوتاج سر عرش گرا روے زمین پر</p>	<p>۵۱</p> <p>کہ ہوش میں تھی اور کبھی غش ہوتے تھے پیسیر لاش عسے اکبر پر کھڑے روتے تھے پیسیر</p>

<p>۵۵ گلشنِ نبوی تھی چھایا تھا اچھیرا مظلوم کو جلاوطن کر سب سے گھیرا نیک کوئی کہتا تھا میں سر کاؤنگار ملتی ہے اور خبر غور سے میرا</p>	<p>۵۵ گلشنِ نبوی تھی چھایا تھا اچھیرا مظلوم کو جلاوطن کر سب سے گھیرا نیک کوئی کہتا تھا میں سر کاؤنگار ملتی ہے اور خبر غور سے میرا</p>
<p>کیا وقت محمد کے زامے پہ پڑا تھا تہا پہ ہجوم سبہ جو رجف تھا</p>	<p>ظالم نہیں حرم یہ مرے سر پہ لگا ہے یہ زخم دوبارہ سر حیدر لگا ہے</p>
<p>۵۶ کھٹا ہے کتنا نہیں سر کی ایک نگار آبائے مظلوم کے پہلو میں وہ خوگوار اور شہتِ پیراں اور سے نیر کا کیا دار جو بچھ کے پھیل اور وقت کے لیا دار</p>	<p>۵۶ لے لو منو اب حج کا دکن میں لیا یہ کیلے ہوا غش وہ بیا اختر کا پیا اور تاجِ سر شاہ کے کندھی اتارا خاتونِ مہر خونِ شہر میں لیا</p>
<p>کی قبر میں فریادِ شہنشاہِ نجف نے سر پہٹ لیا اپنا رسولانِ سلف نے</p>	<p>آیا نہ ذرا خوفِ محمد کا یمن کو گھرا پے گیا لے کے وہ تاجِ شہ دین کو</p>
<p>۵۷ اوس فرشتہ تھا ایک یمن کی پیر خاتمِ رگائی سے سب سے پیر نقشِ ناچین ہو گیا جو پیر نفسِ تھکا حال آہ ہوا اور پیر</p>	<p>۵۷ دوبارہ کہنے لگا توئی کے وہ غدار اتن ج کو دھوپانی کے کوئی نہ زہدار کھا ہے کہ زور دیتی تھی نگار کی دیندار پیرِ شہید کی کہنے سے یہ سن غدار</p>
<p>و ستار گری خاک پہ شاہِ شہد کی جہنم میں لحد آگئی محبوبِ خدا کی</p>	<p>بارے مجھے بتلا تو سہی اتنا زہان سے یہ خون بھرا تاج تو لایا ہے کہاں سے</p>

<p>۵۶۱</p> <p>اس طرح نہ کرے کہ دنیا کی حیا وہ چلے جو بخا بد سے کہ احمد غنیار وہ سینہ ہے جو تھکے غصہ جلا</p> <p>۱</p>	<p>۵۶۱</p> <p>وہ بولا کہ دولت پیری چکری تاج تاج ہوا دسکا جو در عالم کا ہو تاج تاج ہوا دسکا کہ جو بانی کی ہے محتاج پیرا ہے لکھنے سے رضا تاج</p>
<p>ان دونوں کا یہ شرف آداب کیا تھا تج ایک پہ اور ایک پہ راز کو دھرا تھا</p>	<p>یہ تاج ہے اس کا جو حسین ابن علی ہو والشہ کلاہ سر شیر ہی ہے</p>
<p>۵۶۵</p> <p>جلاد سے آہستہ پیچھے چھپا زکون پر سینہ چوکیں کے چٹا وہ کہنے کا شرم اس میں بے شک وہ کہنے کے میں کون بے شک</p> <p>۲</p>	<p>۵۶۲</p> <p>رو کر تار و جگر خاموش خدا را کیا تو نے یاد کیا کہ فرزند کو را زہر کے پڑنے کو کیا تو نے گوارا سن بھون سے مظلوم کا تاج آرا</p>
<p>میں جاننا ہوں کل کے مدو گار ہو شیر پر آج تو تم بیکس بے یار ہو شیر</p>	<p>مظلوم کو بیکس کو کیا دن چھری سے کچھ شرم نہ آئی تجھے زہرا دینی سے</p>
<p>۵۶۶</p> <p>بابا دہ ترا حسنے اکھاڑا شیر نانا دہ ترا جو کہ گیا چنچل پیر خاتون خبان مان ہوئی تیرا شیر شہر کہنے لگے شیر تیرا پیر</p>	<p>۵۶۳</p> <p>کدی نے خفا ہوئے طمانچہ سے مارا درد از سے یہ لہون کا پڑا ہاتھ قضا جوت ہوا ہاتھ شنگار کا سارا گر نہ راکھانے کا ادب نہ کیا را</p>
<p>ہے جرم مرا یا گنہ فوج لعین ہے وہ بولا خطا آپ کی تو کوئی نہیں ہے</p>	<p>جب تک کہ جہنم میں نہ دنیا سے گیا وہ راوی نے یہ لکھا ہے کہ بیمار رہا وہ</p>

<p>۵۶۷ شہر کے لئے شہر انصاف کی جگہ نوجوانوں کے عہد میں جو بے خدا ہے ان کا ظلم ہے باب علی عقدا کشا ہے اور یہی سچ جتنا ہے کہ عجز و غلطی</p>	<p>۵۶۸ تین تین جو خیمہ میں بیٹھ کر کھڑے ہوئے تین تین کی دہائی کھڑے ہوئے تین تین کی دہائی سہی سہی سہی سہی سہی سہی</p>
<p>۵۶۹ پھر قتل مجھے کرتا ہے کیون تیغ جفا ہے کیا حشر میں لے شہر کے گنا تو خدا سے</p>	<p>۵۷۰ خبر کے تلے خلق شہنشاہ نجف ہے کیون آج قیامت نہیں آتی یہ عجیب ہے</p>
<p>۵۷۱ دور دور سے آتھا آنکھ خلعت حاکم بننے کا زور مال نہایت نہایت سے دین کے تہمت جو یہ دولت ہو گیا ہے حشر میں جو کیس کا</p>	<p>۵۷۲ لے لے ختم دنیا تو اللہ نہیں لے لے لے ختم دنیا تو اللہ نہیں لے لے لے ختم دنیا تو اللہ نہیں لے لے لے ختم دنیا تو اللہ نہیں لے</p>
<p>۵۷۳ گر میرے ہوسے نہ ترے ہاتھ بہرین گے حشر میں شفاعت نہ لولاک کرینگے</p>	<p>۵۷۴ کیا تمہارے جو دوش محمد پہ چڑھا ہے ظالم نے قدم سینہ پہ اس شہ کے دہرا ہے</p>
<p>۵۷۵ شہر کے گناہ شہر نگار حشر میں ان کی شفاعت مجھے دکھار حاکم کا یہ مطلب بھی خلعت و دنیا نہایت سے دین کے تہمت جو یہ دولت</p>	<p>۵۷۶ پایا جسے دیکھا ہے اپنی جی بلیا پایا جسے دیکھا ہے اپنی جی بلیا پایا جسے دیکھا ہے اپنی جی بلیا پایا جسے دیکھا ہے اپنی جی بلیا</p>
<p>۵۷۷ اک آگ کی ہے سرے دل میں تو جہاد ہے میں پیسا ہوں پانی مجھے تھوڑا سا پلا ہے</p>	<p>۵۷۸ سید کا گلا کٹتا ہے کچھ دھیان نہیں ہی اس فوج میں کیا کوئی مسلمان نہیں ہی</p>

<p>۵۷۵</p> <p>خاموش و بی توقیامت ہوئی کیا کہ ہاتھ اٹھا کر یہ سوئے قد مولا اے میرے نام اس کے لاکھ ہزار تنتنیش چنتنیش ہی زاریا یہ کیا</p>	<p>۵۷۶</p> <p>پتھر سے زیادہ تھادل شہر سنگد شہر کا لٹکا کاٹنے زینب کو دکھا کر کھنکھارے روایت میں کہے اب یہ تھا خنجر جلاد نے کرٹے کے علقو پر بند کیا</p>
<p>اے سرد روین اے شہر دیجاہ مدد کر للتہ مدد کر مری شہر مدد کر مدد کر -</p>	<p>زینب جو لگی ہونے شہر کے آگے خنجر تر پنے لگے ہمشیر کے آگے</p>
<p>رباعی سخت کہتے پکا انباہی لا زینب خطا پوش نام انباہی جو بنے بند کھنجر کے لیتے ہیں ان میں نہ گویا کو یہ کو سلام انباہی</p>	<p>۵۷۷</p> <p>کہا کہ شہر کے شہر کا اس رخا ہے خنجر کا پانی خنجر زینب کی روئے رہنے کی صدا آنے لگی عرش ملک غل پر گیا نہ پیر بھی اے کے لیے</p>
<p>نامہ</p>	<p>اس ظلم سے بھی جی نہ بھرا فوج لیں کا پامال کیا گھوڑوں سے لاشہ شہر دین کا</p> <p>رباعی بودائے کو دھن کو تو میری ہے عالم میں ہر ایک کو کائنات میری ہے مصابح و بخیرم واقات میری ہے جس نور کو دیکھتا ہوں میری ہے</p>

رباعی
 کین چمن تنگ ریخو
 غم کین چمن تنگ ریخو
 جو ہے وہی زبیر باز ریخو

رباعی
 زبیر نے کہا نصیب کیا ہوتا ہے
 اس وقت جو دل میں سو ہوتا ہے
 وہ بولی کہ میں چھلکے آتی ہوں ابھی
 نن سے اسے پیر ہوتا ہے

رباعی
 بازو کو خلق اکبر بچا ہے کسے سے
 نالے دل سوزان بلند آہ کے سے
 کر چھپتا تھا کوئی کہیا سن گیا تو
 کہنی تھی سین پٹی تھیں قن کو سے

رباعی
 اعدا کو ادھر حرام کا مال ملا
 حر کو اسد اللہ کا ادھر لال ملا
 واسطہ کلاہ سر عالم ہوا جس
 حسد ملا عصوبہ کا روجال ملا

رباعی
 دنیا سے اٹھالے کے جو نام حیدر
 جنت کو بلا بس کے نام حیدر
 روکا جو شوقوں سے تو خود ان سے کہا
 نہ دوائے بہیہ غلام حیدر

تمام شد

<p>۹۰</p> <p>پہلے تنوں سفین میں ملے عصا کے سر کو جب لیں تو یہی ناز کی سے حیا سہرا کی راہ بھرتی چھوٹے</p>	<p>۹۱</p> <p>تربت پہلی درخشاں بجی ہو رہی صاحب مزار راہ بنی انجم جہی تربت پہلے سرچ کی یون جلوہ گری نزار اس پر جہ سنبلیہ ہر جادری</p>
<p>دیتا ہے چرخ گیندا نور کی شان سے جس طرح پیر زورین عاجز جو ان سے</p>	<p>کیا قبر نے ضریح کے رتبہ پڑھائے ہیں حور و ملک دیدہ حق میں چڑھائے ہیں</p>
<p>۹۲</p> <p>لے بن خلیفہ خلیفہ کل بجائی جو شکلاں لائی اپنے بابے اچھی ہے بے باقین یافت حق اچھی ہے سیف خدا کے فضیلت اچھی ہے</p>	<p>۹۳</p> <p>اوغدہ کلش سیدی کی کمانی جھاڑوں و دروں میں ہے نہایت کیا جانے دانی خاک کر کے ہے ننگا سر چوب پیر شام چاندنی</p>
<p>سقا بنایہ پیاسوں کا ایسا دیس ہے دریا کے آبرو کی ترائی کا شیر</p>	<p>آتی ہے یہ نداجو در و در و نہ واکرو مشکل کشا مجھوں کی حاجت روا کرو</p>
<p>۹۴</p> <p>انکے علم کے خیمے و فید زور ہے پہلے علم کے خیمے کی گڑ ہے موت پر نہیں تانی شہوان ہے موت پر فلک میں نیاباں ہے</p>	<p>۹۵</p> <p>رہن چنچل شعور کا روان سے پیر میں لاف و جھوکا نندیل کہہ ہی پیر میں بیان ہو گیا تربت کا یہی جو سورہ ہون کا</p>
<p>انکے سخن سے جو ہر شیخ آشکار ہیں خود سیف ذوالجلال میں لفتہ الفقار ہیں</p>	<p>کیونکر پڑھیں نہ معتقد خاص فائز ہے الحمد کی ندا ہے باخلاص فائز ہے</p>

۱۰
 ای کبریا تو بجا نیکی کیا نهین هوا
 ای تو خدای حسین سا آقا نهین هوا
 عباس حسین کا شیدا نهین هوا
 پیایا تپسید ہر بہ بقا نهین هوا

یہ آب و گل میں حبت شہ نہیخو ملی
جتنی تھی پیاس اس سے سوا آبرو ملی

۱۲۸
یاد کی ایگاہ لاکھ پناہ ہے
وہ بات حق میں جس کی محبت کے راہ ہے
وہ ایسا کہ جس حق و فاضل کو راہ ہے
یہ عجب داب و وضع شکر الہ ہے

درا سرچہ اشتیاق زیارت میں آتے ہیں
رعشہ قدم کو ہوتا ہے دل تھر تھراتے ہیں

۱۵
نفاذی حسین کی دست تمام ہو
پاسی سکینہ سے نشتہ کام ہے
اب کیوں حضور کا لب ابرقارم ہے
وہی ہے خاص غلامو کا کام ہے

اب جو کناراہ کش نہیں دریا سے ہوتے ہیں
شبید گناہ کرتے ہیں عباس و ہوتے ہیں

۱۷
 چنانچہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ
 میں نے اپنے لیے دنیا کی کوئی چیز
 نہیں چاہی ہے۔

مشرق کا سکھ مہر ہے مغرب کا ماہ ہے
دن رات اختیار سفید و سیاہ ہے

۱۷۵
حاضر جو انجیل کی درگاہ میں ہوا
گھر اور سکنا شاہ کے دل گاہ میں ہوا
جو غرق حبیب بن یوسف میں ہوا
جو غرق بہرہ دریا چل دین ہوا

قربان ہے عرشِ زائر مولا کی شان پر
سر آستان پر ہے قدم آسمان پر

کتاب کبھی بار بار میں ہوتا تھا کیا

آگر گرا وہ شعلہ کہ شور فغان اٹھا
 فانوس قبر جبنے لگی اور دھوان اٹھا

<p>۱۹</p> <p>میں نے پھر تو ہوس جانی دانی ہو اسے حضرت حسینؑ جانی دانی ہے بارغیر جلایو آئی دو دانی ہے یاں بھی نجات تہی پانی دانی ہو</p>	<p>۲۰</p> <p>کیون ہو نہ کمان کمان پیچڑہ آیات کبریا کائنات ہے یہ پیچڑہ عاجز کنندہ درہیان ہے یہ پیچڑہ میں جی کتہ یونان ہے یہ پیچڑہ</p>
<p>سقاے دختر شہ ابرار النیات عباس النیات علم دار النیات</p>	<p>عباس چاند ہن شہر بہر جن کے لیکن یہ سارے جلوہ ہن حب حسین کے</p>
<p>۲۱</p> <p>اس کیسے کی مولائین اس کیسے کی سلیبی اس کیسے کی جب سلیبی اس کیسے کی جب سلیبی</p>	<p>۲۲</p> <p>دیکھی جان شیخ شہ سیاہی دیکھی جان شیخ شہ سیاہی دیکھی جان شیخ شہ سیاہی دیکھی جان شیخ شہ سیاہی</p>
<p>مجھ سے فلاکے رنگ بدلنے کو دیکھئے روضہ کو اپنے اور مے جلنے کو دیکھئے</p>	<p>کچھ شیعہ یا حسین بصد یاس کہتے ہن کچھ روکے ہائے حضرت عباس کہتے ہن</p>
<p>۲۳</p> <p>کشتا خاکیہ زار دین اور گیتی زیر کفن جو اس قفس کا قفس فانوس قمری کا قفس فانوس قمری کا قفس</p>	<p>۲۴</p> <p>وہ از حق توینہ کشتا یارین علم غلامہ ہن اول کشتا یارین حسن قبول ہن علی کی دعا یارین علی گاہ ہن کشتا یارین</p>
<p>بھٹک رو لاویا جو ترے شوروشین بنے تھکونچا لیا مسکرا قاسم بنے</p>	<p>غازی کے سر پہ شاہ جازی کی ہاتھ ہن حق ہے علی کے ساتھ علی کے ساتھ ہن</p>

<p>۵۱۵ چمن تھے پاشن سلطان شریفین طاعت کرکے جاتے تھے طاعت حسین آقا کرکے کھینچے کرکے کھینچے اور بے طواف کرکے کھینچے</p>	<p>۵۱۶ کیا خشتہ لکے وہ تھی تھی مہربا کیا دھو دھو کرکے بابتے واہ وا نبوری نہ اب چڑھائے غصہ ہو چکا سرخوہر جون تھی تھی تھی تھی</p>
<p>جھکنا قدم پہ شاہ کے معراج تھی انھیں نعلین ابن فاطمہ سر تاج تھی انھیں</p>	<p>شفقت رسہ مدام شریفین کی ہوئے نصیب تکو غلامی حسین کی</p>
<p>۵۱۷ شہر تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۵۱۸ ان روین منین کرکے پشیمین نامی جوان لڑکے سہیل ان میں تھیں بچہ تھما مہاس جان بچہ تھیں بچہ تھما مہاس جان بچہ تھیں</p>
<p>قیمت میں کیا دیا ہے شہ شریفین نے کتنے کو داری مول لیا ہے حسین</p>	<p>خالی رفیق دیار سے پہلوئے حسین کس وقت توڑتی ہے اہل زوئے حسین</p>
<p>۵۱۹ تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۵۲۰ آرام جان فاطمہ تھے تھے تھے روئے تھے تھے تھے تھے تھے اتنا ہی تھے تھے تھے تھے تھے اتنا ہی تھے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>آقا یہ ہے مرا جو وہ بی بی تھاری ہے قیمت جو آسپ کی وہی قیمت تھاری ہے</p>	<p>حضرت کی موت انہی جدائی کا داغ ہے یہ داغ اور کانہیں بھائی کا داغ ہے</p>

<p>۳۳ تصویر خاص حیدر علی شاہی ہے تفسیر از خالق غفار شاہی ہے نیکو کے بعد نیک علم شاہی ہے نہین کے اودھاہ کی سر شاہی ہے</p>	<p>۳۴ دیکھی ہیں نے کھین حضور کی جائیں نے اٹھنے کی نہ اٹھ غور کی حالیج اب تباہ دل نا صبور کی آریندہ جو رضا ہوا ام غبور کی</p>
<p>افسوس جسکی اور پوہ وطن میں ہے باری اب اس جو انکے مرنیکی زمین ہے</p>	<p>کے کفن ہے بھائی ہر اک اس غلام کا پر جگہ غم خستہ شکی مسبق امام کا</p>
<p>۳۵ تہذیب سے بہار شاہی ہے جوڑ سہین انھو پازون چھکا کی یون جوتن دندہ جتن کا فانی ہے سب جگہ غلام کی بارہی لابی ہے</p>	<p>۳۶ صفین میں جی گھیر تھو نہ ہو فوج سدا لب دریا ہی بہوند منگلنا کی فوج پائے ان خوابد نہی مروجان کا اعطاش کی</p>
<p>کوثر و یا شہید و ن کو مولا ہمیں بھی دو اک قبر کی جگہ لب دریا ہمیں بھی دو</p>	<p>پر مضطرب والد عالی صفات تھے اصغر سے تھے بچے نہ بابا کے ساتھ تھے</p>
<p>۳۷ کھنکھناتے کتب و کبریا ہوتا ہے خون خشک مراد و کھنکھ تہذیب کے کتے ہیں خام سے کبر نشانے اہلبیت و تو ازاد ہرید</p>	<p>۳۸ حلاقت کھائی آج نہ کھنکھ کھنکھ نہ پیاس خباب کھنکھ کھنکھ نہ پیاس خباب کھنکھ کھنکھ نہ پیاس خباب کھنکھ</p>
<p>تم بھی فقط زبان سے قربان جاتے ہو پانی نہیں امام کو اپنے پلا تے ہو</p>	<p>بابا کو لاکے نہ کھنکھ بانی پلا دیا سب مرچکے تھے پیاس کھنکھ جلا دیا</p>

<p>۵۳</p> <p>آفتاب سے پیریں ادا کیا فرمانچہ غلام نے خضر کے کیا کیا غلامی کو پاں پوچھ کر کیا ابا کے آئے آپ کو اب کیا کیا</p>	<p>۵۴</p> <p>صفین بن جوہا سے نئے انفقار نہ انکا کچھ نہ کسی اختیار جیسے تھے اس میں تیرا عیاں طرح سے نہ اختیار</p>
<p>۵۵</p> <p>ابن جانتا ہوں قبلہ کو میں آپ کو اور دیکھتا ہوں پیاسے بھین آپ کو</p>	<p>۵۶</p> <p>اپنا ہی سا ہر ایک کا دل جان لیجئے اب اس غلام کا بھی کہا ان لیجئے</p>
<p>۵۶</p> <p>اصرار کر کے آئے اب اسے کیا بہن بابا عرض کروں چال کیا جونا کر کے آپ علی سے وہ تھاجا سیل بنی ہو اور شیر شرف انسا</p>	<p>۵۷</p> <p>خضر بدلی چاہتا ہوں پیر کیا صفین کا وہ نہ تھا دیت کر کیا دان کن سادہ تھا بیان کر کیا وان تبدی تھی پس کر کیا</p>
<p>۵۷</p> <p>پڑھتا ہوں کلمہ آپ کے میں نانا جان کا فرق آپ میں ہے مجھ میں زمین آسمان کا</p>	<p>۵۸</p> <p>شامی وہی ہیں اور وہی نہر فرا ہے انصاف اب غلام کا آقا کے ہا ہے</p>
<p>۵۸</p> <p>بانی ہے جب بندھے انفعال کشتا ہوں ہے صبر کر اب انفعال خضر آ کر کا میری خود خیال بھی نہیں ان قطع خیال</p>	<p>۵۹</p> <p>رک کر حسین و سید چاہو گے عیاں بنی لائے کچھ لیا گے راشد جانی دافع جوانی کھا گے جہاں سے تھے نکلتے پھر آدے گے</p>
<p>۵۹</p> <p>یون فوج کو نہ کوئی علم دار دے گا ایسا بھی واقعہ نہ ہوا ہے نہ ہوئے گا</p>	<p>۶۰</p> <p>کچھ سمجھے خیمہ کیوں لب دریا سے اٹھ گیا پانی مرے نصیب کا دنیا سے اٹھ گیا</p>

<p>۵۳۴</p> <p>صغین بن گیا تھا جو دریا پتھریں بابا بھی چمکین نہ تھے کیا یو بدین حیدر کو میرے پانی کے لایکا تھا نفین پکو تو اس پانی کے لئے کی نہیں</p>	<p>۵۳۳</p> <p>نہ کے کہا چا کو نہ سو جانے دو رچھا کرتے ہیں نہیں پانی جانے دو اپنی حضور کے لئے لائے ہیں لائے دو غصے کی ایک اہل تم کو کھانے دو</p>
<p>یہ جان لو جدا جو ہوئے تم تو ہم نہیں کٹنے سے کسے ٹوٹنا بازو کا کم نہیں</p>	<p>پانی جو آج کے لئے عباس لائیں گے صدمہ تمہارا ہم بھی کوئی گھوٹ پائیں گے</p>
<p>۵۳۵</p> <p>جانی جانی کی جانی کی جانی جانی کی جانی کی کبھی بند کی خدا کبھی بند کی خدا کبھی بند کی خدا کبھی بند کی خدا</p>	<p>۵۳۴</p> <p>بن چا بن چا بن چا بن چا بن ضامن بن چا بن چا بن چا بن ایسا بن چا بن چا بن چا بن عاب بن چا بن چا بن چا بن</p>
<p>کس درد سے جگر کا میرے سامنا ہوا دشوار اب حسین کو دل ہٹا سامنا ہوا</p>	<p>مولا بھی بن حسین مرے اور امام بھی آقا کو بھول جاتا ہے کوئی غلام بھی</p>
<p>۵۳۵</p> <p>اگر کہ نہیں نہ تھا کیا اور نہ ہی نہ تھا کیا اور نہ ہی نہ تھا کیا اور نہ ہی نہ تھا کیا</p>	<p>۵۳۴</p> <p>نہ چا نہ چا نہ چا نہ چا نہ نہ چا نہ چا نہ چا نہ چا نہ نہ چا نہ چا نہ چا نہ چا نہ نہ چا نہ چا نہ چا نہ چا نہ</p>
<p>دہ یا کے آنے جانے کے کچھ ذکر ہوتے ہیں اے کوچا بھی روتے ہیں بابا بھی روتے ہیں</p>	<p>ضامن چا کے آنے کی ہوتی ہو کیوں نہ ہو حلال مشکلات کی ہوتی ہو کیوں نہ ہو</p>

۴۴
 توں کوئی آگے نہ جانے
 اور جان کو کیا نہ دین سے نہ جانے
 لیکن کہا نام نہ ان لاش لاٹنے
 کہ پوچھو گئے تیر کام وہ اٹھاٹنے

۴۵
 رد کر کہا نہ زیب عالم قائم
 اتر انین بھی بنی میں اٹھو گئے
 پیر کا جب کہ کوچ کیا تھا نام
 تھی سفارتی بھی یہ اس

حضرت نے اس خیال میں دریا بہا دیا
 عباس کو سیکڑے نے مشکیزہ لا دیا

جب مشک یہ اٹھا میں سبکدوش کیچو
 میری طرف سے دودھ میرا بخشد کچو

۴۶
 کہہ چکا ہی عتر شاہدار اوداع
 عباس اوداع ملک دار اوداع
 اسے زیب پہلوئے شہر اوداع
 کہے یادگار حیدر کرد اوداع

۴۷
 کہہ گواہ تیر کہ تم سے جانے
 زکھان در کیا بچھ سیکے کام نہ
 کہہ گئے وہاں میں پیوئے سیکے کام نہ
 کہہ گئے وہاں میں پیوئے سیکے کام نہ

جعفر کی روح آگے لاشہ پر روئی سکی
 ہے عباس غم کی زیارت نہ ہوئی سکی

جہاک کر ہلال برج فلک سے نکل گیا
 نور نگاہ تھا کہ پلک سے نکل گیا

۴۸
 نہ جانے کاشنہ سہو کی کیا
 نہ جانے کاشنہ سہو کی کیا
 نہ جانے کاشنہ سہو کی کیا
 نہ جانے کاشنہ سہو کی کیا

۴۹
 عباس کی جانب سے جان چلے
 نشانے لاکھ نشان سے کیا نشان چلے
 نہ جانے پوچھا ہے میری والی کہاں چلے
 نہ جانے پوچھا ہے میری والی کہاں چلے

باہجین خوشی سے کھل گئیں اُن تیز کی
 بوہنہ سم ستین کی جان عزیز کی

اب آخری وداع کی باری نہ آئے گی
 آئی ہے سب کی لاش ہاری نہ آئی گی

<p>۵۶۱ اب فرق روز و شب گدوش کا ہوش گزشتہ نام نہین بے گدوش کا ہوش گزشتہ نام نہین سو فار کے لبو پیپی نام نہین</p>	<p>۵۶۲ تیرا حنیف طالب بنیائے حنیف ہے وہ ہے خلافت حق پیپی کا حنیف ہے وہ خود غلط ہے اور یہ خود کا حنیف ہے</p>
<p>تیردن سے بے گزیر نہ کچھ رہیں بن پڑی ترکش میں آئیں کی صورت شکن پڑی</p>	<p>نادان بتا خدا کا شناسا نہیں حسین لے تو ہی کہہ نہی کا نواسا نہیں حسین</p>
<p>۵۶۳ جبر کو مٹانے کے لیے الزام یہ ہو ہنسا مژدہ اجمال کا نام نشان یہ ہو ان کا غرور کا نمودی جوان یہ ہو حنیف کا جزوہ صاف قرآن یہ ہو</p>	<p>۵۶۵ یونہی نہ بڑھنے کے لئے اور سے عاشا نہ ہو گیا ادسے اٹھا جو جس کی علی نہ ہو گیا فرعون جلے طوہر مہر سی نہ ہو گیا کھینک اپنی کوئی سبیا نہ ہو گیا</p>
<p>سیف خدا خطا ہے عباس نام ہے یہ بازوئے حسین علیہ السلام ہے</p>	<p>کس نے نہ دی انگوٹھی رکوع و سجود میں آیا نہ آیا مثل عسے مع جو د میں</p>
<p>۵۶۴ عباسؑ کے قابل اس میں بھائی بھائی بنے حسن بن عباسؑ باقی اور بھائی ہیں سب غلام ہیں وہ نہ بادہ قبلہ ہر خاص عام ہیں</p>	<p>۵۶۶ حسن بن حسینؑ غریب چاہ ہیں حسن بن حسینؑ غریب چاہ ہیں یوسفؑ کا لاکھ کر کوئی چاہ ہیں یوسفؑ کا لاکھ کر کوئی چاہ ہیں</p>
<p>گمراہ ہے تو دور ہو جا اپنی راہ لے ورنہ یہ ہے نبی کا علم آپنا لے</p>	<p>کوئی یتیم فاطمہ سا خوش گھر نہیں ہر اک یتیم در یتیم اے عسہ نہیں</p>

نہ
 دورانِ وقتِ تاریخِ حسین کی
 چشمِ نبی زادہ جہانگیر حسین کی
 اور رخِ تیز فاطمہ کے نورِ عین کی
 خجودِ فقارِ تاریخِ بدوین کی

اور تری تو ہے زمین پر عرش جلیل سے
پر کاٹنے کا حال کھلا جبرئیل سے

۱۷
جسکی بین عشق ہی وہ گھر چار ہے
کرسی خدا کے نور کی نہی چار ہے
ایمان ہی جسکی فردہ دفتر چار ہے
کے تیب ازل سے عشق منور چار ہے

احمد مدینہ علم کا دربو تراب ہے
اس باب میں حدیث رسالت آگے ہے

۲۷
ابنی دلا سے فوق ملکیت و راج
علم و راج تازہ و نیا بین سام ابن حکو
حکم و فیض بھی کرتے ہیں جاکر بین سام ابن حکو

فیصل ہوا ہے قول یہ خیمہ کے قصہ میں
آیا ہے لافٹے مرے بابا کے حصہ میں

<p>۴۴ دلت لیکتی شکر کون ان کلاموں کی جسم بچل دیکھی زبان تشکر کا بھی کوڑی کا ہو گا حکومت امان کی سخاوتی ہم کر لیتے علی کے غلاموں کی</p>	<p>۴۵ ولادہ منہ پھل کے سنو گروہ شام لہم سے لیتے آئے ہیں بیت امام بین سخنیں کہ تالوں کا کلم کا ہون غلام بنیا چھپے پند سہریان کو سلام</p>
<p>آل رسول مالک روز حساب ہے کیا ہے ہر انھین کے لیے قحط آب ہے</p>	<p>بیت یزید کی تونہ شاہ امم کرین ہا قدرت خدا کی بیت خیر ہم کرین ہا</p>
<p>۴۶ یون وہ ہیں کہ کسب کرتے ہیں اگر سبیلین کہتے ہیں اپنی پالتے ہیں بڑیوں کو لے کر بھارت ہیں ان اپنے جان اپنی چھپاتے ہیں</p>	<p>۴۷ بان کان آتھا تھے کلب لٹن جان سے دیکھا لڑکے تیغ کو قمر و جلال سے بھاگا چھپا کر لے کر کدوہ ڈھال سے بادل تھے نشانہ لڑنے دشمن سے</p>
<p>۴۸ ہے ہے قلعہ یہ ہون چھ ہینے کی جان کو آنکھیں پھرا کے ہو ہو نہ پھیرے زبان کو</p>	<p>تینیں اپنی ہوئی جو یکا یک نکل پڑیں بازو کی مچھلیاں سر بازو اچھل پڑیں</p>
<p>۴۹ اب بھی چھ خدا کیلئے آجنا ہیں مسابئی نے نہشت خانا میں نہ جا بیت ابن فاطمہ کی بیت خدا تیری بھائی کیلئے کہتے ہیں اور کیا</p>	<p>۵۰ کلمہ بیت خیر کو بکتر ہے کہ بان تیرے دیر غازیہ تار کی لہغان لے لے ہیں مرد نام اپنا مری زبان نہجے ہوئے کرانے ہی ماری جان</p>
<p>سب خاک ہے نہ زرد نہ ہر کام آمین کے تربت میں بوڑا اب ہی اگر بچائیں گے</p>	<p>دینا نہ منہ پہ ڈھال کہ ہستی جا ہے دینا نہ آبرو کہ یہ موتی کی آب ہے</p>

۵۹
بولی بیان ضا و خاوند و اجمال
بہر اندر سے جناب امیر کے لال
عدل خدا پکارا کہ خون عدو حال
خجہ بہ جہا یا مری نے سے ہلال

۶۰
بیہمی مری جو تیغ و زنا لٹ گیا تیرا
میدان یون چنے سول سب کا تیرا
سب سے تھری و کوان جن جی تیرا
نکتہ نکتہ چنے لگ گئے میدان تیرا

قبضہ و فور شوق سے دو ہاتھ اچھل پڑا
قالہ کے باہر کے مہر نوکل پڑا، ہر

بولی یہ تیغ دم سرا عدا پہ لونگی مین
برش پکاری تو بہ ٹھرنے ندونگی مین

۶۱
نکلی غلاف اور سے تفسیر جو بری
آپ کے دست میں سلیمان تیری پر
اچھا ہے عروس کی جلوہ تیری
نکلی نیاخ میوہ طوبی بری بھری

۶۲
پڑھتی ہوئی زبان یہ زقا چلی
راہین نگاہ کئے کو آئے قضا چلی
آہین کو تو دردا نہی جانب بلا چلی
کھل کر چلے چرخ آئے وہ ہوا چلی

اس ہاتھ سے مرادین یھن جو وہ ملکین
باچھین خوشی سے تیغ کے قبضہ کی کھلکین

دکے کنول جو بچھ گئے اندھیر ہو گیا
جینے سے اہل نار کا دل سیر ہو گیا

۶۳
نیاخ بنام سے ہوا سطح چل چلا
پیش قدم سے جیسے جوانی کا چل چلا
ہستی عدا زین پڑی اہل چلا
سرخ آلت مین پر کر اور چلا

۶۴
چلن زین چل چلی مین نخل
حیات مین رطافت مین چل چلا
سب سے چال یہی قبضہ مین چلا
دور دور سے چل چلا

غل تھا کہ اب مصالحوہ جسم و جان نہیں
لو تیغ برق دم کا قدم در میان نہیں

یون دفعہ زمین سے گئی آسمان پر
جس طرح غصہ آئے کسی نا توان پر

۵۵
تینین بڑھین تو اور بھی تنہا
دست سوال عیسے سب اعضا میں پنا
انہا اربن تنے تنے تنے کو دیا
گر ہی سکی سو دھکے اگلے دست پنا

۵۵
نکل جوتہ ایکون سب کو خبر
کلیہ چاہے اگلے سب کیا سر
سکن بنانے جس کے خیر چون حسین سر
سب نف شیخ چاہے کچھ کیا کر یا کر

جو ہر کے خونونہ جو مثل شر دگری
ہر تیغ بھلہ مری کی طرح چھوٹ کر گری

آخر کی صف میں کچھ حرکت آفسا رہتی
پر بھلوئی طرح وہ بے اختیار رہتی

۵۶
جہ تو کچھ تھی ادا دھردہ اور گری
وہ پیچیدہ لہجہ وہ خود اور دہ گری
بن بنے برن ساری تیغ تلخ گری
پران کو پیچہ پاپ اٹھایاں چہ گری

۵۶
دینار تیغ رنن بازار ہو گیا
نادار اسکے چلنے سے خور داتہ ہو گیا
اور دور کھلی کا سب بازار ہو گیا
پہ آب تیغ شربت دینار ہو گیا

گر گر کے سر یہ زمین برا بر طیان ہو کے
جورن میں سر زمین کے معنی عیان ہو کے

صد پارہ زمین قالب ہر بے دریغ تھا
اس عہد میں یہ خور وہ دینار تیغ تھا

۵۷
اس تیغ سے تھا ساز و آسین ہر عید
رژن خاکین کے گھر آسین ہر عید
آنے بن روز دہ تو جانے بن ہر عید
صاحب کو تھا غدا کے کھالین ہر عید

۵۷
آہی تھی گری کوئی نہ جانے کتنی تھی
دیکھ تیغ میں گری کتنی کھائی تھی
دیکھ تیغ میں گری کتنی کھائی تھی
صحرے آگ اپنی کو اور کتنی تھی

دل کے شکست ہوئی روزی کا در کھلا
پرسون کے بعد روزہ تیغ و ظفر کھلا

جل پھر سے اس کی تیغ کی جھنن یاد تھی
کشتی تیغ کے لیے باد مراد تھی

<p>۹۹۱ جہنم پر دینی کھینچ چھاتی تھی ہر آنکھ میں تپ دین کی تھی اچھا نہ خاک ساری حیدر کھاتی تھی لہذا نہ خاک نار یوں کہ تھی</p>	<p>۹۹۲ نہاں فیض بائیس شاہ حبیبی پر نہاں دست خود کو تھی حبیبی پر یوں نہاں کا جوہر تھا حبیبی پر تھی کے حبیبی کا جوہر تھا حبیبی پر</p>
<p>سب کے گلون سے ملتی تھی لیکن رکی ہوئی جوہر یہ تھے کہ بوجھ سے خود تھی جھکی ہوئی</p>	<p>جوہر یہ اپنے تیغ روان نے دکھا دئے پانی کے برے پیاس کے تیز بہا دئے</p>
<p>۹۹۳ تھے تھے جوڑ اور غضب تیغ تھی اس کی جبر کیا ہے گریہ نہ کر انہی کے گریہ میں تھی جبر تھی یہی تھی گریہ میں تھی جبر تھی</p>	<p>۹۹۴ شاکر کو دین اک خانہ تھا ادب کا سب سے غرض خانہ تھا مطلب جو غرضی جان تیغ کا تھا درواہی حسین جو آستانہ تھا</p>
<p>بوگل نے رنگ لالہ نے سرعت ہوائے دی یہ ہدیہ کیا ہے اپنی نیابت قضا نے دی</p>	<p>رنگ یہ کے ادڑنے میں یہ امتیاز تھا دریائے تیغ میں وہ دھوئیں کا جہاز تھا</p>
<p>۹۹۵ یہی تھی گریہ میں تھی جبر تھی یہی تھی گریہ میں تھی جبر تھی یہی تھی گریہ میں تھی جبر تھی یہی تھی گریہ میں تھی جبر تھی</p>	<p>۹۹۶ قربان قربان تیغ شعلہ تاب یہی تھی آفتاب سب کو کچھ تاب خود تیغ خود تیغ خود تیغ خود تیغ یہی تھی گریہ میں تھی جبر تھی</p>
<p>گذری جو چار آئینہ سے منہ کو موڑ کے نکل تھا پر سی نکل گئی شیشہ کو توڑ کے</p>	<p>ظرف تنگ میں تھی نہ جگہ اس کے آپ کی بند تھی تھی اور کھلتی تھی مٹھی حساب کی</p>

<p>۵۹۷</p> <p>جہ قاعدہ کہ بھرتا ہو بانی جو گمان دریا میں بیچ جاتی ہے ہر شے کی روان پراس جہ زرخ کو خط نہ تھا وہاں عباس خدائے علم شہ کا ابدان</p>	<p>۵۹۸</p> <p>رو کی جو دھال ہو بھی نہ چھو گیا دور سیاہ شامیوں کے منہ پر آگیا آخر نہ بچا گئے نہ ہرگز رہا شریک اور نہ غلیمین وہ بھر خا</p>
<p>دریا سے خون تھا شیخ بیک کے ناؤ پر پر یوں روان تھی جیسے کشتی ہساؤ پر</p>	<p>دور ہائے آبرو سے جو دریا کو بھر دیا دور نجف نے جگر جو چین کر دیا</p>
<p>۵۹۹</p> <p>کامیاب میں آنکھ کو تپتی ہیں لور کو باد میں کج روی کو سر نہیں غور کو سینہ میں غضب کینہ کو دین میں تپ کو بست میں بصیرت کو طبیعت میں تپ کو</p>	<p>۶۰۰</p> <p>چلو چلو اڑا کے کاتے آئین عرب کے دیہات کیجئے کتے دین چراگ لائے آئین خان سے لے کر کچھ کا آئین سینہ میں لائے آئین</p>
<p>ذات اک طرف مٹا دیا بالکل صفات کو کیسی زبان زبان پہ کاٹ آئی بات کو</p>	<p>گو ہر قاطع ہے یہ مجھ حرام ہے دارت جو قاطع کا ہے وہ کام ہے</p>
<p>۶۰۱</p> <p>اک بیان کھڑے تھے نہالے حسین بجھا رہے تھے دیکھنے والے حسین ان کی فغان تھی بھائی بلائے حسین عباس آنکھ سے نکالے حسین</p>	<p>۶۰۲</p> <p>بانی میں ہے کچھ کچھ گنگا جہ سے وفا کا نام ابھی دو جا گیا ان ت آبرو جو گئی بھرتا ہے کچھ دور زاب نامین کا ہیو آ گیا</p>
<p>تہنائی اپنے بھائی کی بھائی پسند کی کوثر پہ آپ پہونچے ترائی پسند کی</p>	<p>حضرت کمان فرات کمان کر بلا کمان ہو تا عصر خاتم ہے یہ دکھ یہ بلا کسان</p>

<p>۱۰۱ فارغانے دل کشد و پر جاکا دریائے دل کے پاس بنگلاب جا کر کہا کاندھے پتھر کے جھکے بھی ایضا کہا خلیج کے اجل نے پانچ فضا کہا</p>	<p>۱۰۲ نہ روتے کہے ٹوٹ پڑا ہوا بیان تختین جانی ٹھیک اچھی ہی بیان اچھا نہ آگے جا تو کیا جدید کا وہ نشان کہا نہ پڑا جل نہیں آگے ہی بیان</p>
<p>۱۰۲ ہے ہے نصیب پیاسوں کا رستے میں ٹھک گیا سفر حرم کا فوج کے طوفان میں ٹھک گیا</p>	<p>۱۰۳ دریا بہ کون روکنے والا فضا کا ہے درد لاکھ سے مقابلہ تیرے چچا کا ہے</p>
<p>۱۰۳ بانو بیگم رضی عنہا عباس کے ملاو راؤ کو جو سکینہ سے لاؤ چچا کو لاؤ انجلی کیڑے کے فضلہ کی سوسے دراز جاؤ حضرت تڑپے ہیں عیدار سے ملاو</p>	<p>۱۰۴ پسین ہوئی وہ اسیر اور کہا پسین ہوئی وہ اسیر اور کہا پسین ہوئی وہ اسیر اور کہا پسین ہوئی وہ اسیر اور کہا</p>
<p>۱۰۴ بھیجا تھا کیوں جو اونٹن اب بلاتی ہو عاشق ہو کیسی باپ کو اپنے رولاتی ہو</p>	<p>۱۰۵ بھگو بھی ضحکہ پیاس سے جان اپنی دوگی میں پانی بھی اونکا لایا ہوا اب نہ لوں گی میں</p>
<p>۱۰۵ میں ہوں سکینہ تیری گنتی کیا نہی سے اتھوڑ کے حضرت کے کہہ کیا میں جاؤں باجان نہ ہیں اگر کیا نہاں دیا ہو مجھے جھوٹا کیا</p>	<p>۱۰۶ چو کو تھا کہ نہر سے اتم کا غل وٹھا نوصیہ تھا کہ داؤد اور اصبیہ اگر لپٹے لپٹے گئے تھے اور کیا اگر لپٹے لپٹے گئے تھے اور کیا</p>
<p>۱۰۶ ایسے تو وہ نہیں ہیں کہ وعدہ بھلا میں گئے فراگئے ہیں نہ کہ آگے نہ جائیں گے</p>	<p>۱۰۷ اونہی عزا کا آپ بھی سامان کیجیے شہرے میرا چاک گریبان کیجیے</p>

<p>۱۱۲</p> <p>وان شکر تو سرگرم عالم پر لال خون میں وہ در ہے پہلا پھلی کی طرح شیریں تپتا ہوا ملا ہر جھین عطر سے بدین کھلا</p>	<p>۱۱۱</p> <p>باز نہ آیا آئی تیرا جان حسین ترقا حسین قباہ رخ سنا حسین اے بیک وقت کے حادثہ حسین اے جان لب غلو کو شکلات حسین</p>
<p>دیکھا کہ روح پاک سوے حق رجوع ہو رکتی ہے سانس موت کی ہچکی شرع ہو</p>	<p>ہچکی لگی ہے دم کو قرار ایکدم نہیں بالین پہ میری آہ تھارے قدم نہیں</p>
<p>۱۱۳</p> <p>پہنچتے ہی گئے بڑھے اکبر جان یکجا کہ بار خون کی لکیر ہے بران حضرت بوجھ کیا ہو کیا کیا جان غافلان امین اسد کائنات</p>	<p>۱۱۰</p> <p>جانا نہ بے لگے تھے اے جان انتر تھامک میں ہو جانے جان دھڑکا یہ درد غم میں جان</p>
<p>نوک شان چچا کے جگر میں در آئی ہو ظالم نے تین بھال کی بر چھی لگائی ہے</p>	<p>گو نور چشم تھا بنے ہوئے اٹھ میرا ہے اس کی بھی دوڑن آنکھوں کے گاندھیرا ہے</p>
<p>۱۱۴</p> <p>لائے تھے تھوڑے گے گئے شاہ باور جنگ بکریا کا نین اور کے تپور ہم نین دست خاوار جان بنار ازد و جگہ ضیائے بصرت کنار</p>	<p>۱۱۵</p> <p>اکبر ساتھ لے کے علی شاہ کر بلا بان تیرا گم کر کے لکے جا گیا دوڑی سے سینہ زور بھی دوڑی صدا سب سے تیرا رے اور غضب ہوا</p>
<p>ہرز چشم پر حسین فدا ہونے لگا ہو آنکھوں کو کھولو بات کرد ہوشیار ہو</p>	<p>با با سوے فرات ابھی ننگے سگے لو صاحبو ہمارے چچا جان سگے</p>

<p>۵۱۵</p> <p>نا تھا کہ بڑھ چلائے ہائے شے جو کان لبت کھڑا ہائے حکیم کے کہہ بہ بن جین نے حضور کے چین آلا کے کیا کیا میری اٹھائے</p>	<p>۵۱۵</p> <p>باز نہ کے پوچھا علدا کیا ہائے تھے تھاری بی بی پیائے قد ہائے قہر کے حقون سب نے ادا ہائے ہم مبتلائے مستدرم و حیا ہائے</p>
<p>اپنا غلام کہہ کے چکا رو تو یولین ہم آئی نہو سکینہ تو آنکھوں کو کھولین ہم</p>	<p>اس بیکی پہ سوگ کا سا ان کیا کرین عباس کس بیون پہ احسان کیا کرین</p>
<p>۵۱۶</p> <p>یہ کہے بیون درکار گئے حمزہ سدھا کے غفر طیار گئے جبریل ابے جبریل درکار گئے اب بصفی کے لئے علدا گئے</p>	<p>۵۱۶</p> <p>اس کہے بیچ ہی نہ قدر نہ وطن موجود ہے سینہ اکبر کا میران عباس ہے بیون شہین شہین بیون پر کا خلعت ماتم و مکلین</p>
<p>مولا جدا نہ بھائی کے لاشہ سے ہوتے تھے شانوں کا خون چہر پر تل کے دوتے تھے</p>	<p>چادر کو پھاڑ کر گشتی اب بنائی ہوں رنڈ سالہ اتنی بیوہ کی خاطر میں لاتی ہوں</p>
<p>۵۱۷</p> <p>لکڑی چھین پیام کے لاشہ کے کاٹھی بیکٹا کے اکبر اٹھا کے بیکٹا کے بیکٹا کے بیکٹا کے</p>	<p>۵۱۷</p> <p>زیر چھائی بنی زادیوں نے صف پوہ چھی آئی کتنی بوئی یا شخب بیکٹا کے بیکٹا کے بیکٹا کے بیکٹا کے</p>
<p>سقے کو اپنے کو کے جو گھر میں پھر حسین بس لے بھائی کے زمین پر گرے حسین</p>	<p>یہ پیرہن تو سقمہ کی اولاد کے لیے اور سادے کپڑے پوہ ناشاد کے لیے</p>

<p>۱۲۱ رو کر کہا یہ بازوئے سن کنڈا کے بین کل چھپتا ہی کر ایک باغ زید سالہ بنو فاطمہ کے کی باغ یہ نامزد ہوہ ہر شاہ کی راغ</p>	<p>۱۲۱ ہر نظریہ کبر مظلوم کی تبا تھری تھری پوہ عباس باوفا کیا اور دونوں ہاتھ جوئے بالوئے کیا ٹھہرے واسطے ہے یہ کیا کیا</p>
<p>بیٹی حسین کی ہے ہو یہ حشن کی ہے گھونگھٹ میں فکر دو لہاکے خاطر کفن کی ہے</p>	<p>اکبر کے کپڑے خلعت ماتم میں دیتی ہو زینب کھڑی ہیں اُنسے نہیں پوچھ لیتی ہو</p>
<p>۱۲۲ رو کر کے میں فاطمہ کے کہنے کے جبکہ نصیب میں ہوں صدہ کیا ہے بس دیر غریب صلی علیہ وسلم کے ہے ہاں بیٹے میں ہوں نہ یہ ہے</p>	<p>۱۲۲ کہن لائن فرشتہ گیند کا لباس زینب بھی جو اس میں لڑی بھی جو اس یہ اس میں خوار کی جائے بنیاس ہٹا جا رہا ہے غریب یہ بھوکا پاس</p>
<p>بحر روان ہے یا کہ طبیعت ملی ہے یہ سقائے اہلیت کی دریا ولی ہے یہ</p>	<p>سب کتبہ ابوجیتا ہے اکبر کی آس پر صدقہ اتاروں بچو نکو میں اس لباس پر</p>
<p>۱۲۳ نام نہاد</p>	<p>۱۲۳ اکبر جو آدمی تو ایک کبریا ہے انقدر شاہزادے کا سہر نہیں دکھائے کرتے آئینہ جان کے اور بی بی بائے میں سب باتیں کہ مر اس باپ پر جانے</p>
	<p>پڑے سے سرفراز نہ فرمائیے مجھے یہ سادے کپڑے آپ نہ پہنائیے مجھے</p>

<p>۴۱ عصیان کے مافوقے جوں نالوان ہوا سروش گرگناہ سے باز گردان ہوا یکے کے پس یکے حقیقت دان ہوا</p>	<p>۴۲ پوچھا خرد نسج کس غم سے چرخ جان فرمایا جان نثار حسینی کو ہے رمان پوچھا محمد بن سین پوچھو کہ کیا رمان پوچھو کہ حسین پرورد ہے قبر بھی جان</p>
<p>نسخہ لکھا مسج نے یہ دل کے چین کا پرہیز کر سرد سے غم کہا حسین کا</p>	<p>کی التجا کہ شوق ہے جنت کے بیت کا بے مسج مرثیہ کھ اہلیت کا</p>
<p>۴۳ کی عرض عقل نے شب عصیان کی ہے فرمایا غبار دنیا کا اتنا مفید ہے زین سطر یاد حسین نہیں ہے باران کے ساتھ رحمت رب مجید ہے</p>	<p>۴۴ سائل ہوئی خرد پریشان برونس بے کس جمع مال کا خطر کس فراع کی عرض مصیبت ہے بے پور کا باغ فرمایا دماغ باقم کا جلا چلے</p>
<p>ایک ایک اشک ماتم سبط رسول کا پر وانه ہے ریاض جنان کے حصول کا</p>	<p>پوچھا کہ درد سینہ ہے مشاق چین کا سینہ پہ ہاتھ مارا کہ ماتم حسین کا</p>
<p>۴۵ پوچھا خرد نسج کس غم سے چرخ جان فرمایا جان نثار حسینی کو ہے رمان پوچھا محمد بن سین پوچھو کہ کیا رمان پوچھو کہ حسین پرورد ہے قبر بھی جان</p>	<p>۴۶ خفا غم ہر ایک عقل کا علاج ہے صحت کی نہیں ہو خفا کا علاج ہے فدا کہ تھکے سے بھی آرام آج ہے چلو کہ سرخ کی ہیں اخیلیج ہے</p>
<p>سکرم صیت سے جو تخفیف پانی ہے پاشوئے گوہر آبلہ پا کا پانی ہے</p>	<p>صحت حدیث سے ہے شفا کا یہ آیا ہے دست شفا حسین کے ماتم سے پایا ہے</p>

<p>۹۵</p> <p>حاکم عزت جبین جو اسن پرین گئے پھر کیا مجال کہ جو کئی درد مستائے صندل نے سوزت میں کینے جو اصلے بان دل کر کے چلی بسے خلدائے</p>	<p>۹۶</p> <p>کھادس مجھ نے جس سلطان بن گیا نہ نہ تھکے تپ کر لڑ رہا ہوا قتل و غارت جوانی کے سبب کیا نامہ سپاہ میں سے مرعوب ہوا اعمال گناہ</p>
<p>۹۷</p> <p>آکسیر اگر میں شفا ہے ضرر نہیں :- پھر ادھر کیا ہے خاک شفا یہ اگر نہیں :-</p>	<p>۹۸</p> <p>جس عہد کے سچ تھے کیا کر کے کھٹے ہاک تھے عواض میں مثلاً آب جناب آپ میں وہ نور دہلا نصیب میں کچھ کے بولا کا دل جلا</p>
<p>۹۹</p> <p>فرمایا دوست بھی ہمیں دلگیر کرتے ہیں افسوس کا رخیہ میں تاخیر کرتے ہیں</p>	<p>۱۰۰</p> <p>ایں آفت تاب بن بھیا و بان کج بان اسکا ناما زشت اور وان دریم بان سپند بان پر آتش جہیم بان موج ہو بان یل راہ پیغمبر</p>
<p>۱۰۱</p> <p>آٹکھوں سے اسکا رتبہ ابھی ہی چھپا ہوا روز حساب دیکھو کیا تھا یہ کیا ہوا</p>	<p>۱۰۲</p> <p>مطلب تھا کہ شیعوں کی مشکل کشائی ہو ترتیب بھی بکاسے بھی حاجت روائی ہو</p>
<p>۱۰۳</p> <p>یہ عارضہ کا زرد تھا منہ او سکا لال تھا عابد سے حال کہتے جو آیا بحال تھا</p>	<p>۱۰۴</p> <p>یہ عارضہ کو اسکا ادب فرض میں ہے آرام جان قرار چکدول کا چین ہے</p>

<p>۱۳۵ روزِ شنبہ کے ہوئی گئے بے حساب وہ سانسِ خدا کا وہ بند و نکاحِ طرب قبلِ حسین وہ نیرِ یہ آفتاب وہ نازِ اور وہ سرِ گریِ غلاب</p>	<p>۱۳۶ فرانچسکو جیٹ اپنے دیوِ اچال بانِ رحمتِ خدا تھیں ستم کی اچال جلد اپنے دو تھو کو بلا کر کر و نہال دو میری بارگاہ کا کوئی نایع مال</p>
<p>۱۳۷ ہر نیک و بدِ احاطہ نازِ حیسم میں عالمِ تمام عالمِ امید و بیم میں دو</p>	<p>۱۳۸ اول انھیں کے واسطے اجر و ثواب ہے بعد اُنکے ان سہوں کا حساب کتاب ہے</p>
<p>۱۳۹ نہ بن گلاؤ شاہ کے عریانِ کشت نہ بربائے فخر و ان سلطنتِ کشت دلِ تم سے بھی نرم تر اس کی سیاحت سیرِ نہ تاجِ زرِ زمینِ نہ تخت</p>	<p>۱۴۰ جیل سے نبی ہیں کہ جلد جاؤ بانِ لاؤ بخند کو چارے کے شتاب لاؤ ہر صفت میں ہر کار میں ہر گھر کے غم نہاؤ نیاہر سے بخند جلد و جلد لاؤ</p>
<p>۱۴۱ اس بزمِ من جو روتے ہیں وہ تو نہ روئیں گے باقی سب اٹھ کر قیامت میں ہوئیں گے</p>	<p>۱۴۲ دیکھو تو کیسا آج تھیں شاد کرتے ہیں اللہ مہربان ہے نبی یاد کرتے ہیں دو</p>
<p>۱۴۳ پہلوں پہننے غش کے در نہ بکند جنگی چپکے نیرِ اعظم کی آنکھ بند آریستہ عروسِ شب عقد سے دو چند سویچین جلوں ہونے وہ بہر بند</p>	<p>۱۴۴ یون گشتی اپنے بھی بننے ملک کے ہیں میں جو ان حضرتِ خیر اور اے ہیں منون ہم تو بادشاہ کے بلا کے ہیں میں بن بندے بننے شکست کے ہیں</p>
<p>۱۴۵ کر اور پہلوئے نیکی کا نجات میں دو ہو نہ تو نہ شکر اور علمِ حمد ہا ت میں دو</p>	<p>۱۴۶ احسانِ اٹھین کا ہے کہ تو اس فدا کیا ہم بھلا رسول پر احسان کیا کیا</p>

<p>۵۹ جبریل کے شکر و صلوات کو چوبیس نب جلیل علیہ السلام کی موتی نکال کر روح الامین کو زمین سے آگے نامور نام اور پیکر کندہ ہوئے مع باد و پیر</p>	<p>۵۸ چیلین کے تیل مونی ہوئے برائے کائنات تو پیکر کا خدا اور روئے لگاؤ کی غیر مونی وہاں پیشی کے اپنی بن کے چیلین</p>
<p>نرا تیل کے کہ لو یہ در آبدار لو کندہ ہن چکے نام او خین تم پکار لو</p>	<p>مالک جو دست شوق و دہر کو بڑھا موتی بنے گا اور حیلی پہ آئیگا</p>
<p>۶۰ بیا علی صاحب کے درجہ بیا جبریل نام کے پکارین کے بیا سکھایا تیل کے کھٹ کر کھٹا جابجا میان زمین بیاختہ ہو گیا جابجا</p>	<p>۵۷ جبریل کے تیل و شہوار بیا روح الامین حضور نبی اکرم کے قدسی شوق او کی زیارت کو آئے معدن بیاختہ پودہ ا</p>
<p>ہر اک بڑھے کا صاحب در زمین ہو زمین نکستے گا وہ میں ہوں یہ کے گانہن ہو زمین</p>	<p>پوچھین گے صدقے ہو کے رسول غیور احسان ہم غلاموں کا کیا ہے حضور</p>
<p>۶۱ کربا بن کے تیل نبی کے تیل جبریل کے تیل کے پولا لائے جانی اچال دیر کے تیل بیا جانی اچال دیر کے تیل بیا</p>	<p>۵۶ چیلین کے تیل کے تیل چیلین کے تیل کے تیل چیلین کے تیل کے تیل چیلین کے تیل کے تیل</p>
<p>روشن ہو خوب ہم یہ جگہ ستارے ہن یہ جگہ ہا تھ آئین وہ محسن ہمارے ہن</p>	<p>روشن دی تھنے ماتم سبط رسول کو سہمی کیا دوا کے سے کو بتول کو</p>

<p>۴۸ جنت میں ہو روزِ پنجی پی خبر کس کی غمِ حسین کی عیسیٰ بن شیر کس کی دل دیکھ کر یہ پتہ پتہ سنگِ قیامت کی تیرے تھے ہاتھ</p>	<p>۴۷ ارشادِ آپ کچھ اے معدنِ حیا موتی کیسے آئی جو کئے عطا دنیا میں اس طرح کے نہیں کہ بہا پیرانِ سنگِ غم کے کچھ بھانسا</p>
<p>لے تم رہے نہ غم کا وہ سامان رہ گیا باقی ہمارے سر پہ یہ احسان رہ گیا</p>	<p>انہی چمکے دلِ متوجہ ہمارے ہیں حضرت کہینگے یہ وہی آنسو تھامے ہیں</p>
<p>۴۹ جیب کے غرض کر گئے عجب حسان کی حضورِ آقا تھی غلام روئے جو انہیں کئے ذیادین کام کے کچھ یادِ ادا ہوئی قدرتِ امام</p>	<p>۵۰ مولانکا کوئی شے نہیں سکتا بجز خدا زبانِ دو اجمال پہنچے کارِ بلا عجب سے مل کر دے صاحبِ عزت سوتلے کو چھپے ہو یہ دگر ان بجا</p>
<p>آنسو کی قدر کیا علی اکبر کے سامنے نورِ نظر نہ کیا ہمسرا امام نے</p>	<p>قصر گہر بھی خلد بھی کو تر بھی دیتے ہیں راضی جو اسپہ ہو تو ابھی مول لیتے ہیں</p>
<p>۵۱ کیا کیا ہائے اسطے آقا نے کھا گئے کربشے شہید تو صفر کو نہیں لائے بند ہائے باتِ خیر شکستہ نہ لائے اور فاتحین کی مینے نہ کھایا کھائے</p>	<p>۵۲ موتی کے لئے کس کے گھر کو نہیں غلامانِ دوزخ آئے بے اندھے ہوئے الوایانِ خلدِ فخر کی کیا اڑھائے</p>
<p>عابد نے قید ہو کے ہمارے رہائی کی شہزادے نے غلاموں کی مشک کشائی کی</p>	<p>حاصل کسی جناں کو یہ درجے نہیں ہوئے محسن جیب تھکے ہمارے مکیں ہوئے</p>

<p>۴۳ آہنی ذرا لڑنے کے لئے بھی ضرور نہیں تکری نہیں عین میں نہج سفر نہیں لبہ پر ہر پتھر کو نیز ان کا در نہیں باجی میں نازل کھینچ نہیں</p>	<p>۴۲ وہ منو جی پر یہ احسان کا وقت ہے جو تیرے حریفوں اور دشمنان کا وقت ہے نیک کے بہادر چٹوان کا وقت ہے سیرتیں بناؤ شہیدان کا وقت ہے</p>
<p>تم دیکھو کہ شیعوں نے کیا فضل رب ہوا یہ بھی خبر نہو گی اودھیں جسٹرب ہوا</p>	<p>رحمت عزا بہشت میں زہرا ہیں چکی اصغر کی قبر گنج شہدائین بن چکی</p>
<p>۴۴ کونسی زبانوں نے کیا تکرار کیا لبہ کے اس زبیر سے ٹھنڈا ہوا جگر انہی خوش جو ہو کی نیت پر جھکا لکھو اڑا کر آئے لئے لکھ کر</p>	<p>۴۳ سوین اور زور و عزم کا وقت بنا رہا ہے جوں ہی سب ہو چکے لو آگ لڑ رہا ہے روئے نیاز کشہ کا سوئے نے نیارا ہے تباہی کی ست کا وقت بنا رہا ہے</p>
<p>اودھ وقت سے نور چو کے آس پاس تھے گرمی میں پانی پیتے تھے اور زہو اس تھے</p>	<p>کہتے ہیں اس طیش میں غفور الرحیم شیعوں کو نے نجات شرار جحیم</p>
<p>۴۵ فرمایا غلو کو کیا حال ہے اس پر کہ ایک دیکھو حال ہے دور غلو کے ہر ایک کو بھی سن چھیاں جہی نور غلو کے ہر ایک کو بھی سن چھیاں</p>	<p>۴۴ جنتا جو کہ صبر و تحمل نے بنایا جس کے لئے تیری ہر جواں بروہو کہ جگہ کی تیری ہر جواں جنتی ہو گی نا انصاف کے ہر جواں جنتی ہو گی نا انصاف کے ہر جواں جنتی ہو گی نا انصاف کے ہر جواں</p>
<p>وان اس طرح سے پینے کو پانی نہ پاؤ گے کیون تاب آقا قیامت کی لاؤ گے</p>	<p>حد کے باغ رنگ زمین لال ہوئیگا شہید سے ضعیف ہیں کیا حال ہوئیگا</p>

<p>۵۲۱ سکین ہوں نہ فانی نہ غنی نہ فقیر ہوں تکین چاہیہ خاص غلے قدر ہوں نعت دل رسول شہید ہوں نہ نین سخت جناب امیر ہوں</p>	<p>۵۲۰ پتہ پانی در گریح پیاس پچھون کین شہ زری پیاس ابنا ہی ساہر یک کا دیکھ پیاس راستے شاوے تین درج پیاس</p>
<p>کس کا کیا ہے خون جو مجھے قتل کرتے ہو تم لوگ کچھ خداؤ بنی سے بھی ڈرتے ہو</p>	<p>۵۱۹ دم لب پہ ہے پھول رہا ہوں جو اس سے اب آنہ تیر مارو کہ مرنا ہوں پیاس سے</p>
<p>۵۱۸ طوبہ جس کا چل نہال عطا نہیں کونہ جس کا قطر وہ ابرخا نہیں کسب جس کا طاق نہ منہ خدا نہیں کسب جس کا قبلہ قبلہ نہا نہیں</p>	<p>۵۱۷ فانی تو مجھ میں نہیں قصور ہوں فانی تو مجھ میں نہیں کافور ہوں جو بیخ آئے کہ نہیں کافور ہوں اس کا تو پاس کرتے کہ نہیں کافور ہوں</p>
<p>جو کشتہ جفا ہے میں وہ دردناک ہوں جس کا اثر شفا ہے میں وہ خاک پاک ہوں</p>	<p>۵۱۶ پانی ہے بند ظلم و جفا کا دفر ہے وہ آخر مرا گناہ ہے کیا کیا قصور ہے وہ</p>
<p>۵۱۵ میں وہ ہوں جس کا غم طیارین چا تیار جو جی کی مدد ہے سدا میں وہ ہوں جس کا غم طیارین چا تیار جو جی کی مدد ہے سدا</p>	<p>۵۱۴ دراگتے چھین کیا میں چھوٹا دراگتے چھین کیا میں چھوٹا دراگتے چھین کیا میں چھوٹا دراگتے چھین کیا میں چھوٹا</p>
<p>تا حشر یہ شہ نہ لین گئے خدائی کو جو آج حقے بخشے ہیں عباس بھائی کو</p>	<p>۵۱۳ صابر ہوں بیدار ہوں میں کینہ و نہیں یار و مرے مزاج میں دانش شر نہیں</p>

<p>۴۲۶ شوق شائے این خطا کے ہیں آزادین ہم آج حکم خدا کے ہیں جانے دو یہی ہے نور علیہ السلام جہاد میں روضہ فیروز کے ہیں</p>	<p>۴۲۷ بولنے سے اٹھ کے سو تیغ کی نگاہ اور خفا کے لئے کیا رعب و گداز بھجھا چکین انکو اور چھوڑ دینا نہ کر دینا سفید کپے پر دسیا</p>
<p>۴۲۸ دور تھے موہر حق سے نہ آہ بتول سے ہو اللہ ایسے بھگے آل رسول سے ہو</p>	<p>۴۲۹ تیغ دوسر کو کھینچوں کہ سر کو کٹاؤ نہیں مال کی جو رضا ہو عمل میں وہ لاؤ نہیں</p>
<p>۴۲۹ جہاں میں غرض گم ہو چکا ہے کسی خدا کے نور کی منبر چلا رہا ہے ایمان جو جبکی فودہ و فتر چلا رہا ہو تسکین آزار غرض مند چلا رہا ہو</p>	<p>۴۳۰ ٹھٹھکے فتنے صبر تحمل پر آسمان آواز دی یہ الفت غیبی نے آگاہان کتنا ہی حسین خلاق دانش جان دروازہ آج آپ ہیں دنیا و جہان</p>
<p>۴۳۱ باب العلوم جو ہے اسی کا پسر ہو نہیں استاد جبریل کا نور نظر ہو نہیں</p>	<p>۴۳۲ دکھلایا صبر تیغ کے جوہر دکھائے قہر و کرم خدا کا برابر دکھائے</p>
<p>۴۳۲ ہم سب گواہ ہیں کیا آپ کے مصطفیٰ لا رہا ہے جہاد مجاہدین ابا علی ہیں والدہ ہیں ابراہیم</p>	<p>۴۳۳ پہلے سے تھی تو نے ابرہہ پر پہلے سے تھی تو نے ابرہہ پر اور کسی گناہ شوق علی کی سامنے نہ رہا کیونکہ حاکم نے نہ چاہا</p>
<p>۴۳۴ کہئے نہ کچھ کہ اس سے سوا جانتے ہیں ہم پر قتل کیا بھی روا جانتے ہیں ہم</p>	<p>۴۳۵ اکبر کی موت نے گئی طاقت حسین کی کیون تیغ تو کریگی رفاقت حسین کی</p>

<p>۵۵</p> <p>جہان نے سینہ تن کی جگہ بنایا بولی منہ بنایا کھانے کا پیڑی راہ گزنہ سپر بنی تھی تھیں باور و دروہ سپر ہی کہانین پوین تھی جو بیچہ</p>	<p>۵۵</p> <p>بکریچ داغونین آتی چلی گئی نیل ہوا سر نین سماں چلی گئی پیش آگ گائی چلی گئی تہذیبی طبع خاک ڈرائی چلی گئی</p>
<p>جو ضرب کی بلالین تھیں جوشن کے سرگین کڑیاں زرہ کی صورت سنبل بھر گین</p>	<p>سینے میں صاف آتی تھی اور صاب جاتی تھی انداز دم کی آمد و شد کا دکھاتی تھی</p>
<p>۵۶</p> <p>باران ذوالفقار سے آگے گھبے ننگے تھے باریکے ہے باغیچے اس سب میں جابکے مانند سرچ حلقے سپر کے یون ادھر اولاد ہرچ</p>	<p>۵۶</p> <p>طلکدوین بانیاب شمع تھی اور سونے میں غنیمت کی لٹ تھی انہی کے تھکوتہ نیات کی لٹ تھی نچھٹے کھانا اسکے لٹے کیا تھی</p>
<p>یون ابر تیغ ہو گا نہ شعلہ فشان کبھی کھتا ہے اب اس کے نہ برسوں گایان کبھی</p>	<p>رہن نہ کافرون کے فقط حلق پر پھری ہر شہر میں زباؤں نہ مثل خبر پھری</p>
<p>۵۷</p> <p>شکار کو جو عقاب قضا اڈا پنچے جانے تیغ شہ لا قضا اڈا کب سے کچا راجا تہ قبلہ نما اڈا ن بھر گیا یون سپا بجا اڈا</p>	<p>۵۷</p> <p>اس تیغ نے چوٹ لگی گردن عدو آسیب بکے سایہ تیغ آیا ردو دو رخ بکا امر تو سی میں یون درو چلی تھی روح دیکھتے تھے چارو</p>
<p>اُڑ کر سوار سپر عدم و فتن گئے گھوڑوں کے زین شہر پر وازہ بن گئے</p>	<p>جوا کے درمیان تھا بلا سے دو چار تھا پھل سے جو پھل ملا تو عذاب فشار تھا</p>

<p>۵۶۱ چین چین کی طرح چین چین کی طرح اپنی جوارق تنگ زارین سے نکلی گئی زین کھٹک پھرنی تو چین چین کی طرح</p>	<p>۵۶۲ کب تک تباہ ہو کر چین چین کی طرح اپنی جوارق تنگ زارین سے نکلی گئی زین کھٹک پھرنی تو چین چین کی طرح</p>
<p>اکو ادرین پیادو دیکھی صف کے یہ پار تھی منزل اہل سوار دنگی سہر سوار تھی</p>	<p>اپنی ادا پہ آپ ہی اتر لے جاتی تھی جو ہر کی زلف و دوش پہ بل کھائے جاتی تھی</p>
<p>۵۶۳ مصر جدا غلہ نہ خدا جدا اعدائے ساسک نہ توئی اک جدا خود درود دل دیکھو دست دیا جدا لوٹتے تھے کس کے آگے جدا جدا</p>	<p>۵۶۵ تلوار زہر پیوستہ تختہ نشان جو تھی جل علی کے دہانہ پوئی پوئی باب حسام موت باجی طیان پوئی تعلی کی طرح آپ باہر بان پوئی</p>
<p>باقی رکھانہ تیغ نے سر کوئی دوش پر اک شور تھا کہ قمر کا دریا ہے جوش پر</p>	<p>قمر سفر نبرد کا میدان بنا دیا روح کو اسنے غول بیابان بنا دیا</p>
<p>۵۶۴ ابن تھمی شکی برسا کی زندون برلی تھی فوج شام کی گت بازنون پہن تھم سینہ گری تھی ان بون روئے تھے زخم کچھ کچھ حالت لبون</p>	<p>۵۶۶ آٹھون کوئی تھی شین نظ تھی آٹھون کوئی تھی شین نظ تھی آٹھون کوئی تھی شین نظ تھی آٹھون کوئی تھی شین نظ تھی</p>
<p>نے مرنے تھے نہ جینے تھے لیکن سکتے تھے بھگے تھے مرغ روح کے پراڈ نہ سکتے تھے</p>	<p>یان تھی تو ان نہ تھی جو اودہر تھی ادہر نہ تھی پر یہ نہ کچھ کمال کہ کدہر تھی کدہر نہ تھی</p>

۴۰
 اے میرے صاحبزادے جس نے میری نصیحت کو
 قبول کیا وہ میری نصیحت کو قبول کیا
 میں نے اس کو نصیحت کی ہے کہ وہ میری نصیحت کو
 قبول کرے اور میری نصیحت کو قبول کرے

دشمن کا بھی سوال کبھی رو کیا نہیں
قاتل سے انتقام علی نے لیا نہیں

۱۷
تلاش کرو کہ کیا ہے یہ حضرت کو بغیر
چھیننے کے نہ تو جہاد وراثت نہیں

دیکھو کہ ان ہی شراؤ سے تم بچاؤ لو
و آؤ راہ حقین مرا سرا دتاؤ لو

۱۷۵
 سب سے بڑا گناہ
 جو انسان کر سکتا ہے
 وہ ہے کہ اپنے
 گناہوں کو دوسروں پر
 ڈال دے۔

صورتِ لہو میں بھر گئی پر نئے بدن ہوا
صدیاریہ شاہِ دین کا ہر اک عضو تن ہوا

<p>۴۷۴ چھوٹی بجام تخت بر سر تاج عزیزیدار عرش برین سر تاج نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ</p>	<p>۴۷۵ نہ کہ</p>
<p>۴۷۶ سورج گن میں آنکے چالیس دن رہا سورج گن میں آنکے چالیس دن رہا</p>	<p>۴۷۷ سورج گن میں آنکے چالیس دن رہا سورج گن میں آنکے چالیس دن رہا</p>
<p>۴۷۸ وہ چہ چاک وہ چہ چاک وہ چہ چاک وہ چہ چاک وہ چہ چاک وہ چہ چاک وہ چہ چاک وہ چہ چاک وہ چہ چاک</p>	<p>۴۷۹ وہ چہ چاک وہ چہ چاک وہ چہ چاک وہ چہ چاک وہ چہ چاک وہ چہ چاک وہ چہ چاک وہ چہ چاک وہ چہ چاک</p>
<p>۴۸۰ ارکان عرش خالق سبحان لرز گئے مقتل میں لاشہائے شہیدان لرز گئے</p>	<p>۴۸۱ ارکان عرش خالق سبحان لرز گئے مقتل میں لاشہائے شہیدان لرز گئے</p>
<p>۴۸۲ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ</p>	<p>۴۸۳ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ</p>
<p>۴۸۴ چار دن طہ حسین کو شکر نظر پڑا سینے پر ہر حلقہ خیر نظر پڑا</p>	<p>۴۸۵ چار دن طہ حسین کو شکر نظر پڑا سینے پر ہر حلقہ خیر نظر پڑا</p>

۱۴
 میرے کوئے حلقہ میری ہوا کی آواز
 اے زینب! اے کنکریں گے شادنا مارا
 اے زینب! اے کنکریں گے شادنا مارا
 اے زینب! اے کنکریں گے شادنا مارا

۱۵
 سبحان ربك رب العرش العظيم
 والحمد لله رب العالمين

جانا ہے بارگاہِ مینِ حقیقی حقیقہ کو
تم سب کو سونپا ہوں خداے قدیر کو

یا مرقضے علی کرمت بے نہایت است
ہنگام دستگیری و وقت عنایت است

۴
وان کا بیاتھا حلقہ بنی برائے کمالین
حضرت پیر کی آدھن چلنے لگتے دھڑکے
فرمایا یہ سب بیکار ہے تھے نہ اپنی
سب سے پہلے ہی میں

رباعی
بیادان گذشتہ کی خبر خاک نہیں
استطرح گئے کہ اب اثر خاک نہیں
چن چن کے کیا خاک ہنسند و نہ
اے حسرتی تجھے قد نہر خاک نہیں

بے سرو تارے بیخ تو اب تھا منا نہیں
پر یہ بتا سیکنے کا تو سامنا نہیں

--	--

یہابی
دیکھو لگا جوین ہر تابان علی
جان رقت فنا کہ رنگا قربان علی
کہ جاؤں گا دنیا سے نیست دیر
کیسی ہے کہ دست میں زمان علی

یابی
لے نہت ایک تم بھرتے ہیں
کشتہ کی کشتہ کے ان شاء اللہ
سنا عرش شفا بھی ہم نے بین
لے خاک شفا شد تمام

<p>۱۷ یقیناً بان پر کی جانی ہے میر درد و دوان پر کی جانی ہے شانِ خدا عیان پر کی جانی ہے بلند آسمان پر کی جانی ہے</p>	<p>۱۸ حفت پکاری ہی مقامِ حجاب ہے خیوِ جنابِ طہ کی بی جناب ہے خدا آریہ کا یہ باغِ حجاب ہے پیر کے عجب جہرہ بر آہِ حجاب ہے</p>
<p>کر سی زمین سے لیتی ہے گوشے پناہ کے بیٹھا ہے عرش سایہ میں اس رگاہ کے</p>	<p>جاری ہے منہ سے جاریہ فاطمہ ہین ام خندہ مہ جہانگی وہ اک خادمہ ہین ام</p>
<p>۱۹ حورانِ نشتِ خلدین اک بہنام کو دارِ اسلام در چھکا ہے سلام کو بجودِ بینِ حلال ہی بیتِ حرام کو سورجِ شام کو ہی جائز شام کو</p>	<p>۲۰ ہر شستِ روضہ و چمکت کی فخر کو معدوم بان زانیکا ہر گرم دوش کو عینِ کامِ غبارِ کفقت کی گرد کو بائے صاحبِ داف کی ملبون دوش کو</p>
<p>دیکھا کریں کھڑے ہوئے اس ستان کو یانِ بیٹھنے کا حکم نہیں آسمان کو</p>	<p>۲۱ ہم تم یہ جانتے تھے کہ سوتی بین فاطمہ اسکی خبر نہیں ہے کہ روتی ہین فاطمہ</p>
<p>۲۲ چھوٹے لامکان کی فضا اس شان کے جنت کا نام اسکی بزرگی کا شان کے فضل کے سایہ جہرہ پوٹھنے کے بان پر پین جی کاغذ پر پکا جان کے</p>	<p>۲۳ شانِ خلاص علی شانِ فاطمہ حیدر کی جاننا ہے دایانِ فاطمہ روزہ ہر ایک روز ہے ہمانِ فاطمہ سہتی ہے عیدِ فطرین قرآنِ فاطمہ</p>
<p>زائر کو اس حرم کے عیش و نشاط ہے اس کا کچھو تارِ حمت حق کی بساط ہے</p>	<p>۲۴ بہر نماز قوت کی تسلیل کرنی ہین سچ حق میں آپ کو تسلیل کرنی ہین</p>

<p>۴۰</p> <p>خود بے لباس و خالی کی بندہ میں عمر کے جو اس سنگریض کا پوس فاتح ہے ہر شکست در یاد کی جوب</p>	<p>۴۱</p> <p>ابو نعیم غلام شریف کو نری انتخاب تباہی میں کہہ صحیفوں میں آخری کتاب تار و پود آفات میں جھوٹیں گلاب بے غور تو میں فاطمہ رو دین اور اب</p>
<p>استغنی المزاج میں عالم نواز رہیں زیر پر سے مثل ذات خدا بے نیاز رہیں</p>	<p>شاہ زمان وقت سیاح کی مان ہو میں زہرا کے ایک عصر میں شاہ زمان ہو میں</p>
<p>۴۲</p> <p>باغ فک بوجہ غیب تک گائے کیا نیک و مطیع فاطمہ غفار نے کیا حاکم ہر ایک درد کا فغان نے کیا زہرا نے جو کہا وہ ہر آواز کیا</p>	<p>۴۳</p> <p>افت خدا کے بعد جیب خدا کی ہو منصف کے آگے بھی دلا کبریا کی ہے پروردانہ فاتحہ کی شکایت جفا کی ہے اینا نقطہ جدائی خیر اور اکی ہے</p>
<p>صادق سے اس بیان کی صحت حصول ہے روشن و عالے نور سے شان بول ہے</p>	<p>آب و غذا کی فکر نہ سونے کا دھیان ہے آنکھوں میں شکل باپ کی رونے کا دھیان ہے</p>
<p>۴۴</p> <p>خج جو گو کا قدرت پروردگار ہے دل رازدار خلوت پروردگار ہے سربان شمار رحمت پروردگار ہے تین خاک اطاعت پروردگار ہے</p>	<p>۴۵</p> <p>نہیں کیا جو کسی نے کھلا دیا کچھ عزمین کچھ غنائے فرادیا غمن میں کہنے آئے جو اپنی بلایا نظمہ بیا اور آنکھوں میں دریا بیا دیا</p>
<p>تسبیح سے عیمان شرف فاطمہ ہوا ذکر خدا کا فاطمہ پر خاتمہ ہوا</p>	<p>تسبیح سے کس سے فاطمہ کے شور و شین کو زہرا کے بعد رو کی ہیں زینب حسین کو</p>

<p>۱۳۰ کرم قلین زیادہ سے خفاں ہوا کچھ نہ دل سے جگمگاؤں ہوا روئے چشم کی ہوئی خون نشان ہوا تپ رہے نبضوں جلیں خون ہوا</p>	<p>۱۲۹ کتنی بے چین فاش ہوا ہمسایان کتنی بے وقت ہوا دیا مصطفیٰ تو ہے موقوف ہوا اوسکے عوض تو اپنی زیارت کے شاد ہوا جب سے میں پی ایسی کیکڑہ لگاؤ ہوا</p>
<p>جب فاطمہ نے ہا سے پد رکھنے آہ کی ہلنے لگی خراج رسالت پناہ کی</p>	<p>اب میں ہوں اور ہر ایک حقارت کے حق مجھ بے پد کی خاک زیارت ہے صاحبو</p>
<p>۱۳۱ فتنہ کنیز فاطمہ کرتی ہے بیان گھٹے ہووا جازہ ہم پر کا جب ان بیچی کی ٹھہری رہی غلامیہ جہان کس ہفتہ رات ان میں جہان جہان</p>	<p>۱۳۰ اقصیٰ بندہ فتنہ کے دن آٹھواں ہوا انیل پویش خلعت نکسے جہان ہوا بان نہر نہ جھو باقمریان ہوا یہ اس طرح کہ وہ کا گیا گمان ہوا</p>
<p>دیکھا جو میں نے جھانکے تو آنکھ بند ہے آواز آہ آہ کی دل سے بند ہے</p>	<p>یہ شکل ہو گئی تھی عزائم رسول کی پھیانی بیٹیوں نے نہ صورت بتول کی</p>
<p>۱۴۰ بیچے پکارے تھے کہ شہر بار آؤ رات نہ اتنا رو غلاموں پر کھاؤ بابا کمان گئے ہیں لالہ بین ہم بناؤ جہر کر تے پھلنے ہیں نین کے لگاؤ</p>	<p>۱۳۹ وہ وقت خاموشی وہ اندھیرا اور آؤ شہر بار آؤ گئے کیا نہ دیکھ دیکھ کر زینب جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں حلائی وہ کہے جہاں جہاں جہاں</p>
<p>نانا کے بعد ہائے یہ بقدر ہنس ہوئے سب اک طرف حضور کے بھی پیار کم ہوئے</p>	<p>مان میری کیا ہو میں میں فاق سے ملوں ہوں مڑ کر پکاریں آپ میں ہی تو بتول ہوں</p>

<p>۵۱۹ غصیبانِ کربنِ جہاںِ فتنہ کجاں نن زارِ مود کے تنگیا تھا صولتِ لال ہاتھ کے نیل سینے پر دیکھو لال منہ زارِ مودِ مظلومِ شہیدانِ کرباں</p>	<p>۵۲۰ خدیجہ کھڑے عینِ نیل کی آجاس بچ کی جھنجھکی پیدل کے حواس دینج عبا خورشیدِ پاکِ ابدِ اداس غلمانِ حورِ جن پر ہی پرچہِ پاپاس</p>
<p>روحِ چلین مزارِ رسولِ انا م کو جس طرح شمع گورِ غریبان ہو شام کو</p>	<p>غل تھا کہ سب کے دل کو ہلاتی ہیں فاطمہ قبرِ رسولِ پاک پر آتی ہیں فاطمہ</p>
<p>۵۲۱ انہی فاطمہ کے نکلنے سے ہو گیا طوفانِ لوحِ اشکائے دل سے ہو گیا بزمِ زباناں بختوں کے لئے سے ہو گیا ماجرِ فلکِ معلیٰ کے چلنے سے ہو گیا</p>	<p>۵۲۲ ہنسائیں غفون کے پر سے گر دیتے زور دے منہ پر کے دایاں ڈھک دیتے بچے چرب غلے اپنے گھر کے بھج دیتے</p>
<p>حوالہ سے قبرینِ مہدِ ڈھانے لگی آدمِ لحدینِ ترپے زمین کا پنے لگی</p>	<p>کشتی تھیں فاطمہ کے پدر کا یہ شہر ہے نامحرموں نے بی بی کو دیکھا تو شہر ہے</p>
<p>۵۲۳ جزائشِ لون آکھنیں ہر غنی غار گر ریزہ لپکتی تھی قدوموں سے بار بار تھا تھی تباہا گریبانِ تار تار دلِ تخاصیبِ اریہ دہی تھی زار زار</p>	<p>۵۲۴ پیرِ بینِ وقتِ مہرِ برا کا خدا ب دن کو پھر ایسا یوں زیب ہے غضب بقصدِ آتی قبر پر وہ سنتِ تعب کیسے گھر کی کہ تھی قبرِ رسول ب</p>
<p>جب آہ کی زوچا رطرتِ بلیان گرین تھرا کے یان گرین کبھی شش کھا کے دان گرین</p>	<p>تربت کے گرد پھرنے سے طاقت ہو کھٹ گئی لیکر بلا میں قبر سے زہر الپٹ گئی</p>

<p>۵۲۵</p> <p>جلانی آہ وادہ ابتاد و محبتدا نورالہ والبتاد و محبتدا شاہو کے شاہ والبتاد و محبتدا واسیادہ والبتاد و محبتدا</p>	<p>۵۲۱</p> <p>تسلیمیری لے دینا مدار لوڑ تربت پو اپنی تم مجھے صدقے اقرارلو فریان تسلیم ہوں خبر دل نکارلو میتان ہوں کہ فاطمہ کبریا کجارلو</p>
<p>بابا بول آئی ہے نسیم کے لیے اٹھے نسیم بیٹی کی قنطیرم کے لیے</p>	<p>پوچھو یہ تم مزاج تھارا بخیر ہے لو نڈی کے کہ حال جدائی سے غیر ہے</p>
<p>۵۲۶</p> <p>گدڑے تین ٹھکان زیارت نہیں ہوتی اسخ نصیب کوئی خدمت نہیں ہوتی نمبر ہر سو ناو غلط نصیحت نہیں ہوتی سجین جی بنا جا بخت نہیں ہوتی</p>	<p>۵۲۷</p> <p>دل کسکا غم میں کچھ لوٹھان نہیں وہ کون تم کے چین کہ آہ و فغان نہیں زہ کون آہ و غم میں کسک لیں وان نہیں منسوہ کون آہ و غم میں کسک لیں وان نہیں</p>
<p>حضرت کے منہ سے دھی خدا بھی نہیں سنی جبریل کے پردن کی صدا بھی نہیں سنی</p>	<p>خالق کے بعد بند و نکے جو کچھ تھی آٹھے بیوون کے پردہ دامیہ نور کے باپ تھے</p>
<p>۵۲۸</p> <p>جگر وہی ہو گھر سے ہی ایک تنہا نہیں نار سے وہی ہے ہو ہی ایک تنہا نہیں نیکے وہی ہے ہو ہی ایک تنہا نہیں کچھ ہے یہ ہو ہی ایک تنہا نہیں</p>	<p>۵۲۹</p> <p>خوابان ہر کیم اور اس کے چین کی ترسم بننے میں کچھ نہیں حسان ہیں تیوں میں کچھ نہیں نہی بند کرنے میں کچھ نہیں</p>
<p>دیتے ہیں سب دعا کہ شفا پائے فاطمہ اور فاطمہ یہ کہتی ہے مرجائے فاطمہ</p>	<p>بے حس کے تھاری زیارت نہ ہو نیکی ہو گی وہ کون آنکھ جو تم پر نہ رو نیکی</p>

<p>۵۴۳ شکر استغاثہ خاں دوسرا بن دوسرے مضمون گری و دوش عجا در دایہ کو اٹھایا تو اسے دایہ مصیبت پہلو شکر لائے حسین جبار</p>	<p>۵۴۲ کیا کیا گلزارن میں گٹھا منم خفا ہوا کیا کیا کفر حق میں بندہ شکل کتاب ہوا غن خفا خدا کا شیر اسیر خفا ہوا نصیر الامم کہنے لگے ہی جو یوں کیا ہوا</p>
<p>دریا ہو کے دیدہ حق بین سے ہنگے اللہ رس صبر شکر خدا کر کے رہ گئے</p>	<p>رسی گلے میں ہے ستم تازہ دیکھنا ایمان کی کتاب کا شیرازہ دیکھنا</p>
<p>۵۴۴ اس بھی ظالموں نے خوف خدا کیا اس پر قتل تا تب خیر الورا کیا سامان حضرت شکر لائے کیا زبوں گرو حضرت پہلو سے خیر لائے کیا اچھا علاج پہلو سے خیر لائے کیا</p>	<p>۵۴۳ پہلو چو بہ کفر میں وہیں کجا کیا دیکھا ہی کی قبر کو اور آیا پیر کیا یوں کہنے لگے درو جو بارون کیا نکال لائے خچر خور نیکو کیا</p>
<p>گھر سے کندہ درخبر کو لے چلے چادر گلے میں باندھ کے حیدر کو لیچلے</p>	<p>اعجاز سے رسول کے روشن جہان ہوا سینے لحد سے دست مبارک عیان ہوا</p>
<p>۵۴۵ بلا فحکمت بندہ چھان پان علی قدرت پکاریں زبان ہون علی کی غرض موت ہے گنج ہبان علی دل نہ کہا میں صبر کا فدا بان علی</p>	<p>۵۴۴ آئی نذر اسے یہ جارا ذریعہ حیدر زین اس پر شیر اسیر ہے تم سب غلام ہو یہ تھا لا اسیر ہے کیا ہے کہ دست خدا کو تکیا ہے</p>
<p>بیجا نہیں گلے میں گرہ ریمان کی ہے ہشیار یا علی یہ گھڑی امتحان کی ہے</p>	<p>شر کرتے ہو برا درخبر اور اسے تم کیون بت پرستو پھر گئے آخر خدا سے تم</p>

<p>۵۶ غنیمت غنیمت کیا تھا جس سے کتنی خلق صاحبِ باغی کے منہل کے وقت ہونے سے قریب بندہ رہا یہ سولے ولی کے</p>	<p>۵۷ سب سے تھے کہ ہوا خوش جا دیکھا زبانِ لہریہ میں برہنہ اور ام سلمہ روضہ پیغمبر خدا پیوستہ بھانے فاطمہ کا دوا صیبا</p>
<p>۵۸ اول مدد سے خوش دل آدم کو کر دیا پھر غنیمت سے تکویم سے جہانم کو کر دیا</p>	<p>۵۹ زہرا جموش آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے جامہ رسول پاک سر پہ دھرے ہوئے</p>
<p>۶۰ کہیں کہیں پہلے دان کی باجیل کیا ہے کون قرین سے بری بدل کس بندہ کا عقدہ ہوا ہے اسے کی عطا کا عقدہ ہوا ہے اسے</p>	<p>۶۱ جوین قریب کاظمِ عودہ جناب بچہ بین مصطفیٰ کے کیا ہے خطیاب رہیں میں کہ صابر و کرم لون بال کہ ہوتی ہوئی ہیں</p>
<p>۶۲ اوریت میں خدا نے اوشنطیا کہا انجیل میں جو نام لیا ایلینا کہا</p>	<p>۶۳ دنیا تباہ ہوگی مرا گھر ٹوٹ گیا بس بس بہت گلامے والی کا گھٹ گیا</p>
<p>۶۴ تشریحِ کائنات کی کیا تفسیر علی تفسیرِ انما کی کیا تفسیر علی تفسیرِ لا فتا کی کیا تفسیر علی تفسیرِ ہر دعا کی کیا تفسیر علی</p>	<p>۶۵ کا بی بی سب سے جنت میں خدا دیار میں سب سے بیکار میں خدا نظمِ آہ فاطمہ اُٹھ اٹھ کے کی ادا کھولا رخا الفتون نے گلہ سے ہوا</p>
<p>۶۶ گنجینہ علوم خدا داد کون ہے جبرئیل سے فرشتے کا استاد کون ہے</p>	<p>۶۷ گھر کو روانہ سیدہ فاطمہ کش ہوئیں آتے ہی گر پڑیں صفِ اتم بخش ہوئیں</p>

<p>۵۵</p> <p>قرآن کی شہادت میں دین بے ہمتی نہ پورے وقت کی نواہی پر نہ پورے وقت کی نواہی پر نہ پورے وقت کی نواہی پر</p>	<p>۵۵</p> <p>مخبر و خبر کا خبر دے کی خبر دے کی خبر دے کی خبر دے کی خبر دے کی خبر دے کی خبر دے</p>
<p>رویت تھی جس پر سے وہ سر پر ہائیں دیکھو میں گھر میں رہنے بھی باقی ہوں یا نہیں</p>	<p>کھانے کا کوئی وقت نہ سونے کا وقت ہے جو وقت ہے وہ آگے رونے کا وقت ہے</p>
<p>۵۶</p> <p>کیا کیا ہوں میں خوش کام کا درد کیا کیا ہوں میں خوش کام کا درد کیا کیا ہوں میں خوش کام کا درد کیا کیا ہوں میں خوش کام کا درد</p>	<p>۵۶</p> <p>ہاں ہاں کے چاروں بنیاد کی غرا ہم تو نہ ایسا روئے نہ پتے نہ کی غرا ہم تو نہ ایسا روئے نہ پتے نہ کی غرا ہم تو نہ ایسا روئے نہ پتے نہ کی غرا</p>
<p>دوام اور آہ وہ غربت بتول کی محسن کا جسم اور سہ ماہی رسول کی</p>	<p>الزام کوئی دے نہیں سکتا بتول کو سمجھاتا ہوں میں خیر تیم رسول کو</p>
<p>۵۷</p> <p>نکھنے پر کا نام لیا اور دیا نکھنے پر کا نام لیا اور دیا نکھنے پر کا نام لیا اور دیا نکھنے پر کا نام لیا اور دیا</p>	<p>۵۷</p> <p>بابر سے رضی گئے گھر میں جھکے بابر سے رضی گئے گھر میں جھکے بابر سے رضی گئے گھر میں جھکے بابر سے رضی گئے گھر میں جھکے</p>
<p>صرف نہ آہ میں نہ بکا میں نہ میں میں بے غش ہوئے افاقہ نہ تھا شور و شین میں</p>	<p>قابو میں موت ہوئے تو مر جاؤں یا علی بابا کا سوگ لیکے کہ مر جاؤں یا علی</p>

<p>۵۶۴ حیدر کا اس بن سچکوی ہوا جلد بیت اخن بنایا نصیبین جلد کھا ہوا تھوٹا تمام سے شینکا ہر وان جائے روایا کرتی تھی جلد</p>	<p>۵۶۱ پیری طرف سے اہل نیکو دیکھام کو گونا گونی رخصت ہے صبح و شام دو چار دن تھارے چلے میں ہر مقام بیکسی دھوم ہو چکی ہے ہر نام</p>
<p>۵۶۳ ہنگام شام حیدر گرا رہے تھے روح بنی کی دے کے قسم انکولاتے تھے</p>	<p>دل جھکا مردہ ہوا دے جینے سے کام کیا بابا سدھارے مجھکو دینے سے کام کیا</p>
<p>۵۶۵ اکدن نگاہ کرنے میں کناشا ہوا مطخ ہے تیرا آرد جو ہے کنہا ہوا نیلاد ہی میں یوں کہنے کی ہو جی صیلا دیے ہیں کہنے کی ہو جی</p>	<p>۵۶۲ روشنے میں اختیار نہیں پر نہیں دیکھو سے نہ تو کہتے کجا پر نہیں اسیداروت کی آٹھوں میں نہیں سزنا م کو پی تو چرخ سحر ہون ہیں</p>
<p>۵۶۶ پوچھا کہ اتنے کاموں کا جو فضل آج ہے اسوقت کچھ بجاں تھارا مزاج ہے</p>	<p>ما تم ہے غیر کا کہ تھا سے رسول کا پر تم کو ناگوار ہے رونا بتول کا</p>
<p>۵۶۷ بہین آج رات کو ہوا جی جی جی کل میر کا راز میں خود ہے جی جی غنت کا میر جی جی ہو کا ہے جی جی نیلاد دھلا دیا ہے پرتیاں</p>	<p>۵۶۸ کج جی کا سیکے کل جی جی جی پہی نصیب کیا کہ الزام آجین ہم کیا پچھلے تھکے سے اتم کی جی جی بہ زنی بول سے اتم کی جی جی</p>
<p>کرتے بھی دھوئے تو ت بھی کل تک دھو چلی سہرا نہ دیکھا ایک ارمان بے چلی</p>	<p>بیجا تھاری خیفکی ہے میں روؤں گی کچھ ہو مے توجی کو لگی ہو میں روؤں گی</p>

<p>۵۶۵ چھلے کو روکے لئے جو سوئی میں لکھن کیونکر موانعین مصوبہ سے بھی توئی ہوئی بی چھلے سے بھی عسرت کا تم زبان پہ لاکھن سے بھی وچھالباں لکھنا ناچھی غذا سے بھی پیا جب پین مطلب کی آویں</p>	<p>۵۶۶ محسن کو میرے اپنے گلے سے لگاتے ہیں بہلاتے تھے نہ رو تری مانگو بلاتے ہیں</p>
<p>۵۶۷ دنیا کے مال جاہ و نام نہ نظر نہ کی فریادیں ایک شے کی بھی مجھے نہ کی پان صبر سے جہان میں کی ہے نہ کی فائے گئے اور نہ پندیر نہ کی</p>	<p>۵۶۸ یان غاصب فذک نہ کبھی آنے پائیگا یان تازیانہ تجکو نہ کوئی لگائے گا</p>
<p>۵۶۹ وہ بولی کہ تیرا زاری ہی ہے نہ کی فریادیں وصیت اول پاب نظر ہر جہ پر کہ عیبی آپ ہیں پر سبطین حضور کے ہیں بازہ جگر</p>	<p>۵۷۰ رو کر کہا علی نے ہمیں عذر خواہ ہیں دانشرے تصور ہو تم سب گواہ ہیں</p>

<p>۵۷۴ سب کی زبان اکلی سر جاب سب کی زبان اکلی سر جاب سب کی زبان اکلی سر جاب سب کی زبان اکلی سر جاب سب کی زبان اکلی سر جاب</p>	<p>۵۷۵ بولی کہ با علی بیگیا کا دوست ہے بولی کہ با علی بیگیا کا دوست ہے بولی کہ با علی بیگیا کا دوست ہے بولی کہ با علی بیگیا کا دوست ہے بولی کہ با علی بیگیا کا دوست ہے</p>
<p>یہ دو لون ہیں سپرد جناب امیر کے جوشن ہیں آپ سے صغیر و کبیر کے</p>	<p>ہم نہیں رفیق نہیں مہربان نہیں یہ وہ جگہ ہے کوئی کسی کا جہان نہیں</p>
<p>۵۷۶ والی تیریم کو چکا بوتا ہوں جناب چلا کے انکی بات کا دنیا نہ جناب چلا کے انکی بات کا دنیا نہ جناب چلا کے انکی بات کا دنیا نہ جناب چلا کے انکی بات کا دنیا نہ جناب</p>	<p>۵۷۷ وہ آہنی مکان وہ اندھیلو آدھ پیلے پہلے پہلے وہ جی سے دینے کا سفر پیلے پہلے پہلے وہ جی سے دینے کا سفر پیلے پہلے پہلے وہ جی سے دینے کا سفر پیلے پہلے پہلے وہ جی سے دینے کا سفر</p>
<p>زینب سے ہوشیار کہ نازوں کی پالی ہے اور دوسرے حسین کی یہ رونے والی ہے</p>	<p>کسکو کوئی پکارے کہاں جائے کیا کرے آسان سب پہ قبر کی مشکل خدا کرے</p>
<p>۵۷۸ عشق ہم یہ سچے شکو اٹھائیے اور یہ کا نشان کسی جا بیتا ہو اور یہ کا نشان کسی جا بیتا ہو اور یہ کا نشان کسی جا بیتا ہو اور یہ کا نشان کسی جا بیتا ہو</p>	<p>۵۷۹ اکتھار شان میں فرائض تھی پیر تربت میں ہے شیعہ بھی لیتے ہیں پیر تربت میں ہے شیعہ بھی لیتے ہیں پیر تربت میں ہے شیعہ بھی لیتے ہیں پیر تربت میں ہے شیعہ بھی لیتے ہیں پیر</p>
<p>آنکھوں کے آگے قبر کی تنہائی پھر گئی موتی کی اک لڑی تھی کہ آنکھوں کے گر گئی</p>	<p>مردے کو زمین بیکس بے یار ہوتے ہیں زندہ دن سو آفس کے یہ طلبگار ہوتے ہیں</p>

<p>۵۵</p> <p>اسے میری کنکش نئی دار والدہ کنکشی آبرو میری سر دار والدہ اسے میری مبارک نئی ناچار والدہ</p>	<p>۵۵</p> <p>میری چرخ قمری پر جلایے میری پری سے نانا کی صفت جلایے پلو کا در کیا ہے یونہی ہے کچھو کچھو نین نین تلخ لونا پڑ جائے</p>
<p>۵۶</p> <p>نانا کی سوگوار کو تازہ حساب دو امان جواب دد میری امان جواب دو</p>	<p>۵۶</p> <p>کیون آپ کھولتی نہیں چشم پر آب کو کیا غش میں دیکھتی ہیں سالت آب کو</p>
<p>۵۷</p> <p>ہم سانسے غریب کیلئے پڑھتی ہیں ہم کتے میں آتے ہیں مزار ہم ہونے ہم فاطمہ کوادی جمع نیت ہوا دینی کم نہو صاف کپڑے میں آتے ہیں آتے ہیں</p>	<p>۵۷</p> <p>ہم سانسے غریب کیلئے پڑھتی ہیں ہم کتے میں آتے ہیں مزار ہم ہونے ہم فاطمہ کوادی جمع نیت ہوا دینی کم نہو صاف کپڑے میں آتے ہیں آتے ہیں</p>
<p>۵۸</p> <p>اتنا زاونے کھلے کہ احسان کچھو نہیں جو مجھ کو روئے سے روئے دے دے کچھو</p>	<p>۵۸</p> <p>بی بی کو گمان کا بتا دوں کہ ہر گین یہ تو نہیں زبان سے نکلتا کہ مر گین</p>
<p>۵۹</p> <p>نہا گاہ الے کہ روئے شاہ او صبا نہل خطا خانہ خود عجبے میں کیا ہنس بخت بخت بخت میں کا کفن دیا سجے زور سے ہوا بات پھنسا</p>	<p>۵۹</p> <p>نہا گاہ الے کہ روئے شاہ او صبا نہل خطا خانہ خود عجبے میں کیا ہنس بخت بخت بخت میں کا کفن دیا سجے زور سے ہوا بات پھنسا</p>
<p>۶۰</p> <p>بوسے کفن میں کھول کے زخماں فاطمہ مشتاق آؤ دیکھ لو دیدار فاطمہ</p>	<p>۶۰</p> <p>کیا جانتی تھی وقت یہ ہوا انتقال کا باعث سوا ہے یہ میرے رنج و ملال کا</p>

<p>۵۹۱ کینہیں کینہیں خنجر زخمی جھجکے جھجکے پتھریں بھانج ایک ایک کون کنڈھ غم جو لالہ نیکوئی دہ دہ دہ دہ دہ دہ</p>	<p>۵۹۲ یونہی گئے دلع یکسو دہ بیکنا ننھے ننھے جھجکے کیا آخری کیم جھڑوہ میت جھجکے جھجکے تھوڑی پان کہ بندھن</p>
<p>کھڑین علی محمدین بنی تھر تھرا تے ہیں بن مان کے بیٹے مانکے جنازے پر آتے ہیں</p>	<p>عاشق کو بے لے ہوئے کس طرح کل پڑے زہرا کے دونوں ہاتھ کفن سے نکل پڑے</p>
<p>۵۹۳ شمع سے کر تونے ہیں گریبان چاک گیسو طے ہیں ڈالے ہوئے بن سر و نیچا نذر یکسو کہ والدہ کے غم سے ہون ہلاک جاری زبان بوجھ نوحہ ہے درزاک</p>	<p>۵۹۴ باہین گھٹنے میں پلٹ پڑیں اور سینہ سے لپٹے تھے جھجکے کونہ بن آنکھیں دی علی کو ندا ادا میں روتے ہیں ہر فلک اک لپٹی ہو میں</p>
<p>جاتی ہو تم نبی کی زیارت کے واسطے امان غلام آئے ہیں رخصت کی واسطے</p>	<p>تسکین عرش اعظم رب ہدا کرد بیٹو کو مان کی لاش سے جلدی جدا کرد</p>
<p>۵۹۵ خنجرین خنجرین خنجرین خنجرین نانا جہان کی خنجرین خنجرین کتنا زانچون کا پایا ہے جے جیت بابائے قتل کی ہوناز دین پتھرت نانا جہان کلو ہوا کی کی</p>	<p>۵۹۶ ستم چکر پڑے بے مروت ستم چکر پڑے بے مروت ستم چکر پڑے بے مروت ستم چکر پڑے بے مروت</p>
<p>شفقت کا اٹھ اپنے سر سے اٹھا لیا ایک والدہ تھیں پاس انھیں بھی بلا لیا</p>	<p>باہین نکالو دفن میں اب دیر ہوتی ہے آئی ندا کہ روح نہیں سیر ہوتی ہے</p>

<p>۵۹ اب بندہ کے پیش رو عرض کر دیر بایسیدہ تھیں منعم خالق تدبیر بہر سول ایک پی حضرت امیر مہر بند اٹھی والدہ ذاکر حقیق</p>	<p>رباعی صل عقد و نکو شاہ بل تار کونین حق بندگی حق کا ادا کرتے ہیں ارابھی جلا یا بھی نصیری کو دیر بندے ہیں مگر کار خدا کرتے ہیں</p>
<p>فرمائیے یہ لطف کہ وہ رنگار ہو حلہ کفن ہو روضہ رضوان مزار ہو</p>	
<p>رباعی مراغ نجیبان کے شکلیک نہیں خود کار کا تر کا شب تاریک نہیں توبین کے قریب یہ ظاہر ہے دیر اتنا کوئی اللہ کے نزدیک نہیں</p>	<p>رباعی شیرین غنی ہمیشہ کام آتی ہے حق کہنے سے بان تھک کا اپنا ہے گوشت خور غریب سے کر کے پیر کیسے دیر و در کہ سلام اپنا ہے</p>
<p>رباعی کھانے کا مرقظ زبانی بھلا باقی سامان عیش فانی بھلا چاہا تھا کہ ہاتھ دھوین دیا ہے پیر تینا بھی نہ اس کنوین میں اپنی بھلا</p>	<p>رباعی جب کشور دین خزانے آباد کیا حیدر کو امر کل کا ایسا کیا بیعت سے علی کی بیونوں کو حق نے ہمست گم دیکھ ارشاد کیا نام شد</p>

<p>۴۷</p> <p>نہاں باغ خلدین بیاں نہی تر جبریل غنطریہ نہیں لوئے جاوے زہرا سمنین روئی تین آنکھ جاوے صدجاک قحطی کا دوبارہ ہو اجاوے</p>	<p>۴۸</p> <p>تو تھی تھی صوفی غنیمت میں استعدا دوسرے نام ایک بیابان تھے سر اوس ایک میں حسین لاشوں میں تر حضرت توحید میں قضاوی دھرم</p>
<p>مرقد میں حال غیر ہوا ابو تراب کا عقرا گیا مزار رسالت آب کا</p>	<p>ناشاد نامراد بہتر بڑے ہوئے اور پہلو دشمنین قائم واکبر بڑے ہوئے</p>
<p>۴۹</p> <p>کو کھینچنا ہوں آج میں تصویر کشی نقل کی سب سے پہلے کرو گواہ پساختہ زبان سے کلن سے گواہ راز ہم جہاد گواہ سے ساتھ آہ آہ</p>	<p>۵۰</p> <p>اشتر میں تخت سلطان کو بلا صغیر پر ایک لہجہ تو اکبر پر دوسرا سب سے پہلے کہتے تھے سرور کھیل پنا انست در حنین کی کھیل پنا</p>
<p>سرخی میں مثل گل جو عیان گرد راہ ہے اوس باغ میں نسیم محمد کی آہ ہے</p>	<p>میٹوں سے بعد مرگ محبت جاتے ہیں گویا کہ ادنیٰ کو تیر و سان سے پکاتے ہیں</p>
<p>۵۱</p> <p>آدھونڈن کہتے ہیں بے جا اپنی جی بندوق میں پھرتے ہیں بے جا گواہ کی سب سے پہلے گواہ گواہ کی سب سے پہلے گواہ</p>	<p>۵۲</p> <p>لیکن جانتے ہیں انہی بے جا سینہ میں لے کر تیرے ہی لے گئے ہیں گردن میں جی تو اور لے کر گیا جی نہیں لاش سے پہلو کا یہ ستم</p>
<p>کیسی محیط عالم ہستی تھی بیکسی باران کی طرح اُن پر برستی تھی بیکسی</p>	<p>میٹوں پہ آج رکھتے ہیں سرور کرم سی ماٹھ کلے گا ساربان لعین کل ستم سے ماٹھ</p>

<p>۱۲۴</p> <p>زہرا سر خانے لاشہ نہ تھی بختیگر کے گھر سے سیاہ چہرے ہوئے اور تہہ نہ بیچھی ہوئی تھی خاک صدقہ خاں جاگیر میں سے خونِ شاہ کا چہرہ پہنچا</p>	<p>۱۲۶</p> <p>اوس سے جناب علی گری تھیں کلام اے راہزین جو عجب کا مقام تیرے کلام کے جگے یہ چلی حسام مادر ہوں اس شہید کی ہر جاں نام</p>
<p>کستی غنی حشر میں جوین ناشاد جاؤں گی خانی کو خون بھرا ہوا چہرہ دکھاؤں گی</p>	<p>قربان اسکی لاش پہ ہونے کو آئی ہوں غربت پہ اسکی خلد سے رونے کو آئی ہوں</p>
<p>۱۲۵</p> <p>جلد کے فاطمہ بھی گری تھی بکا دینا تھا انکو لاشہ پیر بہ صدرا امان نہ رہا صبر کا سہم نہ بڑا لاؤ خدا میں سر کو خوشی کی کیا فدا</p>	<p>۱۲۷</p> <p>گنگے سے اب لاؤی خبر بے گنج اسباب پہلے لوٹ لاش حسین کا تھیں بن گئے جمع ہوا لشکر حجاز</p>
<p>پیدا ہوئے تھے ہم تو مصیبت کی واسطے سب بہل ہے بخشش امت کی واسطے</p>	<p>زہرا پکارتی تھی کہ فریاد یا غلے بیٹا تھا ارا لٹا ہے ابداد یا غلے</p>
<p>۱۲۵</p> <p>بہر جو کوئی کرتا تھا اس میں گذر آواز گر یہ کان میں آئی تھی پشیر کشتا تھا اپنے دل سے وہ تمام کہ جگر آباہو ج کون بیاہین لوجہ گر</p>	<p>۱۲۷</p> <p>فریاد فاطمہ کی نہ اعلیٰ پہنچی اسباب ہلنے لگا شکر تیرے پونی بعد فنا یہ بعثت اہل تم پونی بیتہ کی کے کھول لی تیرے حیدری</p>
<p>لاشوں کے آس پاس کوئی توجہ نہ کریں یہ کون رو رہا ہے کسی کو خبر نہ کریں</p>	<p>پیرا ہن رسول خدا لے گئے لعین سے عمامہ تن سے قبائے گئے لعین</p>

<p>۵۲۵ زینب کے پاس سے عین بیچے گئے خجہا کمان سے لڑی ہوئی دولت کمان زینب کے روئے بوی کے سوا کون دولت کمان سے کوئی نہیں</p>	<p>۵۲۶ یونان کا شہنشاہ دزدوں کے گھر گیا اور چھین کر مریض کے بستر کو لے گیا بان تک کہ گاہوارہ اور صغیر کو لے گیا خجہا کمان سے لڑی ہوئی دولت کمان</p>
<p>محتاج ہیں فقیر ہیں دل درد مند پانی بھی تین روز سے پیاسو نہ بہند</p>	<p>باؤ سے چھین لے گئے مسند امام کی سرکار لٹ گئی شہ عالمقام کی</p>
<p>۵۲۷ تم لگتے تیرا حمد و زہرا کا مال کیا پونہ تھے بول کی چادر میں جا بجا باشادہ نامراد کسی نسبت مصطفیٰ دولت پر کسی آج نیا حادثہ ہوا</p>	<p>۵۲۸ نہ مہین کا سینہ سے اپنے گانگہ جھڑجھڑ کان ہو گئے کرتے اور بن نہ کالون کے درد اور ہی منظر وہ گھر انچہ پر کو کرنے لگی پانی پیر</p>
<p>رن میں پڑی ہوئی ہی بھلا بھول کی دشت بلا میں لٹ گئی دولت رسول کی</p>	<p>طفلی میں اوسکو داغ دکھا یا شری نے روٹی جو وہ طمانچہ لگا یا شری نے</p>
<p>۵۲۹ ادارہ دولٹ پر غصہ دہانے مہر آل نبی پر ٹوٹ پڑا آسمان غم سفاک چھین لے گیا بچہ چادر مہر عربان نے جو سر لے گیا بچہ چادر مہر</p>	<p>۵۳۰ کسی نے زینب کو سر کی لٹا چھینی کسی نے چلنے خوف کے لٹا انکونی کا پانی کی طرف کی بچہ چادر مہر نفس نے بچہ چادر مہر کی لٹا</p>
<p>بچہ پر دہ کر دیا جو عدو کی سپاہ نے بالون سے منہ چھپا لیا ناموس شاہ نے</p>	<p>کیا کیا ہمیں ستاتی ہوا امت رسول کی زینب کے سر چھین گئی چادر تہول کی</p>

<p>۵۳۱ خوشنشان بن نازق بن مال خلعت ہو چکوا یہ تلمیذ کمال قرآن میں جگہ اپنی شان ہو ادا</p>	<p>۵۳۲ تاراج ہو چکے خیمہ انام زنجیر طوق لکے علیہ کنان تاجا نہ ہے سر جو چکا کر کیا کام</p>
<p>۵۳۲ وہ بیہیمان اسیر ہو کین فوج شام میں یمن سب کے سر کھلے ہوئے بلوئے عام میں</p>	<p>۵۳۱ بڑی ہے میری حق میں سعادۂ کمال آیا ہے اٹھ بخشش امت کا سلسل</p>
<p>۵۳۳ آگ خیمہ نہ دینا پھین اب تھک سار گیا ہاویں ہین عالم سیاہ تھا نگہ ہر شاہ ہین</p>	<p>۵۳۲ زنجیر طوق لکے علیہ کنان تاجا نہ ہے سر جو چکا کر کیا کام</p>
<p>۵۳۳ کچھ غم نہیں جو خاق عالم کفیل ہے لے نار یہ آگ بھی باغِ خلیل ہے</p>	<p>۵۳۱ بیمار نے بھی بارِ مصیبت اٹھالیا آیا جو طوق اسکو گلے سے لگالیا</p>
<p>۵۳۴ جلوہ چرب طور کا آئے نظر ان مٹی کی طرح غرض سے سجا دیا ان اور کاٹنے کے جسم شاہ بہن ان</p>	<p>۵۳۲ ناگاہ غنچ غنچ خائف میں چربیا تاب ڈٹ چکے جسم شہید ہوا مقتل میں بچاوا نہیں تو فتنہ ہوا</p>
<p>۵۳۴ خیمہ سے اہلیت پیمبر نکل پڑے گود میں لکے پوچھو نکو! ہر نکل پڑے</p>	<p>۵۳۱ مردوں پہ بد مرگ بھی جو رو جفا کرو زینب کے سامنے سدا کبر جدا کرو</p>

<p>۱۳۵ چو کیوں کر کے سینان بنجار بوئے کہ طبع بیان از پو پو بن سوار زینب بکاری اس تھڑی ہوئے تھار آواز دو کمان میں عکس زرد تو تھار</p>	<p>۱۳۶ آئی خوش پوش میں نہ خوش بکار پھر دنیائی لاف نہ کرے برہنہ سوار اور لاش سے لپٹ کے کہا یوں تھار جانی اچھو کہ پو تاتے ہیں تھار</p>
<p>جب ضعف کے سبب سے قدم لڑھکھڑاتے تھے محل میں مجھ کو ہاتھ پکڑ کر بٹھاتے تھے</p>	<p>زنجیر میں ہے عابد بیکس پھنسا ہوا بلوے میں آج سے ہمارا اکھلا ہوا</p>
<p>۱۳۷ اسم کمان میں سبط عیسوی لباد سوئے ہیں جس جگہ علی رب سبھی لباد عباس درویش زینب سبھی لباد نیپار ہوں تو باغیض کو سبھی لباد</p>	<p>۱۳۸ خجندہ میں چھپتا تھا شمر و سیاہ مین دھیمی تھی سے لے شاہ دین شاہ ہر شہ جانی تھی تھی تھی تھی تھی اور ایک مین دھیمی تھی تھی تھی</p>
<p>لازم ہے یہ سکر ہاتھ میں بھائی کا ہاتھ ہو زینب سوار ہوتی ہے کوئی تو ساتھ ہو</p>	<p>پر تم نے جو کہا تھا اسی پر عمل کیا بخشش میں عاصیو کی نہ میں نے خلل کیا</p>
<p>۱۳۹ دڑھ لٹے تھا اٹھ مین شمر شمر سوار ناجا لڑا لیت ہوئے اونٹوں پر سوار مقتل کی تسکین جو حرم کا ہوا سوار روشنے سے کیوں کہے اور خوش سوار</p>	<p>۱۴۰ پراستی آندو جس سے لے نا تھیں ملی لاش سے آگے نہ جانا یوں نہ تھی ملی بجارت سے بچاؤ کہ انداز سے آگے تھی ملی زینب بناؤں دشت میں ہرگز تھی ملی</p>
<p>ناگاہ چلتے چلتے وہ سب فوج پھر بڑھی زینب زمین پہ اونٹ سوار کھاکے گر پڑھی</p>	<p>بیٹی ہو در بدر شدہ بدر و حنین کی ہو سامنے یزید کے خواہر حنین کی</p>

<p>۵۳۶</p> <p>تھا بیت پر لاش شکل مصلطفا ابو نے اسکو دود کے آغوش میں لیا بدی کہ دل کا درد کہو مجھے نہ تھا سہا حال ہوگا سینے پہ نہ تھا جب</p>	<p>۵۳۵</p> <p>لاش پر پیر آئی سکینہ چلی شکبار بولی کہ ٹپی باب کی غمت یہ بونٹار اعدائے مجھ پہ ظلم کئے آج بنیاد سکئی خبر نہیں تھی لیکن شاہ بادار</p>
<p>افسوس تم کو مر گئے بانو نہ مر گئی اٹھارہ سال کی مری دولت کدھر گئی</p>	<p>کاؤن سے میرے خون کے دریا بہاؤ ہیں دھبیں کر لینے نے طمانچے لگائے ہیں</p>
<p>۵۳۷</p> <p>لکھنے لگا بکاس کے یون نمبر بنیاد بس ادھلچا اس پر یوں اونٹوں کی سوار باکید کر رہے تھے خزاؤں میں بنیاد چھپو رہی تھیں لاشوں میں بنیاد</p>	<p>۵۳۸</p> <p>ادبونت انھ لاش پہ کپڑے کاٹا سکینہ دین میں کر گئے لگا لیا زخم لکھنے شاہ سے آئی ہی صدا زخم لکھنے شاہ سے آئی ہی صدا</p>
<p>کیا کیا عدد سے رنج نہ پاتے تھے اہل بیت مقتل سے پر قدم نہ اٹھاتے تھے اہل بیت</p>	<p>کیا فائدہ کہ جان کو رو رو کے کھوتی ہو لازم ہے تنکو صبر کر زہر کی بوتلی ہو</p>
<p>۵۳۹</p> <p>صد ہے جو ہو چکے ظالموں کو بنیاد باجا راؤ بنو پیر سے اہل حم سوار اعدائے مجھ پہ ظلم کئے آج بنیاد سہا حال ہوگا سینے پہ نہ تھا جب</p>	<p>۵۴۰</p> <p>تنگی کی خبر نہ ہو رہی تنگی کی خبر نہ ہو رہی تنگی کی خبر نہ ہو رہی تنگی کی خبر نہ ہو رہی</p>
<p>بیوون پہ اہل ظلم نے کیا کیا ستم سردار تو نکے سامنے انکے قلم کٹے</p>	<p>مجھ کو ردا تو تم کو میر کفن نہیں ایسے کہیں جہان میں دو لہا دھن نہیں</p>

<p>۴۴ میرزا کا سینہ کا چھینچھین بہار کے سرور کے پادشاہ کا سرخ پیران دکھانے کی یاد کا</p>	<p>۴۵ بولادہ سب جا کر رہا تو جہاں کرتے ہو چھوٹے کا بھٹا اس کا قیدی بڑی سی ہو سب کا پوچھا کوئی تم کو ادھیچھوچا</p>
<p>چار دن طرف خروش ہوا شور و فین کا لوگ سانپہ رونے لگا سر حسین کا</p>	<p>یہ چون کو اپنے گر کین قیدی چھپا میں گے یہ جان لو ہم اور زیادہ ستا میں گے</p>
<p>۴۵ ایسے غور کیے جو کیا اب اس غول بن آئی کیسے حاکم کے لئے تو گئی</p>	<p>۴۶ ایسے نکلے شکر کی تقریر بوی کیسی ان کی صیبت لکنا نہیں جو ایک تو مصوم کا پتا دھکا رہا تو سپین</p>
<p>چشم و چراغ شاہ مدنیہ کدھر گئی ڈھونڈو تو میری جان سیکندہ کدھر گئی</p>	<p>کس سرزمین پہ ڈھونڈھٹے بیٹی کو جاو نہیں حیران ہوں اب کہاں سیکندہ کو لاؤ نہیں</p>
<p>۴۷ جانبے جی خیال چارہ نہ پتا ایک کین سیکندہ کا کین بوسے کی جی سے کہے</p>	<p>۴۸ ایسا ہو کہ اس کے اند کوئی کین یہی ہو گا کین ملا چپے پہ یہی ہو گا کین ملا چپے پہ یہی ہو گا کین ملا چپے پہ</p>
<p>پر داہین جو قید میں ایذا اٹھاؤں میں ہمیشہ کھو گئی ہے اسے ڈھونڈ لاؤں میں</p>	<p>تغیر اس ہجوم میں اسکا نہ حال ہو گھوڑوئی ٹاپوں سے نہ کہیں پاؤں ہو</p>

۵۱۷
 ہر گھنٹہ غنیمت کی بولی نہ نیکو
 بھولو کہ جس نے میرا ساتھ دو
 ایک چھپ کے رو نیکو جلتی ہو تو چلو
 رو کر بھی بکاری کی بجائے ساتھ لو

۵۱۸
 نہ کھلے تھوڑے لاش کو بھی غنیمت
 کیا جو کی عزت جو اب بھی چھپتی ہے
 تھوڑے ہی میں بھی لاش میں چھپتی ہے
 نہ کھلے تھوڑے لاش کو بھی غنیمت

مقتل میں رو میں سب شہ ابرار کے لیے
 ہم تم سر اپنا پٹین علم دار کے لیے

میں صدقے زخم چم سے کیوں خون روئے ہو
 کیسی یہ نیند ہے ہمیں بیدار ہوتے ہو

۵۱۹
 پستے ہی سکیں نہ تھا اچھی بات
 اور غنیمت ہے چلے نیند کے سات
 زینے کے گرد تھے ہم گھر کی جلاکت
 کہ غول کی لاش کو جلاکت سے نجات

۵۲۰
 نیکو بول لاش عباس کے
 ایک ایک عضو کا پیر سے تم پر
 کہنے کا خطا تیرا ہے مگر
 نہ زور ات بجو رہی پاس کی خیم

اُس قافلہ کی روح علی پیشوا ہوئی
 اور آگے بال کھول کے خیر النسا ہوئی

شرمندہ ہوں میں دختر شاہ مدینہ سے
 پانی نہیں پیا چہ تو کہہ سکیں سے

۵۲۱
 بچے چپ کے لاشے جس دم نجات
 خبر ہو دور سے جب کی کھل کر جین بات
 ہاتھ پہ لاش جو نہ چھ جاکے اسے سات
 بولی سکیں نہ لاش کو غنیمت نجات

۵۲۲
 تب ہر علقہ سے ندا آئی آہ آہ
 پیاسا رہا سکیں کا سقہ خدا گواہ
 حنا جو کئی پانی پہ وقت بھی لکھا
 اے لادلی حسین کی محبوبہ ار

یہ کہے تھر تھرائے لگی سانس اولٹ گئی
 لیکر بائیں اپنے چچا سے لپٹ گئی

اب تک تھالے سقہ نے لب ترکا نہیں
 کوثر کا پانی لائے تھے حیدر پیا نہیں

<p>۶۵</p> <p>بان آلب فرات پختہ تھا آشکار وان قتل گاہ میں ہوا زین کا جو گزار میں نے بھونکی حسین لاشہ سپاہ لاشہ کا سینہ چھو کہ بلی کی دین تیار</p>	<p>۶۵</p> <p>چہرہ روضہ نبی کی طرف کرتے ہیں نانا تھیں چہین کی پوٹیاں حسین نم گورن ہوا در بیان گور حسین ارمان بڑے عین حسین حسین</p>
<p>سینہ پہ ہاتھ رکھے ہوا در جسم زد رہے قاتل کے بیٹھنے سے کلیہ میں درد ہے</p>	<p>ہے ہے لباس تن پہ نہیں تن پہ سر نہیں اپنے حسین کی لٹھیں نانا خبر نہیں</p>
<p>۶۶</p> <p>اشک بے پناہ چھینے کی صلا گداہ چھی کی طرح قتل کیا کہ بے گناہ جب کربلا میں آئے تھے لاشیں بے گناہ کربلا کے غم سے بھری ہر جگہ بے گناہ</p>	<p>۶۶</p> <p>یوں کہنے پر تھا راج حسین بھڑکتے بول کا بیار حسین پہ خاک پر علی کا تار حسین ہر وارنت غریب راج حسین</p>
<p>بابا کی طرح بھائی مرا سر خرد ہوا ہے ہے خضاب ریش جین کا ہو ہوا</p>	<p>لو چل رہی ہے اسکے تن پاش پاش پر جنگل کی خاک پڑتی ہوا ڈاڑ کے لاش پر</p>
<p>۶۷</p> <p>جادو میری چھین گئی تھی تو ان کھانے لگائی میری پشت پر شان جیتا تراحماسے ان اور عیالان عبان پر لے جاؤ خاک و شیاکیان</p>	<p>۶۷</p> <p>نار عم کا راد بڑن حم سوار زینہ جہا ہوئی تن سر سے اکبار کیا دیتی آواز وہ زہر کی بوکار چلا رہی ہے بوہ عباس مار</p>
<p>مظلوم جان کر نہ کفن کوئی دے گیا شاہوں کے شاہ تاج ترا کون لے گیا</p>	<p>لوگوں نے بھالو د ختر شاہ مدینہ کو غش آگیا ہے لاشہ عم پر سیکینہ کو</p>

۳۳
 زینب بنت جحش جو دنیا کی
 دیکھا چاہی لاش کے گھر میں پر پڑی پھوٹے
 بن بنے بہت بکا اور کونے کی بنات

۳۴
 یہ دیکھ دیکھ کر بڑے آزرده اشتبا
 اور عمر بن زیاد تو ذرہ لئے بڑھا
 بیکر بلالین بیٹی کی بانو نے دی صدا
 بوی بی عمر آتا ہے کیا غضب ہوا

۳۵
 بانو بیکاری یوں قسم یہ آنکھ کھولے گی
 عباس کی قسم اسی دوگی تو بولے گی

۳۶
 سننے ہی نام عمر کا وہ کاہنے لگی
 کرتا اولٹ کے جلدی سے ٹھہ ڈھا پنے لگی

۳۷
 فانا لہا لہ کے چلا پین بیان
 عباس کی قسم بولو کیونہ جان
 جاتا ہوں تمام کو بی بی کا کارن
 لازم ہوا ان پر کہ لڑا ہوا ہوا

۳۸
 کس کی زبان آہ بیان ہوئے وہ چھا
 مصوہ خج سے ہوئی لاش سے جدا
 بیل سے دیر تلبہ کی جانب کبڑا
 بارب بقی خون تھیلان کر لیا

۳۹
 آنکھوں کو اوسنے کھول کے سب پر نگاہ کی
 پھر لاش سے لپٹ گئی اور منہ سے آہ کی

۴۰
 جن مرثیوں کے کہنے کی ہر لڑو مجھے
 شعبان میں اونکی طے سے فرصت مجھے

۴۱
 رباعی
 خفا کہ فرشتی سے جو خاک ہوا
 وہ ہر ساکنان افلاک ہوا
 مردہ ہے نہیں ہر ایک زندے کا مگر
 مردہ جو تو نفس زبول پاک ہوا

۴۲
 رباعی
 دل خود خود افسردہ ہوا جاتا ہوا
 بے پروئے نہیں جسے رہا جاتا ہوا
 یہ لڑوہ میں کہ غمنا کی جانب
 شہید کا قافلہ چلا جاتا ہے

رباعی
گنجینه حب شاہ دین جہ دل بین
گداز سکے لائے مومنین ہر دل بین
ماسک کو چھوچ ڈاب کین موم کی شکل
پاشن جاب کچھ بین جہ دل بین

رباعی
ایا شاہ رسل نائب مژگان تم ہو
قشاہ ہے خدا عاشق بجان تم ہو
کب لہریان ہے مومنون کا لیکن
کب کی قسم قیام پر ایساں تم ہو

رباعی
کعبہ جم مبارک جید رہے
طوبی علم مبارک جید رہے
دین دنیا بہشت کوڑ سب کچھ
زیر قدم مبارک جید رہے

رباعی
احسان نین گنیزم عزیزین آئے
آئے تو بناہ مصطفائین آئے
گدھی ہی کے دن تھی چو تھاری خاطر
قدیر وطن سے کیا بین آئے

رباعی
کب خلق خدا رقتی ہے
ہرگز نہ خیابا جدا رقتی ہے
ہر دانا نہ سچ ہے ایک قطرہ اشک
اس نور کو خاک کہ بار رقتی ہے

رباعی
روشنی ہو حم علی عمرانی سے
پیدا ہوئے وان فضل ربانی سے
کامل ہو قریب سے یون بیت اللہ
جس طرح سے بیت مصر غسانی سے

تمام شد

<p>۴۱ آئینہ منور کی تھیں جی نہیں نور شیدائے کبریا کی نہیں رہنے کے لیے جہاں میں نہیں درباری جبریل کے قابل نہیں</p>	<p>۴۲ مجمع کو قافلوں کا شاعر نہیں مجلس کی ناداروں کی جیسے بھری نہیں چاروں ہی پر فرگنہ نظر نہیں خلاص کے پتا اور پائے میں نہیں</p>
<p>ہر ذرہ چراغ حرم لم یزنی ہے حقا کہ یہ دربار حسین ابن علی ہے</p>	<p>جو سورہ اخلاص کے پڑھنے میں افسہ ہے وہ مرتبہ ذکر شہ جن و بشر ہے</p>
<p>۴۳ یوسف بن قدار جیسے یہ آواز کیسا درباری جیسے یہ دربار کیسا کیوں زرد ہوئی ورنہ یہ جاکر کیسا لاغری نہ ہو یہ زادار کیسا</p>	<p>۴۴ آئینہ بڑی کھو صنف باقر کی صفائی عینک مقابل ذکر کیستہ نیابتی اک دن یہ جلا غیر علم کے نیابتی بس بہر نے تو قدر اشد دکھائی</p>
<p>بھلوہ ہے یہ سب ماتم شاہ شہد اکا دربار سے یہ مالک سر کا حنرا کا</p>	<p>آئینہ کا کیا ہنہ یہ صفا لائے کمان سے فرو دس کا چہرہ نظر آتا ہے یہاں سے</p>
<p>۴۵ جادوئی فرخ غرض غلام دروازہ ایلیات خلی کا یہ کھلا ہے ہر ایک گنہ گار کی میزان میں تالا ہے ہر ایک کی عین حق پر کاغذ کھلا ہے</p>	<p>۴۶ ماتم کا مرغ کی خانوں میں عجیب یہ درخیز کیسا کہ سپین عجیب ہر بند کی خاطر میں کیوں عجیب ہر بند کی خاطر میں کیوں عجیب</p>
<p>پتے ہی روا ہوتی ہے نادار کی حاجت بے زر کو نہیں شہر دینار کی حاجت</p>	<p>حیدر کو قلع فاطمہ کو نوہ گری ہے کیا خون میں تصویر پیمبر کی بھری ہے</p>

<p>۷۷ کیون جوان ہو جسے روزی جوانی کون اٹھا ہو سیاح کو آرا جوانی کیون تیرے شبیہ میں ہو دیوانی کیا توین دیا ہو کوئی پنی</p>	<p>۷۸ کیون یاد رکھنا ہے دل ہو گیا یاد آخر یہ بیان کیسی ہو تو نام خدا را ما را گیا شہزادہ میرا اور تھارا ایران میں ہو کہ پران سدا را</p>
<p>کفن شہادت کا حسین کون ہو ایسا خورشید لقا ماہ جمین کون ہے ایسا</p>	<p>لے کاش غلاموں کا یہ ارمان نکل جائے ہے علی اکبر کین اور جان نکل جائے</p>
<p>۷۹ اٹھا توین دل چن بین کیا ہو اس کا سہ کوئی بن یا ہوا ہے پہلے تیرے کچھ چل سہینہ ہے نتی سینہ کسک برباد صبا ہے</p>	<p>۸۰ یہ غم و غم گر جو انا نہ اکبر دل چلے ہیں اس کے کہین پرانہ اکبر من اپنی کے لبر ہے کیا نہ اکبر</p>
<p>کیون پھولوں کے عمارے گرے خاک پہ ہو سہرا نہ بند ہا کس سر پاک پہ ہے</p>	<p>۸۱ ہرین ہین جو زہرا کے تو ہر شکل بنی ہین حیدر کے جو انون میں جوان مرگ ہی ہین</p>
<p>۸۲ کنج لاش کیوں خوجا کیسی گر غریبان میں ہو تو مگر آہ خان چھوڑا نہ سے یہ ہر کسم کمان کی یادت پر زہین کیچہ چو کیسی</p>	<p>۸۳ نخ وہ کہ حسینان جس میں خنیا ہو خال رخشان کی کسک سیدا نہرہ ہی جوانی کا رخ سنج سے پیدا یادت تو ترنات نہ دی مودیا</p>
<p>مرنا تو ہے برحق بھی اک روز مرین گے لیکن یہ شباب در یہ اہل یاد کریں گے</p>	<p>گلشن ہین مگر آہ نہ پھوے نہ پہلے ہین آمد ہے جوانی کی یہ دنیا سے چلے ہین</p>

<p>۱۴۱ حق دست بین گئی بین حق ملکبار نکاح حق ملک کا جو بین ہوا تیار کر کے کہا حق کہ ہر ایشہ ابرار نہ بے تھاری افسانے حق کے طرفدار</p>	<p>۱۴۲ ابن کثیر بن نبین دجائے بین مولا سر تسلیم سر نبین دجائے بین اس وقت دم نہ بھریں نہ بین بیکل نبی ہر دواع آئے بین</p>
<p>۱۴۳ اب لال لہو میں جو ہر اک درخجف ہے یہ کہتے ہیں کچھ غم نہیں حق اپنی طرف ہے</p>	<p>۱۴۴ عباس کے ماتم کو تو موقوف کیا ہے اس چاند کو ہائے کی طرح گھیر لیا ہے</p>
<p>۱۴۵ کھانے کی تنہا ہو پانی کی تنہا نہ سلطنت عالم خانی کی تنہا بھریا ہے فقط سرگ جانی کی تنہا پہلی ہے یہی احمد خانی کی تنہا</p>	<p>۱۴۶ چار دن طوفان کی خوشیاں سزا کوئی جہاد کی بلکوں میں لائی ہے مصلا کوئی انکا کوئی نشان دیوہی پب جہان میں دل جو پشان</p>
<p>۱۴۷ نیزہ جگر پاک سے جس آن نکالا بولے کہ خدا نے میرا ارمان نکالا</p>	<p>۱۴۸ چہرے پر بیابان کی جو گرد پڑی ہے چھوٹی ہن آئینہ لئے آگے کھڑی ہے</p>
<p>۱۴۹ پہلی عیان پہلی عیان پہلی عیان پہلی عیان پہلی عیان پہلی عیان پہلی عیان پہلی عیان</p>	<p>۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰</p>
<p>جلدی کا سب شوق حضوری خدا ہے وقفہ کی جہت الفت شاہ شہد اسے</p>	<p>حیران ہیں کہ در بار پر ہو گیا خالی ہے رن بھر گیا گھر والوں سے گھر ہو گیا خالی ہے</p>

<p>۹۱ بنت پیروز کی کہیں کو کھٹام ہم فریق چھلکے کوئی دم کھینے آرام کہتے ہیں منظر نو کو آرام کی کیا کام منا جو جان صلی دفاطلہ کا نام</p>	<p>۹۲ پروین بن جو کہ نہیں پائیں قاسم کا قتل ہاتھ بٹ نہیں ہے گھٹنے کا سر کاہنے کا دوسرا نہیں ہے اسوت جدا ہو ہو چھ پائیں نہیں ہے</p>
<p>نہ آج کی کوئی گئے تو آرام لے گا اب قبر میں سوئینگے تو آرام لے گا</p>	<p>ہاں میری تسلی کے یہاں طور تو سب ہیں اک تم نہ ہوئے تو نہ ہوئے اور تو سب ہیں</p>
<p>۹۳ کئی بات بھرتی ہو بانو کئی کچھ نہ کھانی ہو بانو کئی کچھ نہ کھانی ہو بانو کئی کچھ نہ کھانی ہو بانو</p>	<p>۹۴ ایا اٹھا میں کے لیے تو کہ جدا ہو میں کھوں کی نیکی نہ میری عدا ہو میں کھوں کی نیکی نہ میری عدا ہو میں کھوں کی نیکی نہ میری عدا ہو</p>
<p>اک ہاتھ کلیجہ پہ دھرے ایک جبین پر آنکھوں کو جھکائے ہوئے بیٹھی ہے زمین پر</p>	<p>ہاں کرتی ہوں داری نہ نہیں کرتی ہوں داری نازک ہو زراں آپکائیں ڈرتی ہوں داری</p>
<p>۹۵ کئی گدازش کو کھلوں میں داری کئی گدازش کو کھلوں میں داری کئی گدازش کو کھلوں میں داری کئی گدازش کو کھلوں میں داری</p>	<p>۹۶ ان جہی ہوں جو بیا تو غضب ہے ان جہی ہوں جو بیا تو غضب ہے ان جہی ہوں جو بیا تو غضب ہے ان جہی ہوں جو بیا تو غضب ہے</p>
<p>کیا دیکھ کے دل خوش مرا ہوتا ہوں صدقے پہلو میں ہو گو دین پرتا ہے میں صدقے</p>	<p>مر جا نیکی جب ان کو بہت یاد کرو گے سچ کہو کھوچی سے ہی یہ ارشاد کرو گے</p>

<p>۵۲۵ رخصت تہجلا گیا گنگا پاؤں میں آیا خدمت کا کوئی پہل میری مان نہ نہیں پایا کھرکے خوش ہوئی گنگا میں نے جو دلا پایا انصاف کر دیا یہ کیا دولت بنا پایا</p>	<p>۵۲۶ کافی تری چاہ جوانی نہ ملے گا دل مانع ہے کہ دریاں جوانی نہ ملے گا ڈوب نہ نہ گئی تو کیا کیا بچھے جانی نہ ملے گا پیدا احمد نامی ترانہ نامی نہ ملے گا</p>
<p>ہمیشہ ہونے فہمیدہ ہو بخجیدہ ہو پیارے بیجا میں اگر کہتی ہوں بخجیدہ ہو پیارے</p>	<p>انصاف نہ دو ہاں سے ہمشکل بنی ہو دیکھو کہیں مجھ سے نہ کوئی بے ادبی ہو</p>
<p>۵۲۶ گر خجل آگاہی کوئی سے میرے گلفام میوے بندین تو چھاپدین باہر وہ آرام تم آؤ نہ ہمارے شاہ خوش انجام کیا ایک میں ہی سارے زار میں نام</p>	<p>۵۲۷ اکبر نے یہ کی غرض خادم کا ادب کیا بنے بھی ہیں ٹٹے بھی ہیں گھر کا عجیب کیا ہم تو ہیں پر ران ازل میں غرض کیا فرارے دنیا میں شہر پہلے ہیں سب کیا</p>
<p>موسم ترے پہلنے کا اب آیا ہوا میں صدیے قسمت میں میری پھل ہو نہ ساسا میں صدیے</p>	<p>کیا آپ نے تقدیر کو پھرتے نہیں دیکھا بجلی کو کسی باغ پہ گرتے نہیں دیکھا</p>
<p>۵۲۸ ابانی سے نہ آئید ہر سب کے کیا ہے مجھے نہیں اپنی کے غرض نہیں کیا ہے نہ راکھ میں باغیوں نے ٹٹ لیا ہے سائیکہ لٹو ظلم کی تیون نہ کیا ہے</p>	<p>۵۲۹ فتح النبیل کہ کا بھی گھر میں موجود جادو ختم قبلہ دین کہتے مقصود دیکھنا نہ ایسا ہوا جو مرضی مقبود باقری خدا عمر کے خضر سے اخذ</p>
<p>یاں سو گئے میدان میں سادات کشی ہے آگے جو خوشی آگے وہ میری خوشی ہے</p>	<p>یہ دو زہان میں تھیں نتا ذکر سینے وہ بولی کہ اور آپ کہا پیارے مرینے</p>

<p>۲۳۱ نہ بولے کیسے کہ جواب بکنا نہ آیا نہ کچھ کہے نہ نہ کا سر انیا جھکا یا دروازے پھوڑا علی اکبر نے شگلا یا ادب بجا لاکے یا در کو سنایا</p>	<p>۲۳۲ ناگاہ نمودار ہوئی زینب غناک جیسے کہ لے خاک کمر سیاہ چاک ہر لے لے اکبر کلام کی پوچھا کہ غصہ سے بدن غنیمتیں اور سنچ پاپا</p>
<p>لبوس بد لواد و نہ تکلیف اگر ہو : ہے شرط نہ لیکن پھوپھی امان کو خبر ہو</p>	<p>کہتے تھے حرم غیظ میں یہ بنت علی ہے یا فاطمہ اب عرش ہلانے کو چلی ہے</p>
<p>۲۳۳ وہابی تھی فریاد و ریشماری پیناک وہی تھی بہن چن بھاری اسنے میں حضور کے سینے پہ بھاری چہن چہن پیانی ہوڈوڑی سواری</p>	<p>۲۳۴ اکبر خانے کو کہتی تھی زبان سے لے اون و بھین لاؤ دین کمان سے جو کا کیا اچھے کے چھ سوختہ جان سے بیٹ بیٹوئی سیار دہی جب لے جان سے</p>
<p>چھپ کر پھوپھی زینب کے کمان جاتے ہو بھائی سب گنہ کو کہو اسطے رلو اتے ہو بھائی</p>	<p>کیا جان کے دم بہرتی تھی ہتھکل بنی کا سنبھلنے کی باتیں ہین نہیں کوئی کسی کا</p>
<p>۲۳۵ بوسے علی اکبرین کہہ آئین چھوپتی ہو پیرا نہ ہوتی ہون گی ہتھکل ہی سے بننا تو کیا جا کے کہا بنت علی سے وہ وہی کھجیا چھپے پاپے ہو جی</p>	<p>۲۳۶ باز نہ کہا کائنات اکبر کے خبردار جو چاہیں یہ فرامین نہ تم بلینو زہار ہوت جلال شمع مدان کے میں اتار داری میں ضلوعیے کے کجاوئی انکار</p>
<p>کہہ آئی میں ادن سے کہ کہیں جاتے ہین بھائی امان کو پڑی دیر سے رلو اتے ہین بھائی</p>	<p>سیدانیاں بھی دیکھ کے آمد کو ڈری ہین : خالی یہ کرز ناہین غصہ میں بہری ہین :</p>

<p>۵۲۴ ایک دن کے کما زینب کی شہرت پوچھنی ملی پس یہ کبر کی امانت بچپن سے بھی کرتے ہیں جوانی کی عظمت اکبر کی کرتے ہیں جو یہ عظمت</p>	<p>۵۲۵ ہٹ ہٹ کر دیکھ لو کہ نہ بڑا نہ نکالو دور کرتا ہے باہرین گلے میں سے ڈالو ہاں ٹھہری ہو وہ جاؤ گلے اوڑھو گالو پاؤں کی خوشا کہ روئے کی رضا</p>
<p>۵۲۶ تم والدہ انہی ہو پدر سرور دین ہیں یہ آج کھلا ہم کوئی اکبر کے نہیں ہیں</p>	<p>۵۲۷ میں پیار نہیں کرتی میں قربان نہیں ہوتی جاؤ میں تمہاری پھوپھی امان نہیں ہوتی</p>
<p>۵۲۸ جرات ہو جیو اسکا رازنا کیا ہو قابل کے باتوں کے یہ لڑنا ک غدا ہو میں نے ابھی ٹھیک انوکھ پہنا ہے پیر پرین تانی جو بے خصل ہے</p>	<p>۵۲۹ جینی زینب بیوہ میں خدا تمہاری میں کا ہے کوڑے لگتی ختا تمہاری جاؤ نہ سواری اسے تیار تمہاری اٹھا رہیں کی ہوں پریشا تمہاری</p>
<p>۵۳۰ کیون بات سے میری تھیں سو اس آئے اکبر کو قسم دے کہ میرے پاس نہ آئے</p>	<p>۵۳۱ کس سے کون کیا خون جگر پیتی ہوں ہے دل پر تو چھری پھر گئی اور جیتی ہوں ہے</p>
<p>۵۳۲ بھڑکنے لگی تھی منہ زینب ناچار بھٹکنے لگی تھی منہ سے کبار میری پھوپھی امان میری لک میری خیار میں تو ہوں غلام ایک کیوں آپ پیر</p>	<p>۵۳۳ زینب نے بہت کہا کہ بے چہرہ کیا اکبر نے نہیں منہ زاری سے سنایا خوش ہوئے مطلب لایا سنا یا زینب نے کہا لو وہی مذکور پھر آیا</p>
<p>۵۳۴ ہم چاہتے ہیں تم ہمیں چاہو کہ نہ چاہو اللہ اب اک بات پہ سکر سے خفا ہو</p>	<p>۵۳۵ میں سمجھی تھی ناشاد کو اب شاد کرو گے بیچ بیچ غلے اکبر مجھے برباد کرو گے</p>

<p>۵۴۴ تین تین سے کٹنے کھلا دیکھ سکون کی جو تین تین سے کٹنے کھلا دیکھ سکون کی اس نے پہ باران بلا دیکھ سکون کی اس نے پہ باران بلا دیکھ سکون کی</p>	<p>۵۴۳ لکڑی کے ٹوٹنے کو دیکھو فالتے میں سے ایک تھرنے کو دیکھو تہا بیان دیکھنے کے لئے کو دیکھو تہا بیان دیکھنے کے لئے کو دیکھو</p>
<p>۵۴۵ اس سو میرے پوچھے تھے تو روانے کی خاطر کیون لال یہ ملنا تھا پھر جانے کی خاطر</p>	<p>۵۴۲ جو دم ہے غنیمت ہے کچھ اب حال نہیں ہو روکا جو مجھے فاطمہ کا لال نہیں ہے</p>
<p>۵۴۶ اکبر نے کہا آئی الفت میں قربان اب جندم کے کچھ تکلیف پھوٹی جان اس نے کہا مرقع جو کھلا دیکھا اس نے اس نے کہا مرقع جو کھلا دیکھا اس نے</p>	<p>۵۴۱ پھر تو یہ پکارا وہ یاد اللہ کی جانی سید زود کو سندھ اور دلائی پوشاں ہی اتنی پھر کھڑی لائی پھر تو یہ پکارا وہ یاد اللہ کی جانی</p>
<p>۵۴۷ فرمایا مرقع کمان اے ماہ جبین ہے کی عرض پس پشت خیم مشہ دین ہے</p>	<p>۵۴۰ پھاڑا اگلے اکبر نے گریبان قبا کا اور نوہ کیا ہائے چاہائے چپا کا</p>
<p>۵۴۸ بڑا اکبر کی کبر سے قنات کیل ڈھانی گون جو اوڑھ کر نہ لال نے پھرائی دیکھا کہ کبر سے بڑے سے تین بجائی دیکھا کہ کبر سے بڑے سے تین بجائی</p>	<p>۵۳۹ عامہ نے گویا کوکبوتج میں ڈالا خورشید سے وہ تھا قندار الیہ دالا بندھے گا چکا تو بواطرہ او جالا اس دو تین جو کبر سے چاند کا ہالا</p>
<p>۵۴۹ اس غم کے مرقع کے میں قربان ہی ہے رو کر کہا اکبر نے پھوٹی جان ہی ہے</p>	<p>۵۳۸ عقدہ یہ کھلا باندہ نے سے تیغ و سپر کے اک برج میں جلوس ہین ہلال و فرس کے</p>

<p>۵۴۹ منہ کی غور و خیر میں جو فرزند پیدا ہوا وہ اس کا بننا مسکر کر کے اس کی اس کی سلامتی گنگا میں اس کا چپک کر کے اس کی اس کی سلامتی جی کھول کر اس کی اس کی سلامتی</p>	<p>۵۵۰ منہ کی غور و خیر میں جو فرزند پیدا ہوا وہ اس کا بننا مسکر کر کے اس کی اس کی سلامتی گنگا میں اس کا چپک کر کے اس کی اس کی سلامتی جی کھول کر اس کی اس کی سلامتی</p>
<p>گر در دو یا ہے تو محل بھی دیا ہے مالک مے جو تو نے کیا خوب کیا ہے</p>	<p>۵۵۱ لے یکے بلاتین جو حرم عشق ہوئے ہر طے پھر موت بھی روئے لگی دامن سے لپٹ کے</p>
<p>۵۵۲ سودا رضا ہو تا ہی با رتین سے بجو لادون اس کا پیر کر دین پیر خیران پیر سے اس رتین سے بجودین آجکا دربارتین سے</p>	<p>۵۵۳ نکلا وہ از دنگ چین ہو نیکو تاراج ارمان بجائے کہ لئے خاکین ہم آج ہنچا گئے در تاراج حسن معراج ہر عقب سے کہ کر دین کا تاراج</p>
<p>۵۵۴ بعد ان کے نہ آئیں نہ زیارت کے نہ ہی کی اب موت ہی بہت سے حسین ابن علی کی</p>	<p>۵۵۵ حضرت نے جو پوچھا کہ فدا ہوتے ہو ہم پر فرزند نے سر رکھ دیا با با کے قدم پر</p>
<p>۵۵۶ چھوڑ کر گئے کئی فرزند حسین پر ادب بھی لے لکھا نام علی علی حسین پر خصت کیا اونٹنی سے راہ زین پر دل بکرا کر کیا حال نہ دین پر</p>	<p>۵۵۷ گر در کین کی طوفان کے نہ پناہ بجود گداہی زنی کا نہی ہے خدا یا دینا بھلا اس سے بدین نے تاراج بابا کی زیارت بھی کی ثابت اور گھایا</p>
<p>۵۵۸ کے سوئے اصطبل جناب علی اکبر خود لائی اجل کے کس عقاب علی اکبر</p>	<p>۵۵۹ لی جان مے قافلہ دا لونگی سفرین تصور برنی کی بھی نہ چھوڑی مے گھرین</p>

<p>۵۵ آواز نہ کہ سازین نے خود سازیدین پر کرب کے قدم ناز سے رکھانہ دین پر عز کے کماقتن چھپا عین پر</p>	<p>۵۵ نکستین خود را یکدیگر بکشت بان تو کشتی که خبر از کشتی منسک کیا کشتی که خبر از کشتی</p>
<p>۵۶ ملکوں سے لیا بیجہ میں شہبازِ قضا کو نعلوں کے نکلنے میں کیا قید ہوا کو</p>	<p>۵۶ تھا وہم کہ خالی شہ بیگیں کا پر ہے گھر شیر خدا کا ابھی شیروں سے بھر ہے</p>
<p>۵۷ کرب جو ہوئے جلوه شکن دانسین پر بھرنے لے آواز نہ کہ سازیدین پر عز کے کماقتن چھپا عین پر</p>	<p>۵۷ خدا ادب چنچ کو دوس کو ٹھہر جا بیکے کہا عمر دے کہ گدہ بجا کونے سے لڑا کہ ابھی باؤ نہ بجا</p>
<p>۵۸ کیتا تھے دور ہوا رہان اور جنان میں جنت میں براقِ نبوی اور یہ جہان میں</p>	<p>۵۸ چھپنے کا تصور جو کیا عرش نے جی میں کر رہی نے کہا سایہ ہشکل بنی میں</p>
<p>۵۹ دہشت تھا یا ابنِ بائراں کا زباں بکھڑکھڑ سے دہشت بکھڑکھڑ چاں جاد و خفاندہ کیم رب کی مہرباں</p>	<p>۵۹ اب عالم حیرت چاہت چاہت سب جہم سے تار بچے چاہت چاہت سکتہ تھا سلطین کو نہایت</p>
<p>۶۰ قوت کی طبیعت تھی دیری کا جگر تھا عست کا بدن فہم کا دل عقل کا سر تھا</p>	<p>۶۰ بیخود جو کیا روئے درخشان کی چمکے بالائے زمین ٹیکے ہات فلکے</p>

<p>۵۶۱ ہزار کے کاو سے زین چرخانی برقع عرق ہو گیا وہ قحطیات رانی ہر پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ ان نظر سے بیان لکھنا تر کی چھاپی</p>	<p>۵۶۲ داغ کف ہو گیا پیٹ کیا گیا اب بک کر آئین اچھا کیا گیا علیے کوزہ آئین سجایا گیا کس زور سے لکھ کر کیا گیا گیا</p>
<p>۵۶۲ یہ قدر عرق کی نہ کسی رو سے بڑھی تھی شبنم کبھی نور شید کے منہ پر نہ چڑھی تھی</p>	<p>۵۶۳ ہنس دم وہ ہیں کہ ہستی کی سدا سیر کرینگے چھکین گے مزاموت کا بھی اور نہ مرینگے</p>
<p>۵۶۳ اپنے کافق پاں اوچی سے باب سچ سے کئے دور نہ تھے شارب جب کہ بک جوب سے فکر کہ بکار سے لڑا غلو زب سے بوا کا ہمار سے</p>	<p>۵۶۴ نقان نے حکمت کی سند پائی ہیں علیے نے بھی کی بھی کی جاتی ہیں اب بک کر کی ضد کیا پائی ہیں عود بیکان بھی وہ بات آئی ہیں</p>
<p>۵۶۴ اللہ کے بندے ہیں ہم اللہ نہیں ہیں بشد مگر اس طرح کے واللہ نہیں ہیں</p>	<p>۵۶۵ ہم بندوں سے صانع نے کمال اپنا دکھایا حکم اپنا وقار اپنا جلال اپنا دکھایا</p>
<p>۵۶۵ ہم کہہ رہے ہیں ہم نہیں کہتے ہم کہہ رہے ہیں ہم نہیں کہتے ہم کہہ رہے ہیں ہم نہیں کہتے ہم کہہ رہے ہیں ہم نہیں کہتے</p>	<p>۵۶۶ احکام نہیں اور ہیں اور اپنے پورا اور اجل کی نمود اور ہیں اور قحط نمود اور نمود کی آواز اور ہیں اور آتش طر اور بنیو کا غل وریو جان زب اور اور</p>
<p>۵۶۶ یہ اونپہ کھلا ہے کہ جو خاصان خدا ہیں ہر بند کے ہم نام خدا عقدہ کشا ہیں</p>	<p>۵۶۷ سمجھو تو سہی تم کہ بشر کیا ہے ملک کیا بت کیا ہے خدا کیا ہر زمین کیا ہو فلک کیا</p>

<p>۵۶۷ دولت کوئی ضایع نہیں ہوتا ہر اہل عصا کوئی غم نہیں ہوتا پہننے جو کچھ بھی وہ سلیمان نہیں ہوتا تو اپنے اگر سکندر و دولان نہیں ہوتا</p>	<p>۵۶۸ خدا کی بنا پر جس کیون نہ خدا ہی ناراضی خلقت ہی میں غفلت ہے جو حق طاعت ہے امام دوسرا ہے جو غلطی جانب ہے وہ کچھ نہیں کیا ہے</p>
<p>لا کر اوج ہو پشہ کا ہما ہو نہیں سکتا بت سجدہ کا فسے خدا نہیں سکتا</p>	<p>۵۶۹ دہم ایسے امانی جو طاعت کا بھر دہم بت کے بھی خدا ہو نیکا اقرار کر دہم</p>
<p>۵۷۰ عقبتے اگر ہم بھی تو کربل بن حکم عمل کا کشتور کربل دین ہر فرد کے پاس ہے کربل دین کیا ہی رانے کے بعد کربل دین</p>	<p>۵۷۱ خاموش ہیں ہم حکم جناب دین سے کب ہیں تو نے کچھ غفلت نہ دین سے ہر کسب کی گروہ کھلتی ہوئے نہیں دین سے کسب کی گروہ کھلتی ہوئے نہیں دین سے</p>
<p>ادھکے ہوئے طوفان کو ہٹا دین تو وہ گرجائے آئے ہوئے محشر کا جو منہ پھیرین تو پھر جائے</p>	<p>۵۷۲ سمجھو تو عدالت کیلئے رب غنی ہے گر آج قیامت نہیں فردا شدنی ہے</p>
<p>۵۷۳ کیون خجستہ شکر ہے شکر ہے شکر ہے کئی تیری قبیلہ دین کے برابر کسبت پر حکم کو ابیت کا سزاوار پہلے نہ بیان کا یہ کار خفا کار</p>	<p>۵۷۴ تیرے ہیں زیارت کو جاری قرآن مجھے ہیں صورت کو جاری بائے تدبیرین ناما کی امت کو جاری پہلے تو کیا سمجھو شرف کو جاری</p>
<p>قابل یہ امامت کے ہے قائل ہیں کردو قرآن کی آیت حدیثوں سے خبر دو</p>	<p>۵۷۵ بانو کا جگر جان حسین اور نہیں ہے اکبر یا نجیب لطفین اور نہیں ہے</p>

<p>۵۴ پہلے کو روئے نکو و منہ بین داری پہلے پوئی تھی پائے دلی جو تھکاری نانا نے یہاں کچھ کہا تھا تھی باری جنگل بھر گیا اسے نکال داری</p>	<p>۵۳ اوتاری مسداو کے لیے تھی نازل میری داؤدی ہوئی چادر زلیخہ اوتارے ہوئے سہاگہ ردا خواہر تیر جنگل بھر گیا اسے نکال داری</p>
<p>۵۵ خمودہ محبوب خدا ہو گیا بیٹا کل بلوین سر میر اکسلا ہو گیا بیٹا</p>	<p>۵۲ اکہ کے مدینہ کے جو انکا شرف ہوں ازیب کا غلام اور میں بازو کا خلف ہوں</p>
<p>۵۶ ناگہ سے طلاق کو پکارا خاموش کر اس شمع حبیبی کو خندرا جاکشور واصل کی حکومت ہو گوارا وہ بلا درد و دم توڑ کون کیا تھنرا</p>	<p>۵۱ نہتے ہوا دب تم بھی زلیخہ جھلانا جھپٹی بن مرا خون چھوٹی کو نہ کھانا سکھن ہوا زلیخہ میری ہوت چھپانا منازکے سے روئی وہ تم نہ لولانا</p>
<p>۵۷ اس دیو کو ہر اپنی سیہ روئے عطا کی اکبر کے لئے روح سلیمان نے دعا کی</p>	<p>۵۰ جب لوٹو سرکار پیمبر کے خلف کی لینا نہ رد اہانت شہنشاہ بھف کی پ</p>
<p>۵۸ تھا اتر تانہ صلا بن قمر شاہ عقرب کے طریقے بڑا طاق گمراہ نیزہ کو خوش تھا عقرب کا سوتے باہ جہتی نے کہا جابجہ غارت کیا تھا</p>	<p>۴۹ ناگاہ یاد انداز تھی ایک سپاہ اس قدر بڑا بنے نہ خدا و خیر بتلا یا غلام آجیو چھو کو جب کسی کا یوں کیوں نہ کہا عوں و عہد کا ہوں</p>
<p>۵۹ تبرنگتے رنگتے موزیک بڑھا تھا طاؤس یہ بل کھاتا ہوا سانپ چڑھا تھا</p>	<p>۴۸ واری گئی تم آل پیمبر کے شرف ہو سب کہنے کے اقبال ہو سب گھر کے شرف ہو</p>

<p>۵۹</p> <p>کو نیزہ کنے میں بہت اس میں خوش گدگی ہر جن پہن پہنیکو ملے رب عجب کی پہن پہن عجب شکل تھی اس سے وہ کسی میں فرق میں ایک نقطے کے نیزہ کی</p>	<p>۶۰</p> <p>تیرا نکا ہو ازیب کمان جنگ کی زمین روشن تھا کہ اک شمع ہے طاق مہ زمین</p>
<p>۶۱</p> <p>اس نیزہ سے یہ ہم کے تڑپا دے کینہ چار آئینہ مگر ہے ہوا زخمی ہوا سینہ نیزہ جو گلا سینہ میں دل خاند کینہ یہ سانس خزانہ کا وہ کافر کا خرنیہ</p>	<p>۶۲</p> <p>جھوٹا جو خدا کا لگا تو چلائے کہ یہ ہم قربان رہے تو میں نے غیور خیزہ بلایہ جو خدا سے عدو کا تن فرست لے تیر تری درد کو دل میں ہر جگہ</p>
<p>۶۳</p> <p>سر کا تو دے پاؤں سر ہانے اجل آئی دو ہات شان پشت سے باہر نکل آئی</p>	<p>۶۴</p> <p>جھوڑا رہے نہ سہ مو ہو اپیکان دل میں ستم آرا کے ترا نہ ہوا پیکان</p>
<p>۶۵</p> <p>وہ نیزہ پہن پہن کہ نہ کمانہ لایا بر جھون فلک اچھے کعبہ بنہ لایا لاشت یہ سست عین دیکھنے آیا بے وہ شان پشت میں کھانا لایا</p>	<p>۶۶</p> <p>کوئی نہ نہ کھون غیش میں نہ لپٹے جب جھکا چھا کیا اس تیر قضا نے اور وقت کی محنت کمال کی جانی بچھڑا پاپ تیر کے لیے تھے</p>
<p>۶۷</p> <p>ڈالو عین ہر ایک خوف سے منہ ڈالنا کہ باہر اثر در درہ کوہ سے وہ جہانک رہا ہر</p>	<p>۶۸</p> <p>جان اوسکی تن زشت سے منہ موڑ کے بھاگی حسرت دل ناپاک کی جی چھوڑ کے بھاگی</p>

<p>۵۸ طحیہ جان نے پھر شکر ڈرایا بانہ بنیالت ہی نہ تر سے نظر آیا کہ جسے گریبان کی طیف لبت ڈرایا گردن کی گرین پین گھوڑے اٹھایا</p>	<p>۵۷ بعد کے صف جگات اکھٹک کر آیا مطیع بن غالب رو دین بدن آیا تھا اور سکا فرس باداران گر گر آیا تیرا یہ چون شیر تو کچھ ہی نہ بن آیا</p>
<p>چھٹ جائین رکابین نہ اگر پائے لعین سے اغلب تھا کہ رہو اور بھی اوٹھ آئے زمین سے</p>	<p>خالی ہوا رعب خلف شاہ زمان سے سر عقل سے رخ رنگ کے دل تاب تو ان سے</p>
<p>۵۹ جگتین زمین آگئی یون گز پھر آیا تقدیر کی گردن نے بخت کو رو لایا اک بیج نیا چیر کے نیچے خط نہ آیا چلکین میں بھنور خانہ جوت کے دکھایا</p>	<p>۵۸ اپنی نے اوستے آگئی تلوار کو سونیا اور خاک نے ضرب ہم پر اور سونیا پھر ان کے پیکان شرس بار کو سونیا ہر جگہ کو ہوائے کوہ بار کو سونیا</p>
<p>گشیرہ نہ تھا طحیہ نہ ناپاک ہوا پر یہ کوزہ گر چرخ کا تھا چاک ہوا پر</p>	<p>چار ادا کے عناصر تو گئے چار طرف کو کی فتح نے تسلیم دو عالم کے شرف کو</p>
<p>۶۰ پھر دست مبارک عواہیں خست چھوڑا گھوڑے کے لئے لبت کا سا یہ ہو اٹھا نن جل گیا ناری کا ہو اگرچہ جو کھڑا ششدر ہوئے دو لاکھ تاج اس کے ہو</p>	<p>۵۹ صراع ہوا اور بولنے مطلع اسلام تلوار دہری تھی بے قطع بد انجام جیبان کے مصراع سے بے باقرہ بھنگام آلف کے کھا نظم و نسق کا سب پر انجام</p>
<p>تیکسیر کھی دلیر شاہ مدنی نے فی النار کیا نار یون کو بختی نے</p>	<p>کیا میا مین شمشیر کے فقرے کو کل آئے نو مصرعہ موزون سے وہ معنی نکل آئے</p>

<p>۵۹۱ دل فتح کا تازہ کیا اس خضر جان ظلمت کیا ندینِ ظہور آبِ روان کی آرزو سے غوطہ زنی طائرِ جان بیباختہ نظر کے کما سن واران</p>	<p>۵۹۲ پھر تو دم اسطرح طرے اخترِ جہاں چپے رہے غالتین اٹھے ہلکتی کا بولن رنگِ راتِ شمع سے ایک لکڑی کا جس طرح گندہ زوبے زانق کی کا</p>
<p>وہ میان سے شمشیر شجاعت نکل آئی نورِ اچس سے جنگ کی ساعت نکل آئی</p>	<p>یوں کفرِ ملا فوج سے شرمیے شہر سے باطل سے جدا حق ہوا حمیے شہر سے</p>
<p>۵۹۳ مصراع سے مصرع ہو مہرِ تیغِ جلیق ہر کن کٹا زدنِ بدن ہو گیا بل کا قاسم جو گردِ دشت میں دو دراز کا اس لکڑی سے مصرع وہ بنا جہرِ بل کا</p>	<p>۵۹۴ کڑکھٹ کھٹ کر کے تیری جہاں کھیلو پیچھے سے دھوکے ہو چوگان کر کے بیانِ جنش تاجِ جلیق کے کہاں مردانہ ڈبے کھٹے سے بانیتمِ دران</p>
<p>سالم نہ دل و دید کہ ملعون نظر آیا ہر بیت میں اس تیغ کا مضمون نظر آیا</p>	<p>ردِ با ہونکو بڑھتے ہو گئے اس شیر نے رو کا اڈا ہوا طوفانِ دم شمشیر نے رو کا</p>
<p>۵۹۵ لگا رہا زلفِ کوری تلخِ ہلوار اب تو بگبگین ایک ہو جا رہا چار آئینہ تیرے تھے جو تیرے بیکار جہرِ جلیق میں لاکھوں نے نہیں جان بوجھا</p>	<p>۵۹۶ پہنچ کر ہی ہر سر پہنچ کر رو کر کیا ہے آبد و اب و دیر دلِ نینو میں تیرے پہنچ کر جلیق کے پہنچ کر پہنچ کر</p>
<p>یہ سنکے عرقِ ناصیہ فوج بر آیا۔ ہر قطرہ سمندر کی طرح موج پہ آیا۔</p>	<p>عالم بھی نہ آسیب کو یوں سر سے اوتا لے جس طرح سرا اس تیغ نے پیکر سے اوتا لے</p>

<p>۵۹۰ دیکھ کر سپر نایک اچھی اچھی سینہ بین دلائی دل صدیک اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی</p>	<p>۵۹۱ دیکھ کر سپر نایک اچھی اچھی سینہ بین دلائی دل صدیک اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی</p>
<p>بھڑکا دیا شعلوں کی طرح آگ لگا کے فی النار کیا نار یوں کے تن کو جلا کے</p>	<p>دو حصہ سن و سال کیے اہل ہوس کے جو تیس برس کے تھے ہوئے ساتھ برس کے</p>
<p>۵۹۲ اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی</p>	<p>۵۹۳ اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی</p>
<p>آرام ملے خاک وہ مردود خدا تھے آرام کے بھی لفظ کے سب حرف جہا تھے</p>	<p>مقتل میں یہ حالت ہوئی بیدار گردن کی پڑنے لگی پوچھا جہنم میں سروں کی</p>
<p>۵۹۴ اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی</p>	<p>۵۹۵ اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی</p>
<p>نسرکار آہی سے برش کے یہ صلے تھے نوپار بے افلاک کے خلعت میں لے تھے</p>	<p>بھاری تھے زرد پوش مگر وہ بھی بے تھے آب دم شمشیر بن سر میر تھے</p>

<p>۵۱۰ جنت نے شل سناٹا اٹھایا دریائے نیل کے تیل پنا اٹھایا طوفان بولے پردہ چاہے پنا اٹھایا سکہ طوفان شل سناٹا اٹھایا</p>	<p>۵۱۱ گرنے سے پہلے برکت جنتی خود دن سے بہا جنتی نیل جنتی تھی غرق بخون پنج نیل جنتی نیل جنتی صفا جنتی کہ عجا ز جنتی</p>
<p>۵۱۲ انگریز یونین ہات کھینچے پیرد جان کے پروڈو بنے کے وقت کھلے طاہر جان کے</p>	<p>۵۱۳ دریائے اوٹھی خون بہا کردہ عدد کا پانی سے نہ پھیلا کوئی دہبہ بھی لہو کا</p>
<p>۵۱۴ اس فوج کے شہر سے کھٹا کھٹا بونی ظیفروں کو بھی نارینے پناٹ کیا پنج تھی کیا پناٹ کی پناٹ کھن جنتی کا پناٹ</p>	<p>۵۱۵ ہر ایک پناٹ کے پناٹ پناٹ جان پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ</p>
<p>۵۱۶ جو رنگ تمام جان کا وہ موتی کو دیا تھا دریا کا لہو پانی تمام ایک کیا تھا</p>	<p>۵۱۷ اتنا تو کہا کیون میں احسان کا صلا تھا پھر بند تھی آنکھ اور گل زخم کھلا تھا</p>
<p>۵۱۸ سب باریں کو خوف و دہشت لگایا پناٹ نے طوفان قیامت کا اٹھایا گرد آسین پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ</p>	<p>۵۱۹ باون سے جگہ تمام کے کبریاے لے قلیہ حاجت میں میان تھا جلد آسے پناٹ کہ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ پناٹ</p>
<p>۵۲۰ موتی یہ ڈرس تیغ شہنشاہ بھف سے خود دامن نیسانین چھپے اوڑ کے صدقے</p>	<p>۵۲۱ لے جان پردہ یہ تو کمزور کم کمان ہے آئی یہ ندا عین کلیجہ میں سنان ہے</p>

<p>۹۱۵ آواز نہ پکری کی کا پس کیا کس مہر سے خورشید قریب تر آیا بہ صنف بصارت کے نہ لاشہ نظر آیا تھکے گھر سے خاک پہ پتھ کو جا گیا</p>	<p>۹۱۶ پھر دے کہ لکے بہن فاطمہ صغیرا نئے نہ بین دیکھا نہ ہے تھین دیکھا دل بند کی حالت یہ بوا دل تھوڑا بالا سید انیسویں نے چلے بن بیایا کو آقا</p>
<p>چلانے لگے ڈھونڈہ کے ہاتھ لکے ہر ہو اے روشنی چشم ادھر ہو کہ او دھر ہو</p>	<p>اکبر کو قمر اعرج تھی دوش مشہ دین پر پر پاؤں لٹکے ہوئے آتے تھے زمین پر</p>
<p>۹۱۷ تھا ضعف پیکر نہ نشہ بین بیکار مولا ادھر آپ تین بی خادم ہے تھالا ٹھہر آئین نہ رادل کو حضور اپنے خدارا لاشہ نظر آتا نہیں حضرت کو بھارا</p>	<p>۹۱۸ باو عقب پردہ کھڑی کوئی غازی یہ دیکھتے ہی آل تعمیر کو بیکاری سرواں پلائی میرے لیے کسی سواری چلنے لگے کوئی مین صدیق داری</p>
<p>سب رنج تو تھے ضعف بصارت ہو اکے شیر بکارے کہ جا اتم ہوئے جب سے</p>	<p>ہے نہ کہین اور قدر مر اچھر جائے ڈیوڑھی سے خفا ہو کے نہ اکبر مر اچھر جائے</p>
<p>۹۱۹ بیانی کو کیا پختہ ہو جان نہیں جائے ایسا نہیں داغ ایسا جو باب نہ مر جائے الکھو معلوم ہو جس طرح بیان آئے اب دجوا زناد کو باب بجا لگے</p>	<p>۹۲۰ ناگاہ اٹھا پردہ دران سے عجب کا خیمہ بین ہوا داخلہ شاہ شہد کا جس فرش پر دم نکلا تھا خوب اکا اسم دہی لیستہ بوا دمل ہ تھا کا</p>
<p>کی عرض کہ امن سے میرا زخم چھپا دو امان میری جیتی ہوں تو لے چلے دکھا دو</p>	<p>طاقت نہ رہی ضبط کی زینب کے جگر کو منہ دیکھ کے زانو پہ رکھا پیار سے سر کو</p>

<p>۱۱۰</p> <p>اگر نے اشار کیا آئے بجاؤ اگر کو اب یاد کرو جو بھلاؤ ابان خوش من ہوں تو بیان ان کو بلاؤ زیچے کہا جابی کہ ہر بولاد ہر آؤ</p>	<p>۱۱۱</p> <p>جابی جو کہین یہ کہہ دو ان کو بناؤ سر چھی طرح دیا پ لوٹا لئے آؤ اگر ان کے تھان میں غصہ نہ دلاؤ زیچہ ہو کر بڑے سے تم دل نہ بھاؤ</p>
<p>اس وقت بھی دم آپ ہی کا بھرتے ہیں اکبر جلد آؤ یہاں یاد تھیں کرتے ہیں اکبر</p>	<p>بعد ان کے خبر کون بھلا آپ کی لے گا بلو میں ردا مانگو گی اور کوئی ندے گا</p>
<p>۱۱۲</p> <p>آؤ زدی باز نے تین کے فرمان پھر پوچھا جی زادیوں کے پریشان آؤ تھیں بچھے نظر آنا نہیں تین آؤ کی اگر بظلم کا ہو وہ بیان</p>	<p>۱۱۳</p> <p>باز نے کہا دیکھئے لو آپ اود ہر لو چھوڑ دیا اس اب زخم جگر کو اب کس کے تھانے کہتے دیا نہیں سکھڑتا ہی ہو میں چلن دن کہہ کر</p>
<p>جگو نہیں معلوم کہ حالت مری کیا ہے فعلین مکر یا کو نہیں ہے سر پہ رولہ ہے</p>	<p>غصہ کی نگاہیں ہیں نہ وہ پیار کی آنکھیں پتھر اگیں ہے ہے کے دلدار کی آنکھیں</p>
<p>۱۱۴</p> <p>سیڑیاں آئیں ردا سر پا ڈرا کر کرنا اٹھا کر کہ آئے شاہ جادر منہ چھپ کر غیب سے تڑپنے لگے اکبر کھجور کا پین پیچے کہا بولی وہ</p>	<p>۱۱۵</p> <p>جیچہ پو اتھا کوئی مجھ کو ختہ جان کا مراڑا دیا کھیا جی تو اس شیر جوان کا بنلاؤ تو بھگو یہ ہے دستور کیاں کا اتنا بھی تو سخت پیچہ کسی مان کا</p>
<p>کہتے ہیں کہ میدان سے ناحق میں گھر آیا مرے ہوئے امان کا کھلا سر نظر آیا بد</p>	<p>ہے ہے نہیں کیوں حشر ہوا ہوتا ہی لوگو آگے میری آنکھوں کے یہ کیا ہوتا ہی لوگو</p>

<p>۱۲۱ سر کی زار سے سکتا ہو دہائی نکلا بیٹے بچے کا دیکھتا ہے دہائی مہر سید میں سے چرخ چکنا ہو دہائی سب نے تیرے ہیں چھوہو بین سکتا ہو دہائی</p>	<p>۱۲۲ انتہین کیا کبر حازی نے تبسم ادب کے نیر سے ہو اشتوا تامل بانے کہا دینف نیپیر ہو کبر سکین شیر خولے علیہ پیر ہو کبر</p>
<p>گھر اے ہوئے نام علی بیٹے ہیں اکبر کیون کھنچ کے ہاتھ کو ٹپک تے ہیں اکبر</p>	<p>اس کو کھ جلی کی تو نہ فریاد کو پہنچے دم توڑتے میں پونے کی امداد کو پہنچے</p>
<p>۱۲۳ حسنا غیرت کو سناؤ خسرت کی قسم کو دیکھا ہو کے نہ جاؤ مشراب لیا جان کیا کھینچا ہو اوس جگر کا کھانچا ہو</p>	<p>۱۲۴ کچھ کچھ کے منہ میں کیا زیب بکرا گیا کہ نہ بنا چاہتا ہے لال تھا را کچھ پوری خاطر سے بھلا نبض دوبار تو زینہ رکھو اس نے منگو کے خدارا</p>
<p>۱۲۵ مان کہتی ہے بیٹا مری تقصیر جس کر تم پائے والی سے کوشیر جس کر</p>	<p>بی بی کہیں سکتے تو نہ اکبر کو ہوا ہو پڑہ کر کلمہ یہ ابھی اوٹھ بیٹھیں تو کیا ہو</p>
<p>۱۲۶ فرد کی چھوٹے سکتا ہو جبکہ تکارت سب کو گھاتی ہوا جل اے بکرا کیون باؤں میں ہے پیر پائے کر کیا قلب کی جانب سے بدنی اچید</p>	<p>۱۲۷ یون دوسے کے لقمے کو کھینچیں سمجھا جو یون کو خزان ہو کے لقمے نہیں سمجھا اس جان کے کو دھکتے نہیں سمجھا یون تقویٰ کیوں کھا کے لقمے نہیں سمجھا</p>
<p>تفہیم کی طاقت جو نہیں پاتے ہیں اکبر کیون کہنہ کو ٹپک رہ جاتے ہیں اکبر</p>	<p>تھا زیت میں کیا حسن جو اس ان نہیں ہے رد کر کہا زیتے فقط جان نہیں ہے</p>

<p>۱۲۱ پارسے کو صغیر کے لئے بھونکی سی بلوآؤں نیلے کے جواؤ کو میں داری ہو جو بونج کا نیسے پیست ہو تھاری سرخ چٹوٹوں کے بن کر تھی تھی اری</p>	<p>۱۲۰ پھر لاشیں پہنچی کہ میں قربان علی کبر رضیت ہوئے ہوئے بچان علی کبر اٹھارہ برس سے ہمان علی کبر وہابی سے اٹھنے چ پیران علی کبر</p>
<p>جس سمت گذر لاٹکا ہو حشر گذر جائے دو چار قدم جل کے یہ دائی تری مر جائے</p>	<p>جی کھو کے اب روؤں چوپائے کی صفا ہو ڈرتی ہوں کہیں روح تمھاری نہ خفا ہو</p>
<p>۱۲۲ نیرب کا فن ہو کے ایک کبھی دیا داری پر قرار آچکا ہو بال و دیا جھاڑو سے مرقد پر پہنچ کر کیا</p>	<p>۱۲۱ کیوں سوں سا ان کو دن بیکوین بال نہ پہنچاں کو دن بیکوین سینہ بیکوین کو دن بیکوین پورا کوئی ارمان کو دن بیکوین</p>
<p>آئی یہ ندا کوہ پہ حضرت تو مرین گی دادی مری یاں آپکے سب کام کہیں گی</p>	<p>یہ رسم نئی آج یہاں ہوتی ہے بیٹا تم روئے نہ مان کو تھیں بان روتی ہے بیٹا</p>
<p>۱۲۳ آجستہ میرا بچن ہو ترا عمار ہر مصرعہ نوزوں دیکھنے سے ہی شاد اور کئی ہی نظم و کلام سوز کمان اب مرثیہ حضرت عباس کر آغاز</p>	<p>۱۲۰ پہلے سے خبر کرب جانی کی جانی داری تھیں پانی میں دو لکین لانی نہی سی دوسن ڈوبنے سے کہیں پانی لوں روح کے لال کی خانہ جانی</p>
<p>سینے میں ترے سوز ہے اکبر کے الم کا عباس علی دار سے لے سائے علم کا</p>	<p>ناکاموں کے بن بیا ہوں کے سلطان تھیں بیٹا جسے کہتے ہیں پورا مان تھیں ہو</p>

<p>۴۱ چنگ نینین صبح نازیب میں ہوا سامان کے گوشہ زنجیر کا گل ہوا زنجیر کے گوشہ زنجیر کا گل ہوا زنجیر کے گوشہ زنجیر کا گل ہوا</p>	<p>۴۲ نزار کیا جل ہی غریب کے نام پیچھے تھی مین موت پناہ نام پیدا ہوا سپیدہ بین پھٹی نام چھپا کے نماز کی خاطر خیام</p>
<p>مشاق شام سے تھی کہ اس شب تضا کون اوابو صبح ہو گئی لوگوں میں کیا کون</p>	<p>مغرب کا وقت خدمت زہرا میں ہو گیا اب صبح کا فریضہ نہ دنیا میں ہو گیا</p>
<p>۴۳ ثابت ہوا انتقال جو نیم ہوا نامورین چاک حبیب کا خاک کیا ہوا پیا پیا شرف سے آفتاب کیا ہوا پیا پیا شرف سے آفتاب کیا ہوا</p>	<p>۴۴ کس گھر میں آج شرب کا صاحبو کس گھر میں آج شرب کا صاحبو کس گھر میں آج شرب کا صاحبو کس گھر میں آج شرب کا صاحبو</p>
<p>بدلا ہوا جو سب نظر آیا جہاں کارنگ خون شفق سے سرخ ہوا آسمان کارنگ</p>	<p>بن بھائی کی جو زینب و کلثوم ہوتی ہیں پچھلے پسرے فاطمہ جنگل میں روتی ہیں</p>
<p>۴۵ دان سینہ چاک کی گونج چکا تھا بان دل کی گونج چاک چکا تھا ہر دم یہ نواز زینب کی گونج چکا تھا ہر دم یہ نواز زینب کی گونج چکا تھا</p>	<p>۴۶ کل صبح نیاز زینب کی گونج چکا تھا کل صبح نیاز زینب کی گونج چکا تھا کل صبح نیاز زینب کی گونج چکا تھا کل صبح نیاز زینب کی گونج چکا تھا</p>
<p>کیا جلد رات چار پھر کی گزر گئی لوصبح قتل ہو گئی اودھ میں نہ مر گئی</p>	<p>مغرب کے وقت لوط ہوا یہ خیام میں مابین ظہر و عصر بہتر تمام میں</p>

<p>۵۷ نہاں چھپ ہوئی در دولت بزرگی نہاں چھپ ہوئی در دولت بزرگی نہاں چھپ ہوئی در دولت بزرگی نہاں چھپ ہوئی در دولت بزرگی</p>	<p>۵۸ رد ہوئے سکینہ بڑے چھاپا تھا رد ہوئے سکینہ بڑے چھاپا تھا رد ہوئے سکینہ بڑے چھاپا تھا رد ہوئے سکینہ بڑے چھاپا تھا</p>
<p>چھپ جائیں چھپنے والے جو میں خیمہ گاہ میں عباس نامو رکھی ہیں پہلوئے شاہ میں</p>	<p>جب در وقت سے غضب کی غش ہوئی ان سے پوچھی کہ میں کے بارش ہوئی</p>
<p>۵۹ ناگاہ داخلہ خواہمیں گاہ کا ناگاہ داخلہ خواہمیں گاہ کا ناگاہ داخلہ خواہمیں گاہ کا ناگاہ داخلہ خواہمیں گاہ کا</p>	<p>۶۰ سب کے لب کو جو کہ عابث کہا سب کے لب کو جو کہ عابث کہا سب کے لب کو جو کہ عابث کہا سب کے لب کو جو کہ عابث کہا</p>
<p>قبلہ حرم میں چار طہر کو امام تھے سر خیم اور زبان سے جاری سلام تھے</p>	<p>تاصح گرد خیمہ آل عبا رہا اس پردہ میں تھیں پہ تصدق چھاپا رہا</p>
<p>۶۱ نہاں چھپ ہوئی در دولت بزرگی نہاں چھپ ہوئی در دولت بزرگی نہاں چھپ ہوئی در دولت بزرگی نہاں چھپ ہوئی در دولت بزرگی</p>	<p>۶۲ بان در خان چین باوقت کیا بان در خان چین باوقت کیا بان در خان چین باوقت کیا بان در خان چین باوقت کیا</p>
<p>پوچھا کہ ہوتا رہا ہے اب یا کہ سوتی ہے باز پکار ہی روٹھی ہوئی تھے روتی ہے</p>	<p>اک نام بچن کا ہے وہ بھی مٹاتے ہو کیا خوب چار زخمونہ مرہم لگاتے ہو</p>

<p>۱۳۰ جانی حسین آئین تو بہن کمان لائی تو کمان کپڑے پیر کمان بیت کی قدر بد شمع پیر کمان ہر خارہ دوش ابرامین کمان</p>	<p>۱۲۶ ایکے تو خانیکیو زیب علی داس اوشیچھو چھو دوشی سکینہ بجان داس پرائی خالی لہا بہن دین داس ہنگا لباس نے تو دوشی وہ جی شناس</p>
<p>دکھلاؤ یاں نہ خاتمہ پختن مجھے صدقہ نبی کی گور کا مے لو کفن مجھے</p>	<p>حاضر ہن کپڑے عذر نہیں حکم شاہ مین ضد کر کے لے لیے ہن سکینہ نے راہ مین</p>
<p>۱۳۱ رد گرد حسین بے سنو حکم و انہن جسکا کہ جانی ہوسا ہو بے اربو مین جائزہ ہے آپ غفلت کو کفن ہے اس مین جانی تو بنو چو نہین پناہ مین</p>	<p>۱۲۷ گردن جھلکے گئے شہید شاہ چھو بکچا سکینہ پچ مین ہی کپڑے مین اک ایک کو دکھائی کپڑے پچ مین سہنی جو لو آج نو کپڑے عید کی مین</p>
<p>اسکی تو ہے امید تھیں سے ہن ہن دشمن روانہ چھینے تو دینا کفن ہن</p>	<p>ہے ہے پھٹا لباس بدن پر سنوارینے کیون صاحبو کمان کے بابا سدھارینے</p>
<p>۱۳۲ وہ یو کی کیا راہی سنگڑا ناٹکے نرا بالان ہن زری چادر ناٹکے وہ پیکے گھسینے کے کو برتا ناٹکے صنفر کی لائی پیر ناٹکے</p>	<p>۱۲۸ شہیدے گاندھید انہن جاتکے انے کاسے لیے کیا آپ لائکے نرا باجو تھا لے نقد لے لائکے اس جانی نے ناٹکے جاتکے</p>
<p>مغرب کی وقت دیکھو جو ظلم ہو گیا سب ہوئے سچو اس ہن کون کرو گیا</p>	<p>تھے جو باب کو یہ لباس کمن دیا گو یا شہید راہ خدا کو کفن دیا</p>

۱۹
دانشمند کرو کہ یہ کار نامہ ہے
دیر در اسباب اس کو جاننا شایع ہے
نیزل جو در اسباب میں خطا آئے
میری کی برادر میں حد کی خراب ہے

۲۰
کیونکہ جان جادوئی تو بالکل اپنے
کیونکہ ان پھر بھی سینہ پر کیا ہے
کیونکہ ان پھر بھی قبلہ کیسے اپنے
ان کے کیا اشارہ کلاب زمین جانے

۲۱
تھو دیکھ کر وہ بولی بجا آپ کہتے ہیں
پر میں نہیں سمجھتی یہ کیا آپ کہتے ہیں

۲۲
باہر تو صف کشی ہے ہجوم سپاہ ہے
میں داری عید گاہ کہاں قتل گاہ ہے

۲۳
آخر کہاں جاننے ہو چکا تو
جلد آؤ گئے علم کی کبریٰ کھاؤ
رخصت تو ہونا پھر میں تھا ہون تو
میرا جادوئی آپ کے حاکم دور جاؤ

۲۴
پہلے جی میں بیچ بیچی سا گیا
فائدہ میں رہا ہے پیری تھو چھو گیا
تھا سادل جو پڑا پیر تھو چھو گیا
میرا تھو چھو گیا پیری اور تھو چھو گیا

۲۵
کہن بچوں کو یہ رنج یہ صدمہ نصیب ہیں
کیا اس جہان میں ایک بہن بے نصیب ہیں

۲۶
آیا جو ہوش حشر کیا سور و نشین سے
سہمی ہوئی وہ دھڑکے لپٹی حسین

۲۷
بات کو بکری بننے کی بات ہے
کچھ آپ کی سچ ہیں یہ ارشاد ہے
لو آمان ہوئے ہیں دریا جانی ہیں
اچھی اور بات بلکہ درد لائے ہیں

۲۸
عاقبت ایک اٹھ دھڑکے ایک کان پر
ڈرڈر کے دھڑکتی تھی برابر اور ہر
آخر کہا یہ سیکان میں کس قدر
اس وقت اس سیکان میں کس قدر

۲۹
کہتے ہیں ضد نہ کر یہ بھلا مان لوں گی میں
پوشاک مانگتے ہیں نہ وہی ہو نہ دوں گی میں

۳۰
دل کا پتا ہے جان میری نکلی جاتی ہے
چاہوں طرف سے رو نیکی آواز آتی ہے

۵۲۵
 ترانظر عالم غم میں ابھی تھے
 گریبا طباخ کے کھینچتا تھا کئی چھج
 زندین کی پٹی کے کھینچتا تھا کئی چھج

۵۲۶
 عباس کی طرے کھینچی چوٹی اس
 کی پٹی کے کھینچتا تھا کئی چھج
 ہینا کفن کی طرح سے کھینچتا تھا کئی چھج

موتی اتارتا ہے کوئی میرے کان سے
 شانوں کو باندھتا ہے کوئی ریمان سے

رن کو روان جو یوسف خیر البستر ہوا
 بے نورشل دیدہ یعقوب گھسہ ہوا

۵۲۷
 اب کوئی یقین کہ ہوئے یہ سب
 اب کوئی یقین کہ ہوئے یہ سب
 اب کوئی یقین کہ ہوئے یہ سب

۵۲۸
 اب کوئی یقین کہ ہوئے یہ سب
 اب کوئی یقین کہ ہوئے یہ سب
 اب کوئی یقین کہ ہوئے یہ سب

دارغ فراق اپنا شلی کے ساتھ دو
 بابا چچا کے ہاتھ میں بیٹی کا ہاتھ دو

آئیے شہ کے جان پڑی جان تار و نمین
 آیا اک آفتاب بہتر ستارہ دن میں

۵۲۹
 پستے ہی رہے سلطان کائنات
 فرمایا چلے پستے ہی رہے سلطان کائنات
 فرمایا چلے پستے ہی رہے سلطان کائنات

۵۳۰
 پستے ہی رہے سلطان کائنات
 فرمایا چلے پستے ہی رہے سلطان کائنات
 فرمایا چلے پستے ہی رہے سلطان کائنات

ہم جا کے روئینگے بدن پاش پاش پر
 پیوگی تھے ہاتھوں سے تم اونکی لاش پر

خواہر تبرکات کے صندوق بھیج دو
 باہر تبرکات کے صندوق بھیج دو

۱۳۴
عباس خان دن پو کز پچھان
کری پچھو گریو تانکے نرس جان
شان زندان پکری پو عیان
تے تبرکے صندوق نالکمان

۱۳۵
خود پشہ شاہ کی جو نگاہ فضلات
دنیابین اسیکھ کھول کے پچھو پچھو
پووی اپنے تھانہ پکریو پکریو

۱۳۶
سب حاضر حضور امام ہداسے
مفتاح باب علم نے فضل انکے داکے

۱۳۷
امان اگر نہ کہتیں آحضرت نہ دیتے کیا
یہ نیچے حضور سے خادم نہ لیتے کیا

۱۳۸
بڑا اٹھلے پو پچھو نیچے کی نظر
پچھو سلاح بانٹے پین شاہ جہور
پیاختہ پکاری بن صد آپ پو
خود را سید و اطرش پین ہر اور

۱۳۹
زینب پکاری بن اخلص پین
جانتی سی گم زار دقا عدسے جھلاؤ
باور پچھو پکاری بن پچھو پچھو

۱۴۰
آقا ہر اک غلام کے جو ہر شناس پین
دو نیچے بھی تیغ حسینی کے پاس پین

۱۴۱
کچھ آج لوٹے نئے انداز کرتے ہو
کیا سرفدا کیے پین جو یہ ناز کرتے ہو

۱۴۲
کردن لاکے شاہ نے فرنیچے اٹھائے
اور پلوں کے سامنے ترشہ زار دے لے
نخے سے اٹھ قبائے دین کی طرف بھاگے
بان سطر فدا ہر زار دے لے

۱۴۳
پین عرض کی کہ ہو ناز حال کیا
ہم فرمیں پین میں سر کا خیال کیا
ہوئے بھلے عرض کی پین حال کیا
دنیابین خدیوہ پچھو پچھو

۱۴۴
فرمایا اپنی مان کے اشارے سمجھ گئے
کی عرض ہاں غلام تھارے سمجھ گئے

۱۴۵
اب یا کہ وقت عصر یہ سامان کیجئے
جب چاہیے غلام کو نکو قربان کیجئے

۴۳
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر

۴۴
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر

۴۵
عرش علیٰ پہ صل علیٰ کی ندا گئی
خوشبو نبی کی سبکے دماغون میں آگئی

۴۶
بر ایک دم کو پاس بلانا ضرور ہے
قول قسم کا یاد دلانا ضرور ہے

۴۷
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر

۴۸
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر

۴۹
تجویز کر رہے ہیں کسے یہ عطا کروں
منصب ہیں دو عزیز بہت غدر کیا کروں

۵۰
اکبر تو شاہ دین کی طرف دیکھنے لگے
عباس مڑ کے سوتے بخت دیکھنے لگے

۵۱
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر

۵۲
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر
خیر خیر خیر خیر خیر خیر

۵۳
حضرت کو ادنیٰ دشمنی کا خیال ہے
بن باب کا پسر زن پو کا لال ہے

۵۴
گر چاہتے ہو قبر میں راحت ہو باب کو
یٹھا غلام جانیو اکبر کا آپ کو

<p>۵۲۲</p> <p>زینب کے لڑاؤ نے پڑھ لکھا کلام عقل سے بڑے راجن کیلئے تمام پیشہ دیا ہے قیادہ کیسے کو یہ پیام جو آپ کی صلاح وہ مزید کی یادام</p>	<p>۵۲۳</p> <p>پہنچت تھی جو سبک دینے بابا دل پڑ گیا چاکر محبت سے پیغمبر ار بیدہ سے نکل کال کے بولی وہ گلخندار بھیاڑ سے بچو بھی کی سفارش بجا جلد</p>
<p>شکر کی افسری انھیں دو دن کو آج دو عباس کو علم سے اکبر کو تاج دو</p>	<p>خاطر مری بھی لے شہ ابرار کیجیے بابا سر چا کو علم دار کیجیے</p>
<p>۵۲۴</p> <p>مشتاق اس کلام کے تھی توفیق بوست خیرین اکبر کلام کا لیا اور سب کے تاج بنی سر پہ کھدیا میر بھون کے پیچھے جو کبریا</p>	<p>۵۲۵</p> <p>بیک کی یاد ہی بہادر نے پڑائی کو داسن کا اڈ کے چلا پیشوائی کو ٹھنڈی مٹانے یاد دلا یا تروائی کو</p>
<p>سرتاج عرش روشن تاج ہو گئی اکبر کے سرتاج کو معراج ہو گئی</p>	<p>رایت تھا پاکہ قاصد رب نام تھا گو یا علم کے شمعین غازی کا نام تھا</p>
<p>۵۲۶</p> <p>نزدین لگے کھا جو اتان جدیدی غل خا نام لے مبارک ہو افسری کو کھنڈ خطاب بھی کہ ست نام آوری کو کھنڈ نے آہ سر جو بے سے بھری</p>	<p>۵۲۷</p> <p>کھنڈ تھا بون عالم طرف از و بار وچ سطر سے شیو نکا سے علیے دار نکل زبان بنا تھا نشان شہ انار سگر پیکار چاہتا تھا کیے اذکار نام</p>
<p>ہوئے جو انہ مرگ ققیل جفا کو ہو شہید اوّل فوج خدا کو</p>	<p>عالم جو دیکھا دوش مبارک کی شان کا بیاختہ پھر دک گیا شانہ نشان کا</p>

فلاحہ
 عین سے عبادت کا سرجام ہوا
 لام وہ لام کہ جن سے اسلام ہوا
 یہ سے یاد رہا مشکل میں ہر گز نہ ہوا
 صفتے اس نام کے کیا خوب نام ہوا

رباعی
 دریا زخواب مصطفیٰ کو دیکھا
 ان آنکھوں سے نشان کہ کیا دیکھا
 فردوس میں ہو خلیفہ جو خلیفہ میں ہو
 خفت کی بھی جو کہ بلا کو دیکھا

رباعی
 قاتل تشرف کیا ہوا اگر جان نہیں
 جبین کہ نہیں عقل ہا انسان نہیں
 پکار رہا نہ ہر دوسرے و صوم و صلوٰۃ
 مگر خب علی نہیں تو ایمان نہیں

رباعی
 مجموعہ کائنات بر ہے آج
 مانشور کے دن سے کیا ہے دن کم ہر آج
 ہے صاحب اختیار فقار دنیا سے اٹھا
 واد ببول حق کا نام ہے آج

رباعی
 دروازے پر بیٹھے سر آئے ہیں
 احباب نبی نے خبر آئے ہیں
 پروردہ ہیں کہ تو کے مخرج الام
 القدر کے گھر سے اپنے گھر آئے ہیں

رباعی
 کبھی کبھی خلیفہ بھی زاری ہے
 ان دوز کا سما رازل بانی ہے
 زمین ہے خلیفہ کے کا کب ملے
 بیت خدا کا مصرعہ نانی ہے

<p>۹۱ جنگوں پر علم کما نشان جنگی نشان میں ایشان نہیں ہے جنگی نشان نہیں ہے جنگی نشان</p>	<p>۹۲ جنگی نشان میں ایشان جنگی نشان میں ایشان جنگی نشان میں ایشان جنگی نشان میں ایشان</p>
<p>آئی جو صبح زیور جنگی سنوار کے شب نے زرہ ستاروں کی رکھ دی اوتار کے</p>	<p>رتبہ سے سرفراز کیا ماہتاب کو عہدہ ہراولی کا دیا آفتاب کو</p>
<p>۹۳ جنگی نشان میں ایشان جنگی نشان میں ایشان جنگی نشان میں ایشان جنگی نشان میں ایشان</p>	<p>۹۴ جنگی نشان میں ایشان جنگی نشان میں ایشان جنگی نشان میں ایشان جنگی نشان میں ایشان</p>
<p>محتاج ماہتاب ہوا آب و تاب کا بلغ جہان میں پھول کھلا آفتاب کا</p>	<p>چہرہ جو دوہرا دل کا ایکٹا ہوا پر حر کا نام ہر سر روشن ہوا</p>
<p>۹۵ جنگی نشان میں ایشان جنگی نشان میں ایشان جنگی نشان میں ایشان جنگی نشان میں ایشان</p>	<p>۹۶ جنگی نشان میں ایشان جنگی نشان میں ایشان جنگی نشان میں ایشان جنگی نشان میں ایشان</p>
<p>نہیں ہے جنگی نشان نہیں ہے جنگی نشان نہیں ہے جنگی نشان نہیں ہے جنگی نشان</p>	<p>نعرہ سنا اذان کا خسیام امام سے اور اقلوا الحین کا غل فوج شام سے</p>

<p>۴۰ مصرف دار گدیزین کا خشتہ دیا کے بند بست میں خفی موج ظاہرین آب ہر قبضہ غاسر باہن بین ب کی ملک میں خفی</p>	<p>۴۰ خفی کا خفیو نے خفی کے خفی ان آب میں دیکھا ہوں ہے جان کنہ کے یہ دست اب بندہ کر الشاہ دورہ دیکھا کر کیا</p>
<p>آواز نہ آرہی تھی مزار رسول سے مہر بتول چھن گیا ابن بتول سے</p>	<p>برلادہ فکر جنگ تھا اضطراب میں اپنے نبی کو ذبح کیا میں نے خواب میں</p>
<p>۴۱ جاہل وطن تھا بکا ہوا سپاہ گوریا سپاہ پیش تھا آب روان تمام ہم پر پتھر مارا کہ کوثر ہے شہ کام غمر سے اٹھتے تھے جابون اپنے جام</p>	<p>۴۱ نبی کا کہ فتح مبارک ہو اے عمر کا ماسر حسین تو کا مانی کا سر جلایا ہوا ہے اپنا عجیب تر شکر یا سورہ ہون شکیں سینی پر</p>
<p>دریا جو دور پیاسمین تھا شہ کی فوج سے منہ پر طمانچے مارتا تھا دست موج سے</p>	<p>مطلق کیا نہ پاس رسول انام کا خبر سے میں نے قطع کیا سر امام کا</p>
<p>۴۲ غیمین ابن س کے جمع تھا شہ بیٹھا تھا در دور سر کر سی زرد نگار جاسوں پہلو پوین کھڑے تھے ایثار ادبیکر صف کشی کا تقبیل کو انتظار</p>	<p>۴۲ پہلے حملہ نے کہا خواب میں گویا کہے ہیں تو نے دعوت مجھے عطا بن دو نشانے تیرے میرے جدا جدا اک بازے حسین اور اک طفل کا کلا</p>
<p>جو قصد تھا وہ دین کے برباد ہو نیکا جو ذکر تھا وہ فاطمہ زہرا کے رونیکا</p>	<p>بیٹے کا اور پدر کا لہول کے پہ گیا دہ مر گیا تڑپ کے یہ چپ ہو کے رہ گیا</p>

۱۲
بلا وعدہ کہنے کی کیا اس میں احتیاج
کب بچھ نکھارے واسطے ہے بے منتفع آج
جس زخم کا زخم نہ ہو جس درد کا علاج
آج ابن فاطمہ کے لئے اور سکا ہوا دل

۱۳
ہر جگہ تین تھافت است کی تھی جا
کیسی حسین کو ہوا ضیا ج کیا
کر کے شاہ کہتے تھے بیادین کو جا
تہنائی کی اجل بن کر پاپے بٹا ہوا

سادات کی روا میں بھی لوشہ کا سر بھی لو
خلعت بھی لو خطاب بھی لو مال دزر بھی لو

کب اسکو کیو دیا ہے حسین نے
تقسیم سبکو صبر کیا ہے حسین نے

۱۴
جاسو کو تو سب بلا کر بھی بیات
لو تم بھی اب کو خبر نہا نکیزات
کیونکہ غمیر آ کر بی بی تمام رات
کیا گذری شب بیا بی بی بیا رات

۱۵
چھلچھل کر دینکا مضمون اور دناں
نیو بی بی سکینہ کا کرتہ کیا تھا چاک
مٹھ پر بی بی چھو اسکے پیچھے طرح خاک
تھے سب صلح ہوئے لے لے امر پاک

نامہ تو کوئی اہل وطن کو کہتے نہیں
بہر کاک کسی کو طلب تو کیا نہیں

فرماتے تھے حسین کہ کل صلح ہوئی گی
لیکن وہ صلح ہو گی کہ سب خلق روئی گی

۱۶
کب کوئی نہ سنے اس خطا ہی کھینچنا
فہم خبری ہوئی کس شیر کو عطا
چھلچھل کو خیمہ کاہ میں کیوں شتر بابا
کیوں دیکھتے ہو میں کے شیر پر مدعا

۱۷
حضرت بی بی کا جبکہ پین
لکھنے سے جانی کے روئی گی بہن
پہنائے اپنے پیچھے چھوٹے سے دو بدن
بنیپ ہوئی جو ابی اکبر پر غمزدن

مشتامی اجل ہے کہ شوق جہاد ہے
جاسوس نے کہا کہ فقط حقلی یاد ہے

غش پر غش آیا باد شہ بے نظیر کو
اکبر نے بخشوایا جو مادر سے شیر کو

<p>۹۷ پہلے تھے حسین اپنی ضبط بردار اگر چہ خیمہ گاہ میں اس وقت تک رہا بچے دیا کیا نہ خود شاہ نے کیا دہو کیا کفن غسل کیا اور خود کیا</p>	<p>۹۸ جب پہلے پہلے تو علم یک حکم تھے تیر خیال انہی منیران میں تھے قربان کا روز شور وہ نوبت کے غافلے تجلی صدا خون ہو خشک اور تھکے</p>
<p>نہر بہشت بہر طہارت خود آئی تھی گویا رسول زادے کے گھر میں خدائی تھی</p>	<p>تو کش کے تیر و پچ کے آتا تھا دھیان میں غل کے بسبب ادھنگیان دیتے تھے کان میں</p>
<p>۹۹ لیجے انہوں نے خبر جو کچھ ہم کر کیا جا تو اپنے اپنے خیمہ نہایتی قدم ڈبکا آئی تھی ملے ملے پیر کی زبان نہا تیر پر تھے پیر کی ہی اور صدا</p>	<p>۱۰۰ جاوید کشت آئینہ زکون بنا دیا نفون نے حیرت گاہ میں دریا بہا دیا نچا صرصور شور دہلے سے سنا دیا چاہے کچھ نفیسے دل اعدا بڑا دیا</p>
<p>خیمہ کے گرد نعرہ شیر آشکار تھا آئی صدا وہ شیر خدا بقرار تھا</p>	<p>غل تھا کہ کوئی دم میں شہ دوسرا نہیں نیز کا اب جہان میں کوئی آسرا نہیں</p>
<p>۱۰۱ بلا عمر ہر ایک طرح انجی بظفر بان اب سبیل بابوین جوانان ہی ہنر دور سے نقیب باندھے کہ من ہر اور ہر دور سے نقیب باندھے کہ من ہر اور ہر</p>	<p>۱۰۲ اب ہم حسین کا کھجواں جاہ بن بن شلقہ ہو چن قدرت آہ میدان میں سپاہ خیمہ میں بادشاہ انجم تو جو حسین بن رجب شرف بادشاہ</p>
<p>انصاف کہہ رہا تھا کہ یہ کیا خیال ہے اے ظالمو بول کا یہ ایک لال ہے</p>	<p>کیا باد قاسپاہ شہ دین پناہ ہے دودن کے پیاس اونگی وفا پر گواہ ہے</p>

۱۔ تعلق ابن سینا جو نکاح ہے دو طرفہ بنا ہوا
 ۲۔ تعلق ابن سینا جو نکاح ہے دو طرفہ بنا ہوا
 ۳۔ تعلق ابن سینا جو نکاح ہے دو طرفہ بنا ہوا
 ۴۔ تعلق ابن سینا جو نکاح ہے دو طرفہ بنا ہوا
 ۵۔ تعلق ابن سینا جو نکاح ہے دو طرفہ بنا ہوا
 ۶۔ تعلق ابن سینا جو نکاح ہے دو طرفہ بنا ہوا

<p>۵۴ تعلق ایک آدمی ابن الزراب قحطیات میں کھجور کے کھانے کی تاب الباس آئی تھی تھے بادیہ پر آب زمین زری چھا تھا قریش بہ تاب</p>	<p>۵۵ کرکھڑے طرین غرغران چھوٹے دو چار برس کو جلوس لے لے ہوئے دست قضا میں نقد دانی لے ہوئے لکین اسے عمدہ ملو گئے ہوئے</p>
<p>۵۶ حالت تھی غیر بہت رسالت پناہ کی بالوں سے جھاڑتی تھی زمین قتلگاہ کی</p>	<p>۵۷ نقشہ تھا اک بنی کا اس افلاک کے تلے اٹھا رہوین برس میں چھپا خاک کے تلے</p>
<p>۵۸ توبان بارگاہ حسین شازدہ غیمہ فلک تویق عرش و ج جنت رواق زینت فاق عروج دریا زہرہ ننگ سیر کو قریب عروج</p>	<p>۵۹ چہرے با نازات ہی شیبہ زین محبوب عشق نمانی محبوب دوا محبوب عطر پاک کس گل غنچہ دین پہل خطا ہی کئے اگر نافرمان</p>
<p>۶۰ کیا انکے آگے صولت سہرا بزال ہے زال انکے رعب و دبر سے پیر زال ہے</p>	<p>۶۱ کب تاؤ حق میں بھلاو گئے نات ہے یہ نات روح پرور عبد مناف ہے</p>
<p>۶۲ خال کی غفلت تھیں انکے خال کی غفلت تھیں انکے خال کی غفلت تھیں انکے خال کی غفلت تھیں انکے</p>	<p>۶۳ خال کی غفلت تھیں انکے خال کی غفلت تھیں انکے خال کی غفلت تھیں انکے خال کی غفلت تھیں انکے</p>
<p>۶۴ خود اوج سے ہر خود کا سر عروج ہے ہر خود سر شرح ذات البروج ہے</p>	<p>۶۵ یہ آفتاب حسن وہ ماہ حسن ہے وہ شاہ حسن یہ شہنشاہ حسن ہے</p>

<p>۴۳۲ شکست نثار شکست عباسی مور اشد کی ہے سیف نوشی کی چہ عزہ چشم عقیل شہ صاحب ہنہ طیار شہ جعفر طیار جنگ پر</p>	<p>۴۳۵ بن پانچ سن سلیم فرنگی یادگار اچا یہ چار چاندین یا آفتاب چار زقید روزی مرتب و چاہ دوزخا جان باز و سر فرشتہ نمودار بار</p>
<p>کتنے ہیں گو علم مرا کھل مراد ہے سقہ سکینہ کا ہون یہ رتبہ زیاد ہے</p>	<p>عارض وہ پھول سے کہ تصدق بہار ہے وہ کسنی کہ جبہ جوانی نثار ہے</p>
<p>۴۳۴ کبریا ہے ہر جہرہ آفتاب اس علم سے قرآن آفتاب دو حقہ ایک لفظ علم پر بین آفتاب دو دو جانین ہو عید را جواب</p>	<p>۴۳۶ صفحت کا اردو حسین غم نثار کچھ کچھ عیان آئینہ خط و اک پر جب سن کہ سورہ اطلال مختصر سورہ تو مختصر فضیلت زیادہ تر</p>
<p>کیونکر گرہ کشائی میں بے مثل یہ نہیں شکل کلید چوب علم میں گرہ نہیں</p>	<p>چہروئے آشکار حسین حسن کا رنگ سوکے ہوئے لبونہ تصدق چمن کا رنگ</p>
<p>۴۳۷ مگر خوف کو کتا ہر وہ نہیں بے نظیر امان میں اپنے بخت و حقوق شہر سے سخت ماحے کہ ہوں آپ انگیر آتی ہے علی کی نولے منہ نیر</p>	<p>۴۳۸ دیکھی شاہد فوج سنو شاہ کا آخر ہوا وظیفہ آخر جو شاہ کا کی بات دھاکے بارگہ تحقیق تیا بارت بدل پاکی امت کا ہو جلا</p>
<p>لٹو اسکے سر کو ہو جو فد یہ حسین کا عباس تجہ دین ہے یہ والدین کا پ</p>	<p>سہل است گرد و دوسر من بر سر سنین زینب اگر اسیر شود دائے بر حسین</p>

<p>۴۳۱ زینب کے سبط پیر کے یہ کیا بیٹیا بڑا جان سے تیر بہن فدا سائیں آکھیں اس پر توئے نے بدوا میرا گلہا ہے نہ کھلے اب کا گلہا</p>	<p>۴۳۲ بن تو اچھی ہوں جائزہ کوئی کو اور پاسور دین جاہلین سینے میں ان چار اٹھنے پانچوان کیا نہیں ہے رو بکار کہوں ان کے سامنے تیری جگہ بکار</p>
<p>۴۳۳ زندان ہو بے روائی ہو اور شور نشین ہو زینب کو سب قبول ہے لیکن حسین ہو</p>	<p>۴۳۴ جسکو کہ آسرا ہو فقط ایک بھائی کا حال دس بہن سے پوچھئے زہرا کی جائی کا</p>
<p>۴۳۵ بڑے حسین کس ہوا کلمہ نئے دل مراد بن جانا ہوں مائلی ججھپو فدا اب جبر شے خدا تھیں اور شہر میں خدا میری زندگی میں تو ہم نہ میرا</p>	<p>۴۳۶ ایش کیے تیاست کہ اب تو نبی عیان جائی کس کے اٹھنے زہرا پر روان کھولے گرد میان کتنی تحقیق بیان کہتے ہیں پر بلا نہیں سکتا کوئی زبان</p>
<p>۴۳۷ کیونکر خلافت مرضی رب قدیر ہو شہر فرنگ ہوئے تو زینب اسیر ہو</p>	<p>۴۳۸ شہ کہتے ہیں کہ آج کا دن امتحان کا ہے جانا وہاں ضرور ہے وعدہ جہان کا ہے</p>
<p>۴۳۹ باہن گلے میں آئے زینب دی فدا پٹی ہوں فضا اکبر عباس یہ کیا آئے جو کھڑے اکبر عباس یہ کیا لوتے جائی جان چھی اب کے نضا</p>	<p>۴۴۰ فرا کے حکم صبر کا یک بعد شباب عصمت سر سے پھوڑا بد ہے جناب عباس لائے سب ابن ابوتراب چھپے غنائ بات کری یاد نیر کا</p>
<p>۴۴۱ امان بھی مرگین مرے بابا بھی مر گئے مرجاؤنگی جو یہ بھی مجھے چھوڑ کر گئے</p>	<p>۴۴۲ یوں زینب زین وہ سرور دنیا و دین ہوا قرآن پاک رحل پہ جاؤ گزین ہوا</p>

<p>۵۴۴ خوش حسین قدرت حق صنع کبریا دلدار خرام ابرق لجام در برق بایا خوشنشین بدو حسین و قمر ضیا نگار خان بین کی نزاکت کو نہیں کیا</p>	<p>۵۴۳ خروج کجنگ کینام لائے تیر از بنم نے ابو غافر چلائے تیر دو جی بھیک باسین سون کے تیر بے حسین دہرے کیوں لگائے تیر</p>
<p>گر دوسہ زن نسیم دم سیر باغ ہو بہ فرا نمود جلد سے لالہ کا داغ ہو بہ</p>	<p>پوچھا سبب جو سنے کہا کچھ خبر بھی ہے اک عاشق حسین ہمارا اودھر بھی ہے</p>
<p>۵۴۵ دہ زلف و برق کپڑا تھا اختیار لیجئے سوار دوش بی بی میر اسوار بیکال دجیریل غان دس بار بار عزت پٹی کی باگ لجا اور فلک اپ</p>	<p>۵۴۶ بان صبر خلع و جلیہ درویش نام کی ابن سحر بخش تیغ زبان علم بولاکمان ہے حمد و سی صفا شہ لابا ہے گھیر کر ہی شہ کو مع حرم</p>
<p>ہر گام بدرسم کی ضیا آسمان پہ تھی برق لجام وہ کہ چمک کمکشان پہ تھی</p>	<p>اب تیغ ہو زبرد کی اور حرکات ہات ہو بہ اور زیر تیغ خلق شد خوش صفات ہو بہ</p>
<p>۵۴۷ حاضر حضور شہ بین ہوا شکر خدا حضرت یکو حکم صفا آرائی کا دیا روح الامین نے پڑے کیا صاراتا چلیں جو شہ کے چہرہ پر نور کی ضیا</p>	<p>۵۴۸ حرج سے علاحدہ گزشتین کھڑا انگشت حیف کیے تلے اور یہی حیا الند تہ آہ بڑی بین نے کی خطا تبدیل کر چکر بیان لایا غصہ بے</p>
<p>عالم تھا حسن رحمن عجب آب و تاب کا چوتھے فلک پہ پھر گیا منہ آفتاب کا</p>	<p>نرفہ ہے ظالموں کا شہ خوش فصال پر بہ پانی ہے بند ساقی کو شرکے لال پر بہ</p>

<p>۵۵۴ جسے کہہ کر بارود و فزاندے یہ کیا لے کر ستم زمانہ ہزاروں سے تو لڑا سترہ دن کے بیس سال تھے چین سے کیا جسے کہہ کر اسین غوث کا چہرہ کیوں چلا</p>	<p>۵۵۵ جسے کہہ کر بارود و فزاندے یہ کیا لے کر ستم زمانہ ہزاروں سے تو لڑا سترہ دن کے بیس سال تھے چین سے کیا جسے کہہ کر اسین غوث کا چہرہ کیوں چلا</p>
<p>۵۵۶ نکلو عذاب نار سے داخل جان میں ہو حاضر جناب سرور کون و مکان میں ہو</p>	<p>۵۵۷ یان تو مقابلہ پسر مصطفیٰ کا ہے اور بعد اسکے سامنا اکدن خدا کا ہے</p>
<p>۵۵۸ حراد پسر برادر و عبد بنو شکار نگہ نہ اپنے اپنے دل اور دے سوار آئے دلیر نہیں بن سدا نابکار فرما چمکے اور تم احوار ہو بنیاد</p>	<p>۵۵۹ دین کے لئے ہوئی جو کج بابت خدای ہے قصد و فضل خدا ہے ش جا کر یوں نام سے خود باندہ کہیں آج شاید اسی دیکھتے ہوئے میری بجا</p>
<p>۵۶۰ اب لمحہ بہر بھی یان مجھے رہنا حرام ہے کیون کفر سے جدا ہوں حر میرا نام ہے</p>	<p>۵۶۱ جی میں یہ ہے کہ صابر و شاکر کا شادون ہوں مخرف خدا سے جو کافر کا ساتون</p>
<p>۵۶۲ اس حال جنگ و آتش کی چھوڑ چھوڑ بن کیا کیوں ہوئی یہ کیوں ہو چھوڑ نہیں ہوئی یہ کیوں ہو چھوڑ اب کس طرح نہیں ہوئی یہ کیوں ہو چھوڑ</p>	<p>۵۶۳ اب اپنی تم کو کہ تھارا اسم قصہ کیا دوزن نے کی عرض کہ جو آپ رضا حاضر غلام جی ہوا اور یہ کہ یہ خانہ زاد بھی ہوئے شہ پرا</p>
<p>۵۶۴ دنیا کے جال میں کہیں دیندار آتے ہیں دیکھ اس طرح حق کے طلبگار جاتے ہیں</p>	<p>۵۶۵ عشق دلی ہے جگو نشہ خوش صفا سے جگو نہ چھوڑے گا کہیں اپنے ساسے سے</p>

<p>۵۵۶</p> <p>کیا غلطی نہ ہو جوتا ہے تو برہنہ کا سلسلہ جو ہے وہ تو تاج ہے تو بیچے کا نیچے سات عیبت چھوڑا ہے تو حکم سے لے لے دین منہ تو تاج ہے تو</p>	<p>۵۵۶</p> <p>حقاشام سے قصد کین جلد ہو ہوں داخل سپاہ شہنشاہ جہو کننے کو یہ ہو کہ یہ غالب دیکھو چھوڑا ہے غیب میں گیا خط</p>
<p>کیونکر سنوں میں آج ترے اس کلام کو کل کی ہے بات گھیکے کر لایا امام کو</p>	<p>اب حسین دم ہو برہ کے غضنفر کو ٹوٹے تو حکم ساری فوج کو دے جگو روک لے</p>
<p>۵۵۷</p> <p>کیون بات نہ کی جاگڑا لا تھا یا جو وصلہ تھا دکھلا تھا یا نہیں غصہ ملی کے شیر نے لا تھا یا نہیں تو بیخ حیدری کا لا تھا یا نہیں</p>	<p>۵۵۷</p> <p>بولایا ابن سکر سے آئندہ کار چہرے سے نوٹ سے غونہ خط بائیں بار بار ہے جگو کر باقتدار ہو گیا ہے جنگ سے ہوشیار</p>
<p>رہتا اگر وہ طور اوی دم تھا خاتمہ بڑھتا اگر کچھ اور اوی دم تھا خاتمہ</p>	<p>۵۵۸</p> <p>ہے خون خشک برق دم ذوالفقار سے تو در گیا حسیونی کارزار سے</p>
<p>۵۵۹</p> <p>جس نے کہا وہی نامت ہے مجھے مجھے کیا خطا ہوئی تھی یہ مجھے ہوں اور نے خفیہ میں جا چھوڑا صدقہ ہوں کہے تھے مجھے یہ</p>	<p>۵۵۹</p> <p>جان کر کہی یہ آگیا ذوال پیارے پھر پوچھو کہے یہ گاہی جال پوچھو کہے یہ گاہی جال پوچھو کہے یہ گاہی جال</p>
<p>سر کاٹ لین تو جرم کی سیر سزا یہ ہے اور بخت بدین خطا تو سر اسر عطا یہ ہے</p>	<p>۵۶۰</p> <p>ذلت کا سامنا ہو تو آفسر کی موسیٰ مٹھ موڑ نادغا سے دلا در کی موسیٰ</p>

<p>۵۶۵ جس کے خون کا کٹ بولادہ پڑن اسے صفت نیک صفت نیک نہیں بیابا بھی تھے سائے اسے مور و عن جان کر دو گاتا ہو خود باغ و بہار</p>	<p>۵۶۲ جس کے دل میں غم و ملال تا عمر یہ دیکھی نہ است مجھے کہاں لشکر میت پائیں تھا غیر ہر حال محفوظ نہ رہا سر سے مرزا کا لال</p>
<p>ترا خیال کس طرف اے بامیز ہے اولاد سے سوا کوئی دنیا میں چیز ہے</p>	<p>رکھنا اپنے واسطے پانی پلا دیا : مرتے ہو و نگو ابر کرم نے جلا دیا :</p>
<p>۵۶۶ جس نے کہا اسکا نہیں کچھ خط سو جانے بولنے کے نہ تھا ہر خبر ہوا اس لئے لے جاتا ہوں یہ لیر صدقے کر دو گاتا اسکو یہ بول پر</p>	<p>۵۶۳ احسان یہ دیکھا ہے جلادوں منہ قلیل سے ہر اڑن نہ ہو گیا دوزخ میں اپنے پاؤں نے جاؤں گیا جس کے لئے تین گونہ دوزخوں نہ ہو گیا</p>
<p>لیکر رضا امام سے لڑنیکو آؤنگا : میں سب سے پہلے گلشن جنت میں جاؤنگا</p>	<p>سب طبعی کے دلوں دکھایا نہ جالیگا مجھے تو دست ظلم اوٹھایا نہ جالیگا</p>
<p>۵۶۷ جس کے لئے جگہ مٹا ابغشت غسان نکلا چلے فوج سے ہوا زور و جان : ہوا قلعے بار و فرزند و جوان : سایہ کی طرح عبدیچ نشت خار و ان</p>	<p>۵۶۸ جس کے دل میں غم و ملال تیری طرح نہیں مجھے عرض کہاں جس کے دل میں غم و ملال تیری طرح نہیں مجھے عرض کہاں</p>
<p>لیکر علی کا نام اوس ابوہ عام سے وہ پیر حسین چلے فوج شام سے</p>	<p>بھاتا نہیں یہ عہدہ و منصب نگاہ کو پا مال کر رہا ہوں اس اعزاز و جاہ کو</p>

<p>۵۶۸ مکلا پہ شام بیان جز نامور جیسے کہن سے کہیں اب سے تھر مخ و نشان زبان سے اور اکھ سے نظر یوسف کنوین بدوہ نہ بک بن</p>	<p>۵۶۷ سینے سے سر لگا کر بٹھنے نام اشک چاٹتا ہو کہ ارضی بن تھکے ہم کیسا گناہ کیسی خطا ہے نکو شہم تیرا تو نام فرزند شہزادین اور ہم</p>
<p>غل تھا کہ رو دنیل سے ہوسلی نکل گئے ظلمت کا خضر پیر کے دریا نکل گئے</p>	<p>یان آگے مورد ستم درخ و آہ ہون تو عذر خواہ کیا ہو میں ہی عذر خواہ ہون</p>
<p>۵۶۹ پنچا کسکے فوج خدا جب با وفا مگر جو بنی نے سب پریم پر کو دی صدا لے لے کر گئے کہو کہے لے لے کر چھوڑ دیا وقت دشمن کے حکم بد جان مرقضا</p>	<p>۵۶۸ ہماں ہو تو حسین کلبہ حیا با وفا جہاں ہوں کہ تیری ضحیا کو نہیں کیا یہ دن ہو تیرا کہ نہ پانی ہو نے غذا رہے ہیں پائے پائے اطفال</p>
<p>مجھ جیسے کمال بہت شرمسار ہے مولا غلام عفو کا امید دار ہے</p>	<p>پانی ملانہ دودھ ملا بے زبان کو آتے ہیں غش پہ غش چھہ ہینہ کی جان کو</p>
<p>۵۷۰ حافظ ابو غنیمت بین وہ ذوقدار بس دور کرتے قدم شاہ نامدار سرکھ کے نشے کی پستی کی عرض بار بار امید دار ہم کہم کہم کہم کہم</p>	<p>۵۶۹ جہاں نے کہا خطا بھی میری شاہی بایام نہ بے عفو ہوئے تیرے گئے تمام بھائی کو اور بھائی کو دکھا کر وہ نیکیاں بول کر اور کو کسی قابل نہیں غلام</p>
<p>میں قابل سزا ہوں سزا مجھ کو دیکھو یہ بات قطع کیجے سر کاٹ لیجے</p>	<p>فدوی کا سر تو سب پریم کی نذر ہے عباس کی یہ نذر یہ اکبر کی نذر ہے</p>

<p>۵۷۲ شہ سے رضا طلب ابھر عریا دنا فرمایا تاج بدین کہ جلد ہی آجی ہے کیا کی جسے غرض سے ملے دوجان مر تقاضا پوچھنے کے بدلے جسے حیرت پہنچے عطا</p>	<p>۵۷۳ لکھتا ہوں حسن تم پر جو فدا نشست شیعہ تو داد دیکھتے تھے یقین بہت جسے لکھا نصف ہوئی خلد سے نہشت روایہ جو کہ کوئی نہ ہوئی نہشت</p>
<p>۵۷۴ لشکر روکے نہ اب اس تلخ کام کو اکبر کا عقد دیکھئے ہر نصرت غلام کو</p>	<p>۵۷۵ حرم کی طرح بخیر ہوا کس کا خاموش سر زانو سے حسین پہ بالین پہ فاطمہ</p>
<p>۵۷۵ لیکھنا ارا م سے اشد کوشش پیا پیا جہاد کو پیا پیا میمان دیندہ ہی نقد دلی کہ جبرنگا بیان اسے دروغاں میں ہی ہیں ہر گئی بیان</p>	<p>۵۷۶ مہرین شرف مر و فدا ہے تک خبیہ محبت آل عباس ہے شہناج شہیدان علی جو بیابا ہے سرو آرا بن فاطمہ کا نقش ہے</p>
<p>۵۷۶ خوش خوش چڑھا دلیر سمد دلیر پر گو یا سوار شیر ہوا پشت شیر پر</p>	<p>۵۷۷ سے فخر جو غلام حرم نیک نام ہو آقا حسین سا ہو تو خرسا غلام ہو</p>
<p>۵۷۷ ایک بیان اشارہ تاہید کیا نکل ہر دل شہ دین کی چھپر د کھنا قرآن میں اشارہ کے اس لطف پر کھنا جب کہ جس نے خیر کا سزا نہیں کھنا</p>	<p>۵۷۸ جوان کر لیا کا یہ بہانہ ہر بادنا آ رہا تھا پیا پیا پیا ہی من کیو یہ جلا چھپر چھپر رو بہ رو ہو کیوں آ رہا د سوا پیا پیا سولے کر کوئی بہانہ نہ بنا</p>
<p>۵۷۸ گنجینہ فیض سے ہے خدا کا بہرا ہوا مضمون میں سر جھٹ کا یہ تھا بچا ہوا</p>	<p>۵۷۹ دیکھو تو قدر الفت سبط رسول کی اک خشک آب تیغ کی دعوت قبول کی</p>

<p>۵۱۰ حال خورشید پیکر خفا شد تسکین چہ ضرورت اگر بھی ہو ضرور تسکین تو دنیا چو کی شاہ کے حضور اگر کسی بی بی کو قبر کتنی دور</p>	<p>۵۱۱ بڑھتا ہوا دھندلے ہوا کہ میں تھر عارض حسن کرتے ہیں بیدار یاد تھر اگر شب بھی اٹھنے کے مقابل نہیں پیر سلج تو اوج ابد پر ہے جلوہ گر</p>
<p>اب بھی بول وار و قتل جو روتی ہیں مان بھی نروے جیسا کہ وہ حر کو ہوتی ہیں</p>	<p>وہ حسن عارضی ہے تو کیا اعتماد ہے داعی ہے وہ یہ صاف وہ کم یہ زیاد ہے</p>
<p>۵۱۲ بند صبح صفا کو دلوں آفتاب ما جلوہ گر ہو چہ چرخ آفتاب نظارہ جال غلام بک آفتاب لاریجہ زیارت آفتاب</p>	<p>۵۱۳ کسی سے این ہو قدر آفتاب کو مصطفیٰ از شرف رخ آفتاب کو پیشہ دفاتر ہے بال آفتاب کو شہر ہے عزیز ہے آفتاب کو</p>
<p>لکھا ہوا تھا حر کی ہی سر نوشت میں دور رخ میں رات کو تھا سحر کو بہشت میں</p>	<p>جاری ورق پہ چشم سے خوناب کیجئے سرخ سے اس عجب پہ اعراب دیجئے</p>
<p>۵۱۴ چہرہ ہے خرد و سخاوت و وفا کلمہ ہے نقوش و بی سبط مطلقا آزار کفر کے لئے ہے نبی و شفعا عارض دوا آفتاب دوا بینہ غیا</p>	<p>۵۱۵ اب صدف خط و حال قلابد کیجئے اس بند پر ستارہ کو اس پند کیجئے دل بیخ بنج کے کھٹنے سے غم کیجئے تقطیع بچہ جاہل سے وہ چہ کیجئے</p>
<p>اک آفتاب علم کا ہے اک یقین کا اک آئینہ ہے شرع کا اور ایک دین کا</p>	<p>وصف جبین و عارض خال آشکارا ہے خورشید میں قمر قمر میں ستارا ہے</p>

<p>۵۸ چہرہ چاہ شان دو ابرو کز خیال پس کوستا ہمیں ہے صبرین بین دہلال اگر تپ ہے فنا در دنا ہی اری حال با یون مین کو چھ در دناں کی دن</p>	<p>۵۷ دو لیلیوں کے صف کا مضمون ہوا شیرینی زانہ میں گویا یہ دو گراہ ششکیلان لبیکے بین ہر نام مگر بزرگ آرزو نقیب ضمیمہ</p>
<p>دندان در عدن یہ دہن رشک دلچ ہے تیس کی قباب ہین اور ایک برج ہے</p>	<p>شیرینی دہن کے رقم گر صفات ہوں ہوں نیشکر قلم شکرستان دانت ہوں</p>
<p>۵۹ اب چشم چم کر کیوں نہ خنکین بکریں غوغا جبین ہو بکریں دل ز ہر کا چین ہو نظر ہے نہ نہ کو بھر غنیمت ہو</p>	<p>۶۰ اک در سے جو کل رخ بین کایاں عالم کو صبح و شام کمر تیرے بناس کا کل چین مصر و دایاں کلیں کا قیاس</p>
<p>ابر و کا ہے اشارہ کہ حاصل مراد ہے مین معرض داشت ہوں یہ عین صاد ہے</p>	<p>پیدا قریب چہرہ کے جاوید زلف ہے خورشید رخ ہے سایہ خورشید زلف ہے</p>
<p>۶۱ دوس کی چہر آتی ہو شکوہ ہوئی ہر نذر کس بیدار بار بار بر وقت جانے کے کیوں چشم بشار عین عزائے سبط میرا ہر شکار</p>	<p>۶۲ ایکے جگین ہو سر کر ہے نیاز ایکے جگین ہو سر کر ہے نیاز کنا ہو فرق عہد پہ عیش و عشرت روزا زل سے حق کیا جو کس نیاز</p>
<p>دفع زمانہ دیکھے حر کو جو ششم ہے لکھ لکھ پلکے سیہ پوش ششم ہے</p>	<p>زاوٹے شاہ تکیہ خواب ہشت ہے اس کے ہم نثار کہ کیا سر نوشت ہے</p>

<p>۵۹۲ قطریں کہ نظر نکالو اور تپیں نور باجگاہ کا چشمہ غرضیہ سے غبور ہے عازم جہاں جو گرمی میں بغبور قطرے نہ بچھو بیٹھو پر شاہِ آج نور</p>	<p>۵۹۵ پیشِ پافِ گردنِ خرچِ فشانم شمعِ حرم چھلکتی ہے گردنِ شمعِ سلام مہج گویا نور کے سے تونے سے رومالِ فاطمہ کا بند ہے بے مقام</p>
<p>پیا سا منار ہو تا ہے اپنے امام پر نیشانِ گھرِ فشان ہے حرفِ سکناں پر</p>	<p>بس نور میں تو نور کا پیوند چاہیے رومالِ فاطمہ کا گلو بند چاہیے</p>
<p>۵۹۳ ابرو تین بادِ مصطفیٰ کیستِ دہقان بھر عدد و دفتر کا شمشیرِ آبدار شانِ حسینِ رفعت گردنِ آشکار ہے دہقانِ ہلالِ ابرو سے باوقار</p>	<p>۵۹۶ لوحِ بقائے مہر و فاجر کا سینہ ہے بابِ علوم کی بدلا کا دین ہے کیا خوب ہے کعبہ و کافور ہے وہ کعبہ بین کمانِ جود کا خزانہ ہے</p>
<p>یہ ماہِ توجہ میں پہ جو بے اختلاف ہے رویت کا یہ سہ ہے کہ مطلع بھی صاف ہے</p>	<p>کعبہ بھی دل بھی خانہٴ رب جلیل ہے پر دل بنائے حق وہ بنائے خلیل ہے</p>
<p>۵۹۴ سنِ جالِ حمد پر تانت کی کیا اٹھنے کی وہ نودہ رخسار کی ضیا رخ کے عرف نے آفتاب کا نوا کیا چاہے ذوقِ حینِ خیرِ خیر کی کیا</p>	<p>۵۹۷ کیا آستین میں اتار لی طلعتِ نور فاقہ کی کعبہ میں نظر آئی شمعِ طور کیا نور کا ہے نازِ انگشتِ بد نور شبِ بادِ لہر سے جو دینِ ضیاء نور</p>
<p>اس چاہ میں جو نبی نور کا نور ہے روشنِ خض کے چشمہ بہ شمعِ طور ہے</p>	<p>تشیہ سے ہلال میں یہ آب و تاب ہو بڑھ کر ہلال بدر نہو آفتاب ہو</p>

۵۹۸
طوبی سے قدر کی کنیون ہو سلا
نظم پر سر قدر کن جکی سب انبیا
جوش تصور قدر نوزدن سے بار بار
طوبی کی یہ حد ہے کہ طوبی حکم خدا

۵۹۷
طوبی کی شاخ نیرہ ہوا چین میں
نصیب ہے برقیب کی دیل
تیج روان ہو نظر سب طیبیل
ہو آب طیبی سے تاب عیدیل

تصویر قدر اوسے استاد کہتے ہیں :-
یہ وجہ ہے کہ سر و کو ازاد کہتے ہیں :-

حیرت ہے ایک قبضہ میں برق و سحاب
قدرت یہ ہے خدا کی کہ آتش میں آئے

۵۹۹
انبیاء و صالح کو دیکھیں جو ان جہ
خود نشان و جوش تیغ دکان تیر
نقش نام اکبر اصغر کا دلپذیر
کیا جوش کیسے کیا جوش صغیر

۶۰۰
وصف حسد عین کلک قمر دان
جکے حضور جودا نبض نا توان
رکتا نہیں کہین صفت تیغ و زبانیان
نظر و نہ چڑھے پھرتی ہیں آنکھیں چانیان

تیغ و شان و تیر کا جو ہر ہے آشکار
لاسیف و لافٹے کا یہ محضر ہے آشکار

برق شرف شان دم رفتار رنین ہے
طاؤس رست ہے کہ خرامان چمن میں ہے

۶۰۱
وصف زردے کھل گیا یہ از زین
گین کو کھار آئینہ ہے ہر اک چہ
پانچ ہرین صاندرہ بین جلوہ گر
مچھوئے زردے ہوئے شمشیر آن

۶۰۲
تھیں جان عدلے شہزبان
ہواہ اس بندے ہوئے اہل روان
ایک اشارہ باک آنا کر کہ بان
بھڑپاں کچھ بعد ت کہان

محضر لکھا ہے الفت آل رسول پر
ہرین یہ نچتن کی ہین حسن قبول پر

دو نوں کو گر تلاش کر و رزم گاہ میں :-
توسن برعد و پہلے موت راہ میں :-

<p>۵۱۱ شانِ شکوہ آور کیا خیال یہ دیدہ بہ پیشینہ یہ جاہ یہ جلال پڑھتا ہوں رجزہ حضورِ صفتِ جلال بارِ دین ہوں غلامِ شہنشاہِ مخلص</p>	<p>۵۱۲ خفتہ سے حکما کر لینا خیال خفتہ بھولنے کی کیا ناک کہ ہر خیال اوتو رخت کیسے کلامِ دین ہوں نکال تو ہی ناکِ حرامِ دین ہوں نکال</p>
<p>اوسے جدا ہوں کفر کا جٹکو مزا ملا : اوسے ملا ہوں ملنے سے جٹکے خدا ملا :</p>	<p>کیون رحمتِ خدا کو تو لاتا ہے ہر مین آب و نیک تو آیا ہے زہرا کے ہر مین</p>
<p>۵۱۳ دینا ہوں سب جان جو میرا جان ہے نہاں ہوں ادس کا موت کا جو بیاں ہے اکی زبان میں ہوں جو کل کی جان ہے جس پر ہر زبان ہو خدا ہر زبان ہے</p>	<p>۵۱۴ ناہوں غنیمت یہ فائدہ تیرا کسٹل نہیں بلایا جو نہاں چچ بٹا بائیں ناک ہی جو حضرت پر ہون خدا دور یا غنا ہر فاطمہ سے لینے لیا</p>
<p>اب دامنِ حسین ہے اور میرا ہا ہے میں اوسکے سات ہوں کہ خدا جسکے سا ہے</p>	<p>ملک یزید ہے کہ یہ ملک بتول ہے اب کل یہ کہیو نا نا بھی ادس کا رسول ہے</p>
<p>۵۱۵ ولا یہ ابنِ سعد یہ سب سنا ہوا ہم کو نہیں سمجھتے کہ تو کہہ رہا ہے کیا تو اچھ چا کرتا ہے اتنی نہیں جیا وہ پورے یزید کی دریا کی دریا</p>	<p>۵۱۶ پیشین ہوں یزید کا دریا پتھر پتھر کون تھا دین خیال جس کے سدا کا پسند اور خیرِ سعد میں نہیں ہوں نیک تھا اور پتھر</p>
<p>حقِ نیک یزید کا کیا خوب ادا کیا تو وہ ہے جس گشت سے ناخن جدا کیا</p>	<p>گل کر کے شمع مرقہ حیرا لا نام کو روشن تو آج کرتا ہے کیا اپنے نام کو</p>

<p>۱۱۱۱ کلا داد و جہانک کو عجاج کا ہے سحر دار اہل مہینہ شکر ہے ملواریا کی بات میں کالت میں ہے ہر مدگر وہ مسلح اور ادا ہے</p>	<p>۱۱۱۱ خندق میں میرا پتہ کفار کی نظر تیرا پتہ تھا احمد خوار کی نظر آج سے بڑی پیر بیا طوار کی نظر اور میں ہوں ابن حیدر کی نظر</p>
<p>۱۱۱۱ حرنے کہا اس میں تو آج امتحان ہے میں حیدری جو ان تو یزیدی جو ان ہے</p>	<p>۱۱۱۱ انصاف کر کہ صاحب غرہ شرف کے کون باطل کی سمت کون ہو حق کی طرف ہے کون</p>
<p>۱۱۱۱ دو جلوس میں نہ ایک بیگیا خزانہ وہ بو لا بنیال ہے تو روزگار میں غالب ہزار پر ہے صف کا ارا میں حرنے کہا اب صفائی ہو دار میں</p>	<p>۱۱۱۱ بلا غرہ کو کرنا ہے کیا کلام ماتم میں نہ سے دو بیگیا کرتا تمام نیکی کے بعد لاش ہے بھی لکھے انتقام جا بیگیا تیرا سر ہے نہ زار تمام</p>
<p>۱۱۱۱ اب ہوں غلام ابن شہ ذوالفقار کا تب زور تھا ہزار کا اب سو ہزار کا</p>	<p>۱۱۱۱ حشر کہا کہ دہشت بیجا نہیں مجھے میں سرکف ہوں مگر سر و پا نہیں مجھے</p>
<p>۱۱۱۱ غنیمت سے برق تیغ کا اونٹ لگا یاد ہے خوشی سے یاد ہے کہ ان تر برق بے مدار حرنے سے یاد ہے کہ وہ تیغ آبدار تیغ اپنی تو لگا کر یا شاہ ذوالفقار</p>	<p>۱۱۱۱ تیرے لئے کھینچا تیغ خوش غلام تیرے لئے کھینچا تیغ خوش غلام حرجی کے لئے کھینچا تیغ خوش غلام غنیمت سے تیغ اپنی تو لگا یاد ہے</p>
<p>۱۱۱۱ جالا کی اسکو کہتے ہیں بس اتنی بات میں یہ تیغ اس کے سر پہ وہ تیغ اس کے ہات میں</p>	<p>۱۱۱۱ جنش سوئے یسا جو قطب زمین نے کی سکتے ہیں چرخ آگے جنش زمین نے کی</p>

<p>۱۱۶</p> <p>بہنو ہوا یہ تیغ جو بین خود پر تکی سینہ زین خود کاٹ کے شے کی تکی علیہ سے اس کے سانس عذیب کی تکی ظالم سے پہنچے کہ جو دیکھ گزر تکی</p>	<p>۱۱۵</p> <p>چوٹن غایت چٹت حریم کی فرو تکے بڑا حسین بیڑ ہوتا ہوا درد کیا زور دے گی اہل تھی لڑنے جو جسد زور سے تھے لے لے بود و قطرے تھی چود</p>
<p>۱۱۷</p> <p>تن پر گرہ گرہ سے بکس کر زہ کھلی یہ کیا ہے بند بند کی پھر تو گرہ کھلی</p>	<p>۱۱۴</p> <p>پھر سر پہ نہ پھنے نہ بدن را ہوا پر تیغ آئی یا کہ برق گری پنہ زار پر</p>
<p>۱۱۸</p> <p>حاضر تریک نام تھا اسکا جوان چہ آکر ہوا تکیک پدینیرہ تان کر بان نیرہ بار اور جلا تیرا ادھر لگا راتھر پھر تو جوان ہے اگر</p>	<p>۱۱۳</p> <p>کرتی تھی تیغ حریم تو تین صا تھے تو تھے تھے تھے تھے تھے زخمی تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>۱۱۹</p> <p>رستے سے مثل طالع برگشتہ پھر پڑا پھر نا تھا بس کہ گھوڑی سے وہ تو کے گر پڑا</p>	<p>۱۱۲</p> <p>تھی قہر ضرب گرز تن بے شکوہ کو کیا حکم کر ریزہ ریزہ کیا کوہ کوہ کو</p>
<p>۱۲۰</p> <p>بوی خضر غریب تہن حواس ہو کیا پائے کہ تھی تیرا جو ہر شاس ہو فتاش ہو اگر دل مخزون داس ہے سرتیر پر بیکہ اگر تجا بیکہ ہے</p>	<p>۱۱۱</p> <p>اعدا حضور تیغ سے کہتے کیا ہوا فکل کشتہ تھی تم جو ہر سے آفکار بان گل کھلا یادان تھی جا کہ گلیا سیا زین باغی تھی تیرا تین تھی ہبار</p>
<p>۱۲۱</p> <p>جرات پکاری جنگ میں گھرا عبا یو ہاں لے دیر شمر کا تیرے آ یو</p>	<p>۱۱۰</p> <p>زخمی تھے گل کھلا تھی ہر ایک وار میں کرتی تھی سیر خوں کے یہ لالہ زار میں</p>

<p>۱۲۱ تو تھا یوں زید نے حید خان بخوش نین مل کر تان تھا بہان دہان ناگاہ اک نشت کی لگی سینہ پرستان گھر لے کر پڑا وہ جری سے بھجان</p>	<p>۱۲۵ پلٹے جان بحق ہوا وہ حید خان لاشے چھپے تھے حسین الیہر بیکان فرس کر گیا کوئی ضیا تری بیان</p>
<p>آقا کو دی ندا کہ یہ خادم سرا ہوا مولا غلام حق نمک سے ادا ہوا</p>	<p>جب تو ملے گا بادشہ کائنات سے کوثر کا جام دینگے علی اپنے پاس سے</p>
<p>۱۲۲ کرت کرت کی لاش پہ چلی کالال تھا وقت تن توڑا تھا دم وہ خوش حال سینہ در تھا کرم بدن برف کی مال سن غوث میں اٹھا لیا فیض بصد</p>	<p>۱۲۶ خدیجہ کے ساتھ چلی حیات خود لائے حکم کی لاش پہ شہاؤں صفحہ تریا کس سے کہ کیا وہ پید تری قضا سر حرم سے سبط نبی نکلتی با</p>
<p>چہرہ کو صاف کر دیا گرد و غبار سے زانو پہ رکھ لیا سر حرم شہ نے پیار سے</p>	<p>کوئی عزیز بیان بہین اس خوش صفات کا پر سادو آگے بجا کر نیکذات کا</p>
<p>۱۲۳ گچھ جوئے کھنکھنے کا بھادادہ ہر دم بوجھ بوجھ تھا بہین تو بولا وہ خوش ہر دم رک بی بی لائے تھی جو خادم کی لاش شہا ہوں کر یہ آؤ نہیں دیکھتا کہ</p>	<p>۱۲۷ راضی علی بہین اس کو خود مصلحتا قربت میں لکھنوی کا دیسا تھ مرحبا پاس سے تھے تم رائے بھی باہن بین پاپے پاپے ہوئے ہو گیا یہ فدیہ خدا</p>
<p>شہ بولے فاطمہ تو سے قربان ہوتی ہیں اے حرم میری ماں تے امم میں روتی ہیں</p>	<p>محسن کو میرے مژدہ ہو جنت کی سیر کا بخشو تو اب تم ایسے اعمال خیر کا</p>

<p>۴۱ محبوب خدا فخر رسولان سلطنت بہشتی و صیونین و ہشتاد و پنج مہم سے فزون فاطمہ کا غرضت اندھ ہر آفاق حسن جاہل ہر</p>	<p>۴۲ کسبین بہشتی فاطمہ خلیفہ نبوت چھوڑے دونوں رسول عربی پر توہین سے بالائے وہ دو تو خدا والا معدن کی میں کسے باعث ہے حیدر</p>
<p>باقی رہے سپر سوشاہ شہدائین کیا بچتیں پاک بھی مقبول خدائین</p>	<p>تو سین کا تھا فاصلہ باقی جو خدا سے جاتا رہا وہ فرق رسول دوسرا سے</p>
<p>۴۳ اجمہ کیا رہیں ملک شریعت عالم پر نفخ کہ ختم رسالت بات آئی رسولان سلطنت پانچ شیت پہنچی ہر بندہ نبوت</p>	<p>۴۴ کروہین و ختم کی سزا عظیم کردہ کی نبی اوتھے تھے ہزار فراستے تھے خلیفہ ختم رسالت نہ رہا یہ تو بیاختہ آیتا ہی بھیا</p>
<p>دی زیب نبوت کو رسول دوسرا نے کی ہر قبول اونکی نبوت پہ خدا نے</p>	<p>کروگی یہ دور امت عاصی کے محن کو قربان کرے گی یہ حسین اور حسن کو</p>
<p>۴۵ جیسا کہ نبی تھا ویسا تھا حبیب تھاموسی و ہادی جی رابطہ کا اسلوب وہ انکا تھا مقصود تو انکا تھا مطلب وہ جمع یہ پرانہ وہ عاشق تو محبوب</p>	<p>۴۶ اور شہید کی طرح ہر فضیلت جن کے کہ نسبت تین ہر نبوت بہشتی مرقع کی جو شہید سے زینت بہشتی تقدیرین تھی ہر نبوت</p>
<p>جس ہر نبوت سے نبوت کا چشم تھا جس کا اسی ہر نبوت پہ قدم تھا</p>	<p>گر حضرت شہید کی تصویر نہ ہوتی ماقم کے مرقع کی یہ تو قیر نہ ہوتی</p>

۷۷
کتے بن زمین آجستینا بنی آدم
سکان خاک کتے بن مظلوم و مصدوم
بانی کتے کو چن بن کتے بن باہم
ریا جو بیایا ہوا قتل سکا چن کلم

۷۸
تھا خشت انتم سیل فاطمہ لال
کہ کیا جگر تھا جو ہوا تین سے غریب
تھا جگر میں شمشاد خون قبال
کسی کا وہ بن جو برا کھونٹے با مال

۷۹
سب دتے ہیں بکس کو محرم کے دنوں میں
ہر سید مظلوم لقب انکا جنوں میں

۸۰
وہ نیز ہے یہ خاک ہے گور و کفن تھا
بتلا دودہ سر کس کا تھا اور کس کا وہ تن تھا

۸۱
جہان کا شاہ کے بانی پھول
تا بیکر اسی کے یہاں ہوتے پھول
لاشے جو کوئی ہوا لاشے میں پھول
دنیا بونی ضرور ہے شہ پھول

۸۲
ہیں شمر کے لاشے زرد و تنگ
نہایت مظلوم مگر ایک ہو گا
گھر سے سولان سلف پٹے کیا کیا
سینچا چن جو کذا تھا وہ کذا

۸۳
ہر شب ہے سیر پوش سر صبح کہلا ہے
شیر کے ماتم کا عزا دار خدا ہے

۸۴
مولا یہ تو افلاک مصیبت کے گرسے ہیں
تا مونس کسی کے نہیں سر تنگے پھرے ہیں

۸۵
بارد جہا انصاف کے تبار و خدایا
نہیں کہتا تھا بیکر یہ جبارا
نہیں کہتا کہ تیرے لئے ہر اک پیارا
بارد جو اسے نہ کہتا بارو کے مارا

۸۶
ایو نے کی آہ ہوا کرج جباری
خادش ہے شاہ گئے تیر جباری
بقوت کبر چھٹا چھٹا کہتے تھی زاری
تیرے کبر چھٹا چھٹا تھی جباری

۸۷
وان تیغ و ہری حتی میان موزے کو دہرا تھا
وہ سینہ بھلا کس کا تھا اور کس کا گلا تھا

۸۸
جو ضبط کیا شہ نے نہ یعقوب کے ہوتا
یہ صبر و تحمل تو نہ ابو بے ہوتا

<p>۱۲۶ بیچو دین ہوئی نے یہی حق مناسجا یار کے بار بار نہ جا جا تری ذات اتنا مجھے وقفہ ہو جس کا قاضی حاجات کہوں میں دراز حق واد کے کوئی بات</p>	<p>۱۲۷ اب اتنے علت ہوئی کوئی انشا جب موت کا فودہ مالک لوگ پوچھا فرما کے ضیقا بقضائے شہر جا کہ درخت کے پتے ان دراک ماوروشا</p>
<p>ان دو لون سے مل لون تو مری لروح جدا ہو وان اونے جدائی ہو یہاں وصل خدا ہو</p>	<p>ان دو لون سے ملنے کی بہت جگہ ہو س ہے بس ایک نظر دیکھتا ان دو لون کا بس ہے</p>
<p>۱۲۸ بے منت نچین لے خاصہ تہنیم بے منت نچین لے ترقیات کو عالم خصوصاً یہ تہنیم نچین لے کیا ہے غنا و تہنیم لے کیا ہے تہنیم</p>	<p>۱۲۹ جگہ ہے کوئی نچین لے تہنیم ماوروشا یہ تہنیم لے تہنیم بولا ملک الموت نہوگا یہ گواہ ارشاد خدا میں تہنیم تاخیر کا یار</p>
<p>اوس شاہ شہیدان کے لئے فضل عطا کر مقبول تو اس بندہ احقر کی دعا کر</p>	<p>میرا بھی وہ مالک ہے تمہارا بھی خدا ہے تم بندے ہو جسکے یہ اوس حق کی ضا ہے</p>
<p>۱۳۰ بیچو مالک الموت کو خالق کا فیضان ہاں فیضان کر دے علان کی بھی جان تو پچھ کے دست کی سر تو اسان بیچو خیر واد کے اسنے کا ارمان</p>	<p>۱۳۱ یہ سننے کا طلب ہے ہائے عالم گر کہ تو نماز سے مالک الموت کی ہم پہنکے وہ راہی ہو اور سر کی ہم یہی طرف سے لے چکے بول ہم</p>
<p>مقبول دعا کیون نہ ہو درگاہ خدا میں جب نچین پاک کا ہو نام دعا میں</p>	<p>کیا شوق عبادت کا تھا کیا یاد خدا تھی ہنگام قضا تھا یہ نماز ان کی ادا تھی</p>

<p>۱۹ ہوئے اور اضافی ملکہ لکھنے کو غور سے دیکھئے کہ اللہ کی پادشاهی رو کرنا ہے بن اجازت ہے کہ ہم اپنے کے بعد دیکھئے کہ بن باہم</p>	<p>۲۰ خیر و خیر نانا کو پادشاهی سطح کیا کیا کہ رو دنا آوے آیا میں میں کے کے بار بار کو دیکھئے منظر خوب ہے پھر آئے کو دیکھئے</p>
<p>کس راہ خطرناک میں رکنا ہے قدم کو کیسا سفور دور دورا آج ہے ہم کو</p>	<p>ہوتے تھے جدایہ نہ وہ دلدار گلے سے سو بار چھڑایا ملے سو بار گلے سے</p>
<p>۲۱ گھر کے کماناں خنجر کا ہر تیرا اور گھر سے تیرے تیرے ہر تیرا پوشی کے کے تیرے تیرے ہر تیرا چوہہ خنجر کا ہر تیرا</p>	<p>۲۲ رو کرنا خنجر کا ہر تیرا آگے خنجر کے تیرے تیرے ہر تیرا پوشی کے کے تیرے تیرے ہر تیرا جان جاہوں جن کو تیرے تیرا</p>
<p>مالک نے کیا یاد یہ خوش ہونے کی جا ہے تا بوت سواری ہے لحد سونے کی جا ہے</p>	<p>اب تا بہ قیامت تہمین پاؤ گی بیٹا تم آج سے بن باپ کی کہلاؤ گی بیٹا</p>
<p>۲۳ مادری کا لودل تھا خیرت کی حشر سے لگتی لکھنے اور پو پو پوچھا کہ سر ایسا کیوں غشتر پوشی کے کے تیرے تیرے ہر تیرا</p>	<p>۲۴ پھر حق سے یہ کی لکھنے عابدانہ کس میں ہی لکھنے عابدانہ پوشی کے کے تیرے تیرے ہر تیرا جان جاہوں جن کو تیرے تیرا</p>
<p>شمس نہ اطاعت ہوئی رجب سرا کی دیش ہے ہند کو ملاقات خدا کی</p>	<p>ہم اسکے مدگار ہیں دکھ اسپر ڈالے اس کے تھیون پہ مرا پیا رہا ہے</p>

<p>۵۲۵</p> <p>تو دیکھو درخت اور پتھر تھے تجھ کو زن فرعون کی طرح سے پالا دینتر کی بی بی یہ کہیں کرنا ہو نالا ہر بندہ کی کل میں ہوں پائے والا</p>	<p>۵۲۵</p> <p>تکلیک الموت نے پائین سر اس گلا شہ فرود میں کیا عیب ہے باہر پولے لڑکے سو کھیلے عاشق داد گلا شہ کو دہی ہو گئے سو کھیلے</p>
<p>۵۲۶</p> <p>میں خالق کل ہوں مے سالے ہیں یہ بندے مان باپے بڑھ کر مجھے پیارے ہیں یہ بندے</p>	<p>۵۲۶</p> <p>ہستی کا چین صرف خزان ہو گیا دم میں نکست کی طرح روح گئی باغ ارم میں</p>
<p>۵۲۷</p> <p>اوسم ملک الموت کے پونے یہ پوچھا کس عضو سے جان میری لگائے گا تو تیرا وہ بلا زبان تو یہ کہنے لگے موٹے سرسر کر تھا در زبان نام خدا کا</p>	<p>۵۲۷</p> <p>ظاہر میں موت کی سختی تھی آسان پتھر میں دھڑکنے جب ہوئی عماران آگے رسولان خلف سب کے پستان موتی کو طرح جوتج ہوئی جان</p>
<p>۵۲۸</p> <p>جب طور پہ جاتا تھا میں خالق کی رضا سے باتیں میں اسی منہ سے تو کرتا تھا خدا سے</p>	<p>۵۲۸</p> <p>فرمایا اگر ہر سر ہو مثل زبان ہو پہر چاشنی نہ ہر اہل کا نہ بیان ہو</p>
<p>۵۲۹</p> <p>بلبل ملک الموت کہے بندہ خوش جان فیض کون ہاتھ سے لیے کہ سیات یہ ہاتھ ہی دھکے میں سدا پر مناجات یہ روشن ہو جان بن بیضی کی کرات</p>	<p>۵۲۹</p> <p>کیا جان کا میں کون کا منہ اظہار بیچے بیچے ہو تجھ پر سدا یہ اذکار اور اداس ہے کہتی باپ چہرہ شبی کیا اس طرح سے کہنے کہ جاتا ہے تورا</p>
<p>۵۳۰</p> <p>درو خواست کی ادسنے یونین ہر عضو سے جان کی موتی نے کیا عذر صفت اد کے بیان کی</p>	<p>۵۳۰</p> <p>کم ہے کہیں یہ صدمہ بھی اوس رنج و محن سے کھینچا گیا یون رشتہ جان میرے بدن سے</p>

<p>۵۲۱ لے ہو نہ ہوئے کا ناخدا خدا را انصاف کی جا کے کو انصاف خدا را فیہر کرین ظلم سے بیرون نے مارا مستی غم سے کہوین کیا کو نہیں پیرا</p>	<p>۵۲۲ سوئی آوندی تھے تھاپا کیا کھاندا کھانے جو گھوڑے سے گھر جیتے والا اس دو جہیز میں بن تھے تیرے سر پر ہو چاند میں پیرن تیرے طبی</p>
<p>۵۲۲ ہوسے کو قلق موت کی سختی کا سوا تھا یان خجربے آب تھا اور خشک گلا تھا</p>	<p>۵۲۳ استاد ہر اک تیر تو بالاسے زمین تھا اور تیروں کی تو کو نہ وہ جسم شبہ دین تھا</p>
<p>۵۲۳ ہوئی پر منہ نہ آفت تھی بیدار یان سینہ شہ پیر پر اسوا تھا جلا سیک کے دوان خلق پر تھا خبر نو لا یہ ہم سے گئے کا لے لے سدا کی بیاں</p>	<p>۵۲۴ ہوئی کو نہ یہ خوف تھا اسے صاحب اولاد و نہر میں سے بیکر گیا کوئی بیداد بہر وقت نہر سے دہ لیتے تھے ناشاد یہ سیک کی جانی کو کر دیا</p>
<p>۵۲۴ کہتے تھے صعوبات اجل مجھ پر سوا ہوں پر سے مجھوں پہ نہ صدقات قضا ہوں</p>	<p>۵۲۵ تقدیر سیکہ میں جو سچھ ظلم رقم تھا ادن صد مون سے آگاہ دل شاہ ام تھا</p>
<p>۵۲۵ کہ سیکہ کی نہ ہوئی کا چٹا تھا جیو کوئی ہنسنے نہ ہوئے کو بلا تھا عباس کے بھائی کا نہ داغ او کو بلا تھا جس سے نہ یوں نہ نہ داغ او جیو جیو</p>	<p>۵۲۶ کہ گاہ تھے اس شے سے بیدار اس کے گاہ چپے می پائی ہوئے شکار زبانی میں جیو میں ہوئی یہ سز قضا لاشے میں سے نہ نہ لے لے کھار</p>
<p>۵۲۶ اس بھوک میں اس پیاس میں اس تاج دھن میں مذہب و قہاشہ ہوئے کس طرح سے دن میں</p>	<p>۵۲۷ زحمت جو سیکہ کو کیا ہو گا پیر نے ہاتھوں سے جگر تھام لیا ہو گا پیر نے</p>

<p>۴۳۰ جب شہزادہ کا رشتہ گھبرا گیا کیا باپ کو بتائی ہوئی وہ نادان موتی سے جو درخت پر مویں کی جہان موتی کو نہ دیکھی یہ خوشنویس غلطان</p>	<p>۴۲۹ نے لیکے باپ کو نہ لکھیں ہادی ترجی بھی پیار سے ہو اولاد بھی پیاری مین نے سے اگر کہیں اٹھایا کسی باری ہوش تامل آگئی زیریں کی باری</p>
<p>۴۳۱ مردم ہون سے یہ حالت تھی شہزادہ شین کی جو ہم گئی دیکھ کے بیٹی شہزادہ دین کی</p>	<p>۴۳۰ اے صاحبو الفت مری تم دل سے اٹھا دو یا بھکو تو پسے ہی دو یا پانی پلا دو</p>
<p>۴۳۲ مردم ہون شاہ کا اہل وصیت جہان کی بے نیاد و دوں کے لئے حضرت گھر کی بے نیاد و دوں کے لئے حضرت گھر کی بے نیاد و دوں کے لئے حضرت</p>	<p>۴۳۱ پسے لکھ سکینہ کو گیا دین کی کباب بابو نے لے بیٹی کے خستہ خستہ پوشن یا سکینہ کو لکھی نے یہ کھانا بابو آراہی بھی کر کے بن سکینہ</p>
<p>۴۳۳ یان آن کے دیکھا تو اسے پیاس بڑی ہے ان بیٹی ہے بالین پڑہ بیوش بڑی ہے</p>	<p>۴۳۲ بی میری خبر آ کے حسین ابن علی نے اب تک تو زمین سے نہ اٹھایا تھا کسی نے</p>
<p>۴۳۴ زینب بی بی کے گلہ کرنے لگے شاہ عیتے جی کے حال سکینہ کا ہے آہ خبر کا ہے پوچھن خبر کو نہیں واہ خبر کا ہے پوچھن خبر کو نہیں واہ</p>	<p>۴۳۳ شہزادہ کی بکا کر جان کر گئے اٹھ بیٹھو کہ بابا حسین جانی سے گئے پسے لکھ سکینہ کو لکھی نے یہ کھانا بابو آراہی بھی کر کے بن سکینہ</p>
<p>۴۳۵ غافل مرے بچوں سے جو اس آن ہوئی ہو ان پال کے اکبر کو پشیمان ہوئی ہو</p>	<p>۴۳۴ بن باپ کی دنیا میں نہ کھلائے سکینہ اے کے بلا آپ کی مر جا کے سکینہ</p>

<p>۴۴ اپنے پرے حکیمین خاک سونا از خیزدین جی نو عزیزوں کا بچو گزیرے اس بن بن جد بابائے ہونا لاش مار ترے گاہت بھگنوں دونا</p>	<p>۴۳ ہونگے ہوا چاک دل بیلہ ہوا مانند یون کے لستے شے کی پیار چوکان میں آستہ کی شادے گفتار لائی ہے بھیراں تری سر شیدا</p>
<p>گر چا ہو مری روح ہونا شاد سکینہ تو غم میں مرے کچھو فریاد سکینہ</p>	<p>در گاہ خدا میں طلب زار دہیزین ہے اب اسل سوا حکم ٹھرنے کا نہیں ہے</p>
<p>۴۵ اب آہ سکینہ نے کی در بون لادو دریائے بلا تو میرے عباس چپا کو کہ چھوڑے تو تم تو چا کو مجھے سنبھلو حضرت کے کہ نام عباس کا مگر</p>	<p>۴۶ پیچھے دھیت پیر کی در خزار اب یاد نہ کیچھو کہ نہ مر پیار ہر بات پر بالے نہ تو دیکھو زینار وہ اکبر و صغر کے سب اہم ہیں قرار</p>
<p>دریا پہ فقط لاش ہی اور مشک و نشان میں عباس تو مارے گئے عباس کہ ان میں</p>	<p>تو روئیں گی تو اور وہ گھبرائے گی پیاری اچھی بھی اوسے بات نہ خوش آئیں گی پیاری</p>
<p>۴۷ یہ کہہ کے در خیمہ پرے شہ ہوا سہرا چھکا کے تھے دان رو تا تھا ہوا یاد ہے بہت شہ کو زنیقان جلو دار حاضر تھا نہ کوئی جو کہ شاہ کو اسوار</p>	<p>۴۸ زینب کو بھی نالہ کی مگر نام دلداد اور بعد سے اپنے فرزند بہت یاد اپنے گام سے غم مریض وری بھی شجاد ایک ایک کے کفنے میں کوئی دنا شاد</p>
<p>مقتل کی طرف دیکھ کے اکبر کو پکارے دریا کی طرف مڑ کے برادر کو پکارے</p>	<p>بھائی سے نہ مان سے نہ بہن سے نہ پھوپھی سے اب بعد سے نہ ناز بھی کرنا نہ کسی سے</p>

۴۶
اوسم کہیں خضر خمیہ پتی شاد
زینب کے مرنے جا کے چلائی وہ انشاد
کس درجہ خورادہ مر مظلوم جو فریاد
دیکھو تو ذرا غلطی کے لال کی دوا د

۴۷
تھاموں میں جو اسو کا شاد
غیرت اور یکین بین الفت کا تقاضا
انسانہ تو مجھے کہیں غلامین نہ ہوا
جانی کی طرف سے جگرخت سے پھرا

۴۸
ڈیڈ ڈیڈی پہ سواری ہو کھڑی سبط نبی کی
کوئی نہیں تھامے جو رکاب ابن علی کی

۴۹
اسوار کیا گھوڑے پہ اس خستہ جگر کو
مکے کے لئے بھیج دیا میکہ پر سر کو

۵۰
زینب کے کما حیف پہ نہائی شہر
ابن خری غدرت کیلئے جیتی جیتی شہر
روٹی تارنی خمیہ سے نکل آئی وہ دہ
جانی پہ خدا اوسے کیلئے نکلی تھی

۵۱
نہر کی صدا کی لڑائی میں نہ ہو
کیا صبر کھیل چھنے جگر کا شہر مظلوم
خود غلطی سے جانی تون کہ خود نہ ہو
نہیں لئے جانی تون کہ خود نہ ہو

۵۲
گھوڑے پہ بچھین آ کے بٹھاتے نہیں اکبر
اکبر کو بلاتے ہو سو آتے نہیں اکبر

۵۳
سر زانو پہ بیٹے کا تہ تیغ دہرون کی
لے جا کے تصدق سے امت پہ کروں گی

۵۴
اکبر کہ حداد سے بودہ تو کیا مارا
کیا مٹی تھی میں کہ جو بکا نہ بکھارا
یہ قدرت آخر ہے سرورن کیون کو مارا
جہیز کی سواوت جو روں کا مٹھارا

۵۵
خبر خیز حق لاشہ پیر پیر کیچون
نہیں چلے جگر خاں سے نہ پیر پیر کیچون
پیر پیر کیچون نہ پیر پیر کیچون
پیر پیر کیچون نہ پیر پیر کیچون

۵۶
کہئے تو ہو آپ کا چہرہ پہ لون میں
ادر تھام کے گھوڑے کی عنان ساتھ چلو نہیں

۵۷
زینب کے کہا فائدہ اس صبر میں کیا ہے
زہرا کی صدا آئی کہ امت کا بھلا ہے

۵۵
 ایسے کہ صدمہ میں بہت تھاری
 فرزند بیار ہو امت ہوئی بیاری
 بھونچے نہ تھیں کسی بلالین کی باری
 بولی کہ سدا وہ ہیں اپنے ماری

۵۵
 فریاد فرس کر تین ہاں سبک تہا
 کیا چھوے ہے آردہ جو در کھوین چلتا
 لون اپنی کئی اور کھجکھو نہیں ہونچا
 کہہ رہا بیار را تو بھی رہا بیار

است بہ فد آکو فرماقی ہیں زہرا
 کس طرح میں روگون کہ لئے جاتی ہیں زہرا

تہائی میں شہر مٹھ موڑتا ہے تو
 بیکس جو ہوا میں تو مجھے چھوڑتا ہے تو

۵۶
 پہلے چڑھ گئے تھے شاہ خوں انجام
 پہلے چڑھ گئے تھے رگت انجام
 پہلے چڑھ گئے تھے رگت انجام
 پہلے چڑھ گئے تھے رگت انجام

۵۶
 تلوخون گھوٹے کے آتش جباری
 کی عرض بولا ہے کہ رگت جباری
 کیا ہیں مجھے نہیں جان اپنی جباری
 آقا کا فریاد میں دنگا سواری

کوڑا تو اٹھایا تو خیال آیا دوس کا
 بس اٹھ نہیں رگ گیا شاہ شہد اکا

حضرت سے جدا ہو کے کہ ہر جاؤنگا مولا
 ہو ہو کے فدا لاش پہ مر جاؤنگا مولا

۵۷
 فرما کر ہے در کے دل سے جان
 فرما کر ہے در کے دل سے جان
 فرما کر ہے در کے دل سے جان
 فرما کر ہے در کے دل سے جان

۵۷
 بانی کی توئی مجھے دانہ ہے در کا
 بانی کی توئی مجھے دانہ ہے در کا
 بانی کی توئی مجھے دانہ ہے در کا
 بانی کی توئی مجھے دانہ ہے در کا

اسوار سے جی اپنا ہے رہوار کو پیارا
 اس کے نہیں شہر ابرار کو پیارا

بعد اسکے جو دو حکم تو یہو بخاؤن میں رن میں
 مشتاق ہو صغرا کے تو یہو بخاؤن وطن میں

<p>۵۶۴ پہننے ہی تو اجداد کا جو پیش پچھا کر سکیں گے غم درد کا جو پیش پیشی ہوئی گئی گھوٹے کے سونے کی جو پیش پیشین حضرت نے کیا کھول کے انہیں</p>	<p>۵۶۳ پہننے ہی تو پوچھنی سننا نہیں ناشد اور رضا دل کا کوئی تری فریاد زینب کا غریب سے وہ کہتا ہی مجھے یاد آئے ہیں بجالادون جو ہوا کا ارشاد</p>
<p>فرمانے لگے چوم کے بیٹی کے دہن کو لو ہوش میں تم آؤ نہ جاؤ نگاہیں رن کو</p>	<p>ہر چند کہ آغوش میں زہرا کے پلے ہو پڑ تم بھی تو زینب سے رضائے کے چلے ہو</p>
<p>۵۶۲ مشتاق اجل تقابیر سے سونیا بازو اسی عالمش میں سے سونیا مقتل کو چلے گھوٹے کے چہرہ کو کیا سب کیا رہا تو آئین کے سی جا</p>	<p>۵۶۵ پہننے ہی تو پچھا کر سکیں گے غم درد کا جو پیش پیشی ہوئی گئی گھوٹے کے سونے کی جو پیش پیشین حضرت نے کیا کھول کے انہیں فرمایا سے کہنے کی کیوں کیوں پیر</p>
<p>بھک بھک کے نظر کرنے لگے دیدہ نم سے گہرا کیٹیں پٹی نہ ہو گھوٹے کے قدم سے</p>	<p>پر جیکہ یہ بھائی ترا سجدہ میں جھکے گا کنے سے ترے شمر کا خنجر نہ رے کے گا</p>
<p>۵۶۱ بابا نہ کیا تو کہا جل سے رہا پھر شاہ کے عجز اسے کی اسے یہ تقار اب میں غم حضرت زینب ہوں جاہ فرمایا تجھے کہ خبردار خبردار</p>	<p>۵۶۶ زینب کہا دس کے بارہ کو دعائیں آپ آئے ہیں لکھو لکھو جی بڑا بین نشد اور سے آئین پاؤں تاک سر کلا بین بولی کہ آلا آپ کتا تے بن کتا بین</p>
<p>سب بھائیوں میں ایک یہ بھائی مرا ہے مقتل میں جو تولے گیا اسکو تو غضب ہے</p>	<p>بھائی کبھی یوں بہنوں کو خست نہیں کرتے صدقے گئی کچھ مجھ کو وصیت نہیں کرتے</p>

<p>۴۶</p> <p>شاہ نے چھ نکات کی بات فرمایا کہ تم خدا سے سر پہ ہر بات سنا لے گی اپنے اور دوسری کہ بہت بار نے کہا تیرے لئے یہ بات</p>	<p>۴۵</p> <p>اسم نہ کہیں جس وقت ہوئی طاری بوسے کہ پیرا نہ ہوئی بات ہماری یہ جان کو جب قتل کرے گا بھلے باری اور ہم جو چلی دلی کرتی ہوئی زاری</p>
<p>بتلاؤ تو کیا حکم جناب شدہ دین ہے قابل مرے سہنے کے وصیت یہ نہیں ہے</p>	<p>رونیکی تمہارے جو صدائے کی زینب آنکھوں میں مری جان اٹاٹے گی زینب</p>
<p>۴۷</p> <p>زینب کہہ چکی تھی سر بھی چمکے کہتا ہے مجھے مظلوم ہر گھر بھینکے سینے چمکے جبکہ ہر پیر نے کہیں تم چلی آؤ باہر</p>	<p>۴۸</p> <p>وہ بولی کہ تکلیف نہیں ہوتی بھائی پوچھو تو ذرا ادا دے دے دروہائی جب بولے یہاں سے نہ کرے بھائی بھیا وہ گھڑی خستہ خالق کی بھائی</p>
<p>اس ظلم کی تو مجھ کو خبر دیتے ہیں بھائی اور گھر سے نکلنے کی قسم دیتے ہیں بھائی</p>	<p>قابو میں جو دل ہو گا تو میں صبر کروں گی پیارا ہے یہ سزا تھ نہ اس سر پہ ہر دن گی</p>
<p>۴۹</p> <p>اس بات کہتے ہیں کہ سر پہ ہر بات چمکے کہان جو ہوا نہیں سے بہت کہہ رہی ہیں جو ہوا نہیں سے بہت پیشی ہیں کی کی کی بات</p>	<p>۵۰</p> <p>خستہ ہوئے زینب نے نہ بھائی بہی بیان بولیں کہ خدا حافظ ناصر نئی موت کا شبہ مظلوم میں جانبر اور خاطر کی طرح جاواری کی خاطر</p>
<p>میں سینے پہ قاتل کو بھلا دیکھ سکون گی اس حلق پہ میں تیغ جفا دیکھ سکون گی</p>	<p>متھ تیروں کا پڑنے لگا کفار کی صف سے پیغام قضا آنے لگے چار طرف سے</p>

<p>۴۷</p> <p>تہا جو نظر آ رہا ہے کادہ بیاہرا کیا کیا نہ ہوا شک کفار صف آرا نزل شہر کیسے قریب آئے بکار مین وہ ہوں کہ جسے عباس کو مارا</p>	<p>۴۶</p> <p>کی لاف زنی نہ خلیے سیدال مین وہ ہوں کہ دنیا کو رو بگاڑ دیا کو آہ نازوں کے پیڑ سے پالا یہ کہنے سے بھگتا نہیں لکھنے والا</p>
<p>جس تیغ سے عباس کو بیدست کیا ہے حضر کے لئے بھی وہی شمشیر جفا ہے</p>	<p>مین وہ ہوں کہ زہرا کو ستاتے نہ ڈرو گل مین تجھے بٹی زاوے کو اب تیغ کرو گل</p>
<p>۴۸</p> <p>پھر رات شکر کے پے سے ہوا باہر ہو یا یہ رجنہ بڑھتا ہوا شکر کے بار بھٹکا کوئی شکر مین نہیں آج تک یہ یار ہی دل خا کر بنا قابلِ حشر</p>	<p>۴۷</p> <p>مین وہ ہوں کہ یہ قابلِ شہیر نام ظلم کروں جس سے روایتِ اسلام وہ کام کروں آلِ نبی جس ہوں کام اب سچ سے حشر نہ زہرا کو مارا</p>
<p>گو فوج نے سب پیاسوں کو تدبیر سے مارا بچہ کوئی اصغر سانہیں تیر سے مارا</p>	<p>جب اہل جہان صبر تو زیاد کریں گے سُن سُن کے مے ظلم کو فریاد کریں گے</p>
<p>۴۹</p> <p>چلا یا سان بن انیس نیز ہلا کر مین وہ ہوں جو ہے قابلِ شہر غریب مین وہ شہیر تھا اور خلق مین شہر اور خاتمہ کا صبر تھا اکبر مین شہر</p>	<p>۴۸</p> <p>پہلے کہم کیا اور کہنے لگے شاہ کیا لاف زنی کرتے ہو مظلوم کے گراہ وین بھی بڑھتا ہوں اپنے گراہ جو مجھے نہ آگاہ ہوا موت ہوا گاہ</p>
<p>زہرا کو علیؑ کو شہر لولاک کو مارا مارا جو اسے پنجتن پاک کو مارا</p>	<p>سید ہوں نبی زادہ ہوں مظلوم ہوں یادو تم لوگ تو ظالم ہو مین مظلوم ہوں یادو</p>

<p>۷۴ تم کو دکھ دے پڑو کو مارا میں وہ ہوں کہ تک نہیں بدو اٹھا تم کو کون کا جلتا نہیں دوزخ میں گوارا وہ ظلم تھا اس کو یہ ہے جہنم جارا</p>	<p>۷۵ جو قتل عیاں کیا فخر عیالات کہیں میں تنہا کے جلا کاٹتے ہیں ان بناں کہ یوں کے نانا کا عیالات ہم ظلم یہ عیالات لایم تم کو</p>
<p>میں سے کوئی پاس ہمارا نہیں کرتا میں وہ ہوں کہ شکوہ بھی تمہارا نہیں کرتا</p>	<p>میں منع نہیں کرتا ستم اور کرو تم میں کون ہوں تم کون ہو کچھ غور کرو تم</p>
<p>۷۶ کھڑے کیا اٹھا رہے ہیں ماریج کھڑے کیا کھڑے ہیں جلا کیا کھڑے کیا کھڑے ہیں جلا کیا کھڑے کیا کھڑے ہیں جلا کیا</p>	<p>۷۷ قطع نظر اس کے کہ رباب علی ہے نانا جی مرادہ ہو تم سب کا نبی ہے تم کو نہیں پیر یا صاحب جی کوئی ہے تم کو نہیں جیسا کوئی فیاض خی ہے</p>
<p>دل روتا ہے اکبر کا نہ تم ذکر نکالو منصف ہو تو منہ اپنے گریبا نہیں ڈالو</p>	<p>بیٹا سے اکبر سا فدا کس نے کیا ہے اصغر سا پسر کس نے رہ حق میں دیا ہے</p>
<p>۷۸ اکبر سے کہہ تم بھی پڑا تھا بتاؤ کہ اصغر غلام کیا تھا تکھینچا بھی ان کے نہیں جلا تھا ہوئے قایل علی اصغر کا لگا تھا</p>	<p>۷۹ شق اقمہ جاز ہے نانا کا ہلے جھٹا ہو جلا ایک جی شاکین ٹھٹے تم جھٹے ہو روتا نہیں بن پائے کہے ہو این کلر کو جھٹے پائے</p>
<p>بدلہ عیالے اکبر کا جو اصغر سے لیا ہے کس بچے کو اکبر نے مرے قتل کیا ہے</p>	<p>مقدور ہے سب طرح کا حیدر کے پسر کو کاٹا ہے مے اپنے جبریل کے پر کو</p>

۴۵
 نظر اگر تو کرے شہر کا شامیر
 اس وقت بھی جانے دو تم تاب دریا
 اکبر کا اور اصفہر کا تو جو سامنے لانا
 بدویر سے عباس بن مہرین کیجا

۴۶
 یہ کھیلے تھے خیر جو کھیلے کوٹھایا
 دان لا نہ تھے کھیلنے نظر آ یا
 گھوڑے اور کرکٹ سے کھیلے لگا یا
 کین بعباش کوشت ہو پایا

عباس سے مین جا کے ملاقات کروں گا
 پھر لاشہ اکبر کے قریب آ کے مروں گا

کان اپنے دہرے ہونٹوں پہ شہ کے یہ کیا ہو
 معلوم ہوا ہائے سیکتہ کی صدا ہے

۴۷
 اعلانے کیا جاؤ تھے بد خو
 بانی زمین پہلے کے دریا سے کہیں
 ریشہ کے عباس کی تم چھپے تھے
 اور دریا پر تھے صبر کیجیو

۴۸
 اب جو تم نے دیکھا شاہ کج کرد
 اس وقت بھی ہی نام کج کیا زبان پر
 اچھوٹے فرزندوں کی ریاد اور
 اچھوٹے منہ نے تان قتل ہوئے

ہو جاؤں کا غش لاشہ عباس پہ جا کے
 دیکھوں گا بھی دریا کو نہ منہ اپنا پھر آ کے

اٹھو تھیں سینہ علی اکبر کا دکھائیں
 اور چھوڑا سا لاشہ اصفہر کا دکھائیں

۴۹
 اس نہر کے بانی سے غفلت کی جاو
 عباس دلاؤں گا ہوا اس مین لایا ہے
 اس کا بانی بن پون کت لدا ہے
 تھکے کھیلنے بھی لاشہ نہ ہوا ہے

۵۰
 یہ کتے تھے جو تھے گانے لگاتے کفار
 اور تو لاٹھا آدا ہے سید ابراہ
 لاشہ سے جلا گیا وہ بیکش ہے یاد
 فرمایا کہ اب ہم نہیں لے کے عدا

اصغر سے زیادہ نہیں پیاشہ دین ہے
 کیا پیاشہ کھیلنے کی مجھے یاد نہیں ہے

اب شوق شہادت کا ہے مقول جفا کو
 تنہائی مین سو نہا تھیں عباس خدرا کو

<p>۵۹۱ دایہ طرف گنج شہیدان سے آقا حلقہ کے ہمراہ چلا لشکر اعدا زخمی ہوا تیروں سے وہ غلام سرا ہر تھی صدا فاطمہ کی پاسے شینا</p>	<p>۵۹۲ اس کام کو بھین کے قدم کوں ٹہرانا نہ چڑی بنی زائے کے کاٹا نہیں جانا اب توہر آجی ترے نکلی یہ ہے آتا ہر حال میں بد کو کوئی بھی نہاتا</p>
<p>تیروں کی جو بارش تھی شہ جن دہشہر پر زہرا دھڑلے روکتے تھے اپنے جگر پر</p>	<p>گھوڑے سے گرایا ہے شہ عرش نشین کو تو دیکھ تو ہے زلزلہ اسوقت زمین کو</p>
<p>۵۹۳ غم سے یہ بھی حالت جہنم دگر گرا کہ نہ ہاوت کا سب جہاں تھا کھر تھا جدل تجھ پر ہرک با خطہ شہر سیارہ تھا جہنم جہنم حضرت</p>	<p>۵۹۵ تمہارے لئے کہا کیا میں جھجکا یہاں سے شمع کا رجا ہارا یہ کام ہارا ہے یہ ہے کام ہارا بولا پسند جو بولنے ہارا</p>
<p>ہر زخم سان مصوف ناطق کے بدن پر گویا کہ فشان وقف کا تھا صفحہ تن پر</p>	<p>ترجیح ہے تجھ کو سپہ شام پاسے شہر یہ فتح لکھو لکھ میں ترے نام پہلے شہر</p>
<p>۵۹۴ رہا رہی جب جھوٹ اون گرا گرتے ہی زمین پر پڑیں گشت آیا قلعہ کی طرف منہ کو نازی نے پھرایا سب بچنے لگے وقت عمر کو نہ پایا</p>	<p>۵۹۶ بے اہم جلالت طے سیر والا غلی سے لدا ایک کین عمر اہلین تھا نزدیک حسین آیا جو شہر سے آرا اپنے پہنچے بابہ چڑھا اور وہ اوتا</p>
<p>سے حکم شجاعان عسبر کو تو بلا کے جو تھر بہ کاروں میں ہوں سرکاٹ لین جا کے</p>	<p>پاس آ کے جو دیکھا تو اسے ہوش نہیں آئی و نہار کہیں تیغ کہیں شہر کہیں ہے</p>

۹۹۰
 شب کو فکرتیں آنکھ لے گئے اعدا
 بونہی یا زار دیکھ سجدے ہو چکا
 تیرا ہے تجھے تجھ پیسا خور گزرا
 تیرا ہے تجھ میں غش ہو غش کیس کا

۹۹۱
 یہ کہتے ہی غصہ نہ لو لاکر آیا
 نفرت کے لئے دست بردار اٹھایا
 اور نہ مجھے شاہ شہیدان نے بچایا
 جو دین نے شاہ نے یہاں کرنا یا

۹۹۲
 بولا وہ شقی کانپ کے کیا جانے کیا تھا
 دیکھا ہے وہ میں نے کہ نہ دیکھا نہ سنا تھا

۹۹۳
 چڑھنے دو میرے سینہ پہ راضی ہوں جفا پر
 پیسیر نے داد اپنی رکھی روز جزا پر

۹۹۴
 پہلے تین ہوا شاہ کے سینے پہ چوسا
 آواز نیل کی مے کا نین اکبار
 چلائی تھی اک بی بی کہ فریاد غم غار
 زہر کے گلے پہ پوداں موتی ہو تلوار

۹۹۵
 پھر سدا دوسوت ہوا میں بچے پیدا
 کیا دیکھتا ہوں شہر کار کے میں فریاد
 اور میں نے غصے سے رگ انہی اشاد
 سر کیسے فریاد کیا کہ او ظالم جلاو

۹۹۶
 اس دم میں ترا عرض ہلاؤں تو بجا ہے
 جلاو مرے لال کے سینے پہ چڑا ہے

۹۹۷
 تو کاٹے گا پیسیر کا سر تیغ جفا سے
 ڈرتا نہیں ظالم غضب شیر خدا سے

۹۹۸
 اور شاہ کیسے بن سینے سے پتھر
 بھول کر کون پتھر کے چڑیا سینہ پر
 کیا دیکھتا ہوں میں نے اپنے بن سینے پر
 دبانے بن غصے کے کہ دیکھ کر

۹۹۹
 یہ کہتے تھے تیرا کہ جو میں نے نہیں
 اب بات جلال دکھائیں چھوڑا نہیں
 بولا پیسیر کہ خانوں ہو خاموش
 یہ چہرہ پیسیر کا باقی تو زار نہیں

۱۰۰۰
 کیا قتل تو دور دیکے پیاس کو کرے گا
 کیا ذبح مرے آگے تو اسے کو کرے گا

۱۰۰۱
 جودت کے یہ منی یں کہ پھر طیش میں آگے
 پیسیر کو تو ذبح کر ان سب کو دکھا گے

<p>۱۰۳ شہزادگان کے کس صاحبزادے بن اب بھی نہ کلمے میں تو نہیں باہر منگو لے مرے اسنے طعنت پر نہ لانا ہوں میں جا کر بے کاسہ</p>	<p>۱۰۶ خوشنشاں کے لئے ہوتا ہوں میں امت ہی کسی کو اب نے کی جا کر امت کو عادی ہوں میں زنتہ خیر امت ہی میری ہوتی ہے پیر</p>
<p>جس طرح بنے گامین اد سے ذبح کردن گا اتو میں کسی سے نہ ڈرا ہوں نہ ڈرون گا</p>	<p>امت ہی نہ سادات کے لئے سے ڈرے گی امت ہی مرے لاش کو پامال کرے گی</p>
<p>۱۰۴ پانف زنی کر کے چلا چکے خیر اور غصے سے اپنے کیوں ہے برابر کرتا تھا کلمے سے کیا نہیں بے در نے خوف علی کا ہے خوف خیر</p>	<p>۱۰۷ پہلے بھی چھوڑ دیا ہے صلا کا کاٹنے خلق سے والے کھٹکے کے کہیں تین بے لاطے ہر خون کے قطر سے آواز بھی پیدا</p>
<p>یہ کیکے چڑا چاتی پہ شاہ و جہان کی سوکھے ہوئے حلقوم پہ شمشیر روان کی</p>	<p>سرد سرد راہ تو خدا شد چہ بجاشد این بار گران بود ادا شد چہ بجاشد</p>
<p>۱۰۵ قاتل جو اسد میں شہید کر کے کچا قاتل کو خنجر میں بے شکوہ والا دیکھا کہ خنجر کرتے ہیں نفرن شہید بچھا کر کے کھلم یہ گمان ہو رہا ہے جا</p>	<p>۱۰۸ خاموشی میں اس کے دل میں قاتل سے دعا ہاں کی ہے تجل بچھا کر دے گا کہ یہ دنیا کا کل نہیں اب اس پر تو مہربان ہو کل</p>
<p>نفرن تجھے کرتا ہوں نہ شکوہ نہ کلا ہے اسدم بھی وہی خوشنشاں امت کی دعا ہے</p>	<p>لذت دہ لے عشق حسین ابن علی میں آسائش دنیا کی نہ خواہش رہے ہی میں</p>

<p>۴۸ نہیں ہے جب فخر میں مرقی ہوا نشان مرگ باد شہر کے بل ہوا رخصت طلب کرے جاہ و کبار ہوا خیمین اہل بیچے تخت سر ہوا</p>	<p>۴۷ دریا کی بہت دھکے فرمایا کیا کرد عباسؑ کو بھائی کو اپنے کو دوسرا مقتل کو دیکھ کر کہا باجیم اچھا کرد اکبر تھاری لائق یہ باب ہو خاں کرد</p>
<p>ہر اک طرف کو دھوم تھی فریاد و آہ کی تھرا آہی تھی قبر رسالت پناہ کی</p>	<p>ہے خاک زندگی سپرلو تراب کو اکبر تم آ کے تھام لو میری رکاب کو</p>
<p>۴۹ کشتہ طاعونیت پیر بر تخت آہ بویں بن حسینؑ کے چلے تباہ یوں نہ کو اب شاہی کفار کی پیاد سہا کیا بلالین آہنگی اندر کی پیاد</p>	<p>۵۰ ذیبؑ پڑی تعین حیدر میں بیخ کن فریاد حسینؑ کی سنا دے زخم کن ہے حسینؑ کی پوری دلدلی نکلے سر اکبر قہر پر غم کے گری پھر حشیم سر</p>
<p>اوٹھتا ہے آج فاتحہ خوان بھی رسول کا ہوتا ہے گھر تباہ سے علم بتوں کا</p>	<p>نہوڑا ہے سر کو سید ابراہیمؑ دوتے تھے تربت میں اپنی حیدر کرار دوتے تھے</p>
<p>۵۱ چھوڑا حرم کو خیمین ورنے فقیر نکلے درخام سے باجیم اچھا کرد نور لے کر سطر اوارہ تا خالہ ہوا خیمین کی بی بی کوئی تھاریت و بار</p>	<p>۵۲ ذیبؑ کے سینے سے شہرے گا گیا دین کے گھر کے خاں کا زینے لہ دیا نہے کہا کہ صبر کو دینت مر خلیج کرباں ہو چھتا ہوں کو راست باجیم</p>
<p>آیا کوئی رکاب بھی شہر کی نہ تھام لے لاشوں پہ دوستوں کے نظر کی امام لے</p>	<p>اس وقت دہیان کس طرف کے با شیر ہے مین ہون عزیز یا تہین است عزیز ہے</p>

۷۸
 زینب اس خان کا نہ کہو دیا جواب
 دامن قبا کا ہاتھ چھوڑا بھشتاب
 ہونے لگا سوار جو فرزند بوزاب
 اس وقت نیت خاطر نے نکالی کاب

۷۹
 زینب اس خان کا نہ کہو دیا جواب
 دامن قبا کا ہاتھ چھوڑا بھشتاب
 ہونے لگا سوار جو فرزند بوزاب
 اس وقت نیت خاطر نے نکالی کاب

۸۰
 رونق فرا ہوئے شہ بیگس جو زمین پر
 بیہوش ہو کے گر پڑی زینب زمین پر

۸۱
 کیجئے ذرا ملاحظہ چشم پر آئے
 پٹی ہوئی ہے بالی سیکڑ رکاب سے

۸۲
 دو اک قدم چلے تھے نہ سنا کہ کیا
 ناگاہ ذرا بخت نہ دین تھریا
 اس کی بی بی میں ادھی صد ہوا سوا
 کچھ اور کچھ کیا ہوئے ترابیا

۸۳
 جھک کر کی نگاہ شہ زمین کی کیا
 کیا دیکھا ہے آہ وہ مولائے نامدار
 پٹی ہوئی ہے بالی سیکڑ رکاب سے
 بدلتی ہوا زار و بارہ مظلومہ نکلا

۸۴
 ہمیں زگو کیشہ عالی وقار نے
 لیکن قدم بڑھایا نہ اس راہوار نے

۸۵
 جاری زبان خشک تو آہ سر دے
 اور گیسو دُن پہ اوس کے تیشی کی گرسے

۸۶
 جان تو کے سب سے پیارے تھیں
 لے دیا بخت چل پڑی منتظر قضا
 ہے راہ حق میں آج کل ناٹھے کلا
 سچا بوی جان کا بوقوف تو نہجا

۸۷
 کیون راہ رو کی آن کے مجھ دل والی
 جاتا ہوں بخشوانے کو امت دس کی

۸۸
 جاؤ تنگامین پساد کہ جانا ضرور ہے
 اب قتل گاہ بھی تو نہیں میسری دور ہے

۸۹
 کیون راہ رو کی آن کے مجھ دل والی
 جاتا ہوں بخشوانے کو امت دس کی

<p>۹۱۳ تب عرض کی سیکینے اپنا پیکر حضرت کو کہ جاتے ہیں سر ہوائے اپنا سر لڑی کی لڑی کو کہ ہے چو پیو ان چہ نہایت پر نصیب بن پائی نہیں</p>	<p>۹۱۶ قتلے کی فاقہ کی نیا کا ذکر کیا کیا کیا ستم نہوں کے تم ہو جو بوجھ پچھو نہ مان کی گود سے تم ہو جو بوجھ پانی اگر دکھا کے پئے کوئی بھیا</p>
<p>اب خون دل سے پیاس سیکینہ بھائیگی اور گھر کیاں لینوں کی فاقہ میں کھائیگی</p>	<p>تم اس طرف نگاہ نہ خواہش سے کھینچو عباس کی قسم تھیں منہ پھیر لیچو</p>
<p>۹۱۲ بچا پیغمبر کے ہرک شاہیگا بلکہ کچھ کون میری حیات کو ایگا پئے کچھ کون پیاسے بجاو شاہیگا با ابطح کون کے ناز اٹھا ایگا</p>	<p>۹۱۴ کتنے ترس کی آگ آتے ہی پائیں اد کوئی چیز جسے منظر نامہ پھیلانہ دنیا بات کو عانتی پر بارے سے وفا ہے کہ چھوٹے</p>
<p>بھھاؤن کیا میں دل کو بتا دیکے مجھے روضہ پہ مصطفیٰ کے بٹھا دیجئے مجھے</p>	<p>کہتا ہوں اس لئے کہ نبی کی نو اسی ہو نادان ہو غریب ہو اور بھوک پیاسی ہو</p>
<p>۹۱۵ نہا یا شاہ دین نے کہ چھوڑ کر مکچھ اپنا خستہ پارین آئین راہیوں کے جانے یہ ہونے جواب کو چھوڑ چھوڑ بی بی کو چھوڑ</p>	<p>۹۱۷ نہا یا شاہ دین نے کہ چھوڑ کر مکچھ اپنا خستہ پارین آئین راہیوں کے جانے یہ ہونے جواب کو چھوڑ چھوڑ بی بی کو چھوڑ</p>
<p>لو جاؤ گھر پر رہے شہادت کے دھیان میں مرنے کے سات مر نہیں جاتے ہر سال میں</p>	<p>نہی سی جان جو قید میں بیتاب ہوئے گی جنت میں اسے سیکینہ مری روح روئے گی</p>

<p>۵۱ یہ تھکے لائے عجمیت میں ایک شاہ مکرتب بھر سوار ہوئے شاہ دین پناہ ادب و اوجھار سے بے بہ اقل آہ ہنچا پئے جلد تر تھے اب بولے قتل گاہ</p>	<p>۵۲ کیون آج استحق دلاسانہ میں کمدین بنی کا دلاسانہ میں شرع عمری کا شفا میں دریا پین ارد کا سپا میں</p>
<p>اسے ذوالجناح بس یہی خدمت ہماری ہے اب آخری یہ سبط نبی کی سواری ہے</p>	<p>سویا ہے کون دامن پاک بول پر وہ کون ہے چڑھا تھا جو دوش رسول پر</p>
<p>۵۳ یہ شے ہی اردان ہوا اسب فاش ہنچا جو نہیں حیدر صفدر کا یادگار گرو حسین ہوئی افواج نا بکار آتش قیامت اور تن نہادہ دیوار</p>	<p>۵۴ لمون لکے یخن سبط مصطفیٰ بے ہو تم واسطہ محبوب کہ بکریا بجائی حسن باب تھا اسے مر فضا کیسیب سے تھا کسے حکم کیا</p>
<p>کیا بگٹی تھی آہ شہ مشرقین پر چلتے تھے وارہ چار طرف سے حسین پر</p>	<p>خواہش ہے اے حسین جو یانی کے جام کی بیوت قبول کیجئے اب میر شام کی</p>
<p>۵۵ کیا شوق تھا سبط پیر کو داد ادب و اوجھار سے یہ وہ جنت خدا کہنا تھا قاتلون سے یہ جنت خدا میں کون ہون بھینچ پئے ہو کیا</p>	<p>۵۶ یہ کہہ کر طرف تھی ہی فوج خود دگر نیرنگا کے شہ گور ابا زین پر اس وقت آیا شہر عین پنج کھینچا بان جہاد علین تھا دم داہین</p>
<p>ہے جائے رجم قشنہ و مہوم ہے حسین سجید بے گناہ ہے مظلوم ہے حسین</p>	<p>خالق سے التجا تھی یہ ابن بول کی یارب تو بخش دیجو امت رسول کی</p>

<p>۵۲۵</p> <p>زینب کی جو جیسے دن کی طرف نگاہ کیجا جھکا ہو عجب دین وہ شاہ دین پناہ اور سب پرانے پنج کف شہر دسیاہ علانی مشرکے سب دینہ باطل گاہ</p>	<p>۵۲۵</p> <p>زخیر وطن پہنچے تھے بنجاد نامدار حاکم نہ تھے جو چلنے کی گرتے تھے بار بار کتنی تھی شہر پر روح علی ہو کے تھی بار تکھلایو نہ وطن و سلاطین زینبار</p>
<p>۵۲۶</p> <p>امان کمائی آپ کی جنگلین لٹتی ہے پر دیں یں حسین سے ہمشیر چھٹتی ہے</p>	<p>۵۲۶</p> <p>عابد تھاری پشت پہ داد کا ہاتھ ہے گھبراہیو نہ روح علی ساتھ ساتھ ہے</p>
<p>۵۲۷</p> <p>لے بار و اسطر سے روایت میں لکھا وہ سید چیکو جوتے تھے شاہ انبیا وان باؤن اپنا شہر گکارنے دھرا کا ٹاچر سی باسے بنی را دیگا کلا</p>	<p>۵۲۷</p> <p>سیدانیان علی و چو کی سپاریان نہین سر نہ پوین سب کی کرکیان بودن نہ دانے دیون پہنچین کرکیان جوچین جو شہر میں انجی سواریان</p>
<p>۵۲۸</p> <p>ادس دم بول روتی یحییٰ کس شور شین سے خجکے رکھ لپٹی یحییٰ گاہے حسین سے</p>	<p>۵۲۸</p> <p>ابن سادیہ نے نہایت غضب کیا دور بار عام میں انھیں اپنے طلب کیا</p>
<p>۵۲۹</p> <p>خبر سے خلق سبط نبی جب علم ہوا خبر سے لڑنے کو جلالت کبر جفا خبر سے نبی کی آواز ہے جبار ادیا خبر سے نبی کے جبین کی لڑنے روا</p>	<p>۵۲۹</p> <p>زینب کی زینب سے کمانے جو نگاہ کیجا کہ کانچا پی کے وہ کر دی آہ کچھ لگا یہ بہت علی سے وہ دوسیاہ پاپا ہے ہر اشرار خدا شاہ دین پناہ</p>
<p>۵۳۰</p> <p>آپانہ رسم کچھ بھی کسی بدھصال کو سرتے لائے بازے میں اچڑ کی آل کو</p>	<p>۵۳۰</p> <p>خیر شکن کی بیٹی ہے اور خوف کھاتی ہے اسوت میسرے عیب کیوں طھر طھراتی ہے</p>

<p>۵۳۱ زینب جو اب دیا اسکو بدلا کیا عرب تیرا درخت جنتی کی کیا ان کا مری جنازہ تو تھار اکوا دھٹکا اور مجھ پہ جیتے جی عجب دھڑکا</p>	<p>۵۳۲ زینب سے نیکو کار نے کہا اب اب لاؤ جلد سبیل رسول کا آیا تبرکات و بان نب ٹا ہوا ایل حرم کو ملنے لگے تقفہ دردا</p>
<p>۵۳۲ ناکر مون سے جگو نہ امت بڑی ہوئی دربار میں ترس ہوں کھلے سر کھڑی ہوئی</p>	<p>۵۳۳ زینب یہ بولیں جگو تو فکر داناہیں اب تک کفن غسل کے پسر کو ملا نہیں</p>
<p>۵۳۳ ظہن غضب سرخ ہوا چہرہ عین زندان میں گئے حرم بادشاہ دین ٹوٹا ہوا مکان تھا سایہ زخا عین تکیہ کے لئے گئے تھے اطفال زین</p>	<p>۵۳۴ رخصت ہوئے زینب سے بجا داناہار راہی سوسہ وطن ہوئے ہا چشم نکہار نغمے اہلیت مصطفوی اوٹو نوبر وار نغمی جی بی ہر ایک چہرے آشکار</p>
<p>۵۳۴ قیدی تھے وہاں حرم جو پیر کی جان کے زہرا کی روح بھرتی تھی گرد اس مکان کے</p>	<p>۵۳۵ کون مکان میں غلامہ شور و شین تھا ہر ایک کی زبان پہ نام حسین تھا</p>
<p>۵۳۵ اک در در اس کج چہرہ تو خیال جبرم قید خانہ میں نہ صطفے کی آل عابستہ بولا کہ ربا پورہ نہ صصال کیا اختیار چنگو سہاے فاطمہ کو لال</p>	<p>۵۳۶ اقصیٰ بعد قطع منازل بصدیکا پوچھنے حرم حسین نزدیک سر بلا لائی نیم خون زینب ان دہان صبا حال حرم غم شہ دین میں عجب ہوا</p>
<p>۵۳۶ عابدیہ بولے کیا تجھے حاجت بتاؤں میں سر سے حسین کا تو مدینہ کو جساؤں میں</p>	<p>۵۳۷ زینب جو بین کرنے لگی منہ کو ڈھانپ کے لاش حسین رکھی بسکانپ کانپ کے</p>

<p>۵۲۷ عابد نے المیہ کی اسوقت یہ کہا اپنے سب پیادہ چین عابد کی جا لائے حسین کا بیان خاک پر پڑا پہنچے سب پیادہ چلے صاحبِ غرا</p>	<p>۵۲۸ تیار ہو چکا جو مزارِ شہزبان لاشِ حسین کے لیے جس کا دانا تو ان آئے سرے کے لیے کیا ہے بابا انور نقان دوبارہ پھر دین اور اس قبر بیان</p>
<p>لاشِ حسین پاک سے عابد جو ہل گئے لاشے تمام گنجِ شہسردان میں ہل گئے</p>	<p>عابد نے یہ بیان کیا ساتھ آہ کے یہ ہاتھ میں جناب رسالت پناہ کے</p>
<p>۵۲۹ جب مل چکا حسین لاشے سے نازان تھے پہنچے لاشے ہوئے ہم کو جوان اڑنے کیا یہ عابد بیارنے بیان اب جلد کھودو قبرِ شہزادہ و جوان</p>	<p>۵۳۰ پھر آئی ادھر سے عابد کو صیدا جگہ تیری شکل کے قربانِ مصطفیٰ رکھ کے جگہ سے باغِ نبوی لاشِ حسین کا لاشِ نبی کے باغِ نبوی شہزادے کا</p>
<p>ہے گردِ شاہِ دین کے تن تازین پر چالیس دن رہے ہین یہ جلتے زمین پر</p>	<p>پھر عرض یہ نبی سے بجان ملول کی لے لے کر تانا جان لو یہ امانت بتول کی</p>
<p>۵۳۱ پہنچے یہ مقامِ دایقبر کا بنا پہنچے یہ مقامِ دایقبر کا بنا پہنچے یہ مقامِ دایقبر کا بنا پہنچے یہ مقامِ دایقبر کا بنا</p>	<p>۵۳۲ عابد نے قبر میں شہِ مظلوم کو رکھا تپ اپنی سے قبر کے ایک غنڈہ لٹھا پہنچے شہزادہ کی نعروں کی تھی صیدا پہنچے شہزادہ کی نعروں کی تھی صیدا</p>
<p>ہے یہ مقامِ دفنِ شہِ دین پناہ کا ہے یہ مزارِ سبطِ رسولِ الہ کا</p>	<p>حالت تباہ میری بھی اسوقت ہوئی ہے شیرِ خدا کی روح یہ بابا کو روئی ہے</p>

<p>۵۳۳ دہشت خیرین میں جی بن نوکر کھولے لئے پیر کو کے طہرین زار حاضرین انبیائے سلف کی چشم تر مولا افسانے کو جگمگے کشادہ ہو</p>	<p>۵۳۴ جہین فتح بستان مصطفیٰ آباد تھا اسی کو گنان مصطفیٰ جہین مہر خندان مصطفیٰ جہان کے علم جاگ گریان مصطفیٰ</p>
<p>۵۳۴ سمجھا رہے ہیں حیدر صفدر بول کو پر سا ہر ایک دیتا ہے نانا رسول کو</p>	<p>۵۳۵ سو فی لحد چھوڑ دن کی اس نورین کی بیٹھے ہو کی مین جھاڑو کی تربت حسین کی</p>
<p>۵۳۵ غامضی روح فاطمہ جو تکیے قرین رکیزبان حال بولی وہ دو کچرین نہر کی نازین سے خبردار کے زین آئے مین زخم کو اذیت نو کین</p>	<p>۵۳۶ لاشے سے چمکین نہ ہرانے کیا جہین کا اپنے بادبے کچم کو دفنا دامن پیچھے کیٹنے تلے کی کور تھا آج تک خاک کی پوش ہے بیا</p>
<p>۵۳۶ آئے جو زلزلہ بھی تو جیش نہ کھائیو دامن مین اپنے چین سے اسکو سلائیو</p>	<p>۵۳۷ بیدار ہو جو نہ مکر شور دشین سے اب سو کو مزار مین تا شہر چین سے</p>
<p>۵۳۷ اب بیزادہ ہے جو کچرین تھا سونابی کے سینہ پہ نازین تھا رنگ مقرر تھا لال مرصعین تھا فیض آسمان وزین بالیقین تھا</p>	<p>۵۳۸ اوجھری سے فاطمہ کی خوشبو گیا غش ہو گئے لاش کے انتم مین مصطفیٰ اسی لئے حال فن تہیدان کو نہیں کیا خالق کیسے دیکر ہو اور کو دنا</p>
<p>۵۳۸ ہر شیار اس سے رچے کے کا نشان ہے یہ مصطفیٰ کی روح ہے یہ میری جان ہے</p>	<p>۵۳۹ یارب دعا شباب یہ میری قبول ہو بس کرو لاکھ سکون زیارت حصول ہو</p>

رباعی
کتنی تھی سہیلیں بابا بکھٹ
بچپن کے صوفے کا بھی لاش کھچا

احمد

نزدان میں رہی اور طمانچہ کھٹا
اس تین برس کے سن میں کیا کیا کھچا

رباعی
اتھارین گلا غلے کی جانی کا ہے
اب تات نہیں ہو رچھڑائی کا ہے

حاکم سے کہتی تھی کہ تو عمر کر اب
ہب نرم نزدیک سے بھائی کا ہے

رباعی
بچپن میں درخشاں ذات ہوں میں
انہ جبریں فغان میں دن رات ہوں میں

چو پختہ تھارہ میں سجاوے نام
کہتے تھے کہ ساربان ذات ہوں میں

بابی
باشا خیف
در علم
و حکم

بابی
چا نین
کتاب
و حکم

بابی
نوع
و حکم
و حکم

بابی
نوع
و حکم
و حکم

تمام شد

<p>۵۱ جیسے صفر شام ہوا وہ صفر میں نہان تھے رخ ابل گرم صفر میں فریاد لب شکست داغ غمزہ کے جاوے سینہ میں قلیق داغ غمزہ کے جاوے</p>	<p>۵۰ یاد آتے ہیں صفر پہلے نہیں جھے جھوٹا سادہ دند چاہتا تھا بال جھنڈے ایسے گئے چلے گئے گھوڑا دین جھولے پھل تیر کا کھایا پھلے اور پھولے</p>
<p>در بار میں روئے ہوئے بازار سے آئے زندان میں سر پیٹے در بار سے آئے</p>	<p>اب جا کے میں صفر کو دہان پیار کر دوں گی اس چھوٹی سی میشت کو کیچہ پہ دھروں گی</p>
<p>۵۲ کیا شام کے زندانی بن صورتوں میں وہ کھڑ تھا سیاہی میں شب با تم شبیر مجھ سے ہوئے اوس میں غرض صاحب پر تغیر تھا احوال ہوا اور بھی شبیر</p>	<p>۵۱ کر کا یہ نوحہ تھا کہ کیوں باز نہ آیا سب سپین نے ملے دوں جگہ بنایا زہر لکھی نہ بگڑا اب تک نہ بنایا تابوت جی دوکھا کا دوں نہ ڈھایا</p>
<p>ہر صبح اسی زون کے لیے صبح غضب تھی ہر شب ہرم شہر کے لیے شہر کی شب تھی</p>	<p>دیکھا نہیں یہ حال کسی اور دوہن کا کنگن کی جگہ ہاتھوں میں ہے نیل رسن کا</p>
<p>۵۳ اگر آؤ زندانی بن یہ تھا ابو کا عالم لکھنے کے لیے جاتی تھی دروازے پہ پیٹم زنجیر جیسے لڑتی تھی تھکے بعد غم کہتی تھی نہ رو کر مجھے کرتا ہوا دم</p>	<p>۵۲ بوسے زیادہ تھی صیبت میں کنگن جب گھر گنا تھا تو جان تا تھا سینہ کہتی تھی کہ آئے نہ بیان شاہدینہ کندراہین رستے میں محرم کا مینہ</p>
<p>جاؤنگی میں جاؤنگی کدھر کرب دبلا ہے اے صاحبو صفر مرا جنگل میں پڑا ہے</p>	<p>کس سے کہوں کاؤن میں مرے درد بڑا ہے عارض پہ مرے نیل طاپخون کا پڑا ہے</p>

<p>۷۷</p> <p>بابائے بھلا یا رفیقین بن یاد ہون کی پوچھا بھی نہ کر کہ کسی تجھ پہ گزرتی جوئی کہ پیاسی ہے کھیتی اور کرتی آنے پر کھڑا کیوں شکر ہے دیتی</p>	<p>۷۸</p> <p>چلو کہ سیکھنے کے کمال سے ہی پائی اس وقت مرا نام نہ تہم تجھ پر داری قضیہ سے یہ فرمایا کیا کرتی ہواری چاہی بھی نہیں ہے غیبت ہے ہماری</p>
<p>اکبر کو اور اصغر کو تو ہمراہ لیا ہے بیٹی کو بھلا کس پہ یہاں چھوڑ دیا ہے</p>	<p>نجلت نہ کہیں ہند سے اس وقت بڑی ہو اسے فتنہ سے سامنے تو آ کے کھڑی ہو</p>
<p>۷۹</p> <p>یہ کہ تھا ناموس تھیں جی آہ کچھ شعلیں سواری سے پڑیں ناگاہ اور شور مچا اسے سرم شید دیا آگاہ ہو آگاہ ہو آگاہ ہو آگاہ</p>	<p>۸۰</p> <p>قضیہ ہوئی استاد حضور یہ کہ زینب نے پریشان کیے بال بھی تھپ وارد ہو ہوئی ہند وہاں شمسود بچھوڑا دیا کرسی کو اسیران کے برابر</p>
<p>بھریکے قریب سے اٹھو باندھ کے صفا کو آمد زن حاکم کی ہے زندان کی طرف کو</p>	<p>رونے کی ہی جا ہند تو کرسی یہ کہیں ہو اور خاک نشین آل شہ عرش نشین ہو</p>
<p>۸۱</p> <p>ہر طرف ہند نے شہ اپنا بھرا کیا آئی یہ بیان ہند چھپن جا کے بن چا پہلے سے بھائی سے بھی غدا سکا ہوا تھا پہنڈی کی جو مجھے کرتی تھی ہرا</p>	<p>۸۲</p> <p>ہر چاروں طرف ہند نے شہ اپنا بھرا کیا سکے اسیران کا خمیہ نظر آیا پوچھا تو کہہ دے جواب ادسکا نہ پایا کہنے لگی تاقی میں بیان آئی خدایا</p>
<p>میں خاک نشین آج ہوں وہ تخت نشین ہے منہ کس چھپاؤں کر رہی تو نہیں ہے</p>	<p>کچھ منہ سے نہیں کہتے حیا ہر دہان ہے گویا نہیں ان قیدیوں کے منہ میں زبان ہے</p>

<p>۱۶ دکھنے لگی آہ پلک زینت میرا تھپکھپکا چھوٹا سا ہونے لگا رود کی باتوں نے سنا کیا کہ ہے دیکھا جب سے کہیں دیکھ لائے تھے اعدا</p>	<p>۱۳ ان بیچن پہن اک نور جیو پیرا شاہد کر مجھے قابل کفایت چھپا بازوئے کما یہ نور ادرہیان ہی بجا نہیں کے فقیر کو اور ان سے جھلا کیا</p>
<p>اک گنج شہیدان ہیں رستے میں ملا تھا اوس روز حسین ابن علی قتل ہوا تھا</p>	<p>وہ بات کریں کیا جو ہون بات کے قابل ہم بات کے قابل نہ ملاقات کے قابل</p>
<p>۱۷ لاش بھی تین اوس کا نظر آیا تھا ہم بلکہ اسے روئے تھے غلط سمجھا پہنچتے ہی اس کی گری بندہ زمین پر زخم کیا ہے کچھ پر عجب رقصا</p>	<p>۱۲ کیا ہونے سے عورتوں سے جارا فرمانے کیا تھے برہمنین تھارا غیر کچھ حال کو مجھے خدا را نہیں توں نہیں ہے مجھ کا پیرا</p>
<p>افسوس کہ بن بھائی کی زینب ہوئی افسوس اور فاطمہ کے نام و نشان اب بھی افسوس</p>	<p>کس جا کا ارادہ مرے مولانے کیا ہے کیا حضرت زینب کو بھی ہمراہ لیا ہے</p>
<p>۱۸ پھر باز اسے رو کر یہ کی بندہ شہید بنی بھین تے میں مالالہ شہید اب یہ کہو زینب کو کھڑی تقدیر بازوئے کما دین کہ کتابا روں تیرا</p>	<p>۱۵ ان کو زینب دین بانڈائی گویا گھر میں جو دین میں ہوئی پیدا زینب میں کئی سال تھی چھپا چھپائے تھے زینب کو بھی چھپا گویا</p>
<p>بیتاب جو اس ضبط سے ہونے لگی بانو فضہ کی طرف دیکھ کے رونے لگی بانو</p>	<p>کچھ اور نہ تم حانیو میں خاک نشین ہوں میں ہوں عجبی آل پیر سے نہیں ہوں</p>

<p>۱۹ دھیان آیتا ہے کہیں تک نہیں نہ ہند سے معلوم ہو سکا ہے معلوم</p>	<p>۲۰ زینب کی خبر پوچھتے ہی مرگئی زینب تیسرے کے ہمراہ قضا کر گئی زینب</p>
<p>۲۱ زینب کی خبر پوچھتے ہی مرگئی زینب تیسرے کے ہمراہ قضا کر گئی زینب</p>	<p>۲۲ زینب کی خبر پوچھتے ہی مرگئی زینب تیسرے کے ہمراہ قضا کر گئی زینب</p>
<p>۲۳ زینب کی خبر پوچھتے ہی مرگئی زینب تیسرے کے ہمراہ قضا کر گئی زینب</p>	<p>۲۴ زینب کی خبر پوچھتے ہی مرگئی زینب تیسرے کے ہمراہ قضا کر گئی زینب</p>
<p>۲۵ زینب کی خبر پوچھتے ہی مرگئی زینب تیسرے کے ہمراہ قضا کر گئی زینب</p>	<p>۲۶ زینب کی خبر پوچھتے ہی مرگئی زینب تیسرے کے ہمراہ قضا کر گئی زینب</p>

<p>۵۲۵ زینب زینب کی گری بند فادار اور بی ردا اور کھڑے کئی کیا زینب نے کہا ہندوستان کے غدار کر کے آئی ہوں شہر کے لاش کے چھڑا</p>	<p>۵۲۴ زینب زینب کی گری بند فادار اور بی ردا اور کھڑے کئی کیا زینب نے کہا ہندوستان کے غدار کر کے آئی ہوں شہر کے لاش کے چھڑا</p>
<p>۵۲۶ تقدیر میری جانی کے لاشہ چو لانی کتنی تھی مٹی ہوئی اور کسے بجانی ناگاہ ہوئی لاشہ سے تیز بجانی عجز سے لاشہ نے یہ آواز سنا</p>	<p>۵۲۵ زینب زینب کی گری بند فادار اور بی ردا اور کھڑے کئی کیا زینب نے کہا ہندوستان کے غدار کر کے آئی ہوں شہر کے لاش کے چھڑا</p>
<p>۵۲۷ زینب زینب کی گری بند فادار اور بی ردا اور کھڑے کئی کیا زینب نے کہا ہندوستان کے غدار کر کے آئی ہوں شہر کے لاش کے چھڑا</p>	<p>۵۲۶ تقدیر میری جانی کے لاشہ چو لانی کتنی تھی مٹی ہوئی اور کسے بجانی ناگاہ ہوئی لاشہ سے تیز بجانی عجز سے لاشہ نے یہ آواز سنا</p>
<p>۵۲۸ زینب زینب کی گری بند فادار اور بی ردا اور کھڑے کئی کیا زینب نے کہا ہندوستان کے غدار کر کے آئی ہوں شہر کے لاش کے چھڑا</p>	<p>۵۲۷ تقدیر میری جانی کے لاشہ چو لانی کتنی تھی مٹی ہوئی اور کسے بجانی ناگاہ ہوئی لاشہ سے تیز بجانی عجز سے لاشہ نے یہ آواز سنا</p>
<p>۵۲۹ زینب زینب کی گری بند فادار اور بی ردا اور کھڑے کئی کیا زینب نے کہا ہندوستان کے غدار کر کے آئی ہوں شہر کے لاش کے چھڑا</p>	<p>۵۲۸ تقدیر میری جانی کے لاشہ چو لانی کتنی تھی مٹی ہوئی اور کسے بجانی ناگاہ ہوئی لاشہ سے تیز بجانی عجز سے لاشہ نے یہ آواز سنا</p>
<p>۵۳۰ زینب زینب کی گری بند فادار اور بی ردا اور کھڑے کئی کیا زینب نے کہا ہندوستان کے غدار کر کے آئی ہوں شہر کے لاش کے چھڑا</p>	<p>۵۲۹ تقدیر میری جانی کے لاشہ چو لانی کتنی تھی مٹی ہوئی اور کسے بجانی ناگاہ ہوئی لاشہ سے تیز بجانی عجز سے لاشہ نے یہ آواز سنا</p>

<p>۵۲۱ سکینہ کا بھی تھا یہ تیرہ دیوار پہ آیا جو سر شاہ مدینہ اور دی یہ صلیب نیا تو سر ویدینہ اسے میری اسیر لے آئی ظلم سکینہ</p>	<p>۵۲۰ تھا کچھ کہنے کے سید انیس کے پاس بیت کو لے گئی تھی کی لڑی تھیں بھیدیں ان کتنی تھی فسون کے چنے عین عین تھا میری سکینہ کا نہایت ہی دین</p>
<p>۵۲۲ مان بہنوں سے تم مل لو کہ رحلت ہی تھاری زہر اس کے یہاں خلدین دعو سے تھاری</p>	<p>۵۱۹ وہ ہوتے تو تابوت بھی سامان سے اٹھتا مردہ مری پیاری کا بڑی شان سے اٹھتا</p>
<p>۵۲۳ ہم کے تو فاطمہ شہزادہ مان سے زندہ ان میں ہوا شکر سکینہ سے فغان سے کتنی تھی کیا ہوئے باب اس کے نہاتے تھے جگہ جگہ اپنی بی بی مان سے</p>	<p>۵۲۰ افقہ سکینہ کو کیا دن بصد غم کیا تم لٹنے لٹنے زندان کو کچھ صحت کیا تم نام ہوا اس افسانہ سے حاکم کیا تم کھا ہے براف کا دیا کلام کیا تم</p>
<p>۵۲۴ کیون ردقی ہو یا باتر سے قربان سکینہ اس شب کو ہماں اور ہے ہماں سکینہ</p>	<p>۵۲۱ اسباب بھی منگواد یا سب آل بنی کا اک سر نہ دیا اسے حشیں ابن علی کا</p>
<p>۵۲۵ زمانہ کے گھر نے گئی بہن سکینہ اب کھٹے ہیں طالع جو ہوا ہونو بجو دیا جا کے کسی کو سکینہ کو دیکھ ناصر بن سکینہ کو دیکھ</p>	<p>۵۲۲ راہی اس سے تجا دمع بل حرم آہ کتنے ہیں بیکار عیال کے ہو آہ دور اتن سر راہ مایان بونین ناگاہ یلا بونین بیکار حرم سکینہ کو دیکھ</p>
<p>۵۲۶ صدمہ ہوا پھر اور سکینہ کے جگر پر قربان ہوئی ہے پھر سکے پھر پر</p>	<p>۵۲۳ فرمائیے منظور نظر آپ کو کیا ہے اس سمت مدینہ ہر ادھر کر رہا ہے</p>

<p>۴۸ شہر کا منتر ہے کیا جان کر گیا عالم کا پر دہ پوچھ کر گیا غفور زمین پر ہے فرمان کر گیا جہاد کا ہر سپاہی کر گیا</p>	<p>۴۷ ہر طرف سے اس میں نہان ہوئے بن بنائے دانے جب کے طلعت نشان ہوئے سوچ چھپے زمین پر تھے عیان ہوئے تلوڑ کے اس کے یہ یو آسمان ہوئے</p>
<p>جسکی زمین ہے عرش یہ وہ آسمان ہے اس کے کین کے زیر نگین ہر مکان ہے</p>	<p>مضمون خاکساری حیدر کے چھن گئے ذکر خدا کی واسطے تسبیح بن گئے ۷</p>
<p>۴۹ شہر پر ہے شہر شفا خاک پاک ہے صحت کو دے دے اور دوا خاک پاک ہے اور آت تاب ب بقا خاک پاک ہے دوسرے سب کو خدا خاک پاک ہے</p>	<p>۴۸ دنیا بوجہ ضرورت دارم ہے دنیا بوجہ ضرورت خاک دارم ہے دنیا بوجہ ضرورت عبادت دارم ہے دنیا بوجہ ضرورت کرب و غم دارم ہے</p>
<p>اس خاک پر خدا کو یہ سجدہ پسند مثل اذان من از کا تب بدست ہند</p>	<p>سب کو خزانے دولت ایساں کے مل گئے بے رنج صرے گنج شہیدان کے مل گئے</p>
<p>۵۰ گلاؤں خاک پاک خود ان کی واسطے غارہ و غاریاں خوش جان کی واسطے اکبر سے یہ عیسے و تقان کی واسطے جہاد جی پور افغان کی واسطے</p>	<p>۴۹ حق سے زمین کی پستی کیا پستی سے زمین کی پستی کیا پستی سے زمین کی پستی کیا پستی سے زمین کی پستی کیا</p>
<p>کل آبرو سے زار و شاہ زمین ہے یہ رستہ کے بعد شیون کو چھڑکھن ہے یہ</p>	<p>یکتا ہوں کائنات میں اور بے عدیل ہوں میں نے زمین خاتمہ رب جلیل ہوں</p>

<p>۴۸ پوچھا خطاب حق کچھ حق کا نہیں بہلے سے زینت بنی سخن شہر نہیں کیا کہ بلا کے رہو مگر بنجوب نہیں کندہ اوکے سلتے تیرا اند نہیں</p>	<p>۴۹ لازم نہیں تقابلہ کر بلا نہیں واجب خدمت یہ مصلحت نہیں بارگزر خیال جو ایسا ہو نہیں ہم خاطر نہیں بنی بنجوب نہیں</p>
<p>۵۰ یکتا وہ بارگاہ ملائیک پناہ ہے آرام جان فاطمہ کی خواہگاہ ہے</p>	<p>۵۱ گر کی برابری مرے قدیم کے شہر ہے دورخ میں سرنگون تجھے ڈالیں گے قہر ہے</p>
<p>۵۲ شاہ خفا لال جو خفیہ یہ ہے اوس درشاہ دار کی گویا صد یہ ہے میر جانی کا میر سولی کا خلقت ہے تیرا خوف مریم مریم کا ترقت ہے</p>	<p>۵۳ وہ خفیہ نہیں کہ بلا یہ ہے صحت ہوئی کہ رتبہ خاک شفا یہ ہے سببی زینت با از مریم کہ بلا یہ ہے مردود ہو کر زینت پر خفا یہ ہے</p>
<p>۵۴ دان روشنی بنی کے ستارہ کی ہوئے گی تربت ابو تراب کے پیارون کی ہوئی گی</p>	<p>۵۵ زندہ ہیں شاد رحمت پروردگار سے مردونکو بھی پناہ ملی ہے فشار سے</p>
<p>۵۶ نور پاک سے کہلے وٹھائی جو بنی ہے وہ اندکی سرچشمتن جلوہ گر تواریکی آبر سے ہے سورتی کے لئے تین قبلہ دریا کا پانی سورتی کے لئے تین قبلہ</p>	<p>۵۷ روشن چیل چراغ کی لوین ہے شمع طور نعلین دتار سے ہیں دین زائر حضور شکستہ کیم دیکھتے ہیں سب خدا کا نور موسیٰ کا رتبہ پائے ہیں زائر دشت نور</p>
<p>۵۸ لاکھوں بھرن جو حلقہ سوزن تو غم نہ ہو دریا کا ہر وہ خط کہ قطرہ بھی کم نہ ہو</p>	<p>۵۹ کرسی نشین فلک پہ جو عیسیٰ پاک ہیں اک وہ بھی کر بلا سے علی کی خاک ہیں</p>

<p>۱۳ جو کربلا میں کہیں وہ کمان لگ کر دم دیاں گھر فاطمہ بیان زخم کے آب شور سے آگاہ چہ جان یاں آبرو کے ذائقے سے بجز زبان</p>	<p>۱۶ نورانی ایک جوان ہوا تنہا کین آشکار بلا کہ اسے حسین کے مکان سے فشار آگے نہ بڑھو دیکھ غبار ہو بنیاد اس دم ترا گذار نہ ہو کا سر مزار</p>
<p>۱۴ وان اقلیا گھروں سے اگر حج کو جاتے ہیں یاں انبیاطوان کو جنت سے آتے ہیں</p>	<p>۱۵ تو بھی ترا ارادہ بھی پھوپھا نہ اس ملک شکل ہے آنا قبشہ کر بلا ملک</p>
<p>۱۷ کھٹے بین ابوبکر عظیم تھانید یعنی شہید کرتے تھے زوارہ کو بکوبید ماہر کا ایک مٹب تھا ابو حمزہ سعید سلمان ابوبکر بنی جید</p>	<p>۱۸ بچوں فوج یاس مارا جو کبیا بیل ہوئی اسید پھر آیا یہ تغیر پھر نیل صبح مٹے کھینچا ستے مزار بابہ گر ملا دہی موزہ گوار</p>
<p>۱۹ خود رفتہ بہر خاک شفا وہ جوان ہوا کونے سے کربلا کو بہشتی روان ہوا</p>	<p>۲۰ نعرہ کیا کہ اب بھی نہ قصد طواف کر زار حسین کے لیے پھر جامعات کر</p>
<p>۲۱ ایک شے تین ٹھکانہ بنام ایک کے ایک سے سینہ میں داغ عم نام بلا کہ لوشیدہ جیسے شنبہ باخواب نام گذری جو نصف شب کو کرتا ہوا سلام</p>	<p>۲۲ ایک بچہ کین خوش ہو کہ جو روچکا تو زار حسین شہ کے مسطور ناقص کے انشک کا کافور روچکا منہ پیمان کی کوڑی نور روچکا</p>
<p>۲۳ پھوپھا قریب قبر تو مسدود رہ گیا پاس ادب بخت رسا دور رہ گیا</p>	<p>۲۴ ہوتا ہے مجھ پہ جبرین بے اختیار ہوں رو کا ہے قاعدہ سے مگر شرمسار ہوں</p>

<p>۵۹ را کر بکار آئیے تاکہ میر کرین اسرار کھولیں آپ نہ اصرار ہم کرین کھٹے نہ کیوں زیارت شاہ امیر کرین دور سے کہیں صبح کو شامی تم کرین</p>	<p>۶۰ قدی جی کہ جبکہ شہر خزارین شہر شگفتے سب متغیر بدور دکارین آئے ہیں برسوں میں شہزادین آئے ہیں برسوں میں شہزادین</p>
<p>تن زیر درہ سر بہ شمشیر ہوئیگا گر ہو گیا ادب سالا تو اندھیر ہوئیگا</p>	<p>وہ زور تو سے تو نہ پھر دل کو کل پڑے آہوں کے ساتھ مٹھ سے کلیجہ نکل پڑے</p>
<p>۶۱ کوئی سے نہیں تیری زبانی کہیں معدوم میں کیا جو عیال لے ہیں بائیں و نمونوں کے غوت سے مٹھ کو چھپا ہیں حبیب کی ریت کے صدا اٹھاتے ہیں</p>	<p>۶۲ ہوئی کے ساتھ قدی عالی قادین شہر شگفتے کہ جبکہ شہر خزارین قدیر لڑتی ہیں شہزادہ تیرا ہیں جہم چہین کے کہ جبکہ شہزادہ تیرا ہیں</p>
<p>زا کر بہت بول کے پیار کو پیار سے ہیں پھر آپ کون روکنے والے ہمارے ہیں</p>	<p>سب کی صدا بلند جو ماتم میں ہوتی ہے زاہرا کی روح حلقہ ماتم میں روتی ہے</p>
<p>۶۳ اوس کا خفا نہ ہو میر کا کام ہے موتی ترے عین کے جان میں خام ہے تو نے ہیں اور اپنے ہیں قہر کام ہے نصرت کیا ہے نہ درد و سلام</p>	<p>۶۴ ہوئی طلوع صبح کا کہ ہے بین بظنا جالبین وہ آسمان پہ تو آسمان ہزار زا کر نے پوچھا کون ہو تو نے سیکو شہزاد زا کر نے پوچھا کون ہو تو نے سیکو شہزاد</p>
<p>پیغمبر جلیل وہ عالی صفات ہے جستے میں اُنکے آج زیارت کی راست ہے</p>	<p>زا کر بھی اور مجاہد رشاہ امیر بھی ہیں سید طہینی کے خادموں میں ایک ہم بھی ہیں</p>

<p>۲۵ جگر کے ساتھ تھے کہ مختصر اعلان آئے ہیں میں نے پہلے کہے آسمان بدن چکھتا تھا خاک میں نہ رکھا ہوتا نہ سب پر ہاتھ کیا بیان</p>	<p>۲۶ بار و قرار و صبر کا ثبل اور تھکوار تکھڑے جیسے قدم سے پائے میں عیش کا قوار تکھڑے سے پائے میں عیش کا قوار تکھڑے سے پائے میں عیش کا قوار</p>
<p>۲۷ جو لان سمند تھے بدن یاش یاش زیر نے بال کھولے تھے بھائی کی لاش پر</p>	<p>۲۸ جسکی لحد کے گرد تمام انبیا پھر میں نیزہ پہ اس کے سر کو لئے اشتیاق پھر میں</p>
<p>۲۹ دہکا حق نے سنیے ہیں آج کے زمین آقا کا سب صفت دار شاہ دین زار کے ہے غلام کو خدا دین زمین سگم پر صراہین کتابا امن</p>	<p>۳۰ سز کی میں گزشت کون بیان آئی رشتے کی واردات سادون رن آئی خشت کی دھول لائیں بے کفن آئی بھائی کی موت دار سیر ہی آئی</p>
<p>۳۱ دامن ثواب گریہ کی دولت سے پھرتے ہیں اور زار کون سکے قافلے کو نذر کرتے ہیں</p>	<p>۳۲ شہر وں کھنچا کھنچا پھر اکتبہ امام کا کوئے لکھ داخلمین لکھون یا کہ شام کا</p>
<p>۳۳ نیشہ کا دھنکے تھے وہ صیت جسکی لکھ کے گزرتے ہیں کے انبیا نیزہ سے پادشہ کی زیارت چاہا سنگ جھانکاتین اسی سر پر اشتیا</p>	<p>۳۴ باب عطا نگاہ کو غافل نکا نور نظارہ چرخ تجلی طو کہ بدوہ امام عصر کی دوری کا درد کہ مہج ظہور مسد دی دین کا ظہور کہ</p>
<p>۳۵ سرتاج عرش قبر کا جسکی غبار ہو پامال رہا ہوا رن سے وہ شہسوار ہو</p>	<p>۳۶ اعداسے انتقام مجاہد خاص لین خون حسین ابن علی کا قصاص لین</p>

<p>۵۳ بڑا بیان عجب کی جسک آئی تھیں کوہی تھیں کوہی کے اور کوہی تھیں دلین خیال ہی نصیب کا لانی تھیں لاڈ دیکھی تھی یہ باہم سنانی تھیں</p>	<p>۵۳ کاٹا عدد نے اپنے پیر نی جی ہوا لاشوں سے قتل وہ بری پر نی جی ہوا غفر کا بھی شان پیر اس پر نی جی ہوا خالی کیا ہی کا جگر گھر نی جی ہوا</p>
<p>غیر دتے بس میں کیسے ذلیل و حقیر ہیں ہم تم اسیر جیسے ہیں یہ بھی اسیر ہیں</p>	<p>۵۴ بازدار وین حرم کو کھلے سر لے پھرے فہر وین اہل میت کو در لے پھرے</p>
<p>۵۴ کہتی تھی آئی میرے تو ایسی جفا نہیں باکب جی بے قصور ہیں مارتا نہیں انبیو ظلم تھے میں اور پھر خطا نہیں جہنم میں میرا کیا دیر غم نہیں</p>	<p>۵۴ تاسو دل کو نشان تازا نہ لے باہن و پھوٹی نشان دریا نہ لے وہ آجے قدم سے دکھائے زبانونے وہ غلام نہ شرتے وہ تم قید خانے</p>
<p>۵۵ قانون سے موٹا اور گیا ہے ہر غریب کا یار نہ کس طرح سے ہو لکھا نصیب کا</p>	<p>۵۵ جس کو نہ کے امیر جناب امیر تھے ہے ہے اسی میں آل پیر اس تھے</p>
<p>۵۵ دیکھن چھپکے جاہن کیسے پھین زبیر اہل حق کے بن اقبابین چہرہ میں دھوکے بن بلا کے حصارین رفت کرنے کی مجال میں اضطرابین</p>	<p>۵۵ فانی بن یہ زینتیں سیر غم کو نہ کے قید خانہ میں جتک ہے غم انرف اولوں نے کھا دیا ان قدم جھوٹوں نے پوچھا کھا کی دین غم</p>
<p>۵۶ پیار دن کے داغ تازے میں کیا دلوں پر ہے ہے غضب کی قید میں پہلے پہل پر</p>	<p>۵۶ آما نہ کوئی پڑے کو بھی بھائی جان کے گویا گناہگار تھے سارے جہان کے</p>

۴۱
 زندان میں تھی یہ رشتہ خشن پر
 مجھ پر آیا دھوم سے مر جائے کا پیر
 نہ ہو اس غور سے اسے اٹھایا
 بازار ان ہوں جیسے لوگ بلندی پر

۴۰
 ایسا ہی اوس شخص کے کلمہ غور
 بعض خون پر تیرے اوکا ہے غور
 کہو کہیں بیان کروں میں غور
 کہیں بیان کروں میں غور

بیہودہ گونے خطبے میں کھولا زبان کو
 گویا کیا بلند یزیدی نشان کو

پیٹو یہ دھیان کر کے مگر اس بیان پر
 وہ کیا سخن تھے جو نہیں آتے زبان پر

۴۲
 خضار کے خضو یہ اپنے بیان کیا
 فکر اوس خدا کا جسے حق کو بیان کیا
 یعنی عیسیٰ کا چاند زمین نہاں کیا
 ابن سجاد یہ کو ایسا کہ کیا

۴۱
 جب طعنہ زن آں بجایا تھا
 دان اک محبت فاطمہ ابن خنیف تھا
 عبد اللہ اوس جیسا کہ ابن خنیف تھا
 بیت بن ابی اسحاق بن خنیف تھا

دعویٰ کیا تھا مثل پیسہ عروج کا
 کیا ہی مزا حسین نے پایا خروج کا

مشتاق سپر خلد تھا چشم امیر سے
 برین کفن تھا نور کا موئے سفید سے

۴۳
 اس فتح سے عرب میں ایک پوگئی
 زایل شدہ چین ایک پوگئی
 ان کے عتسہ شہر ایک پوگئی
 دولت ابواب کی ایک پوگئی

۴۲
 حیدر جو اس کی تھی چشم بیکر
 شہر ایک یہ ادنا ملک بیکر
 اک ایک کو جل میں تیار کیا
 کہے میں ایک آنکھ کو صفین میں دیا

مکہ میں اور مدینہ میں بجلی گرائی ہے
 تلوار بوسہ گاہ نبی پر پھرائی ہے

آنکھوں کو کھوکھ کے عین سادات حصول کی
 خود پتلیان یہ بن گئیں چشم رسول کی

۴۶
روشن زادان چشم کا سدا ہو گیا
چھا ہوا کہ دور یہ آزار ہو گیا
آنکھوں کا نور کہو کے نمودار ہو گیا
وہ نور نذر سدا کہ راہ ہو گیا

روشن کیا چراغ و فادہ مگاہ میں
نور نظر تار کیا چھلی راہ میں

۴۷
آنکھوں کا کوغور اور عین تڑپا
خپے کھپا کوئے نین نین کا خوش نما
خپے خپے کھپے کھپے نایع ہے ہر کا خوش نما
خپے خپے کھپے کھپے نین نین کا خوش نما

خیر شکن کے شیعو میں یہ صف شکن ہوئے
خود شہر سوچیم کے آہو ہرن ہوسے

۴۸
چھک کر عجب غشی میرے دل کا
ادھر عین عجب غشی میرے دل کا
کوئی چو آکھ سے کھلے عجب دل کا
یہ عین عجب غشی میرے دل کا

گنیا وہ ہے جو عارف اسرار عین ہے
جس آنکھ میں نہ ہو یہ ہنر عین عین ہے

۴۹
پیر فرشتہ راہ علی خضر گشتہ
چلتے دوڑا کوئے عجب غشی میرے دل کا
بن بن با اسے تعجبی اسے ظالم لے کر
سرور اب تو ہے تیرا لہو زار میرے

جن پر و وڈو پڑھکے لاک پاؤں پڑے ہیں
یہ انکے حق میں مٹھتے ترے چہول چھڑے ہیں

۵۰
گل حیرت خیم تر ناستال کا
ماخا لوان فلک کے شکوہ جلال کا
نہر ہے ان سفید چوڑے کے کمال کا
جہان کے جی لال کا

مردم عبت ہیں آنکھوں کے یاں اشتیاق میں
ہوئے نہیں چراغ نہ لے کے طاق میں

۵۱
آئے ہیں شاہین چھلی کتب کا
میرا ادبی شاہین چھلی کتب کا
بہاؤ شاہین چھلی کتب کا
نور شاہین چھلی کتب کا

بے مثل تکیوں میں جھین کبریا کے
مجلہ میں تو اد نہیں سر مہر برآ کے

۱۵۷
 لے تو جی کہہ شین پیر کا کون ہے
 ہر جہان میں اس تہ پیر کا کون ہے
 حیدری کا کون وہ حید کا کون ہے
 دارالتجلی سے خطبہ و ممبر کا کون ہے

۱۵۸
 آنکھیں لاکے نانا لے اڑا دیہ کیا
 شے گلے میں ڈالے بابو کا نہیں یا
 سب سے پیار دیکھ کے سر جھکا لیا
 مگر خطبہ لے لے لے لے لے لے لے لے

تو جون لے مارا تیر و خان سے حسین کو
 زخمی کیا ہے تو نے زبان سے حسین کو

صدمہ ہے اسکے صدمے سے عین اسکے عین سے
 یار حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے

۱۵۹
 عظمیٰ کہتے تھے پیر زمان
 جو حضرت حسین ہوئے سائے عیان
 مگر لگی گرسد و رعبہ نالسان
 ممبر کا اور عظمیٰ کا پیر زمان

۱۶۰
 آخر تار و عظمیٰ کیا ہی تو ہے
 کیا تو حق آل عبا ہی تو ہے
 بیکوئیں قرب عبا ہی تو ہے
 صوفی سلاۃ سے جو سوا کسی تو ہے

نانا اِدھر وہ نانا کا پسلا اُدھر گرا
 خورشید اس طرف کو تارا اُدھر گرا

قرآن کیا ہے مع علی و رسول ہے
 ایمان کیا ہے الفت آل رسول ہے

۱۶۱
 جیلا کے ہاتھ دوئے نشتہ سلیمین
 کچھین کی کنیاں سر کے آستین
 زانو بھی دباے کبھی چمکی جبین
 پوچھتے ہیں صدی پٹ تو کیا رنجین

۱۶۲
 رنج ہے تو اسے ممبر گراتا ہے
 کیون جھپٹا یہ ایمان میں اور گراتا ہے
 بجلی کلام سخت سے دیکھ کر آتا ہے
 قرآن کو رمل سے پتھر لگاتا ہے

آنکھیں نہ ڈبڈباؤ عین رنج ہوتے ہیں
 لوہنس و دواہ شیر کین کر کے دوتے ہیں

تج کو عوض خدا سے ملے اس کلام کا
 مطلق نہیں ہے پاس رسول اتام کا

۵۷
 مانا کوئی واسطہ کہ مریض پاہ
 نگر کھلے نہ ایک بولی رہ رنگ
 تیر کی خدائی میں ارشد کی شاہ
 نیت پیری ایک شیخی کی نگاہ

کس کو بلاؤں بہرہ دہ آہ کیا کردن
 اللہ کیا کردن سکر اللہ کیس کردن

۵۸
 افس اپنی بی بی کی روادہ تکرار
 بلا کر صبر سے جو کائنات
 ایک بنا ہے ہوت کا آخر موقی حیات
 خیر نفسا کے اتھو تین تاروں تار

مضطرب نہ ہو کہ لطف خدا ہر بشر پہ ہے
 اٹھتا ہے میرا سایہ تو اللہ سر پہ ہے

۵۹
 کیا اپنے شانہ زاری کی کو خیرین
 جو خدائیں کا سینہ کو اور خیرین
 نہ گھڑتیں تو خوار دیکھنے کے گھڑین
 سب بزرگانی پیکر کو دور و خیرین

لو اب قریب شکر ابن زیاد ہے
 تلوار جسد لاؤ کہ وقت جہاد ہے

۶۰
 آئی جوتج اٹھتیں ازرقی ہوا
 قیضے سے ملک فتح یہ قابض جوی ہوا
 فتوح جہاد میں جو کھڑا رہ ولی ہوا
 دل پرہ گیا یہ پوش لائے علی ہوا

سینہ تنہا تو پشت خمیدہ بھی تن گئی
 قدرت خدا کی تھی کہ کمان تیر میں گئی

۶۱
 شمشیر پوش غلاف کیا کی گئی
 پنج گانہ سپاہ ایک سے پہلے ٹپی
 خوش ہوئے آسمان پہ چھلی چھلی ٹپی
 فوجاے خضر کو بھی تیرے جلے ٹپی

یہ سر پہ تیج دنگہ اس گھڑی ہوئی
 زندہ دنگے سر پہ آ کے قیامت گھڑی ہوئی

۶۲
 عقابین خدا کا انکو دم شیر
 چوہرے گلابی ہرمن شمع شمع
 ہا چھپ کے دلی نہ کریں جاکے گھڑین
 سائے نے آج میں لیا جی جی جی

کی آفتاب نے بھی نہ جو ہرے چار آنکھ
 دان ایک آنکھ دیکھنے میں یاں ہزار آنکھ

<p>۷۷</p> <p>گدراست کا چپٹا ہونگا تھی دل خواہ کج نہادوں کی کینہ چو تھی سیدھی تو ہے بات کہ میری نگاہ تھی</p>	<p>۷۸</p> <p>بڑھ بڑھ کے تو خیم تابی بار بار لوڑی شاد قلیہ حاجات ہو شیار اب دہائی طرف ہیں بس اب سیار آگے آگے اور پس پشت نیز دار</p>
<p>غل تھا کہ تیغ اُن کے لئے شمع راہ ہے ردشن بغیر آنکھوں کے تہ نگاہ ہے</p>	<p>کوڑا کو کنا دوار ہے عارف کی شان سے نورنگہ تو بول رہا ہے زبان سے</p>
<p>۷۹</p> <p>جمع خیم پشیل ہو تو تھی یہ نام یون صنف کے حکم بلا جنب ہے نام صنف نصف کہتی کہ یہ ہے تہ نام نیرین کی جی جی مخالف ہے تہ نام</p>	<p>۸۰</p> <p>لاشون گھر زور دھون دھونج بد بھرا نجم کا خونین ہرک برا بھرا چولا اچلا تھا تیغ کا پھیل دہرا بھرا پون پائی آگے تھا جین زنجو کا بھرا</p>
<p>پہنان نہیں الف کے یہ رمز آشکار ہے آئینہ فتح کا یہ دم کارزار ہے</p>	<p>تھا زخم سے جو زخم کا دامن ملا ہوا تن پر تھا ایک باغ جراحات کھلا ہوا</p>
<p>۸۱</p> <p>نکے سب اس صام کے سیاہ چنچن بسطح سر سے سیاہ کو عالی قرار ہے وان منہ بکاڑا لے لے لے لے لے لے لے پوچھتے ہیں جلتے آدھا دھندلے</p>	<p>۸۲</p> <p>اس کی ایک ابر تیغ کے جگر خراش نی سے سرین گریں سبے شہناش بڑھ بڑھ کے اسے ہزار ہے تھکناش جہاد میں گرائی تھی یہ جا چا پناش</p>
<p>عارض کا سب تیغ سے بد زیب ہو گیا سیب اس لف کے وصل سے آسیب ہو گیا</p>	<p>تن ناریوں کے خونین شرابو رہو گئے پسپاس اسکے ضربے شہ زور ہو گئے</p>

<p>۵۹۱ ابنی بواب جی و صلاہ الفت حشیں منجلی بن کام ایام پیر کا زمین جب کیوں ہو اعلیٰ کو اب جی نہیں جایگا در در غولے ایگا دلو جین</p>	<p>۵۹۲ حافظ بن میا سے دبدر بجا لیکن اب کینہ کو تو نے سر بجا موجود ہوں میں تیج کے خلق بجا سجاد کو نہ کاٹو نیلے بجا</p>
<p>۵۹۲ بڑھ بڑھکے میر سا منے اب بولتے نہیں مشکین تھاری شاہ خف کھولتے نہیں</p>	<p>۵۹۲ کیا کیا نہ رنج آل پیر اٹھا جسکے کوئی نہ کر بلا کو کھلے سر تو آپسکے</p>
<p>۵۹۳ ابن عقیق کے کرادے شہر آپچین بن بن در نہ دکھائیے بجا فدا ہی ہو اگر آئی ہو فدا ہی ہو اگر حب علی جی جی جی جی جی جی</p>	<p>۵۹۵ پیرانہ تو ہوا تھا کبیری تھی دعا ہو بر زمین خلق کے اچھوٹے فوج فکر و خور اگر آج لے گا وہ نہ عالم جلاد کو بھی نے نہ دای کا جلا</p>
<p>۵۹۳ یہ ذالقہ علی کے موالی سے پونچھ تو ابن حرام اسکو حسالی سے پونچھ تو</p>	<p>۵۹۶ نازان ہے یہ دلائے شہ نامہ ادھر تنبیہ خلق کے لئے کھینچ اُسکو داسدھر</p>
<p>۵۹۳ جبار و اپنے در کا کب خیال ہے زخم شین کا جگہ لال ہے جسبہ بانی دھوپ بن جبار لال ہے زیر کے لکے گھاؤ کا خیمہ مال ہے</p>	<p>۵۹۶ جلاد نے ہمارے تمام بی جا کرنے کے خیال نہ پہنچ گئی گلاہ اگر ہر سو بھگے بجا راہ اسے اہلیت شاہ خف لے بیو گلاہ</p>
<p>۵۹۳ باندھے گئے ہیں آج ہی اس بادشاہ کے ہاتھ عاشور سے رسن میں ہن آل عکس کے ہاتھ</p>	<p>۵۹۶ مردم میرا نام سید دن میں کچھو محسوب کر بلا کے شہید دن میں کچھو</p>

۵۹۷
زیب بکارتی بلبلے لے لگو کیا کروں
رہی بندہ ہی ہو یا تھیں کیونکر دعا کروں
کس طرح اس محب علی کو رہا کروں
اس دردِ لاعلاج کی کیونکر دعا کروں

۵۹۸
دستِ دعا تیرا دھا قبل کی طشت
آئین کہہ رہے ہیں غدا و صفت صفت
ابنِ عقیف کا ہوا جس کی زینت
ایسی ہی ہے ہیں مجی لائے خوشنیت

سید اینو مقام ہے یہ شور و شین کا
کھنچتا ہے ہائے دلا پہ عاشقِ حشین کا

عصیان سے پاک مقصدِ پنچن اوٹھیں
جو آج رو رہے ہیں وہ کل خندہ رن وٹھیں

۵۹۹
دارت بھی ٹھاٹھیں کھا شوقِ کھڑے آہ
کیونکر مبتلا ہے بلا ہوں یہ کیسا
نہیں جبکہ قتل ہو یہ عاقبتِ الہ
گور و گور سے بھی بیکے لڑیاہ

۶۰۰
ایمان سے جسے چھ بھی تھاوت بکلا
جیدر کی دلائین بے توقف بکلا
ہے ساقی کو تر کی محبت میں نجات
اس چاہ میں جو گر ادھ و سنف بکلا

بیٹی ہی اسکی لاش پہ گریبان نہو نیکی
تقدیر نے کہا کہ بتول اسکو رو نیکی

۶۰۱
ابنِ عقیف کے لئے لڑتے تھے جان
دانِ سلبدار پہ تھا وہ سچ دم
قائم و فاکے جاوہرین اسکے ہے قدم
سراجِ بابی صفا سراج کی قسم

۶۰۲
تعمیرِ خانیں نور جو نیاں ہے
اپنا بھی اسے نور سے آٹ گل ہے
قابلِ تہ سے ہوں توڑی قابلِ تو
اس ربط سے خست کی نذر ہے پیر

یارِ یوہن دہیر پہ ترا کرم رہے
یہ پنچن کے عشق میں ثابت قدم رہے

۶۰۳
عصیان سے پاک مقصدِ پنچن اوٹھیں
جو آج رو رہے ہیں وہ کل خندہ رن وٹھیں

۴۱
کیا چن تھا چن بنیابین
کیا چن تھا چن بنیابین
سبحہ چن بنیابین
دل با دھارین

۴۲
کیا چن تھا چن بنیابین
کیا چن تھا چن بنیابین
سبحہ چن بنیابین
دل با دھارین

انکے لیے قرآن تھا وہ قرآن کی خاطر
سینہ سپر حفظ تھا ایمان کی خاطر

دنیا میں جو کچھ ہوتا تھا ہر شام و سحر میں
وہ حال شب و روز تھا سب انکی نظر میں

۴۳
ہر تافین شہر اجڑا گیا
باز تھا ہر اک فوت باز و کرامت
نظور نظر نہیں کہ ہر کون شہر اجڑا
اور دست کراہ

۴۴
دنیا میں جو کچھ ہوتا تھا ہر شام و سحر میں
وہ حال شب و روز تھا سب انکی نظر میں

رہنما رہے روشن یہ کیا تھا رہ دین کو
عینا تھا ہر اک نقش قدم اہل زمین کو

یا قوت سا ہر نکت جگر سرج ہوا تھا
اُس وقت دہن معدن یا قوت بنا تھا

۴۵
کھنکھاتا ہر اک تپتا ہوا
عجب آجی سے منشا بہ تھا وہ سرور
اور سرخ و سفید ایک تھا رنگ طہر
سکون کی صفات طہر

۴۶
عجب آجی سے منشا بہ تھا وہ سرور
اور سرخ و سفید ایک تھا رنگ طہر
سکون کی صفات طہر

رخسار سے نسبت نہیں کچھ شمش و قمر کو
اک شب کو تیار اسپہ کروں ایک سحر کو

آنکھوں میں حیا زور خدا داد بدن میں
موجود تھے سارے حسنات ایک حسن میں

۴۵
 طفلی حسن کھیلنے سے پہلے ہمارے
 والدین صاحبِ محمد ہوئے نگاہ
 خوش ہوئے کہ بڑھتے حسن سے بڑھ جائے
 نہانا سے عجیب زوا سے کہ زیادہ

۴۶
 حضرت کنی بار زوال نہکاڑھا
 پھر دور سے کہ دین زوا سے کہ زیادہ
 ہنس کر کہنے سے بڑھ جائے
 وہ بڑھنے کہ زوا سے کہ زیادہ

وہ چاہتے تھے کہ دین میں ہر شرف کو
 پھر دور سے کہ بڑھتے حسن چاروں طرف کو

دوسے دے حضرت زوا سے کہ دین پر
 پھر سوچ کے کچھ رونے لگے حال حسن پر

۴۷
 مولادہرتے تھے یوں کہ بڑھ جائے
 جاتے وہ اور ہر کوئی حسن اس طرف آتے
 اس میں نشان حسن کہ جو دہاوتے
 پانستہ نبی پاؤں کو زوا سے کہ زیادہ

۴۸
 بچپن سے کہ بڑھتے زوا سے کہ زیادہ
 اللہ ہی تو انامی اور اللہ سے ارادہ
 اور بڑھتے باہمی کیا عالم کا خورادہ
 تاخا نہ عبود کا زبیر زوا سے کہ زیادہ

میں نے کہ نہ خاطر شکنی ہوئے حسن کی
 کسیر ہے بات مر غنیمت نہ ہن کی

پایان عبادت ہے نہ کچھ جد سنا ہے
 اس کی زیادہ ہے تو وہ اس سے سوا ہے

۴۹
 حضرت حسن کے بچپن سے کہ بڑھ جائے
 نانا میں کہ زوا سے کہ بڑھ جائے
 حضرت نبی فرماتے تھے کہ خوش ہوئے
 جاتے ہر کان کچھ بڑھتے تھے حسن

۵۰
 کہتے ہوا کہ تھے کہ بڑھتے حسن نگاہ
 کہنا نظر سے کہ بڑھتے تھے کھانا دہاوتے
 حور دن تھے اور دیکھتے تھے کھانا دہاوتے
 حضرت کو جو بڑھتے تھے کھانا دہاوتے

نانا سے پر اس بات کا اقرار کرو تم کو
 ہم کو دین لے لیں تو ہمیں پیار کرو تم کو

کیا علم تھا قربان شہ جن و بشر کے
 کھانا لگے کھانے وہیں گھوڑی سے اتر کے

<p>۵۱۳</p> <p>جب کچھ کھانا پھر تیار بولے فقیروں سے وہ کہیں کا سر تم کب کچھ دینا بھی ہوں کہ بندہ محتاج محتاج کی دعوت بھی پیرا کر دے آج</p>	<p>۵۱۶</p> <p>وہ جوان تھا تین دن بیاض کشادہ اور جھلے سے جسے تھارن نہ یاد تھے پانی کے ساغ لیے غلام شاد اور صرف مدارت و عالم کا خداد</p>
<p>جسٹائین مسکین و غریب اور جہانمیں تم آج قدم بخرسہ کرو دیکھو مکانمیں</p>	<p>بابا کا تو یہ حال تھا الطاف و عطایم قابم کو نہ پانی بھی ملا کرب و بلا میں</p>
<p>۵۱۴</p> <p>تب کہ دشمن بھرے کہ گنگا کے کنار کے تھے غلاف کے لے غائب غفار رہا بھی نہ کہ عجز کہ ہم یون گنگا حاضر سیرتیم میں لے سلیلا</p>	<p>۵۱۷</p> <p>کہتے ہیں بڑے تھے وہ سب کچھ جان انہیں سے تصدیق کیا ایک آسان مناوی خاطر تو ہے دعوت کا بیان ہو گی بہت تحفہ غلامے نونشان</p>
<p>لذت وہ کہاں نعمت دنیاۓ دنی میں ہے ذائقہ جو آپ کی شیریں سختی میں</p>	<p>حضرت سے کہا صدقہ میں یا شاہ کھائے بندہ تو غذا کھائے گا ہمراہ کھائے</p>
<p>۵۱۵</p> <p>آئے درمولا پھر شام وہ ہمان محتاجوں کو کھلونے تھے کھانا خوشیا آپ بھی طلب کر کے کیا مورد احسان اور سامنے ہر ایک کی نعمت اراں</p>	<p>۵۱۸</p> <p>طلب کر کچھ کہا حضرت نے کہ اچھا مناوی دیکھو کہ جو فانی ہوئے بولا خادم سے کہا فوت ہوا بھی اٹھال ہمان سے فرمایا کہ تو ایسے آ</p>
<p>وہ جوان کرم مثل فلک پیش نظر تھا جو طے تھا وہ غیت بہ خورشید و قمر تھا</p>	<p>ہمان نے جو دیکھا کہ غذا اور نہیں ہے تھوڑا سا ناک سوکھی سی اک نان چوین ہے</p>

<p>۵۱۹ نجان سے حضرت نے کہا ہنکے کہ کھا وہ ہوئے خجل کہنے لگا کہ شہ دالا زبان جوین دیکھی دانتوں کے صلا ہنسنے کہ ہم تو جی کھاتے ہیں تیشا</p>	<p>۵۲۰ نظر و طعناں اس کے لئے نہ تنگایا اشتقاق سے الطاف ہو جان کو کھلایا یخلق تو حصہ میں کیسی نہیں آیا خالق سے نقطہ تیسرے پیا</p>
<p>وہ تحفہ غذا خاص برائے فقہر ہے ہم فاقہ کشوں کی یہی دنیا میں غذا ہے</p>	<p>لطف و کرم و حلم و حیا ختم انسپر جود و ہمم و ہر و وفا ختم انسپر</p>
<p>۵۲۱ تہا جتن کھاتا غذا تہی جو بہتر نماون کو اپنی میں کھلا دینا مقرر انسان جوین سے ہے تو بیدار برادر کس نہ بین بھی میں ہوتی ہے دیر</p>	<p>۵۲۲ ہنگام خود ہونے تھے زور و کج پندار ہر عضو و تار اتحاد میں اعت غفار غشی بعد نماز دیکھنے صلیبی گفتار موجود تر سے سانسے تھے ہر انگلی</p>
<p>لذت جو ہے اس میں وہ سنائی نہیں جاتی جڑاں بنی اور بے کھائی نہیں جاتی</p>	<p>عقہ مرے حکمرے عصیان کو جمل کر اور نور سے عرفان کے منور مراد ل کر</p>
<p>۵۲۱ ہے والد ماجد کو اس سے بھی بھرا پیسے جوین تک پہنچی نہیں زہار روزے کو علی اوس کیا کرتے ہیں قطار کہتے ہیں کب کا بھی شتر چن کر اور</p>	<p>۵۲۲ تھکنا کا بار بار بیدار بال و زور و اس بات تہی کہما زہار کجا کہنے کے کھاتے یہ اخبار اس وقت میں تو حیرت ہے شہ ابرار</p>
<p>طالب ہوں ہر اک لحظہ غریبوں کی خوشی کا غمکھتا ہوں محتاجوں کی میں فاقہ کشی کا</p>	<p>حضرت کے کما خیر میں اصراف نہیں ہے اصراف حسن سے کچھ انصاف نہیں ہے</p>

<p>۴۵ صاحب اکثر بی گنا تھے فقیر ایسا بھی نہ بایں کوئی صاحب فقیر نانا ہوئی جسکا پر صاحب فقیر دانشور کوئی نہیں خبر فقیر</p>	<p>۴۶ پیارا جگمگ دو لونہ باتی سہارا ہوگی خوشخاؤنٹ بونگامین تھارا یکے چوٹ کے یا پھر کو دو بار بابا بھی لو اسکو تھامیں تہہ بار</p>
<p>باعث مری زینت کے یہ دو ماہ جین ہیں ایسے کسی نانا کے نواسے تو نہیں ہیں</p>	<p>پہلے تو وہ رو دیا کئے بالین سے ہٹ کر پھر پہلو دین سو گئے نانا سے لپٹ کر</p>
<p>۴۷ کھٹا ہے کہ بیچارے پیچھے منہ نہ دے بیچین عبادت کو گئے غافل کے سات بابائے آجین پیش میں اپنے لکے بات فرزندوں پر ہرے پورے کی بات</p>	<p>۴۸ چشم بھری دو لونہ سے جو ایک بیدار اوڑھت بھی بیوش ملے احمد غبار دیکھا نظر آئی زندان مادر غبار گھر بچے چلے دیں کیرے سے کھار</p>
<p>بیمار کی بالین یہ نہیں روتے ہیں پیار و اب گھر میں جلوم کہ نبی سوتے ہیں پیار و</p>	<p>بیہوش ہیں یہاں جد خوش اوقات ہمارے پہونچانے کو چلتے تھے نبی ساکھ ہمارے</p>
<p>۴۹ پھر ہوش نہ آئے تھے جو آریا پھر سوئے تھے پھر پھر پھر پھر کہ پھر سوئے تھے پھر پھر پھر پھر ہونا نہ خاتم کر کے نہ لکھایا</p>	<p>۵۰ تاریک تھی شاہ تھا بارش میں چھٹیاں گزرتی درخشاں تھی گئے بند خوشیاں عجاہ سے پرانے مٹیا تھا یہاں ایک نور تھا جس کی طیر کے نایاں</p>
<p>بیمار ہوں تپنے مجھے کم زور کیا ہے دسواکس تکو نہیں گودی میں لیا ہے</p>	<p>تہارش باران سے نہ اصلا سروتن تھا ایک ایک قدم ہر کرم سایہ فگن تھا</p>

<p>۳۲ دہ راہ خانے دو جہان بھول گئے راہ ادا بھول کر کین غم میں ادا دئے ناگاہ</p>	<p>۳۲ تھلے کے اتنی تپیں اٹھے اچھا اس واقعہ سے بھول گئے اپنے جی آزار اور دوسرے سوئے قلبی ہی کہتے تھے ہر بار باریک بن خانے کے تھے ہیں اس کو لا</p>
<p>دستے میں تھکے تھے جو وہ دلدار علی کے دان سو گئے وہ طالع بیدار علی کے</p>	<p>اس عارضہ میں مجھ کو عنایت یہ دو راہو ہل جائیں تو اسے تو ابھی مجھ کو شفا ہو</p>
<p>۳۲ بیان کھنکھانے پر جوئے خواب بیدار بیان کھنکھانے میں سر پہ لے کے دلدار بیان آٹھ بیابان فاطمہ باجا اس عرصے میں دارتے تلک کین کی بار</p>	<p>۳۵ دروازے سے نکلتے جو بی مضطرب ایک نور ملا بصفت روشنی طور وہ نور فقط راہ منائی تھا امور یہ نور آجی ہو اور اسی عقبہ</p>
<p>کہتی تھی کہ آنے ندیا منہ میں بنی نے پیاروں کو سلا کھا رسول عربی نے</p>	<p>جس باغ میں نیند آئی تھی سبطین نبی کو یہ نور وہیں لایا رسول عربی کو</p>
<p>۳۳ کربت خبر پائی کہ دان بھی میں لال حضرت میں نبی کی گئی وہ مضطرب لال اور بولی کہ میں لال کھلتی ہوں لال گھر پر گئے بابا بزرگ فرزند شوق لال</p>	<p>۳۴ جب شبنم صبا آپ پھر باغبین ہوا خوابیدہ لڑکوں کو عجیبان سے دیکھا باران تو بہتا ہے پانی پرین اصلا سایہ کے لئے ابر کا دامن ہی بنیا</p>
<p>بھوکے وہ یہاں آئے تھے ان باپ کے گھر سے کیا جانے کس سمت گئے آپ کے گھر سے</p>	<p>شیر کا تو ہاتھ ہے شیر کے گلے میں اور ہاتھ حسن کا ہے برادر کے گلے میں</p>

<p>۵۲۴ اگر یہ بھی نہ تعلیم کئے برابر بہن صورت سے ملے بدن کے لہر اور قدرت اللہ سے جو بدن و پر کرب پہنچا کر چین کرب پہنچا</p>	<p>۵۲۵ حضرت دعاوی سے آئی بھی بنایا کانہ سے پوچھو کو چپ است ٹھیلایا ادب سے نکلتے کھیر رو بھی پایا پوچھا کھوڑا ہارنے کی کیا حال بنایا</p>
<p>۵۲۵ ٹکیر کی احمد مرسل نے خوشی سے دہ مار سید ہٹ گیا آواز بنی سے</p>	<p>۵۲۶ آگاہ کرد فاطمہ زہرا کی خبر دہ ڈھونڈھنے کو انکے تو نکلی نہیں گھر سے</p>
<p>۵۲۶ مولانے کہا اوس کے حال پتا تو بتلا اجازت دے دے اسی ہو گیا مین سب ہون جن کا لے شہ دال کرت یہ قرآن کی تحقیق کو بھیجا</p>	<p>۵۲۷ خیر نے کہا اپنے زہرا کا چھال دور از سے پہنچے کھیر سے چال اور نہ عاقبت کی جلد کین و لال نیک لے کو پتہ دیون جن قبیل</p>
<p>۵۲۷ اس دم تھا فقط میرا گندہ آپ کی جانب دل آپ کی جانب تھا نظر آپ کی جانب</p>	<p>۵۲۸ پر تپے ابھی صفت حضرت کے بدن کو شہیر کو لین آجھے دیجے حسن کو</p>
<p>۵۲۸ دار جو ہر ایدان تو آئی یہ کیا بار کیون جاتا ہوتا ہے بین بیان اچھا اسن غن سے ملے بین سرور کے دلدار فرزند سے زہرا کے خبر دار</p>	<p>۵۲۹ حضرت نے کئے مٹھ کے انشا کے تم کو دین بابا کے چلوئے مٹھ کے پہلے آجھن بے بین ہر پہ کچا ہے کہا دوس بندہ ہے کاندہ ہے تھار</p>
<p>۵۲۹ اس وقت تک تابع فرمان خدا ہوں گنجیت زہرا کا نگہبان رہا ہوں</p>	<p>۵۳۰ خیر سے پوچھا کہ رضا آپ کی کیا ہے وہ بولے وہی جو سر بھائی نے کہا ہے</p>

<p>۴۲۶</p> <p>لے ماروئی شہر کی تقریب اب یاد کرو حادثہ کی وہ برکت وہ ظلم و جبارہ کی وہ برکت وہ زونے لئے رہے براہ کھنجر</p>	<p>۴۲۷</p> <p>جب زینت تختِ ماست ہوئے مولا اعدامین ہوا مشورہ رقتِ حرک جا دیندار تھے کم اور بیت طلب دنیا دین سے خبر جنہ چارہ کوئی دیکھا</p>
<p>۴۲۸</p> <p>یکساں ہیں شہادت میں مصیبت میں بلالین ہم رہتے ہیں بہشت میں نبوت میں سنا میں</p>	<p>۴۲۹</p> <p>شہید کے تو ساتھ بہتر رفت تھے دو چار بھی ایسے نہ یہاں اہل وقت تھے</p>
<p>۴۲۹</p> <p>ہفتاد دو دن شہر کی بے باور کھڑے ہوئے وہ لوہے سے بے باور گر اپنے مدگار نہ ہوئے بے باور پرستی بن کر تھے کھجور</p>	<p>۴۳۰</p> <p>کھڑے ہوئے ان جانے شہر بجا اور صلح سے دین کی بے باور جو وہ تھے ظاہرین بے باور خدا کے چلنے سے خیم حرم شاہ</p>
<p>۴۳۱</p> <p>گرنیزے لگے دل میں شہر دہن کے مٹھ تیر دن کا برس ہے جتانے پہ جسکے</p>	<p>۴۳۲</p> <p>مانی نہ کوئی بات امام مدنی کی بیت شکنی ایک طرف دشمنی کی</p>
<p>۴۳۲</p> <p>شہر کے اندر وہ لوہے سے بے باور دیکھو کہ شہر کی بے باور کل پہنچ کر شہر کی بے باور بے باور کے قہار دین بے باور</p>	<p>۴۳۳</p> <p>کچن شہر کی بے باور کچن شہر کی بے باور کچن شہر کی بے باور کچن شہر کی بے باور</p>
<p>۴۳۴</p> <p>جی بھکر نہ مان کے لئے روئے تھے جہانین جو ہو گئے بن باکے ماہِ رمضان میں</p>	<p>۴۳۵</p> <p>لی آ کے عباد دوش سے شاہِ دوسرا کے سجادہ ملک سے گئے حضرت گورگ کے</p>

۵۹
 ہاں میں نہیں تھے مضر و فساد
 زینب یہ صد اذی تھیں کہ قوم کے لیے
 بجائی کی کینہ و کماؤ تم پرینے کا بیوہ کی جاؤ
 کرنا چھینو گئے زینب کے

۵۸
 تجھ پر انی طرح سے عترت اٹھا
 زینب کے گرد اس سے علیہ تیار
 ہاں میں بھی مھلون بن کر کیا اسرار
 اس محل کے مددگار کے تھے چند دوا

یہ دست درازی ہے شہ عرش نشین پر
 بے شادہ تھک چھن گیا بیٹھے ہن زمین پر

پچھے تو حرم محل و بودج میں نہان تھے
 اور گھوڑے پہ آگے شہ ابراہم روان تھے

۶۰
 نانا بھی بابا بھی تھی میں شہ
 زینب تجھ پر جاکے کیلے ہو گئی سیر
 چادر بھی نہ پردہ کیلے ہو گئی سیر
 اور گردن پر یہ بوجھ لگا کر

۵۹
 مولا کے فریاد میں اس کی سہیلی کیا
 بن کر کیا یوں جو کلمہ سخت سے گایا
 پھر چھین کر بیلوے اقدس پر چھپایا
 چھین کر بیلوے اقدس پر چھپایا

لوگو یہ مدائن ہے کہ یہ کرب و بلا ہے
 کیا آج حسین ابن علی قتل ہوا ہے

قاتل کو نہ کچھ منہ سے کہا شاہ زمین نے
 پر قتل کیا اوسکو رفیقان حسین

۶۱
 جبین بی بی شہ پر کھجائے گئے
 رشتہ اسے سجادہ طاعت کے لئے
 جہان کے نانا کو عبا بن کے لئے
 لئے غصہ کی عبا لوٹ جائے

۵۸
 بی بی شہ پر کھجائے گئے
 رشتہ اسے سجادہ طاعت کے لئے
 جہان کے نانا کو عبا بن کے لئے
 لئے غصہ کی عبا لوٹ جائے

تم اوسکو ستاؤ گے اگر بعض حسد
 نانا کی مسکریٹھ لگے گی نہ حسد

ہوتا تھا جو صدرا شہ ہر کا بھی پر
 جا جا کے تڑپتے تھے حسن قبر نبی پر

<p>۵۵ نو بار دیا نہ ہر پہ طلبت آریا از خد کو اورین بانی میں اس پلایا بانی کے پیچھے یہ بنو کوٹنایا وہاب بن تقدیر سے تم سب بچھڑایا</p>	<p>۵۵ ناگاہ میں آئے گریبان کئے چاک حاتم چھٹے چھٹے چھٹے چھٹے زبیر کے پیچھے وہاں سے کوٹنایا جھپٹت جھپٹت جھپٹت جھپٹت</p>
<p>۵۵ پانی میں مجھے سودہ الماس دیا ہے اس پانی نے سو ٹکڑے کلچے کو کیا ہے</p>	<p>۵۵ ہر چند مر مرنے کا غم کھائینگے شہیر ان ٹکڑوں کو دیکھینگے تو مر جائینگے شہیر</p>
<p>۵۶ کلش سے فریاد کیا تھا مومیر زبیر کو طشت کو حاضر کر لیں جا قاسم سے رو کر کہا اور میں دیکھا اسے نور نظر اپنے چہ کو تو بلا لاء</p>	<p>۵۶ آتے ہی گلے جھائی کے پیچھے ڈال اردو کے کہا خیر تو ہے کہ بچھڑا دینا خضر کے کہا خیر تو ہے کہ بچھڑا دینا</p>
<p>۵۶ یہ حال سنانا نہ چھپا جان کو اپنے بہ چاک ذرا کر لو گریبان کو اپنے</p>	<p>۵۶ فتنہ نے کہا سامنے اس طشت کو دھر کر لو دیکھو یہ سب ٹکڑے ہین بھائی کے جگر کے</p>
<p>۵۷ پیپر کی جانب تو چلے قاسم فطرت بان طشت کے سامنے زبیر نے اٹھا کر خضر نے جھکا باطن طشت چھپیں سر کٹ کٹ کے جگر تو نہ سے تلخ لگا باہر</p>	<p>۵۷ ناگاہ میں نے آہ کچھ کہی کہ پیپر کے ارادے اٹھائے کلش سے پچھپکے اس کو وہ کہنے لگا باہر</p>
<p>۵۷ بیوش جو ہو جاتے تھے اندوہ دمن سے غش میں بھی لہو بہتا تھا خضر کے دہن سے</p>	<p>۵۷ سوچو تو شریعت میں روا ایسی قصا ہے اب کون تینوں کا مرے تیرے سوا ہے</p>

<p>۷۷۷</p> <p>ابن خط کو تو ٹپھٹے تھے نہ کہ کربلائی جو موت کی آچھی سن پاک کو آئی ادد دے نہ کی قالب قدس جلالی غیبی نے رو کر کہا آخر پوس جانی</p>	<p>۷۷۷</p> <p>یہ نامہ تھا سے ہی تو بٹھنے کو لکھا ہے یہ کچھ پورا نہ ہے کو جلد ہی ابھی کیا ہے کیا ظالموں نے اس کے تعین طہ کیا ہے یہ کچھ ابھی تو نہیں سامان دغا ہے</p>
<p>۷۷۷</p> <p>زار می تھی عجب درد سے شاہ شہد کی تھراتی تھی میت حسن سہر قبا کی</p>	<p>۷۷۷</p> <p>اس دم تو مے غم ہو فریاد و بکا میں بڑھو تم اسے مہر کہ کرب و بلا میں</p>
<p>۷۷۷</p> <p>اب تھیں عباس کھڑے جاگ بیان اک تھیں قائم کئے زکو کو پریشان اک کجا یہ تھا دوزبان بے چا جان زفاک دین ہی تھی شکر کا تھا سامان</p>	<p>۷۷۷</p> <p>بہر سوخ کے کچھ بولے کہ غم غم تھا ہی غیبی نے خط کھولا وقت ہوئی طاری زیچے کہا بھینا موی جاتی ہوادری خلایے کچھ ہو سبیاں شاق ہیناری</p>
<p>۷۷۷</p> <p>جب غسل و کفن ہے چکے فرزند علی کو تا بوقت حسن لے کے چلے قبر بنی کو</p>	<p>۷۷۷</p> <p>شہر بولے یہ اسرار عیان کر نہیں سکتا تم سن نہ سکو گی میں بیان کر نہیں سکتا</p>
<p>۷۷۷</p> <p>تو دیکھ شاق نبوی ہو چکے چونا کا تا بوقت حسن لے کے ابوت پہ نا کا ادب کے لئے ابوت پہ نا کا نظام کی میت پہ کئی میر گئے آہ</p>	<p>۷۷۷</p> <p>لکھا ہے کہ جب نبوت تھا میں چونا کا اک رات کا دھنکے قائم کو بنا نا لبوں شہانہ مرے بیٹے کو نبی بنا اور کجا کو تو کچھ میدان کو روانا</p>
<p>۷۷۷</p> <p>کہتے تھے کہ ٹھہرو نہیں تلوار چلے گی اس روضہ میں تو قبر حسن کو نہ لے گی</p>	<p>۷۷۷</p> <p>قائم کو یہ لکھا ہے میں قربان تھا رے وہ کرنا کہ راضی ہوں چچا جان تھا رے</p>

<p>۷۹</p> <p>بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی</p>	<p>۷۸</p> <p>بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی</p>
<p>فرمایا کہ میں وارث پیغمبر ہوں تم دوست پیغمبر کے ہو میں کوئی نہیں ہوں</p>	<p>عترت کی تباہی کا نہ سامان کرو تم قاسم کو تو بچیں کی طرف دھیان کرو تم</p>
<p>۷۷</p> <p>بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی</p>	<p>۷۶</p> <p>بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی</p>
<p>غصہ سے جو کھینچو نگا میں تنہا میرے کو یہ جان لو باقی نہیں رکھنے کا کسی کو</p>	<p>جی چاہتا ہے میں بھی کروں ترک وطن کو اس روئے کے قابل کوئی سمجھانہ حسن کو</p>
<p>۷۵</p> <p>بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی</p>	<p>۷۴</p> <p>بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی بچاؤ میں جس نے کوشش کی</p>
<p>نزیب سے یہ درد اوکسی نے جو کبھی تھی ڈیوڑھی پہ کھڑی سینہ دسر پیٹ رہی تھی</p>	<p>تو بھائی کی میت کو لحد میں جو دھریگا نانا بھی دھین آ کے اسے اے پیار کریگا</p>

۵۱۵
کیا چن چن کا کون افشاقت بدود
ننگر مگر دما میں ہو دیر برب بدود
بسطی و قدرت میں ہی تو فرد
پنجائے مری خاک نجس ماری کی گود

بہتر ہے غلامی تری سو عز و شرف سے
کو شیش مری جانب سے کشیش تیرے

رباعی
خفا کہ تیری سے جو خاک ہوا
وہ ہمہ کس کتاب افلاک ہوا
زود ہے نجس ہر ایک زندہ کا گمراہ
زود ہو تو نفس زبول پکڑا

رباعی
پیر و ہون گدائے موسیٰ کا ظلم کا
طالب ہون عطلے موسیٰ کا ظلم کا
حکمو آپر سے شاد ہوتے ہیں پیر
تاج ہون رضا کے موسیٰ کا ظلم کا

رباعی
خفا کہ زلی نعمت دوراں میں علی
جان پر در حین و ملکے جان میں علی
گن لوٹکے علی کے اعدا و میں ایک
یعنی تک خیم ایمان میں علی

رباعی
اسے اہل فلک ارج ہمارے کیجیو
مضمون بلند کے ایشائے کیجیو
ہا ہمز میں نیک اختر و کجا جلیوس
چھپکے پوسے دو چہ کو تارے کیجیو

رباعی
دنیا ہے اوداس دن ہی بلوٹے آج
عالم غم و اندوہ سے معور ہے آج
غربت میں بوسے شہید الم ہنقم
ہم پنجابی کو روز ما شورو ہے آج

۴۸
 رنج و دستان پیوستہ ہوا تباہ
 نقد حجاب ناب حیدر ہوا تباہ
 سیدان تباہ ہوئے گھر ہوا تباہ
 ستر و ازل ہو گیا تباہ

۴۹
 گھر و چہرے کیسے تباہ
 اور اسے ابن سے کہنے کے کلام
 جی چاہتا ہے اب بٹا دینا چہرہ
 ہنسی زری صلاح سے کاٹا سر

محبوس فوج میں حرم محترم ہو
 شب باش قتل گاہ میں اہل ستم ہو

مجھ سے شقی کا ساتھ دیا آہ کیا کیا
 سید کا ہنسنے خون کیا آہ کیا کیا

۵۰
 کئے ہیں راویان گلبرہ ز کلام
 آہل تین چار گھر میں ہوا تمام
 نکلے آہل ستم یہ بلا تیرے شام
 منظور ہے کہ ہیں آج ہونے تمام

۵۱
 وہ بولا کچھ کہو تو سہی میں نے کیا کیا
 اب بے شوق چھٹے غارت کو گیا
 اب کیا کر گیا نام نہی تو شاہ جگہ
 اب نقص چکو بوطبع میرے نقص تھا

ایک لمحہ استادہ حضور نگاہ ہو
 شب باش اس میں آل رستاپناہ ہو

سید ایون سے آب طعام اب جو دور ہے
 پیاری بیبیوں کا بھلا کیا تصور ہے

۵۲
 نہیں باہر عالمہ ہوا
 ان کی زبان سے یہ کہنا ہی اجرا
 آہل تین راویوں نے یہ کہنا ہی اجرا
 یہ اب و طعام ہے سب آل مصطفیٰ

۵۳
 یہ تم عرب کی زبان کا کاس ہے
 قوم عرب بن کر تارے جگہ کا غریب ہے
 کھانا اسے کھانے ہیں یہ بھی غریب ہے
 اور حاضر ہی بھی بیچے ہیں یہ بھی غریب ہے

آسائش طعام تھی ہر بدخصال کو
 اور کس تیسرا تھا مجھ کی آل کو

بھوکا ہے تین روز سے کنبہ بٹول کا
 فاقہ نہ ٹوٹا آج بھی آل رسول کا

<p>۵۷</p> <p>تو نے سب کو جو ہر دم کیا طعام آل بنی کی بھوک ہم روئے لاکلام کھاؤ الاطیق میں کھانا ہوا حرام جی اور سنگدلی تجھ پہ ہے تمام</p>	<p>۵۸</p> <p>بول اعلیٰ کے تو جا بکبار عباس کا تو آب کو تباہی فتنہ دار اسنے کہا میں سب سے زیادہ خون سرد نیز کے آگے سینہ نشین ہو اسوار</p>
<p>آل بنی کے واسطے فک کر غذا نہیں تجگو کھیت عرب ادبے حیا نہیں</p>	<p>میں نے کیا شہید شہر قین کو میں نے طہانے ماے یتیم حسین کو</p>
<p>۵۹</p> <p>نیز کر تھا جو ایک خبردار بول تھا بان سچ تو ہے اس میں کیا جسم کی بچا اسم میں اس کے جیسے نزدیک تھا کھڑ نہی ہی ایک طرف نے کھانا اٹھایا</p>	<p>۶۰</p> <p>انکا جاننے میں ہو کیا سب کے بل پھر تو نے نہ درجہ جو کھل گیا بول ایہ کھانا ایک تو اہل حرم میں جا سہ نامی طرف بہت غدر و انتجا</p>
<p>ماور نے رو دیا تو وہ بے آس ہو گئی اسخروہ کھنے کیلئے رو رو کے ہو گئی</p>	<p>شوہر تو اسے خدیہ شہر قین کا دنیا تو شہر بانو کو پر ساحین کا</p>
<p>۶۱</p> <p>بول ایہ بن سعد کہ لجاؤ تم شباب بانیان میں سہلے کے اور ہو جاں لب و ایک ایک کے یہ عمر کو دیا جواب سہلے کے جا میں اسے چننا</p>	<p>۶۲</p> <p>جانے پیچہ مرنی جسم وہ بادشاہ ہم راہ اسے خواہر انم کو بھی کیا بہتر بھی ایک یہ تھا آل رسول کا ساخا اسے عین عین تر ہو نہ بیا</p>
<p>پیادوں کو انکے سامنے نیزی لگائیں ہر دم اور حاضری بھی انکے لئے لیکے جائیں ہر دم</p>	<p>خواؤن کے گرد پیش پیادی تمام تھے شعل کی روشنی میں وہ خواں طعام تھے</p>

<p>۱۳۰</p> <p>مٹی کے آگے روضہ ختم کی دستار خیمہ خیم کے جو در تک ہو اگزار کچھ دینی بھی خیمے میں بائی نہ نہیں دیکھا کہ ایک بی بی کو دوسری پیچا</p>	<p>۱۲۹</p> <p>بچہ جاکے گا کہ ہے تھے ابھی غذا بھلا کے ان بھون کو بھی سہلا دیا خامن عدا ہم نہیں کر کے کچھ نہ بچہ ج میں تھاری سر شاہ کر لیا</p>
<p>یہ بات کہنے ہوتی ہے مشغول آدمین ۴ اصغر ہے قتل گاہ میں مین خیمہ گاہ میں ۴</p>	<p>اس سے منہ پھرا کے کہ منہ دکھائینگے قرآن بیچ میں ہے نہ ہم بھاگ جائینگے</p>
<p>۱۲۸</p> <p>شعل کی ادنیٰ چوڑی نے لگی نگاہ بولی کہ پھر آتی ہیں لوٹنے سپاہ پھر اس طرح بگاری ہو اپنے کیا گنا لوگوں اور خدا کے غضب کے کیا براہ</p>	<p>۱۲۷</p> <p>یہ بات کہنے کے بعد چڑھتی ہوئی بڑا اٹھا کے خیمے میں آئی وہ بادشاہ ہزار ساری عورتیں کرتی بوئیں بجا خوان مقام کے خیمے میں جا بجا</p>
<p>کوئی بھی پوچھتا نہیں اس واردات کو ۴ لوٹے ہوؤں کو لوٹنے آئے ہو رات کو ۴</p>	<p>سب عورتوں کی شکل تھی نہان نقاب سے زینب نے سر جھکایا ایسا اجاڑے</p>
<p>۱۲۶</p> <p>گم اور چھپ گئے ہر کوئی کہہ رہا تھا جاکا نہیں ہے کوئی تھا راگناہ کار موجود ایک جاہل تھا اسے قصودار اسکے قتل کو دیکھ کر بھونک کر آیا</p>	<p>۱۲۵</p> <p>زینب کو دل میں لگا جانے آج انچ اونچین یقین نہ ہوئے کہے ہو آج جاگاہ بولی روضہ حرم اس آج لوٹتی سلام کرتی بی بی کی نظر</p>
<p>کل ہکو لوٹ بیچو اب کیا ضرور ہے نے قیدی بھگے جاتے ہیں نہ صبح دور ہے</p>	<p>میں عاشق حسین کینز بتول ہوں ۴ میں زوجہ ہر اول سبط رسول ہوں</p>

<p>۵۹</p> <p>آری زبان دروغ تیرے جو یہ کلام تعلیم کی طرح ہی ہوئی وہ غور و اہم بولی تو حیرت کی اور جس کے لیے نبی کیجیام حق بننے کے وہ عجب کر گیا وہ کام</p>	<p>۶۰</p> <p>زینب کی تربیت کچھ کے بازو نے کیا اکبری بان جی میں وہ اکھا تھا دلیرا اور کے ہونے پالنے کی کتنی پرکھا حق میرا تھا تو قابل مشکل مصطفیٰ</p>
<p>پہلے خبر نہ تونے کی زہرا کی جانی کو سرسنگے آتی در پہ تری پیشوائی کو</p>	<p>زینب کے ساتھ رو علی اکبر کی واسطے ہمراہ میرے رو علی اصغر کے واسطے</p>
<p>۶۱</p> <p>یہ کہے اور سکو اپنے برابر تجالیہ جادو بھی جو دھائی نے غلاموں کی تو ہنکھو یہ باتھ کھلے لگتی نے اور کھیا سیرا میں حرکات دی ہوں لو ساتھ کو</p>	<p>۶۲</p> <p>جہاں بھرتے خواہر شام نے بھی کیا زینب نے بچا کون جو تو عمر کی مبتلا وہ بولی میں کہیں ہوں غصہ کی با وفا بجائی یہ آپ کے مر بجائی ہو وفا</p>
<p>وہ رو کے بولی تمام نہ لو اس غلام کا میں تگ و دینے آئی ہوں پر سا امام کا</p>	<p>زینب پکار میں عاشق شاہ زمیں ہے تو کلنوم میں بہن مری یا اک بہن ہے تو</p>
<p>۶۳</p> <p>بازو نے حرکت کی اور جسے درد کے کیا ہم در میں بھی تیری ہوں لے غم کی مبتلا بانو کی شکل دیکھ کے بولی وہ با وفا میری تو کھینچیں تو بھی آپ پر فدا</p>	<p>۶۴</p> <p>بجائی تو زہید بوا زمین گینا جہرہ آ کر گیا ہے ترا حال ہی شاہ بجائی کا داغ اچھے کے دل کوئی نہیں کے غم میں صبر بھی ہے مر آگ</p>
<p>اکبر تھا لال آپ کا اٹھارہ سال کا بڑا سا تو مجھ سے لیجئے اس جو شخصال کا</p>	<p>ہنستا ہے شمر سن کے مری آہ سرد کو اس سے بیان تو کیجیو بھائی کے درد کو</p>

<p>۴۵</p> <p>زینب نے روکنے کو روک دیا کہ یہ کچھ بنانا تیر سے اچھا بیان کیا سب ہوا کی غرض سے توڑی کی قیمت ہوئی رہا پھر بین ابن سعدیہ ان کے غذا</p>	<p>۴۴</p> <p>کسا خجستہ جان اضافہ کر تو بانی ہون کی زبان پیش نظر سے جلی کی سوچی کی زبان پیا ہوا شہید علی اکبر جان کسا پیا این گھر کا تھا صبر علی الامان</p>
<p>کہنے سے اسے کھانے کے ہمراہ آئی ہوں یہ حاضری حسین کے منہ کی لائی ہوں</p>	<p>جب تک قضا نہ آئے گی مجھ بھو اس کو رو دہنگی پیاسے بھائی کو اور انکی پیاس کو</p>
<p>۴۶</p> <p>نہتے ہی نام حاضری شاہدین زینب کا سینہ دل گیا تھرانی خستین بوسے کر اسے اسے باخوبی بویں رخ غری کھا گیا جیتی رہی ہیں</p>	<p>۴۷</p> <p>وہ بولی کوئی غذا بنا پر نہ لائے فاتے کے توڑنیے کیے کچھ تو کھائے ان چوبے پیاسے کچھ بچھو بی بچھائے رک رک والہ دل ہی کو کھلائے</p>
<p>دنیا میں یادگار ہوا اس طرح مرا تم نے نہ ہاتھ اٹھا کے دیا فاتحہ مرا</p>	<p>اب فاتحہ توڑیں آپ بیہوش کی واسطے پانی بھی پی لیں ساتی کو تر کے واسطے</p>
<p>۴۸</p> <p>پین کر کے روک دیا خطاب کھا تو لیکے آئی تھے بھی ہوا جواب فاتحہ کشوں کو نہیں حق طغام آرب کھا یہ غم زینب کے مرزا عیاب</p>	<p>۴۹</p> <p>زینب کو تھا جوڑو جوڑو کلان س جہاد کو بکھاری خوار آدھیر پیاس ہنگام زنج کہتے تھے جانی جہان س بانی سے تو بھول گیا جاہاری پیاس</p>
<p>ہم سب حسین پیاسے کے ماتم میں روئے ہیں کس کو کھلا میں نیچے بھی اس وقت سوتے ہیں</p>	<p>دو فاتحہ حسین کا پانی کے جام پر صدقے میں انکی پیاس پر اور انکے نام پر</p>

۵۲
سبطی کا فاختہ پانی چسپ ہوا
زیچے کی وہ آہ کہ شکر کا پانی
خانہ بلا بلا کے سکینہ کا کینہ
پانی پیا چھو پچھو پچھو پچھو

۵۳
پانی پیا کر کے یقین ہو کر
پانی پیا کر کے یقین ہو کر
پانی پیا کر کے یقین ہو کر
پانی پیا کر کے یقین ہو کر

جاگو ابھی تو واسطے پانی کے روتی تھیں
کل تک تو اپنے بابا کے سینہ پہ سوتی تھیں

اٹھو یو یہ پانی ہے نذر امام کا
اب فاختہ ہو اسے شہر تشہ کام کا

۵۴
پانی کا نام اب سکینہ نے چسپ کیا
اب بار بار بچھین مٹی اور یہ کہا
پانی تو تم پر بند تھا پھر کس طرح ملا
کیا اسے نہر سے عروسے بونا

۵۵
پانی کے جام اب سکینہ کو بھریا
وہ بی جلی تو جام کو زینچے کے دنیا
پانی وہ کچھ کسی سے کچھ نہیں پایا
پانی وہ کچھ کسی سے کچھ نہیں پایا

دن کو تو فوج گھیرے ہوئے تھی فرات کو
پانی چھپا کے لائے ہیں عباس رات کو

اللہ رب فیض زمینت عالی صفات کا
توڑ دیا یا فتنہ سب حرم نیکذات کا

۵۶
پانی چھپا کر کھانے کا کھانا ہے حال
وہ ایک چوڑی ہے توئی تنکڑا و اجال
پن سر خروچی سے نختے نختا تھا انفعال
پن سر خروچی سے نختے نختا تھا انفعال

۵۷
پانی چھپا کر کھانے کا کھانا ہے حال
وہ ایک چوڑی ہے توئی تنکڑا و اجال
پن سر خروچی سے نختے نختا تھا انفعال
پن سر خروچی سے نختے نختا تھا انفعال

کدو نگی مین چپا سے کہ مجھ سے خفا رہیں
تم جو جدا رہے تو چچی بھی جدا رہیں

مین سن رہی ہوں دیر سے اک بی بی روتی ہے
دیکھا ہر اک طرف نہیں معلوم ہوتی ہے

<p>۵۲۴</p> <p>زینب جو اب بیا ہو کے تھیں جسم تھا سر سیمینہ رستہ پر سوئے تو کل کا قتل میں ہی گزرا نہت ہی سے چنگیاب کو گزرا</p>	<p>۵۲۵</p> <p>اسد اس قتل کے قتل میں نہ کتے ہیں کہ فرشتہ وہی سا بان کدرا زہرا نے بال کھلے ہیں ٹیکے لاش پر شہید علیہ کتے ہیں غصہ سے کانپ کر</p>
<p>سنی ہے جس معظہ کے شود و شین کو ذریعے ساتھ روتی ہیں زہرا حسین کو</p>	<p>مرنے کے بعد سبط بنی پرستم کیا ہاتھوں کو میسے ریٹھے کے کس نے قلم کیا</p>
<p>۵۲۶</p> <p>تھانا نام ابھی نیت رضا ناگاہ کا بننے کا سب ان کیلا اور ہر طرف شور مچا دا محشر جا بے الہی کے پوچھا یہ کیا ہوا</p>	<p>۵۲۷</p> <p>ہر جزا ختم روایت نہیں ہنوز اگر برا سے دیر آئیں سے جو زمین سوز اور آہ و منو کی کس شمع جہان فروز کر یہ دعا خدا سے اراک ہر کیا ہوا</p>
<p>آگاہ از غیبی تم لا کلام ہو تم دارت حسین علیہ السلام ہو</p>	<p>گردش میں گوسدا فلک کینہ جو رہے یار بعل کے دوستوں کی آبرور ہے</p>
<p>۵۲۸</p> <p>عابد بنیابیش کے بولے کہیں کیا چھٹا سب میرا سیمینہ پوچھو یہ اجرا سوئے قتل گدہ میں بڑا حادثہ ہوا نہتا ہوں میں کہ اتنی جی بھر ہوا</p>	<p>تھام شد</p>
<p>سرتو جدا حقان سے شہ شرفین کا اب ہاتھ ساربان نے کا نا حسین کا</p>	

کچھ درود و خیر کے لئے لکھا گیا ہے کہ جو اس کو پڑھے اس کی ساری حاجتیں پوری ہوں گی۔

۷
چپ تھی اور چپ تھی بول تھی درمیانی
وہ ان کے آہٹن میں یہ ان کے نظر سے دور تھی
تو تھی وہ بات بات میں کہہ دے تھی بول تھی
اور وہ یہ ان کے لئے کہہ دے تھی بول تھی

رو کی تو ظالموں نے جفا بے شمار کی
آخر حیرت دیکھ کے موت اختیار کی

دم رکنے لگتا تھا تو رس کھول دیتی تھی
سنکر صد گشتِ رس باندہ لیتی تھی

۷۲
گر آره کنی تو دگر بیا از خوش
ادب و پستی تو بے پیری که بانی دو
گشت عیش و بازی با بیا بیا
که باد که ره گشتی با بیا بیا کو

۴۵
قانون سے زبردستی لاؤں تو
مشکل سے بچتی پڑھتی تھی مگر کیونکہ
آواز زبردستی سے نکلا پائے سے نکلا
تھا پست کر کے کہیں سے نکلا

سوئی جو آنسو لو پچھ کے چشم پر آئے
ہے ہے حسین کہ کے پھر اٹھ بیٹھی خواہے

جاری تھے آنسو آنکھوں سے اور خون کان
پیدا تھا شور ہائے حسینا زبان سے

۴۲
وہ کہتا تھا کہ میں نے یہ سب کچھ
سنا ہے۔ لیکن میں نے اس کے بارے میں
کوئی چیز نہیں سنی تھی۔

۵۶
خوف و ترس ظالموں کے لیے ہے
بیکس نے سن لیا یہ کہ کون سا
اٹھائے صبر پہ بھی نہ ہو چکا کہ کیا
پکچھا فالک کو ایسے اور یا خدا کیا

زینب بھو بھی چھپا لو کلیجہ دھڑکتا ہے
سجسا د بھائی دیکھو وہ خولی گھر کتا ہے

کیا کیا نہ خلق کلمے حقارت کے کہ گئی
سیکسی سے دیکھ کے منہ سب کا رہ گئی

<p>۱۲۱</p> <p>اب کیا لیکمال نہیں زندین رہا اکبرین ہے علی مغربین رہا رہے کو قید خانہ رہا کھر رہا پنچوین بیان کر دیو زندین رہا</p>	<p>۱۲۲</p> <p>بھڑکے بولی آپ ہی جاجی گمان کنہا سیر رہا برآگن گمان عالم عدو زانہ بنی خرف جهان کیا کجی وقت ہے کجپرا لالان</p>
<p>دولت ہے کونسی جسے زندامین کھو دیتی رونا تھا جسکو رہ چکی اب کس کو رو دیتی</p>	<p>بیکس ہوں کر دیا جو اسیر رہن مجھے ہے کون بعد مرگ جو دیگا کفن مجھے</p>
<p>۱۲۳</p> <p>گر بے رحم ہو اور یہ جاد تاوان گرچی ہے پونا آؤ نہ ہوں نہ بیان وہ بولی سب بیگے سلاست بیان ہاں کہا خدا نہ کرے آہ میری جان</p>	<p>۱۲۴</p> <p>اب میری موت الیسی کر کر غصہ مرنے ہی میرے قید کتبہ ہو رہا جاتا ہے جبار برادر کا ہے دودا خست کوئی روان ہوں نہ کو قبرا</p>
<p>وہ بولی کھل ہی جائیگا امان جو ہوئے گا بابا کی روئے والی کو کل کنبہ روئے گا</p>	<p>غل ہو سکینہ لے کے بلا سب کی مرگئی حیدر کی پوتی مشکین آسان کر گئی</p>
<p>۱۲۵</p> <p>خجتم تھا تے قید کا ایسے دانی کا آئے کے زہر تو آچھ رہا نی کا بجلا کلا نہ طوق سے جاد بھانی کا حاکم نے سر دیا نہ شہر کر لانی کا</p>	<p>۱۲۶</p> <p>تا ہے پھر کیا جو جیت کرین رہا جا بیکر کے کو خود قبر کی رہا پھر ہے باڑوں دیکھ لے رہا ایسے نہیں اٹھ لے چل رہا</p>
<p>عصہ کفن پہننے میں اپنے بھی کیا رہا پر حیف سر پھو بھی کامری بے ردار رہا</p>	<p>تکلیف تم نہ کرنا کہ حالت تغیر ہے مدفن وہیں ملے گا جہان کا خمیر ہے</p>

<p>۱۹ تھکے تھکے گود میں لیٹی ہوئی گھر زخمی ہوئی خراب میں آؤ دین پد کپڑے بولہ مان تن پاک خون میں تکیں نہ تھکے جسم مبارک میں بیا نہ</p>	<p>۲۰ دوسری سلام کرو جا کے باکوب جنت میں فاطمہ نے کیا تو تھکے طلب وہ بولی پھر لوگے نہ شائستہ عرب فرما حق کو تباہوں خلیفہ میں جالب</p>
<p>شہر گئی ہوئی یہ کرامت دکھائی ہے بیہم صدا سکینہ سکینہ کی آتی ہے</p>	<p>غرت سے باپ خلیفہ میں جگہ بلائے گا تن جائے گا تو سر ترے لینے کو آئے گا</p>
<p>۲۱ اس سکینہ سکینہ زان بچان کر سکینہ سکینہ زان سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ</p>	<p>۲۲ یہ ہے چوکی دہلی کے سکینہ پھر ملے سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ سکینہ</p>
<p>کھلاؤ مٹی گلے کو میں ہاتھوں نے باکے سو ہاتھ بھی نظر نہیں آتے ہیں آپکے</p>	<p>یہ ہم ہیں اور بچے ہیں عیشیں پرٹے ہوئے ادسنے کہا پد رگی ہیں تھے کھڑے ہوئے</p>
<p>۲۳ شکستہ لال کو ہاتھ تھکے میں نے سنا تھا جوش کہ لال ہوئے جہاں تو ہاتھ بھی دولوں جدا گر یاد بان زخم سے شاہ ہوا ہوئے</p>	<p>۲۴ ان نشان دن غلام کستی ہوئیں کیا جسکے میں سوئی تھی میں جی چھپا جسکے کا خون نہ رہی تک نہیں ہوا جسکے کھچا اور نہ تھکے ہاتھ میں جدا</p>
<p>وعدے پہ سر دیا تھا ترے بابا جان نے اے بیٹی ہاتھ کاٹ لیے سارا بان نے</p>	<p>ہم ہے طبق نہ ارض و سما کے اٹ گئے سر تو کٹا تھا ہاتھ بھی بابا کے کٹ گئے</p>

۱۲۰
کئی عاشق نے کئی قصا
کئی پیکر بھی تو پایا نہ دس
جلانی سے کہ جاؤں مجھے کسے دینا
اپنی کسی نہ میری آہ کیا کیا

۱۲۱
نہ ڈھانچے کا دھک بھلا ہوا
بااثر سر ساروی ہونین نہ چھپا چھپا
کرتے سے نہ کو دھانچے پہلو بن بھڑکا
ہاں صدمے کیوں میں آہ آواز ہوتا

۱۲۲
اصغر کو کچھ پیام بھی مین نے دیا نہیں
قم چل بسین اور امان نے رخصت کیا نہیں

۱۲۳
ما تم سرا یہ گھر تھا ترے مین کرتے سے
زندان سوتا ہو گیا بی بی کے مرنے سے

۱۲۴
بابا کی بی بی ان کی لاری تھیں
دانی ہون کر کے میری بی بی دھان کھول
مان نہ ہی کو دیدہ کہ ہر شان کھول
نہاں سے کھلے سے بجا بیاں کھول

۱۲۵
ایان کے بے یار مین نہ کر ملا نہیں
بی بی کے تارا ٹھانے کے خاطر چھپا نہیں
ناوارا یان اور بی بی مین و زور نہیں
سراپ کفن کے واسطے ہر جہاں نہیں

۱۲۶
دادی کڑھینگی آؤ کی زفین سنو اڑوں
بی بی کا یہ پھٹا ہوا کرتا اتار دون

۱۲۷
امان کے پاس رہنے کی ایذا اٹھا چکین
بی بی طمانچے شمر ستار کے بھٹا چکین

۱۲۸
صغریٰ کی بھولی باتیں بٹھار مان
کبر کا ذکر کے لانا بٹھار مان
پلی کائیں کہ کو کھاؤ بٹھار مان
بابا کو جاکے دے پلاؤ بٹھار مان

۱۲۹
تم نے جو غلام کو مرغا زانو پر دھرا
میں کبھی بھی کہ کان کا چھو دو کہم ہوا
آئی سراج سو نیو جو دھیری ملقا
اس درد لعلات کی بھجی ہو تھی کیا

۱۳۰
ما تم کے غلغلے مین نہ دیکھے جوش مین
بی بی جواب خموش مین تو سب خموش مین

۱۳۱
آباد گود کی مٹی مری خالی کرتے کو
کیون بی بی آج سو مین مرے پاس نے کو

<p>۵۱۷ دہلی تھی جو بی کو ملک م کی لداہ پیار اس سبک بان کارا دہ پوٹھا آہ کہتی تھی مجھ سے شام کو ہو جا دگی تباہ بادہ بجا آتا تھا لے لو رہیم شاہ</p>	<p>۵۱۸ اس کی بی بی پر دیا نیا اور یہ کہنا جا کر جو دم سے کہ لے آل مصطفیٰ حسان میرے انا کر غفلت دھیا سامان مجھ سے لیا کیونکہ بن کا</p>
<p>۵۱۹ مجھ سے رفیق بیٹی مری آہ چھٹ گئی ۷ بھی تھیں تم میں لٹ گئی دانش لٹ گئی ۷</p>	<p>۵۲۰ پردے میں شے کے سوپ دو اس میگزات کو دادی کی طرح دفن ہو پوتی بھی رات کو</p>
<p>۵۲۱ اکبر جوان ہونے سے بابا کے کیم منہ سے اوتھ سے بھلتا تھا میرا غم اب نا امید ہو گئے دونوں طرف غم بچہ کی صلا کھانچے</p>	<p>۵۲۲ آئے کئی ملازم حاکم سے حکم حاکم نے جو کہا تھا شاید ایک ظلم زینب پکاری آل رسول کے ساتھ ہم غمیت ہمارے تھا غمیر کے ساتھ ہم</p>
<p>۵۲۳ تقدیر کیسی ہو گئی مجھ خسہ حال کی ۷ ششما ہے وہ گز گئے تم چار سال کی ۷</p>	<p>۵۲۴ عرصہ جو اسکے دفن میں ہو گا تو کیا ہوا بے گور باپ ہی تو ہے رن میں پڑا ہوا</p>
<p>۵۲۵ بابو کے بن سکے حرم سے شہنشاہ سکریہ بیکار از پیہ شہنشاہ جھوٹا شہ کا سہری وارو بنوین قرار رانی جھوٹا بیٹی بونی قرار</p>	<p>۵۲۶ میرے کا پرہ کرتا ہی اب بانی جفا لاش آسکی دفن ہو پوتی سے خاندان اچھ جائیگی غریب کی شے کا اٹھا کیا روٹے شامیانہ زین زین در</p>
<p>۵۲۷ ایسی کیسی موت نہو گی زمانے میں ۷ سیدانی بے کفن ہے پڑی قید خانے میں ۷</p>	<p>۵۲۸ خیرات کو نہ نعل نہ یا قوت چاہیے تنہی سی قبر چھوٹا سا تابوت چاہیے</p>

<p>۴۳۴ اب توڑ اس کو تہ تیغ کیلئے ساتھ آیا ہے لوٹ مین جو ہارا تبرکات بھجوا دے اس میں علم شاہ یکیناٹ ادارہ دہاکہ اور بھی ہوتے تادفات</p>	<p>۴۳۵ اپنی مدد ملنے تو سرنگین ہوں اور پانی کو بال کھلے روئی ہوں میں اس میں چپ چپ ششند ہوں سرمیان عرش کا ہے اس منزل</p>
<p>۴۳۶ زندان سے اپنے گھر جو سیکھ نہ داند ہو بس وہ ردا کفن ہو علم شامیانہ ہو</p>	<p>۴۳۷ پھرتی ہے گرد روح نہیں دان کر بلا قبر اسکی صاف کرتا ہے ہمسان کر بلا</p>
<p>۴۳۷ جب پیام حکم میرے سنا اسباب نے بھیجا اہل بیت کا سادات میں دوبارہ قیامت پائی کفایت کے مدد سے تابت میں کجا</p>	<p>۴۳۸ اس طرح میں اس کو کیا چلے حرم انند شامیانے کھولے ہوئے حکم جب مقبر سے بنیام کے ہو چکا حکم اور زین دہ مردہ امان حکم</p>
<p>۴۳۹ زنجیر میں پہنے اہل حرم اٹھ کھڑے ہوئے میت کے گرد آن کے چھوٹے بڑے ہوئے</p>	<p>۴۴۰ بالا سے قبر اہل حرم روتے شور سے آواز آئی بچے کے رونے کی گور سے</p>
<p>۴۴۰ کبر نے کھڑا اسے تابت میں کجا بھینا وطن کو جانے ہو یا کجا رو کہ کیا ہی باز کر اسے ال مصطفیٰ تلا دو حادثہ یہ نیا مجھ پہ ہے بڑا</p>	<p>۴۴۱ جھک جھک دیکھا ہوں نے نظیر شہدا صغیر گو دین لے بن سرور ہوا صغیر ہے ادنیٰ گو دین خواہر کو رو رہا بزرگ ہے بے کے مرے کو کو بھونچو یہ کجا</p>
<p>۴۴۲ باہین پہ یا کہ پائنتی کو خاک اڑاتی ہی مان کس طرح سے مٹی کی میت اٹھاتی ہی</p>	<p>۴۴۳ اپنی نشانی دختر خیر شکن سے لو لو بھائی جان اپنی امانت بہن سے لو</p>

<p>۴۶</p> <p>بیواری بن کو کیا تم چھڑاؤ گے یاد چھڑاؤں مجھے دیر پھر آؤ گے بچی کو تو لایا مجھ کب لایاؤ گے</p>	<p>۴۵</p> <p>سوئی تھی زمین پہ نہ عا دھکیٹاؤ کچھ نہیں بچا دیا ہے بلو صاحبو سرا رکھے پھر یہ کہا مان شاربو سوئی ہو کیا روتی ہو بی بی جوبو</p>
<p>آئی تدا کہ قید کی مدت گزر چکی ۶ اب مخلصی ہے مرنا تھا جسکو وہ مر چکی ۶</p>	<p>اس قہر سے چھٹیں کہ جہان سے چلی گئیں دادی کے پاس روٹھ کے مان سے چلی گئیں</p>
<p>۴۷</p> <p>پائے بازو گر پڑی غش کے آج ادھر سے دھن دھن بادوہ دھیمی آئی بانی تڑ تڑ ہر ہزار ایک بھاسا</p>	<p>۴۸</p> <p>بی بی کہ بھولے ہیں کی ہیں بھولے سوائے کو یہ مقام بند ہے کیا اب تو جھلا کر بے چین ہیں</p>
<p>بجلی قلق کی صبر کے خرمں پہ گر پڑی بزل کی طرح دوڑ کے دفن پہ گر پڑی</p>	<p>پھر کیا کرونگی چھٹ کے جو تیرب کو جاؤنگی آئی تدا سے فاطمہ میں روز آؤنگی</p>
<p>۴۹</p> <p>بولی بیٹلیٹ کے لٹکے دو بانی ہو سب سے پیروی جا رہی کیسی ہے کین پٹن کو لے کر نینل کی بانی ہے</p>	<p>۵۰</p> <p>ناگاہ آئے شہر غصے سے کہا اب تیر جانے کو چلو اسے آل مصطفیٰ بہن ایک منہ آرا سیتے بھی بن چکا نیں بچا رہی تیر کہہ کر کہا</p>
<p>مجھ سے نہ پوچھا تیر پہ مجھے پہچا دیے کس یہ خاک میں سے ارمان ملا دیے</p>	<p>جائیں کہاں جو اس ہمارے بجا نہیں مرقد پہ فاتحہ بھی ابھی تو پڑھا نہیں</p>

۵۴
 شہید
 جس کی گویا حادثہ نبی میں
 برزخ تہ تیغ ہو دست اصدی میں
 سوچو سے بین قدرت کے اس کی انجمن
 بازو ابھرتا بن علی میں

۵۵
 بہت سنی بارہ اماموں جو تھکے
 باقی تھے وہ ہوتی نہ اگر بالوئی شیر
 آقا بن ابی اسماعیل ان شریعہ
 پانچ حکم کی جو علی بن ابی طالب

۵۶
 وہ ماہ عجم میں تھی یہ خورشید عرب میں
 دو لون کا قرآن ہو گیا اک پردہ شب میں

۵۷
 شیر سا شوہر ہے تو عابد سا حلف ہے
 لوگو ہر دریاے امامت کی صد رے

۵۸
 لے لو نہ دیکھو تو در قدرت اللہ
 شیر کی گمان اور گمان بالے دیجاہ
 کیا رے کہ ہم پہلو سے خورشید کیا راہ
 یہ گاہ بینش و آوری حق اکاہ

۵۹
 کیوں شرح فرزند کنین میں پائے
 خالوں جان جواب میں جی بی کر پائے
 اور جواب میں آئے تو ہو انبی پائے
 احباب سے فرزند کو پائے

۶۰
 وہ فخر عجم با نوے اقلیم حیا تھی
 یان زیر نیلین خاتم سلیم و رضا تھی

۶۱
 اس رخ پہ طہارت کا نہ کیوں خاتمہ ہوئے
 خود دست مبارک سے جسے فاطمہ دھوئے

۶۲
 شہید کا بابت در دیکھو نشہ
 وہ زیب این تھی تو نہ خیرینہ
 یہ قدر امت تو وہ عفت کا جینہ
 وہ جاہ عصمت نبوت کی گنجینہ

۶۳
 پہلے نہ عقد با کایہ تھا حال
 ایک قصہ فاکت کیا کہ تھا عرض کیا حال
 وان جلوہ ناتھ تھی وہ صبا اقبال
 جو دیکھی طرح ساتھ نیرنگ اقبال

۶۴
 وان دولت و آسائش و فریح و خوشی تھی
 یان حکم میں سب کچھ تھا مگر فاقہ کشی تھی

۶۵
 شیرین لب و شیرین سخن داہل جا تھی
 پر دانہ شمع حرم شیر خد ا تھی

<p>۵۰</p> <p>خدا کی شان سے کیا کرتی تھی وہ کہہ دینے والی نہ وہ کہنے سے آگاہ نشانے کو بھی کہہ کا کل میں نہ تھی وہ تھا شانہ نفس قدرت اللہ</p>	<p>۵۰</p> <p>جوان جنان تخت کا پالیسے سیر کہتے ہیں طوہ در سلیمان سے سیر وہ بی بی جیوں کی اسطر حکا لیکر جطرح طے پانے کو طے کی مادر</p>
<p>جب کہتا تھا کوئی یہ عجیب خصلت دوسے آتی تھی صدا صاف یہ زہر کی بیوہ ہے</p>	<p>کچھ اور بجز قدرت اللہ نہیں ہے سامان ہے شادی کا یہ زشاہ نہیں ہے</p>
<p>۵۱</p> <p>گو چنچ از دل و داس با غلبہ اکل طینتین قناعت تھی طینتین تھیں کے عیش و عشرت میں غرق تھیں پاپ کی پکھلی تھیں تھیں</p>	<p>۵۱</p> <p>تخت آقا میں باو کے آگے آتا رہا تیب کو خاؤن نے منظر سے کچا رہا کہیں پیار سے باو کو بولے کچا رہا انفت کا یکہ غافر است کچا رہا</p>
<p>خلخال کی آواز سے شرم اسکو بڑی تھی عفت ان خخال کی جا پاؤں پڑی تھی</p>	<p>سراوس کا رکھا سینہ اقدس پہ اٹھا گے ہاتھوں سے بلائیں لین کیجے سے لگا کے</p>
<p>۵۲</p> <p>کے تکیوہ تھی تھی تھی تھی تھی کیا تھی تھی تھی تھی تھی تھی بالائے زمین آیا تخت فلک آزار کہ بی بی جی جلاویر صفت عرش دار</p>	<p>۵۲</p> <p>بجز زلف منبریت ملاحد کا منبر تھا جیو بست لگا امین نشانے سے منبر بلجھانے دی نشانے سے گیسو منبر آغا زلیہ تھا کولے دئے منبر</p>
<p>وہ تخت ہے یا بخت بلند اہل زمین کا خاؤن معظم ہے شرف عرش برین کا</p>	<p>اٹھا دین سال آہ جو اکبر نے قضا کی تھی خاک و خمیں گیسو دن پر کرب و بلا کی</p>

<p>۱۳۷ خانہ جہان فاطمہ علیہا السلام کے گیسو گلگاہِ جنیت کی پستی سے اب تک بازو اور زور کے جوہر سے کہ نہ انداز ہو سر</p>	<p>۱۳۸ کہا جی کوئی غیب کی سیون چٹائی مکین بین یوں غیر کو سینہ سے لگانا بازو سے ایک سبب تو نے بنانا تھا حیدر صفدر کی ہو چکوبانا</p>
<p>۱۳۹ بہر کو فیون نے بغض شہنشاہِ زمیں سے باندھا تھا اٹھین بازو و نگو کے رسکن</p>	<p>۱۴۰ طالع ترے بیدار ہیں گو خواب میں تو ہر تو صاحبِ معراج کی دانش ہو ہے</p>
<p>۱۴۱ جہان ہوتی عداوتیں با تو توئی اظہار نہ بچم شانِ نزول آپ کی ہر جنت تھا سپاس مبارک ہر ذرا کیجئے اظہار</p>	<p>۱۴۲ کافی تھے ہر تین گود لیت عتبہ پڑنا تھے ہر تین لے تین جو دریا ہر تین تھے ہر تین اب تیری ہی ذرا اے صفا انصاف انصاف کی جا</p>
<p>۱۴۳ شانہ بھی کیا زلفون میں شادی و فرح سے مجھ پر شفقت آپ نے کی مان کی طرح سے</p>	<p>۱۴۴ پانی ہے جہان ہر تین زہرا کے وہ سب قطرہ نہ بلا سبطِ پیمبر کو غضب ہے</p>
<p>۱۴۵ وہ یوں تھے تیرے بیانیہ میں معلوم وہ تیرے فضائل میں ہر عین معلوم تو زور سے ظلم ہے مین اور ظلم جہاں تیرے ہوتے امامِ اطہر معلوم</p>	<p>۱۴۶ نہ خدائیں ہر ایہ با تو توئی گویا نام آگے تیرے جگمگ نہ کا ہے کیا زہرا نے کہا جا بزرگ سکا ہی دینا نہیں ہے تیرے لیے جس نے جسے بچا</p>
<p>۱۴۷ میں فاطمہ ہوں اور مرا باپ نبی ہے تو زینت پہلوئے حسین بن علی ہے</p>	<p>۱۴۸ ہر چند سب اولاد علی نیک ہے با تو بر ساری خدائی میں حسین ایک ہے با تو</p>

<p>۱۹</p> <p>گوئی کہ تو سب کو ہر اک جا بقیہ میں بھی سب لیاں بنے کھٹا نوجوان جہان بوجھ ہے ہم سب کو نیک نیک سی برادر حسن</p>	<p>۲۰</p> <p>تو اگر تھکنا دے جو بالو ہونی ناگاہ دیکھنا وہ بی بی بزدلہ تخت خاک رو کر بھی کہتی تھی کہ یوں جو کچھ آج رہا ہے کب تک بھگتی یہ قدر ادا</p>
<p>ہے سبط نبی اور دل و جان نبی ہے شہزادہ جبریل ہے فرزند عیسیٰ ہے</p>	<p>اس خواب کی امید پہ سویا ہی کر دنگی پر عالم رویا میں رو یا ہی کر دنگی</p>
<p>۲۱</p> <p>جو قدر تھی بن سب کو ملا ہو خدا ایشیت مستور ایشیت مظہور ہی دروہی شاہ شہید ہے مفقول جفا ہوئی توج تھامے</p>	<p>۲۲</p> <p>آپ کو کھانا کھانا کھانا اور دین جو تھیں وہ کھانا نہاویہ کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا</p>
<p>ایسا کوئی ذی رتبہ نہ دیکھنا سنا ہے ابس میں آدم کی ہو گانہ ہوا ہے</p>	<p>سینہ تھا ورق اور ہر انگشت قلم تھی اور شام و سحر نام شہ دین کی رقم تھی</p>
<p>۲۳</p> <p>دانی و صفائی میں شرف سب ال محتاج ہیں کھانا کھانا کھانا میراث یہ نانا کی ہے وہ باب کا دانا سزائے جو بہن ہوئی جاوے دانا</p>	<p>۲۴</p> <p>آج خراشی نہ رہے کسان جو گندہ کے کھانا کھانا کھانا کھانا سینی کدہ کھانا کھانا کھانا باز بھی گری باؤنہ پادین گویا</p>
<p>میٹے کی مرے خشک غذا نان جوین ہے یہ بھی ہے کبھی اور کبھی یہ بھی نہیں ہے</p>	<p>طاقت نہیں اعضا میں کہ جواٹھ کو کھڑی ہوں میں وقت شیر شیرین بیمار پڑی ہوں</p>

<p>۴۵</p> <p>لے فاطمہؑ کی نذر کو دیکھو ہاتھ اپنا سر سے لپیٹ کر دیکھو خنجران تر دکھا کل یہ دیکھو سر کی غنائ و نفس تر کو دیکھو</p>	<p>۴۶</p> <p>دہر نہ لے کہا کیا تر سے درو کی تیر بانہے یہی عرض نظر اہ شہیر اس خنجران کے حق میں جی کیر فرمایا یہ ہارنے کے اب کچھ بدین تانیر</p>
<p>جز نام حسینؑ اور کوئی یاد نہیں ہے فریاد کہ اب طاقت فریاد نہیں ہے</p>	<p>نظارہ شیر بھی خوشنودی رہے منظور کر اسلام تو حاصل ابھی سبے</p>
<p>۴۷</p> <p>ہم اپنے خنجر گوشہ کا نہ چھوٹا کیا بن نام کیا کو ہم ہر کشت میں آیا سو بارین مردہ ہوئی سو بار جلایا</p>	<p>۴۸</p> <p>باؤں جان بونی اس وقت سلمان کچھوٹے حجاب کھکھکیا الٹ کر چرخان ناگاہ قضا اور قدر کو تو افسران مان اب سے شیر کی دکھلا دانتان</p>
<p>تقوید دل غمزدہ نام شدہ دین ہے آنکھوں کی تسلی کو مگر کچھ بھی نہیں ہے</p>	<p>گو حسن ہے یوسفؑ سے سوا ابن علیؑ کا دکھلا د غریبی کہ یہ حصہ ہے اسی کا</p>
<p>۴۹</p> <p>ایسا کچھ خیران کہ قوت ہو غافل اس وقت کی سی کہ چکوبہ کی چیل یہ جرم کی سی کہ چکوبہ کی چیل جہت پیہنی بن کہ ہر وقت ہو نازل</p>	<p>۵۰</p> <p>بان تو بدین باؤں کے غافل بنی ہمار لے کچھ تو بی بی طرب سے یہ کیا شکار بانہے سے راست ہوئی کہ چشم شکار دیکھا تو عجیب ہے مظلوم کو دیکھا</p>
<p>کچھ دھبہ بھی کیوں خامہ کی یاد بھلا دی حضرت نے مجھے درد دیا اور نہ دوا دی</p>	<p>قامت تو ہے وہ جسے لئے صل علا ہے پر سانچے میں مظلومی دغرب کے ڈھلا ہے</p>

<p>۵۳۱ آنکھوں سے عیان ہو کر آج چہرے سے جیسی دیکھی ہے نمودار گلزارِ جنان جن پہ فدا وہ گلِ رضا زلفینِ شبِ معراجِ حسینِ طلعِ اوزار</p>	<p>۵۳۰ ابوئے نیکل شہِ مظلوم کو دیکھنا نہید آغوشِ گمراہِ زیادہ ہوئی شنیدنا بیباختہ کارِ عشق کا غمِ کیا ایسا جو ہو گئی اس خوابِ داغِ پیغمبر</p>
<p>۵۳۲ قامت سے ہویدا ہے جو عالیٰ جسی ہے یہ قد شجرِ شجرہٗ عالیٰ نسبی ہے</p>	<p>۵۳۱ پایا شہِ والا کو نہ بھر خیر لہسا کو اٹھ اٹھ کے لگی ڈھونڈھنے نقشِ کفِ پا کو</p>
<p>۵۳۳ نقشِ مخزنِ عجازِ درگاہِ کرامت سب کھولے گئے جو یہ وہ غنیمتِ حادث یکسوئے کھیلنے لڑا خزانےِ نبوت سیرِ کیمیٰ کی پشانی تھی دجلی امت</p>	<p>۵۳۰ ڈھونڈھنا اگر اس سیدِ والا کو پایا ڈھونڈھنا اگر اس عجازِ کا پایا پوشیدہ رہا نصفِ اعجازِ کس کا پایا پھر کیا بولے سرفرازِ کس کا پایا کب آہ کی ایسی کر دین اچھی پایا</p>
<p>۵۳۴ حقّی اور کون غرض عقدہ کشائی جہان سے موجود تھے بندھنے کے لئے چویشان سے</p>	<p>۵۳۲ یہ دنا تھا بس اور نام حسین ابن علیؑ تھا سچ یہی ذکر یہی درد یہی تھا</p>
<p>۵۳۵ کتبِ از خدا سینہٗ شہیدِ پیغمبر سچ کتبِ از خدا کی قرآنِ مجید نقشِ کتبِ از خدا کی قرآنِ مجید جلالِ نہ کی جیسے اقامتِ دمِ پیغمبر سچ کتبِ از خدا کی قرآنِ مجید</p>	<p>۵۳۳ بندِ انجمنِ نیکوئی کی قافلہٗ آگاہ دن رات سی سہا تھا کوئی قافلہٗ آگاہ گر کیا کتبِ از خدا کی قرآنِ مجید سچ کتبِ از خدا کی قرآنِ مجید</p>
<p>۵۳۶ پانی کا نہ شربت کا نہ ہون شیر کا مشتاق مینِ پیار کا مشتاق ہون شمشیر کا مشتاق</p>	<p>۵۳۴ دریافت کرو دل مرا نا شاد و حزن ہے اس قافلے میں یوسف زہرا تو نہیں ہے</p>

۴۴
 سب کو چھین کر خفاؤں میں
 بے پروا کر دیا ہے جس کا
 پیغام آتی ہے یہ فاطمہ کا لالہ
 سب کو اس کی کوئی غائب کی

۴۵
 سب کو چھین کر خفاؤں میں
 بے پروا کر دیا ہے جس کا
 پیغام آتی ہے یہ فاطمہ کا لالہ
 سب کو اس کی کوئی غائب کی

گو خلق میں اب یوسف یعقوب نہیں ہے
 ایسا بھی خدا کا کوئی محبوب نہیں ہے

خود نکون بھین ڈھونڈھنے کو تصدیق
 زہرا کی ہو ہونے کا پر محک و ادب ہے

۴۶
 خوشبو ہو تا تھا عیان مچھلے ہنگام
 تو نہیں خوشی دلائی ہوئی جاتی تھی لہجہ
 پیاسا خند داری ہوئی تھی چھٹی تھی پیاسا
 کچھ نیکوئی کر تھی کچھ تھی پیاسا

۴۷
 بیاناہ بخت اور امت کا تصدق
 محبوب خدا شاہ ولایت کا تصدق
 محتاجی خالون قیامت کا تصدق
 خیمہ کیم در و محبت کا تصدق

آگاہ نہ تھی فیکو جھپکنے سے پلک کے
 تا صبح گنا کرتی تھی تار و نگو فلک کے

کچھ ایسا سبب کیجی ہم اپنی دعا سے
 آنکھیں ملون جا کر قدم آل عبا سے

۴۸
 ہوتی تھی خیال والہانہ کہ آقا
 گئے تھے میں بیدین بچہ پیر تھانیا
 اب اسے تشنگی نہ لایا سبب کیا
 ہر ایک کے لیے ایک کیادین بھی اپنا

۴۹
 کیا عقدہ کشا ہی فاطمہ کا نام
 ناگاہ آن میں گیا نکرا سلام
 اور کہے صنایع عجم کو یہ جو قصہ
 پھر مکی آغاز کہ تھانے کا انجام

ان سچ ہے نہیں قابل لطفشہ دین ہوں
 شہزادی ہوں بیشک میں بنی زادی نہیں ہوں

بانو کے محل میں بھی عجب لوٹ پڑی تھی
 در بند کے جھسکے کا حیران کھڑی تھی

<p>۴۴۷</p> <p>نہ اسے چہن با پھانا نام خضران اس کے کھن ہتھ اور لب کے نشان کتنی مٹی سے مٹی کی شکل کو آسان آتی تھی صد فاطمہ بیری کسان</p>	<p>۴۴۶</p> <p>اچھٹ کر جلیب سے فاطمہ نے مندا جے طوق سلاسل کیا باؤ کو گشتار رنگ گل زہیا باپ کے لکھا اسوار ہلچلے ہوئی قیدی تھے قیدی کے آثار</p>
<p>۴۴۸</p> <p>اللہ سے اعجاز حسین ابن علی کا بانو کیرٹ ہاتھ نہ اٹھتا تھا کسی کا</p>	<p>آخر کی اسیری تو قیامت تھی بلا تھی ناتقے پہ نہ ہو دوج تھے نہ پردے کو رد اٹھی</p>
<p>۴۴۹</p> <p>بانو نے انہیں آپ زبور دیاسا اور لشکر دین نے بھی نہ اس بی بی کو ٹھا غنیہ کہ یہ نہ ادھی ہو صاحب کورس کافر کا کیا پس میلانوں کے کیا</p>	<p>۴۴۷</p> <p>بانو کی کنیزین چلین چارو باجم بی بی بظہر کر تھیں مڑ کر بصدیم بانو نے کہا لشکر اسلام کے اوسم جو بندے ہیں چلتی کو بن سہم</p>
<p>۴۵۰</p> <p>وہ کیا کلمہ گو تھے رسول عربی کے لڑا تھا اسی بانو کو خیمے میں بنی کے</p>	<p>یا تو یہ چلین ہاتھ کھلے ساتھ ہمارے گر یہ نہیں تو باندھ دو دم ہاتھ ہمارے</p>
<p>۴۵۱</p> <p>اسلام چنی دکا بھی سب تھا سطور کس کے سب سب کو رعایت تھی یہ نہ ہو نہ ہر کی ہو کر لب بلایں تھی یہ نہ ہو نہ ہر تھا حسین در سیر عابد نہ ہو</p>	<p>۴۵۰</p> <p>شمار نے لکھا کہی لاکھی جو بیان بانو کی کنیزوں کے بھی بھڑکھڑات اللہ کے لطف کے نام بانو کے خوش ذات کھلا دے ہاتھ اپنی بیز دن بے بیان</p>
<p>کچھ لشکر کو فہ کو بنی کا نہ ادب تھا زیور کے لیے نیزے لگاتے تھے غصہ تھا</p>	<p>بیتاب ہوئی ہونٹیں کیا رنج و محن سے کبراو سکینہ جو بندھی ہون گی رسن سے</p>

<p>۵۹ دیندارا سیکو نیچے ختم و فوٹو دیندارا سیکو نیچے ختم و فوٹو دیندارا سیکو نیچے ختم و فوٹو دیندارا سیکو نیچے ختم و فوٹو</p>	<p>۵۸ حاضر تھے فصیحان و عریضین حاضر تھے فصیحان و عریضین حاضر تھے فصیحان و عریضین حاضر تھے فصیحان و عریضین</p>
<p>سب عورتیں انصار و دھار کی دہن تھیں حلقہ کئے بانو پہ کنیزان حسین تھیں</p>	<p>اس بات میں کمزور ہر اک ہم قوی تھا حاضر نہ وہاں باب علوم نبوی تھا</p>
<p>۵۵ بانو نے عجب سے تعان کیا بانو نے عجب سے تعان کیا بانو نے عجب سے تعان کیا بانو نے عجب سے تعان کیا</p>	<p>۵۶ اس علم کو ہونا گاہ کہ جاؤ اس علم کو ہونا گاہ کہ جاؤ اس علم کو ہونا گاہ کہ جاؤ اس علم کو ہونا گاہ کہ جاؤ</p>
<p>سجد یہ نبی کی یہ مدینہ ہے نبی کا یان بھی نہیں دیدار حسین ابن علی کا</p>	<p>مردہ بھی مری فاطمہ کاشب کو ادھٹا ہوا بلوے میں ہوا دسکی لے ہے کب یہ روا ہے</p>
<p>۵۴ حاکم غلام کہ کیا دیکھے خجاک حاکم غلام کہ کیا دیکھے خجاک حاکم غلام کہ کیا دیکھے خجاک حاکم غلام کہ کیا دیکھے خجاک</p>	<p>۵۳ حسین و علی کی تقریر سے کیا کیا حسین و علی کی تقریر سے کیا کیا حسین و علی کی تقریر سے کیا کیا حسین و علی کی تقریر سے کیا کیا</p>
<p>ناخروں سے سامنا ہے پردہ نشین کا زندہ مجھے پیوند کرے کوئی زمین کا</p>	<p>ہم کو تو ہدایت سے سروکار ہی نبی اب عقد کی اپنے تو ہی مختار ہے نبی</p>

۵۵
 باز نہ کر کے رخِ شاہ
 یوسف مارا بکلِ غیبِ سرِ شاہ
 باز نہ کر کے رخِ شاہ
 یوسف مارا بکلِ غیبِ سرِ شاہ

۵۵
 باز نہ کر کے رخِ شاہ
 یوسف مارا بکلِ غیبِ سرِ شاہ
 باز نہ کر کے رخِ شاہ
 یوسف مارا بکلِ غیبِ سرِ شاہ

حیدر سے کہا آپ کا محبوب یہی ہے
 مقصود یہی ہے مرا مطلوب یہی ہے

مرنے ہوئے حسرت جو ادھیں تھی تو یہی تھی
 اس روز کی کیسی مری امان کو خوشی تھی

۵۶
 پھر غلامِ لیاقت حسین ابنِ خانے
 بابو عباد الدیہ دوسرے خانے
 پھر غلامِ لیاقت حسین ابنِ خانے
 بابو عباد الدیہ دوسرے خانے

۵۶
 پھر غلامِ لیاقت حسین ابنِ خانے
 بابو عباد الدیہ دوسرے خانے
 پھر غلامِ لیاقت حسین ابنِ خانے
 بابو عباد الدیہ دوسرے خانے

کیا ہرین باز کے ہوئی ہر خدا کی
 باقی تھی جو کچھ نسل امت سو عطا کی

اب گھر میں ہو آئی ہو خالق کی مدد سے
 امان کو میں کس طرح اٹھا لاؤں جس سے

۵۷
 گھر کے چلے باز کو پھر حیدر کرار
 عورتیں سویت طہین بن کے جلو دار
 گھر کے چلے باز کو پھر حیدر کرار
 عورتیں سویت طہین بن کے جلو دار

۵۷
 گھر کے چلے باز کو پھر حیدر کرار
 عورتیں سویت طہین بن کے جلو دار
 گھر کے چلے باز کو پھر حیدر کرار
 عورتیں سویت طہین بن کے جلو دار

جھادج کے جو آنے کی خوشی او سکوتری تھی
 زینب یہاں جہ روزے پہن شاق کھڑی تھی

ہر وصف میں ہم رتبہ شاہ شہدا تھی
 کیا زوجہ شیر بھی مقبول خدا تھی

<p>۵۶۱</p> <p>یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج</p>	<p>۵۶۲</p> <p>یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج</p>
<p>مشہور ہے شیرین سخن شاہ ہدای شیرین کی بھی اک دن لب شیرین سے شنائی</p>	<p>فرمایا کہ اب خوف جہنم کا بھی کیا ہے آزاد تھے مالک جنت کیسے کیا ہے</p>
<p>۵۶۳</p> <p>یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج</p>	<p>۵۶۵</p> <p>یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج</p>
<p>جیسے مری طاعت میں اسے عذر نہیں ہے یون ادی شیرین سخن تاج</p>	<p>ان سب کو رہا دے خیر کسری لے کیا ہے آزاد اسے دلبر زہرا لے کیا ہے</p>
<p>۵۶۴</p> <p>یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج</p>	<p>۵۶۶</p> <p>یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج یون ادی شیرین سخن تاج</p>
<p>سننے دیا اور منے لیا اس کو خوشی سے آزاد رہ حق میں کیا اس کو خوشی سے</p>	<p>غیر دن پر کرم کرتا ہوں اپنوں کو میں پہلے جو مانگنا ہو مانگ لے جو کہنا ہو کہہ لے</p>

۵۶۸
 شیریں کما شاق جی تھے مجھ جانا
 جو غرض جی دل سے نہ دھوئی کہ جو بھلا نا
 اور بابین اگر کہ مجھ سے پہلے بلانا
 نے کہا کہ تیرا جی چاہیو آنا

۵۶۹
 کتا ہی لادوی گھر اس بل کا
 بابین رہ وہ صول شہر عجیب تھا
 دیکھتے وہ قریب تھا سر کوہ چربا
 تھا ایک بودی کا دان میں آوا

۵۷۰
 بدنام بھی اگر یا فے کہیں جائے شیریں
 اکل و ز ترے گھر میں ضرور آئیں گے شیریں

۵۷۱
 تودیت کا حافظ تھا عزیز اس کا لقب تھا
 وہ قریب جو تھا اسکے قلم و دین وہ سب تھا

۵۷۲
 شیریں کہ ایک تار سے قدم لے نہ دیکھ
 آجھو نہ پوری تیرے قدم لے نہ دیکھ
 نہ نے کہا چھ دن کی نہیں تیرا گمان
 فیضیہ ضرور آئے تیرا ہو سکا جان

۵۷۳
 تیرا شیریں کہ بوا خواب نہ آگاہ
 آئے ہیں بی بی عیان بھی ہیں عرا
 کہتے ہیں کلیم کے کہ آگاہ ہو آگاہ
 تیرے دین محمدین کہ حق ہو یہی دانہ

۵۷۴
 کچھ آل نبی ہدیہ و تحفہ ترا لیں گے
 اور ہم تجھے کھانے کی بھی تکلیف نہیں گے

۵۷۵
 موسیٰ نے عیان اوپر رہ دین خدا کی
 اور دولت اسلام محمد نے عطا کی

۵۷۶
 شیریں نے کہا لے فاطمہ سے کیا
 فرمایا نہیں اور کیا وہ وقت ہی آیا
 اب نہ ہو چھ خدا کو تجھ سے کیا
 نصرت ہوئی شیریں کیا کیا کیا

۵۷۷
 شیریں نے کہا لے فاطمہ سے کیا
 فرمایا نہیں اور کیا وہ وقت ہی آیا
 اب نہ ہو چھ خدا کو تجھ سے کیا
 نصرت ہوئی شیریں کیا کیا کیا

۵۷۸
 رستے میں قلق تھا سخن شاہ ام سے
 شیریں کو حیات اپنی غرض تلخ تھی غم سے

۵۷۹
 تیرا کو خط آزادی دوزخ دیا ہنسے
 اور اس کو بھی آزاد کیا شاہ ام نے

۹۷۴
 بلا یہ غزیرے شرف آدم و نوا
 یہ آپکا ارشاد کیا دل سے پتلا
 دیدار حسین ابن علی کی تھی
 فرمایا یہ کھڑے تیسرے پوچھو

۹۷۵
 جو اپنے غم سے کھٹکتا ہو
 اب اس کی گھڑی میں پھر کی دزدہ
 اور اس کی گھڑی میں پھر کی دزدہ
 اور اس کی گھڑی میں پھر کی دزدہ

۹۷۶
 پیپر کا سر آئیگا یاں اور سرم بھی
 نہ ہر ابھی حسن بھی اسد اشتر بھی ہم بھی

۹۷۷
 بجو بھی قلع سے ترے اندوہ دلی ہے
 کیا کچھ خبر بد سے آقا کی ملی ہے

۹۷۸
 ہم عقد صبح سے ناگشتہ خاں
 کس گھر سے گیا ہے کو شیر کی باہر
 یاں کس گھر سے گیا ہے کو شیر کی باہر
 اور بعد صبح سے ناگشتہ خاں

۹۷۹
 وہ دلا خدا جو کسے بچنا ہے
 مسکرتی تجانی پیر کا ہے
 ہاں کیا وہ نے میں ہے گوریا ہے
 نہ پیر کی انصاف کرے کیا ہے

۹۸۰
 بسن دین زلف و رخ سلطان عرب کی
 شب صبح کی اور صبح اوسی یا دین شب کی

۹۸۱
 کونے سے بھی اور شام سے بھی فوج چلی ہے
 منظور تباہی حسین ابن علی ہے

۹۸۲
 شہر سے تیشہ کیا کرتی تھی تھری
 لپٹے اور صاحب خبر آمد شہر
 اشکر کے عبد رسا بزمین تقدیر
 کرتے عتسرت تیشہ صاحب

۹۸۳
 یہ تیشہ دیتی تھی تیشہ تھری
 پھر دیتی تیشہ تھری تیشہ تھری
 یہ تیشہ دیتی تیشہ تھری تیشہ تھری
 یہ تیشہ دیتی تیشہ تھری تیشہ تھری

۹۸۴
 تو دیکھ چکا خواب میں تصویر نبی کو
 اب دیکھو ہمشکل رسول عربی کو

۹۸۵
 کلمہ پڑھیں گے دم بھی محبت کا بھرینگے
 اور خون بھی احمد کے نواسے کا کریں گے

۹۷
یو کو کما کین گبول کو دانی
اکدن خبر ک عورت ہر سائے لانی
نیچو پیو پیو کی امت نے دانی
ہو گی دہم کور دانی

۹۸
یو کو کما کین گبول کو دانی
اکدن خبر ک عورت ہر سائے لانی
نیچو پیو پیو کی امت نے دانی
ہو گی دہم کور دانی

دو یا کو تو سب ظالموں نے چھین لیا ہے
پانی پسرفا طہر پر بند کیا ہے

جس پر تھے بہت پیار حسین ابن علی کے
نیلے ہوئے زحار طما بخون سے اوس کے

۹۹
شیرین گو کندی تھیں آن خجین
بان کرٹ بلادین تھے گرتا بلادین
جس لہ زکوا دینے کا گئے زکوا دین
گرتے فرق تھا پانی کا گئے زکوا دین

۱۰۰
شیرین گو کندی تھیں آن خجین
بان کرٹ بلادین تھے گرتا بلادین
جس لہ زکوا دینے کا گئے زکوا دین
گرتے فرق تھا پانی کا گئے زکوا دین

آفت کا ہر اک ن تھا ہر اک ظلم کی شب تھی
سب داتین تو تھیں پر شب شہر غضب تھی

خاق نے جسے عمدہ امامت کا دیا تھا
اعدائے شہر بان اوسے داندون کا کیا تھا

۱۰۱
مہر غائب ہو کر کرب کی سی تھی
دوبن کو تو سب کرب کی سی تھی
ہا حضرت فرشتہ سپہ نام نے پانی
بارے کئے تھیں پانی

۱۰۲
مہر غائب ہو کر کرب کی سی تھی
دوبن کو تو سب کرب کی سی تھی
ہا حضرت فرشتہ سپہ نام نے پانی
بارے کئے تھیں پانی

بس عصر کے تو وقت کٹا شہر دین کا
اور شام تلک لٹ گیا سب گھر شہر دین کا

لاشا تھا کہیں ہاتھ کہیں پاؤں کہیں تھے
لیکن قدم نیزہ سے راہی شہر دین تھے

<p>۵۱۵ قتل نہ مظلوم کا جلال تھا جو نہ عید تھا خروج اسے کیا تھا ایک ایک طلبکار خاص شہدا تھا اسے تین غرض تھیں جو خون تھا</p>	<p>۵۱۴ اس کی بی بی نے کھینچی جوتیاں تیرہ تین تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ نے خلق نہ خاطر نہ ذرا خیر نہ دراز کیا اسے تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ</p>
<p>بستی میں وہ لیکر نہ آئے تھے حرم کو تاشیہ نہ لیجائیں اونھیں مالکے ہم کو</p>	<p>بالو کی بچے عزت دو تو قہر نہیں ہے ہاں سچ ہے وہ بیوہ ہوئی تیرہ نہیں ہے</p>
<p>۵۱۶ شہنشاہی فوج وہاں سے تھلا جب قلعے پر پیر کی عمارت تھی لا گین سے قلعہ بیرون کو اتارا امور حفاظت پر وہ تھلا</p>	<p>۵۱۷ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ اور وہاں تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ کہتے تھے تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ اور وہاں تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ</p>
<p>نو کو نہ سنانوں کے تو سر تھے شہدا کے بیرون کے تلے سر تھے کھلے آل عکس کے</p>	<p>سب کہنے نہ قلعہ مراہوتا ہے بھائی اور چین سے اس رات کو تو سوتا ہی بھائی</p>
<p>۵۱۸ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ</p>	<p>۵۱۹ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ</p>
<p>ہاں قدیو اس کشتہ شمشیر کو رو دو مظلوم کو رو دو مرے شمشیر کو رو دو</p>	<p>سر زلف بندھانیز یسے جو خون میں تر ہے ہم قیدیوں کے قافلہ سالار کا سہرہ ہے</p>

<p>۵۹۱ آئے کیا تھ نام نہ تھے کہ شیر تار نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے شیرین جو تری ازوج کے خفا تویر کر کے حسین آیا ہو سکے دیر</p>	<p>۵۹۲ اتر کے جہاں پہ تھے قریبان کھانا نہ کھائے نہ تھے نہ تھے نہ تھے آنا تھیں منتظر تھاؤں کے سلطان کہانے کے غول کب کون نہ بیان</p>
<p>ہستی نے نہ اُست نے نہ دنیا نے وفا کی پر وعدے پر جسے تھے آقا نے وفا کی</p>	<p>کیون حاضری آقا میں ترے سرے کی لاؤں دعوت میں ہی تیرے تھیوں کو کھلاؤں</p>
<p>۵۹۲ شیرین کو دارا تھا کمان ٹھنڈا گھبرا نہ ہوئی کے بچھے وہ چلی تھی آقا جانی کہ صبر دل سے جان سے آقا حاضر ہوئے بوڑھی سے پیر بولا</p>	<p>۵۹۵ کہ گشت گئی جان کس تھی پھر نہیں کس کی وہ دہری ادب کے منی خالی کس نے یہ جوتی کہ چھوٹا سا سر کس نے یہ جوتی</p>
<p>کنت جو زبان کرتی ہو کیا تشہد ہاں ہو آقا مہر امری تسلیم کسان ہو</p>	<p>جو ناک و گھٹی ہو ہر بار پھر کھکے زبان سے وہ کہتی ہے لاؤں ترے بابا کو کمان سے</p>
<p>۵۹۳ نظر آئے پاس نہ بابر نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے ادب کے منی خالی کس نے یہ جوتی کہ چھوٹا سا سر کس نے یہ جوتی</p>	<p>۵۹۶ چچا بھائی شیرین نے چچا بابا کی نکل کے منی خالی کس نے یہ جوتی اب نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے اب نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p>
<p>شیرین سے کیا وعدہ وفا آئے مگر اب گھر میں بھی میرے چلو نیز لیے اوڑھ کر</p>	<p>بالوین وہی ہوں یہ وہ غرت نہیں اب قیدی تو مرا نام ہوا اور یہ وہ لقب ہے</p>

۵۹۷
اکدن تھانہ لے بولائی بنایا
اکدن ج کہ زلیسا کہی نہ بنجایا
سراپو پیر نہی کھا تیر جیایا
سراپے بر وقت مرئی بی بی پرایا

۵۹۸
تیرے گنہگار کی تیرے قہر
تیرے گنہگار کی تیرے قہر
تیرے گنہگار کی تیرے قہر
تیرے گنہگار کی تیرے قہر

یا تو وہ چشم دولت و زر لٹتا تھا دپر
یا ایسی ہو محتاج کہ چادر نہیں سر پر

فریاد شہ کرب و بلائی گئے مارے
یہ شرم ہے مین جیتی ہوں بھائی گئے مارے

۵۹۹
بھڑکی کیلینہ کہ تیرے جاؤں
بھڑکی کیلینہ کہ تیرے جاؤں
بھڑکی کیلینہ کہ تیرے جاؤں
بھڑکی کیلینہ کہ تیرے جاؤں

۶۰۰
بانجائی کا لاشہ آئے ہوا بال
بانجائی کا لاشہ آئے ہوا بال
بانجائی کا لاشہ آئے ہوا بال
بانجائی کا لاشہ آئے ہوا بال

بوشیدہ پھٹے کرتے سے میرا تو یہ تن ہے
بھائی چھہ نہیں کا تو محتاج کفن ہے

کافر کے لیے بھی تھا مقام ادسہ ترس کا
مارا اُسے اُمتنے پر اٹھا رابر س کا

۶۰۱
نہیں کہہ لے ان غضب کی ہائی
نہیں کہہ لے ان غضب کی ہائی
نہیں کہہ لے ان غضب کی ہائی
نہیں کہہ لے ان غضب کی ہائی

۶۰۲
نہیں جی احسان جی تیرے نہایت
نہیں جی احسان جی تیرے نہایت
نہیں جی احسان جی تیرے نہایت
نہیں جی احسان جی تیرے نہایت

خیرین نے کہا اون کے مین صدقہ کہان مین
بانو نے کہا دیکھ کے تجکو وہ نہسان مین

اک شب تو بھلا تو ص کروں شاہ اکم پر
زہرا کی صدا آئی یہ احسان ہے ہم پر

۱۰۰
 آقا خان اہمان ہو اس پر بھی
 اور پھر بھی مری کی دعوت کے بتاؤ
 کالی کشتی لاکے بھیے جا رہا ہے
 اس لوہے کی پیرا کاغزا دار بناؤ

ہو ہو کے جھل کھتی تھی زیب یہ حرم سے
اتنا بھی ادا حق نہوا بھائی کا ہم سے

جہاد پر کھڑے ہونے پر سب کو
سید بنے گا اور دنیا کی تمام
باتوں سے بے گناہ رہے گا اور
لوگوں کی زبانوں پر ہرگز نہ آئے گا

رونے کا محلِ شام کے لشکر میں نہیں ہے
بیکس نے کہا شمر تو اس گھر میں نہیں ہے

۱۷
کستی بنی قبیله کی دولا
نشین سر بیرون کو اسوقت پیرا
کچھ دوری دیوت کو اگر ہم بیتا
بولا سر نشین اگر ہم بیانی را
پوچھا ہے کیا کہہ دوئی یا نبی را

دعوت کو نہیں روک سکی مہمان نے کیا ہے
پانی جیسا اوس نے وہی مین نے پایا ہے

۴۳
منہ غرق عرق دیکھ کے غور نہیں ہوا
اِد سے چکیتا ہی نہ تیغ کا جو ہر
پتھر کا عرق روغن بادام سے بہتر
عاض کا پسینہ ہے گلاب گل حور

قطرہ نچ پر نور پہ دہلتے ہوئے دیکھو
عطر گل خورشید نکلتے ہوئے دیکھو

۴۴
شیرین قندین نہ لیں کی جبار
اُنکے فکار اور ایک یاوت کھٹام
یاوت کا کھٹنا مگر کبھی ہے
یاوت کے چکر چکر کھینچ لیا

چوسا ہے یہ لب مثل رطب حلقے دلی نے
یاوت کا لوسہ لیا کسر و زعل نے

۴۵
نہ کج نہ کج نہ زبان آنچ پیر
گو یا دین غنچین بک گل تر ہے
کب غنچہ دیکھ کر بک گل تر ہے
پسینہ دین خورشید باہی کدو

تعریف میں ہونٹوں کی جوب تر ہو امیرا
دنیا ہی میں قابو لب کو تر ہو امیرا

۴۶
جان فصاحت فصاحت ہے تو یہ ہے
ہر کلمہ جہان پہ بلا غنچہ تو یہ ہے
عجاز سب کی کراکت کراکت تو یہ ہے
پہاں ہر زراکت کراکت تو یہ ہے

یون ہونٹوں نہ تصویر سخن وقت بیان ہر
یاوت سے گو یا رگ یاوت عیان ہے

۴۷
منہ جو ردیف غنچہ گنچہ ہے
کیا قافیہ غنچہ کا بیان ہو ہے
اب سب دین کا ہم آہنگ ہو ہے
پسینہ دین خورشید باہی کدو

غنچہ کہا اس منہ کو حذر اہل سخن سے
سو گنچے کوئی بوا آتی ہے غنچے کے دہن سے

۴۸
اب سب دین غنچہ کی تصویر
حفظی میں کمال حلیہ غنچہ ہے
پہلے پیر دین کی ہون قافیہ پیر
پسینہ دین خورشید باہی کدو

منہ حیدر کرار نے میٹھا کب لیا کمان کو
شیرینی عجاز سے منہ ہے پلکوں کی شان کو

۵۳
 جس کے متنازعہ ہر آن بکھنے پایا
 جس کے شہر داران نصیری کو جلا پایا
 جان بختے اموات کا گویا ہے یہ آیا
 میرم دم روح القدس کا نظر آیا

۵۴
 ناموس کے فکر کا ترنا نہیں جاتا
 فکر ایک طرف ہم بھی ترنا نہیں جاتا
 یہ فکر سنا کا میری دور نہیں جاتا
 مضمون تیار ہے کہ باندہ نہیں جاتا

۵۵
 دم قالب بیانیں جو دم کرتے تھے عینا
 ان ہونٹوں کے اعجاز کا دم بھرتے تھے عینا

۵۶
 اب زب کمر تیغ شرر بار جو کی ہے
 عباس کس شعلہ کو گرہ بال سے دی ہے

۵۷
 دانتوں کی لڑکی پر لڑی عقل خدا داد
 وہ بات ٹھکانے کی کھون کی ہے یاد
 یہ گور عباس بن یاسین کی بنیاد
 عباس خجف ایک بنیاد

۵۸
 شقائق ہون عالم بال کی مدد کا
 پیش ہے مضمون علمدار کے قد کا
 یہ ہے قد بال ابیہر شجر صمد کا
 یاسین مجسمہ مزا اللہ احد کا

۵۹
 مدد کے شرف ہیں یہ جواہر کے شرف ہیں
 دندان در عباس بن یاسین تو در خجف ہیں

۶۰
 اس قد پہ دو ابرو کی کشش کیا کوئی جانے
 کھینچے ہیں دو مد ایک الف پر یہ خدا نے

۶۱
 اشع عشری کہ بن ابونکاظا لہ
 دنیا و ملکین بنی علم نہیں صفی
 بنی عباس بنی عباس بنی عباس
 اسے نور بنی عباس بنی عباس

۶۲
 ہم خجف کے نور بنی عباس کا
 یہ خجف کے نور بنی عباس کا
 اس کی قدرت کی جیل بن چھلاوا

۶۳
 شیرین سے آقا میرے سالار کو رونا
 گھر میں مرے زریو کے علمدار کو رونا

۶۴
 چلتا ہے غضب چال قدم غل ہر قضا کا
 تو سن کہوں رنگ در اسے یہ ہوا کا

۴۴
گر زمین میں جبریل کے رباعی ہلائی
بندہ میں میں نے غنائے پیش پائی
رہی ہے کہ جزائے غنائے پیش پائی
جوتی سے ہے مضبوط لکھا جی خالی

۴۵
دور سے لڑتے ہیں نظر سے
شبازہ ہو اکا نہ کہیں نظر سے
راکب ہی نقطہ امن دین نظر سے

سرعت ہے اندھیرے اور اوجالے میں غصہ کی
اندھیری اسے چاندنی ہو چوہوین شب کی

اس راکب و مرکب کی برابر چوشتا کی
یہ علم خدا کا وہ شیت ہے خدا کی

۴۶
کہیں بھی ہوں قدم لکھا ہے خندوار
وہ قافلہ کی گرد ہے یہ قافلہ سالار
وہ صنف کے یہاں وہ ہے جو یہ خندوار
یہ نام ہے وہ نکلتے ہیں خندوار

۴۷
خونچا میں برحق میں ہے شیشی
خونچا میں کر کے لئے لکھی شیشی
کرباب میں دراز میں ہے ایک شیشی
یہ ہے وہ جو ہے جو ہے شیشی

اک جست میں رہ جاتے ہیں یوں ارض ہماو
جس طرح مسافر سے دم صبح سرد اور

صحرا میں چمن فصل بھاری اکر چمن میں
رہو اس ہے اصطلیل میں تلواروں میں

۴۸
جو پڑھنے کی خوشی ہے جلی ہوا
ان فطرت میں پرانے ہو آگزی ہوا
کاشن میں صبا بزمین یکے کی ہوا
فانوس میں پڑا ہے شیشی میں ہوا

۴۹
ان شیشی کو عیاں لڑتے ہوئے آئے
کوس میں ملک چاہتے ہوئے آئے
یکے کے ساتھ آئے ہوئے آئے
یکے کے ساتھ آئے ہوئے آئے

یہ ہے وہ ہما جسے جلو دار ملک میں
سایہ کی جگہ پر کے تلے ہفت خلک میں

بے جلے کے کھینچے ہوئے ابرو کی کمان کو
بے لکے تانے ہوئے پلکوں کی سانکھو

<p>۵۵۵ کھائی تو نہ کھانے کے گھر والے ہنسنے پر شہنشاہ قحطی میں زمین کے پتھر پر لایا تھا کھانے کے لیے</p>	<p>۵۵۵ تشریف علی ایوبی زمین جلا اس کے کچے پتھر سے کھانا دینے تھا جس کیلئے کھانا لایا</p>
<p>۵۵۶ ہمراہ شقی فوج تھی ڈنکا تھا نشان تھا جاگیر کے لینے کو سوئے شام روان تھا</p>	<p>۵۵۶ دیکھا تو کہا کانپے یہ فوج و غاس رو بہ لوط اتے ہو مجھے شیر خدا سے</p>
<p>۵۵۷ تقدیر جو زمین پر ہے لائی غلوں سے بات کرنے کی لائی دینے پر ساداکہ پہنچی لائی روان پہنچی خیرین بیان رہی لائی</p>	<p>۵۵۷ بانہ خدا زمین قدرت کے خدا کی بھین بنو اور دیر کے خدا کی کی قیامت سے رہی جس کے خدا کی بنے کہا بھیجی غلام کے خدا کی</p>
<p>۵۵۸ اکبر کا نہ قاسم کا نہ شیر کا ڈر ہے دولاکہ کو اللہ کی شمشیر کا ڈر ہے</p>	<p>۵۵۸ جا عذر نکو نام ہے مرد و نکا اسی سے تو دہرے دوزورین کیا کم ہے کسی سے</p>
<p>۵۵۹ بلادہ از کریمو اچھوٹی سواس شیر کا نہ کون عمر دلا کہ عباس اس کے کچھ کچھ کی کچھ کچھ کچھ اور کئی روڑاں کی کچھ کچھ</p>	<p>۵۵۹ ابدل کی طرح سے وہ گھر بنا ہوا بھلا جلدی میں سے کچھ کچھ بھلا ہر گاہ کہ عمر کو کچھ بھلا اور اسنے تھارہ کچھ بھلا</p>
<p>۵۶۰ ہم بھی ہیں بہادر زمین ڈرے ہیں کسی سے پر روح نکلتی ہے تو عباس سے</p>	<p>۵۶۰ غالب تھا اہل کی طرح اہل جہان پر دہشتی تھی زمین پاؤں نہ رکھتا تھا جہان پر</p>

۴۵
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول

۴۵
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول

وہ رخس پہ یاد دہنی تخت زری پر
 غل زمین اوٹھا کوہ چڑھا لکڑی پر

جو جو تھے یلان کن اس دورہ زمین
 تن اونکے تہ خاک میں سر میری جلو میں

۴۶
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول

۴۶
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول

زندہ ہی ہے سیر نہ ہر صفت بڑھے تھے
 سر مردوں کے نیز ذہنہ تماشے کہ جسے بڑھے تھے

طاقت ہے ہمارے اسد اللہ کی طاقت
 پنجہ میں ہمارے ہے ید اللہ کی طاقت

۴۷
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول

۴۷
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول
 کہیں کہیں آنکھیں نہ کھول

ہم پنجہ نہ رستم ہے نہ سہرا ہے میرا
 مرحب بن عبد القم القاب ہے میرا

مقدور ہائے شمس کی رحبت کا پیر کو
 دو ٹکڑے چھانے کیا اونگلی سے قمر کو

سوار سترہ

<p>۵۶۱ خوشیدر خانین تانور کی کلہ دین باہ پستور سے کیا اور سوادہ دانشین مذکور کیا نور سے کوہ ہر بقدر کیا</p>	<p>۵۶۲ کیوہم فادہ ہوش ہے ہمارا سرین حد کتنا پیچہ ہمارا بین بنیر حد حسین وہ پیچہ ہمارا عاری ہر حال میں پیچہ ہمارا</p>
<p>یہ صاحب نقد و رہی اور سے ہیں یا ہم کہ غلام خلف اصدق بنی ہیں</p>	<p>ہم جزو بدن او کے ہیں جو کل کا شرف رشتے میں ہمارے گھر پاک نجف ہے</p>
<p>۵۶۳ نویں صاحب جانشین تشریف وہ شام کو ہوا غروب پہ چکر ایمان بچھو ہر شہرین نظر کو سبحانہ ہر حال میں یہ اہل نظر کو</p>	<p>۵۶۴ جوین جو عارندین اور بنی ارادہ ہر عقیدہ کا باخ منہ بنی گویا تلاوت ابی گلبرہ کہ درمیان کاہا ہر چیز میں کوں تیغ چلے</p>
<p>نور شید بنی فاطمہ تو شاہ امم ہیں ۴ اور ماہ بنی ہاشمی آفاق میں ہم ہیں ۴</p>	<p>سر خود و گلہ کا نہیں محتاج ہمارا شیر کا ہے نقش قدم تاج ہمارا</p>
<p>۵۶۵ دو چاند کوئی ہر آنکشت جاری ہر ہر کوئی ملی پشت ہماری جو کس کوئی ظفر وقت اور کشت جاری سیر قضا صبر کشت جاری</p>	<p>۵۶۶ احمد علی چاچا میر حیدر صفدر کل کا پیچہ ہے کہ کون کا رہا بھائی مراد زینب کی جڑی اور بھائی مراد زینب کی جڑی اور</p>
<p>قدرت کے نستان کے ہم شیرین ظالم ہم شیرین اور صاحب شیرین ظالم</p>	<p>اور شیر و شیرین سوار ہمارے ہم اونکے غلام اور وہ مختار ہمارے</p>

۵۶۸
 قاسم غلامیوں اکبر کا مین غلام
 شاہ کا عیلاز تون سرور کا جلودار
 بن کر تباہوں پر وہ تو حمزہ تھے لیکن
 تھا شاہ کیو بیان خیام

۵۶۹
 شاہ کا چلنے ہی کا گلیا بنے
 ہر عمل میں کر دیا بنے
 خندہ دہ قلعہ کوں کر دیا بنے
 ایک خبر وہاں سے کل کر دیا بنے

۵۷۰
 اب تازہ یہ بخشش ہے خدائے ازلی کی
 سقا بھی بنا اوسکا چو پوتی ہے علی کی

۵۷۱
 دہو کا نہو یہ سب شرف شیر خدا ہیں
 پھر وہ نہ جدا ہے نہ ہم ادنیٰ جدا ہیں

۵۷۲
 باہتے ہیں رازی ہر شہ غفار
 جگر کی سرکے ہیں باکین مختار
 لڑاؤں کی سرکے ہیں جو کھینچا لیتے ہیں
 خود رفت جہر دوزین لیتے ہیں

۵۷۳
 ناری کو ہشتی کے خیر چست کیا
 یوں جلکے تے حملہ ملعون بدایا
 گویا کہ سفر سے عیب نہ ہو گیا
 اور دوزین محب بھی بیان کیا

۵۷۴
 ہیں عقدہ کشا دست کشا قلعہ کشا بھی
 پر صبر سے بند ہوا تے ہیں رسی میں گلایں

۵۷۵
 نفرین کی خدا نے اسے عین کی غم نے
 بجا کیا عباس کو یان فتح و ظفر نے

۵۷۶
 اس کے قدم پر کا فدیہ ہے ہر دنیا
 قربان کیا جب پیر نے سیکرینا
 تیرے سر کے دل اپنا جگرینا
 بیت الشہ شاہ پھر صدمہ ہو گیا

۵۷۷
 یہ گریہ ہے کہ نقیون نے بکرا
 نواؤں میں کہ دست زربست تھا
 کہ جب عبد القادر نے بکرا
 نقیون جاوے کہ عباس کو مارا

۵۷۸
 مشہور جو عباس زماں کے کا شرف ہے
 شیر کی نعلین اٹھانے کا شرف ہے

۵۷۹
 یہ گرک وہ یوسف یہ خزان ہر وہ چین ہر
 وہ چاند یہ عفر کے وہ سورج یہ کہن ہر

۴۴
 اس شولے تو باد باختر جگمگ
 کہے کہ جاو دو عمو کی جنب
 کہ کہہ دے اور مرے کچے پیر کو
 کہ کہہ دے اور مرے کچے پیر کو

۴۵
 تیرے کہا کیا دے علی آئی ہو گی
 نانا نے پیر کیا چہ خیر پائی ہو گی
 کیا فاطمہ فردوس بن کھنٹی ہو گی
 کیا فاطمہ فردوس بن کھنٹی ہو گی

۴۶
 اک فوج بھی گردِ علمدار ہے زمین
 لوامہ نبی ہاشمی آتا ہے گن میں ۲

۴۷
 بند و نہ عیان زور خدا کرتے ہیں عباس
 پیالے مرے دیکھو تو کہ کیا کرتے ہیں عباس

۴۸
 گزرتی باہر کھینچتے تلوار
 کہ کہہ دے اک عالمین کی فصلہ کار
 کہ کہہ دے اک عالمین کی فصلہ کار
 کہ کہہ دے اک عالمین کی فصلہ کار

۴۹
 حکیم خیر بیان کہے تیرے سید والا
 پوچھو یہ کہ پوچھو یہ کہ پوچھو یہ
 چلائے کہ فضلی صغیر کو اٹھا لا
 چلائے کہ فضلی صغیر کو اٹھا لا

۵۰
 اللہ کرے خیر کہ ہے قصد شر او کو
 سب کہتے ہیں مرحب بن عبد القمراو کو

۵۱
 سید اینو سر کھول دو سجادہ بچھا دو
 دشمن پہ علمدار ہو غالبیت دعا دو

۵۲
 علی کا آل عبا اور کیا حرب
 اب باؤں سے شاہ سدا اور کیا حرب
 اب باؤں سے شاہ سدا اور کیا حرب
 اب باؤں سے شاہ سدا اور کیا حرب

۵۳
 نعیمین قیامت ہوئی فدا و کیا حرب
 بھی ہوئی کہ تھی کینہ نہ کیا حرب
 غارت ہو آئی جو اٹھے پیر چچاے
 وہ جیسے پھرین تیرین مہاجران ملک

۵۴
 مرحب کا نہ کچھ اوسکی توانائی کا ڈر ہے
 فدوی کو چچا جان کی تنہائی کا ڈر ہے

۵۵
 صدقے کروں قربان کروں اہل جفا کو
 دولاکھ نے گھیرا ہے مرے ایک چچا کو

<p>۹۷</p> <p>کے کہ کوہن ظلمت کا ہے ٹھکانا تھے پناہ کے کہین تلوار اڑھانا کوئی جی رو کر کھتا ہے سید کا ستارا جائز ہے کہ یہی پایے سے پانی کا چھپانا</p>	<p>۹۸</p> <p>غازی کے کہیں سی قن تھا بھٹانا کیکھانہ دیا لکھپون سے خبر کیا انداز کچھ چینی اسل انداز سے تیغ شہر انداز جیسا کہ جی سے تھکے درنگی آواز</p>
<p>ہفتم سے غذا کھائی ہے نے پانی پیسا ہے بیرجمون نے کس دکھ میں بہن ڈال دیا ہے</p>	<p>یان خوف سے قالب کو کیا میان نے خالی وان قالب اعدا کو کیا جان نے خالی</p>
<p>۹۹</p> <p>اچھی مری مان کے تھے کو بلاؤ کندہ کی کینہ ہوئی آخر دہراؤ اب پانی نہیں چاہئے بات منگاؤ کانٹھ سے کھونٹا کر لیا پٹاؤ</p>	<p>۱۰۰</p> <p>تیغ سر پہ جو بہ نظر آئی سیاتی پھر جامہ تن میں نہ کوئی لوج سیاتی ہستی نے کہا تو بضا بولی دو بائی بٹا بٹا پکارا کہ ہے قصبے میں چائی</p>
<p>لے مری تربت کے گلے آئنگے عباس یہ سنتے ہی گھبرا کے چلے آئنگے عباس</p>	<p>لونج مجسم کا وہ سر جیب سے نکلا نصرت کے فلک کا وہ لونیج سے نکلا</p>
<p>۱۰۱</p> <p>اس عرصہ میں گلے کے سب جان کاؤ پر ایک جی بن چینی یہ نہ چلا دار ماندوں میں شہم ہر غصہ تھا ہنسیا جاری ہوئی تلوار مخالف ہوا ناچا</p>	<p>۱۰۲</p> <p>جلی جلی یہ چلے سے راجن ان لڑکھاری ہزار دو سے پہلے پہ پایے ہے کہ کے نظریج سے پہلے پہ جو شہید تھا منج پہلے پہ</p>
<p>جب تیغ کو جھنجھلا کے تیغ پاک پہ کھینچا تلوار نے اڈنگلی سے الف خاک پہ کھینچا</p>	<p>یہ ہول دیا تیغ درخشاں کی جھک نے جوتاروں کے دانتوں نے زمین پر ٹری فلک نے</p>

<p>۵۷</p> <p>کلیک غلطی نے عیاشی لاد نہیں کیے اندر سراپا ہون میں جو ہر تکین کر کے اک غریب میں دو تو کمر میں عیان ہونے جو ہر پھر</p>	<p>۵۸</p> <p>جو حال جلادہ ہو اگر وہ پیشان خیر نہ پھر کھینچا جو کلاں میر سیدان تیر کی لڑائی پڑا دے سیکان تیر نہ پھر کہے گئی بیخ و بیکان</p>
<p>۵۹</p> <p>لے روک مرے دار تو ہے پاس سپر نہ بھی نہ کرونگا ابھی اٹھا رہے ہر</p>	<p>۶۰</p> <p>جو ہر سے نہ تیروں ہی کے پہلے غ بدل گئے گشت کے تھے ساٹھ تو چلے کے ہر سے تھے</p>
<p>۶۱</p> <p>کلیک کے مقابل ہو شون تلاش ہے ہر ایک کے ہر پسینہ باز وہ کہ اور یہ گردن نیچو دیہ چار دینے والے عیون</p>	<p>۶۲</p> <p>اوس تیغ نے سر کھینچ کر غل تھا کہ تیرا نہیں گری باقی چکر بہتر نہ کہے کٹ گئے اور نہ تیرے جوب ہو افسر صفت نہ پیر</p>
<p>۶۳</p> <p>کس دار کو وہ روکتا تلوار کہاں تھی آنکھوں میں تو پھرتی تھی نگا ہونے نہان تھی</p>	<p>۶۴</p> <p>بڑھ کر کہا غازی نے بتا کسی نطفے اب مرگے اور تو ہے یہ تیغ اور یہ ہے</p>
<p>۶۵</p> <p>کلیک پھر نہ تلوار نہ بجالی کلیک سے سر کٹ دیا نہ بجالی ظالم نے شان غصے کے کہا نہ بجالی اس کی جگہ تیرے سر بار نہ بجالی</p>	<p>۶۶</p> <p>نام نہ پندہ کیا نہ کچھ اور کچھ یا خبر ہندی کر کے خبر زادہ ہر سے جلا دینے ادھر اور نہ تیرے جل سکی پیر</p>
<p>۶۷</p> <p>تانی جو شان اوستے عیدار کے اوپر تیرا اوڑا لے گئے تلوار کے اوپر</p>	<p>۶۸</p> <p>اٹھ رہے شمشیر عیدار کے جو ہر جو ہر کے اوس خنجر خونخوار کے جو ہر</p>

<p>۹۱ خیر جو کاٹا تودہ ٹھہری نہ پھری نہ پھری سیدھی نہ سیدھی تودہ سیدھی نہ سیدھی سیدھی نہ سیدھی تودہ سیدھی نہ سیدھی سیدھی نہ سیدھی تودہ سیدھی نہ سیدھی</p>	<p>۹۲ خیر جو کاٹا تودہ ٹھہری نہ پھری نہ پھری سیدھی نہ سیدھی تودہ سیدھی نہ سیدھی سیدھی نہ سیدھی تودہ سیدھی نہ سیدھی سیدھی نہ سیدھی تودہ سیدھی نہ سیدھی</p>
<p>۹۱ تھی قلب و جگر پر تودہ تھی دامن زین پر تھی دامن زین پر تودہ راکب تھا زین پر</p>	<p>۹۲ یان تو ہوا یا حضرت خیر کا نسرہ خیر نے ہنس کر کیا تجھ پر کا نسرہ</p>
<p>۹۲ دیباچہ اچھل کر تودہ کفر کو مارا قدرت کے بجا کر کہ یہ خیر تھارا خیر سے نبی بولے یہ خیر تھارا خیر کہہ کر میری تابی کا تھارا</p>	<p>۹۵ ابن علی بن ابی طالب کی بجاوی ابن علی بن ابی طالب کی بجاوی ابن علی بن ابی طالب کی بجاوی ابن علی بن ابی طالب کی بجاوی</p>
<p>۹۲ بر وائے شمع رخ تابان ہو میں زہرا رخن کو لئے گود میں قربان ہو میں زہرا</p>	<p>۹۲ مرحب کو تو خیر میں بد اللہ نے مارا ہنگام کو ابن اسد اللہ نے مارا</p>
<p>۹۳ ہنگامہ ہو اگر تیری جوتو اسکو وان فوج نے لی باگ ایان جوتو اسکو طاؤس کی صدا سے سزا دین جوتو اسکو جنگل رخ اعلیٰ جوتو اسکو</p>	<p>۹۶ سید علی بن ابی طالب کی بجاوی سید علی بن ابی طالب کی بجاوی سید علی بن ابی طالب کی بجاوی سید علی بن ابی طالب کی بجاوی</p>
<p>۹۳ قادر دن کا زور گنج نہانی نکل آیا یہ خاک اوڑھی رن سے کہ پانی نکل آیا</p>	<p>۹۳ سقا بنا پیا سون کا ہر دت کے تصدق بیسر کیا شہزور و نکو تو ت کے تصدق</p>

۹۹۷
 مژدہ کا ہر وقت نگہبان خدا ہو
 دلچسپ جو بھی آنکھ سے غارت نہ فرما ہو
 دزد کی بلا کیجیے یہ ناجانی خدا ہو
 کر کہ کما خضر کے بن بھیجے کیا ہو

۹۹۸
 دریا کی طبع اب صفت ہے برقی
 جس کے شہر کی طرح اگر تھکے فرق
 سردارین اور فوج میں باقی باقی
 جس کی طبع سے جیسا کہ پانی

منہ چاند سا بجو جو دکھائیں تو میں جانوں
 دریا سے سلامت جو پھر آئیں تو میں جانوں

تلوار کی اک موج نے طوفان اٹھایا
 طوفان نے سر پودہ بیا بان اٹھایا

۹۹۹
 زینت بکسر بیان کرتے تھے مولا
 ناگہ کیلینہ نے سنا فتح کا مندا
 جلائی میں صفت تیرا بھی میری رضا
 جابلہ لایں اسے عموں کی لئے آ

۱۰۰۰
 پانی توئی ہر منج زدہ فوج میں
 لمبوں میں نے تیرے تھکے تھکے میں
 پنجابی زبان تو تو حکم کے دہن میں
 کب سے تلوار کو دعا کی یا نہیں

دکھ پیاس کا کھرا دھین مہوش کرنا
 پر یاد دلانا کہ فراموش نہ کرنا

حیدر کا اسد قلزم شکر میں در آیا
 اٹھ سے ہوے بادل کی طرح نہر پر آیا

۱۰۰۱
 لینے کو لائیں گئی نصیب سے جگہ
 عباس نے آئے تو نے دیکھا اسے ناگہ
 جلا کے کہ پھر جا میں ہوا آنے سے آگاہ
 کہ بیابان سے ہیں یاد دہا

۱۰۰۲
 دریا کے نگہبان کے ہیں جو چاہیں
 دلچسپ کی طرح پنجاب کی جانب
 جس کے شہر کی طرح پنجاب کی جانب
 کہ پانی جانے کی جانب

دل پیاس سے بی بی کا ہوا جاتا ہی پانی
 لیکر ترے بابا کا غلام آتا ہے پانی

دریا کے نگہبان ہو پر غفلت دین ہے
 مانند جاب آنکھ میں بنیائی نہیں ہے

۱۰۱
 کیا کہ شمع بجانی
 کیا کہ لپٹے نہیں بانی
 کیا کہ علی گری کی جوانی
 کیا کہ تیری کشتی بند دہانی

۱۰۲
 دریا میں ہو اگل کدہ و خفایا
 الباس خضر لے جا رات آیا
 عباس شہنشاہ خف کا خلف آیا
 باپس کو موتی لئے سب صدار آیا

لب خشک ہیں بونٹی زبان پیاس سے تپ ہے
 دریا ہی سے قم پونچھ لو کس پیاسے کا حق ہے

یاد آگئی پیاسوں کی جو حیدر کے خلف کو
 دل خون ہوا دیکھ کے دریا کی طرف کو

۱۰۳
 غازی نے کیا بان ارادہ کو تیرا
 بھائی چھلک نکلتا اس ہر کار
 بھائی نے دیکھا کہ نہ جیت دیکھار
 غازی نے کیا بان ارادہ کو تیرا

۱۰۴
 بھرنے لگا تم بونے کا بھر کھولا دہانہ
 بھرنے لگا تم بونے کا بھر کھولا دہانہ
 اعدائے کیا دور سے تیرا دکھانہ
 اور جو ہم کیا روج برا دکھانے شانہ

لا سیل کو اور برق شرر بار کو روکو
 لا ہوار کو روکو مری تلوار کو روکو

فرمایا کہ کیا کیا مجھے خوش کرتے ہو بیٹا
 بانی مری پوتی کے لئے بھرتے ہو بیٹا

۱۰۵
 پتھر کیے کیا اس کی بنا زکوہ تیر
 جلی کی طرح کوڑے چکا فرس تیر
 آئینہ کے سر پہ تو اعلوئے شہر تیر
 سلاخ بجا کہ وہ طوفان بلا تیر

۱۰۶
 خنجر تیری کو شش و پنج نہیں
 بانی تلواریں پیاسی کی قیمت نہیں
 وقفہ کیسے کیا ہے کی شہادت میں نہیں
 جو غم میں لڑے وہ جیت نہیں

بھسکی پلاس خس کو جب تیرین دیکھا
 پھر آنکھ کھلی جب تو دہان نہرین دیکھا

اک خونچی نہر آنکھوں سے زہر کے ہی ہے
 رو نیکو تیری لاش پہ سر کھول رہی ہے

۱۰۱
 دریا سے جو نکلا اسد اللہ کا جانی
 قحاشورہ کر دے میرے جاتا ہے بانی
 ہر راہ میں حال ہے سب ظلم کے بانی
 ستارے سینہ کی یہی شہرہ دانی

۱۰۲
 شکست علم و تیغ کو آئین پیچھا لا
 اور جلیلا عاشق روئے شہزاد
 پر ابن طفیل سے شہر ہا ستا کئے بچا لا
 پر چھپے کی مٹی تو کیا دل پہنچا لا

قبر بن بنی وحید و زہرا کی ہلا دین
 بر چھونکی جو زو کین یقین کلیجے سے ہلا دین

اور تیغ کی ضربت سے جگر شاہ کا کاٹا
 وہ ہات بھی فرزند ید اللہ کا کاٹا

۱۰۳
 وہ کو نشانقا تیر جو دلیر نہ گایا
 شکاریہ کے پاس سے سو خون بہایا
 پیر شہر تھا جو تیرے حلیے سے سنایا
 عباس جو بھول کی نگاہ سے آیا

۱۰۴
 شکر نے کٹی باغ و شکاریہ کو رکھا
 انڈر بان نہین لیا تیرا سر
 باگا کٹی تیرے گلے آگے بڑا بندہ
 اس شکست آگے آگے پادشاہ بن

مڑ کر جو نظر کی خف شیر خدائے
 شاؤ نکو تہ تیغ کیا اہل جفا نے

مشکیزہ سے پانی بہا اور خون بہا تے
 عباس گرس گھوڑے اور مشک دھن سے

۱۰۵
 لکھا ہے ایک نخل طغاب میر بیان
 ابن دروزہ یونین دین تھا نہ بان
 بچا جو وہاں سرداران شہروان
 چو نہ تھا شکست علم و تیغ کے شاہان

۱۰۶
 گر کہ زنجبی سے علمدار بکا لا
 کہہ کوئی بیاسوئے کہ تھا گیا لا
 شانی صد ایشادہ ہیلان تھا قضا لا
 زنجبی کے کہا لو نہ رہا کوئی جارا

وارادہ سپہ کیا زید نے شمشیر اجل سے
 یہ پہو لی پہلی شاخ کٹی تیغ کے پھل سے

اصغر کا کلا چھد گیا اکبر کا جسگر بھی
 بازو بھی میرے ٹوٹ گئے اور کسے بھی

<p>۱۱۱۱ گوایہ اس وقت طبعی ہمارے ظالم نے طبع بھی میری بڑی رکاوٹ ہی میں ہے خود دیکھ ان بندہ کے عباس کے غم میں ہے ہم کو رونا ہے</p>	<p>۱۱۱۱ اے ہمارے سہاگے سے علی ہر وقت اکبر تھا غش کبھی کی کبھی ما کہ نہیں کہ کھلتے ہوئے یوں کو اعضا کھٹا ہے کہ نقل میں ملا کر اب کیا</p>
<p>۱۱۱۱ اے ہمارے سہاگے سے علی ہر وقت اکبر تھا غش کبھی کی کبھی ما کہ نہیں کہ کھلتے ہوئے یوں کو اعضا کھٹا ہے کہ نقل میں ملا کر اب کیا</p>	<p>۱۱۱۱ اعدائین ہو غل مالک شمشیر کو مارا یہ کیوں نہیں کہتے ہیں کہ شیر کو مارا</p>
<p>۱۱۱۱ اے لال دھواؤ جسے باز کا ہے ہاتھ پہاٹ کھینچے یہ وہ وارثیات نہ چاہو جسے لاشہ عباس اوقات</p>	<p>۱۱۱۱ زینب کہا ہے تھیں گے بھائی کنجے کو عباس فنا کہ گئے بھائی آفاق سے اب جمرہ دیکھ گئے بھائی ہجوم حاکم میں کھلے گئے بھائی</p>
<p>۱۱۱۱ ہے بات قلم تیغوں سے شانے نظر آئے سکندریہ اللہ سر ہانے نظر آئے</p>	<p>۱۱۱۱ میں جان چکی قید مصیبت میں پڑی ہوں اب گھر میں نہیں بلوین شکے کھڑی ہوں</p>
<p>۱۱۱۱ بناختے ہیں کہ شاہ نے ہاتھ بناختے ہیں کہ شاہ نے ہاتھ بناختے ہیں کہ شاہ نے ہاتھ بناختے ہیں کہ شاہ نے ہاتھ</p>	<p>۱۱۱۱ ناگاہ صدائی کے غلطیہ لال جلد آ کر لاشہ اب تو باہی یال زینب کے لہا لہہ بن عباس کو یال تم جاؤ میں باں بہر شفا کھوئی یال</p>
<p>۱۱۱۱ کچھ منہ سے تو بلو میرے غمخوار ہرادر عباس ابو الفضل علی ہرادر ہرادر</p>	<p>۱۱۱۱ تم بولے لب گور سیکھنے کا چچا ہے اس فوج کا مارا ہوا کوئی بھی بچا ہے</p>

<p>۱۲۱</p> <p>اچان کنی بن و نانیون مولا اچان کنی بن کے لئے شاد و کو بیجا نظیر کی نسبت میں کہ نہوں بابتی آقا چراغوں میں سے ایک نور ہے کہ نہوں</p>	<p>۱۲۲</p> <p>درا بھی گھر گئے تھے بابتی کے بابا کے چچا جان بھین کے تھکے نورہ بھین سے بھر پڑا لے کے بن بکے ابا کو چچا جان لے لے بن بکے</p>
<p>۱۲۲</p> <p>ان کی عرض میں پہلائے ہوئے پاؤں پڑا ہوں حضر کے یہ فرمایا سرانے میں کھڑا ہوں</p>	<p>۱۲۳</p> <p>تھا عشق جو عباس سے اوس نیک خلق کو بڑھ بڑھ کے نظر کرتا تھا دریا کی طرف کو</p>
<p>۱۲۳</p> <p>ابن تھی قیامت ابن تھی جنت دیکھیں بنی زادیان کہ کس لئے سر نشوونہ تھی کیوں لا نکلوئے لئے سر عباس بنی فرید سر اسیمہ تھا باجر</p>	<p>۱۲۴</p> <p>ناگاہ بھڑپیا منکودہ پریشان زیر کعبہ کہا تھی تو میں نے قربان چلا کر عبادت کی یہی کاہر سامان بھٹیالی کبریا بھی بپا کر سامان</p>
<p>۱۲۴</p> <p>تن رعشے میں خورشید و رشتا کی طرح تھا دل ٹکڑے تھوکنے گریبان کی طرح تھا</p>	<p>۱۲۵</p> <p>بن باب کا بچپن میں ہمیں کر گئے بابا مردے سے لپٹے ہیں چچا مر گئے بابا</p>
<p>۱۲۵</p> <p>صندرتا تھا مانگے بابا کو بلا دو میں نہر چا جاتا ہوں مرا بھی بلا دو ابن تھی بھی بابا کو سکینے کے دعا دو ابا بھی چچا کو بابا کو بلا دو</p>	<p>۱۲۶</p> <p>پیل تھا جو مولائے ننگ کے بھین میں کس کیڑے امام ائم آئے اور گزرتا علم باباں بھیر کے حم آئے بھین میں کس کیڑے بن بکے</p>
<p>۱۲۶</p> <p>حیدر سے نوین سال چہڑایا تھا اٹھانے داری ترے بابا کو بھی پالا تھا چچا نے</p>	<p>۱۲۷</p> <p>بھائی کے یتیموں کی پرستار ہو زینب تم مہتمم سوگِ عبادار ہو زینب</p>

۱۲۰
 لکھنؤ کے نیشنل کالج
 بن رخت عزتیں صدق ہو گیا
 دو کبیر چارے عزادار بناو
 سیر کی عزاکا میں بوس نبیاو

۱۲۱
 پھر یہ علم نرس لائے بھجایا
 اور یہ وہ عباس کو خود لائے بھجایا
 تھیں غنیمت سیر میں خدین کے سنا
 جس کے جوان بھائی کا بھائی ع

تم پہنودہ کالی کفنی آل عباس میں
 جو فاطمہ نے پہنی تھی نانا کی عزامین

ناسور نہ کس طرح سے ہود میں جگر میں
 ماتم ہے علمدار کا سردار کے گھر میں

۱۲۲
 عباس کی سیر میں سوچا
 عباس کی انتم میں گھر میں جو رہا
 نئے میں نہ عباس کے لیے ہے
 جو بن کر سائے کے لیے ہے

۱۲۳
 ابھی کوئی دستور غدار نہیں لائے
 ابھی کوئی نہیں لائے عباس کے لیے
 ایک لکھنؤ میں ایک لکھنؤ میں
 ایک لکھنؤ میں ایک لکھنؤ میں

سب لوہڑیاں یوں روئیں کہ آقا گیا مارا
 چلائے سکینہ بھی کہ بابا گیا مارا

یہ جعفر و حمزہ کا یہ حیدر کا ہے ماتم
 شیر کا اکبر کا اور اصغر کا ہے ماتم

۱۲۴
 دینے کا ہر نام نہی ہے نہی
 دینے کا ہر نام نہی ہے نہی
 دینے کا ہر نام نہی ہے نہی
 دینے کا ہر نام نہی ہے نہی

۱۲۵
 سب نہیں ہے نہی نہی
 سب نہیں ہے نہی نہی
 سب نہیں ہے نہی نہی
 سب نہیں ہے نہی نہی

لہرا کا لباس اپنے لئے چھانٹ رہی ہوں
 عباس کا ملبوس عزرا بانٹ رہی ہوں

متھ زیر علم ڈھاپنے علمدار کی بی بی
 پر سے کے لئے آتی ہے سردار کی بی بی

<p>۱۳۹ نگاہ افغان زو علم یہ ہوئی پیدا سید یزداد واد عباس کو پاس نظمیں کہ اس طرح کہ ہے نالہ نہرا بنیجے کہا امان وطن میں کہ وہ کھیا</p>	<p>۱۴۰ لوجید یزداد واد عباس بنوین زہرا واد فاطمہ کی روح کو عباس کا پرہا ایک نہیں فتنائے گئے ہیں شر والہ آگے کہ ہے سردار و علمدار کا لاشا</p>
<p>آئی یہ ندا پاس ہون میں دور کہاں ہوں عباس مرا بیٹا میں عباس کی مان ہوں</p>	<p>اردنے نہیں دیتے ہیں عدو آل بنی کو تم سب کے عوض رو حسین ابن علی کو</p>
<p>۱۴۱ زو سارہ ہو کہیں نہایت کیوں کی کہ عابد زو رہا نہ فرود گئی عباس انتم کی نصف تھے بھائی سارا بن سو اگاہ چھپے مائی</p>	<p>۱۴۲ غاموین سب کہ نہیں نظم کا یارا بلج کا دل خیر ہے کہ ہے دیارا کانی خیر شہنشاہ و سایہ ہے ہارا کہ ہفتے میں تصنیف کیا تیارا</p>
<p>تم روز سوم اسے روان شام کو ہوگی جہلم کو کفن لاش علمدار کو دوگی</p>	<p>تجھ پر کرم خاص ہے یہ حق کے دلی کا یہ فیض ہے سب مدح جگر بند علی کا</p>
<p>۱۴۳ رباعی بنوین پہ خالق کا دلی غالب ہے ہے علم خدا روح علی غالب ہے اللہ ہے مطلق بنی طالب ہے کیا ذات علی بن ابی طالب ہے</p>	<p>۱۴۴ رباعی درد اکابر و درویشان آخر ہے نامم ہے شروع اور درویشان آخر ہے یہ ماہ محرم ہے سب پر آخر ہے وہ ان عشرت اول ہے بیان آخر ہے</p>
<p>تمام شد</p>	

۴۱
 ہر دم صفینا نہ بیدار کی آواز
 ہر دم چہ لہزان ہو سیما کی آواز
 تو غریبین کو سی عمران کی آواز
 ہے ہر غریب کو سی طوفان کی آواز

۴۲
 فتح ظفر نصرت و شہید و سر ایک
 قہر و جل و جلال جن دینے سر ایک
 مولا کی سیل و زلفاک نہفت سر ایک
 انصاف خدا اور ظفر فضل اثر ایک

جن سیر کو نکلے نکلے پہ ہمیشہ مرے ہیں
 پر یونہی طرح ہوش سلیمان کے اڑے ہیں

رعب شہ صدف سے طلاطم یہ بیا ہے
 سر خود سے دل سینے سے جان تن جدا ہے

۴۳
 مطلع تانی جبر کی آواز
 لوہین سپر فاح بہت صف کی آواز
 صف گریزی ہر صفت نہ صف کی آواز
 تاج شرف جبر کندی کی آواز
 شاہ سلاطین تیری کی آواز

۴۴
 نچہ جبر کی نہفت کسا ز طلاطم
 وہ کہتے ہیں یہ کہ وہ دھنستہ طلاطم
 ہر جہج کر دین گریزی نے بن جبر
 جبر ہے آجی جن او کوں کے گد

پیشانی جنات و ملک فرش زمین ہے
 چتر سراقدس پر جبر میل امین ہے

خالی ہیں رگین خون سے اور خون رگوں سے
 نامونکے حروف اڑتے ہیں مہر و نگے ٹگوں سے

۴۵
 تو آجی کدو نہ تر گھٹ کر
 نزدیک سپر فاح کجا ہواٹ کر
 زنی زنی جانی ہواٹھا دھاوی ہواٹ کر
 کس نے کا بانگ کی ہواٹھا پکڑ کر

۴۶
 دینی ہر قسط بخیر کی خبر آواز
 بان شور بان عل ہر آواز آواز
 بالائے سرفراز کجا پویش نظر آواز
 آجی ہیں ہم کی در آمد تیرا آواز

ناب ہے کہ تیار ہر اک ماند ہوا ہے
 تیار سے ہن کیا فہر ہر ہر چاند ہوا ہے

ہر تن کو ہے دشوار بچا نادل و جان کا
 آناشہ والا کا ہے جان نادل و جان کا

۷۷
ہی کی داغ انج پڑو شدہ دین سے
آواز انا انفس کی پیدا ہونے سے
جائے بنیاد میں فرشتوں کی جین سے
انفس کے قدم گام نہ مٹیں

۷۸
ہر جسم پر دبیدہ شہ کا بیان ہے
آرام کمان میں کمان کمان ہے
ہی کی تیلے سب کا فلو دین کو دانا ہے
دور کی نڈی نہ بیان ہر دانا ہے

۷۹
سائے کے اگر پاؤں پھسل جائیں بجائے
پانی کے عوض نور کا جھڑکاؤ ہوا ہے

۸۰
اب عقل کمان ہوش کمان فوج عین میں
سب گرد ہوئے راہ سمند شدہ دین میں

۸۱
جے لو سے صوفیوں کی شہید کمان
جینج لاکھ سواری سے عین رند
جے ہر شو کوئے نار سے وہ عین
ہر سوچ سے جو ہر کرار سے لے لے

۸۲
ہی کی کھلے شمشیر دین کا پیکار
ہی جن دیر قاف میں پیکار
دراپین ننگوں کے جگہ کا پیکار
پونید ہین پانی میں پیکار

۸۳
آلا سجدہ را سہ محبوب کی صورت
پروین نے کمر باندھی ہے جاوہر کی صورت

۸۴
تلوار و نکانہ ہر ہر ہے صف جنگ میں پانی
دراپین شرر چھپتے ہیں اور رنگ میں پانی

۸۵
انے گم ہر شے شے شے شے
عین شہر والے نے کیا کیا ہوا
اک خطبہ کے ایک سا جو کہ مند و شر
اک حکم ہے کہ ہر اک نئی

۸۶
اقبال علو دار سے تقدیر علو دار
جاوہر آئینہ جو کہ ہے شہر علو دار
نوشت کا خادم خاک پر علو دار
سکھو لے صاحب خطبہ علو دار

۸۷
ہے دونوں جہانین یہ امام اقلین ایک
جس طرح خدا ایک اس طرح حسین ایک

۸۸
اور فوج پین شست ہے کیا شاہ امم کی
حشر کی نگاہیں ہیں تمام اہل حرم کی

<p>۱۳ ہر جزو بدن پر زے ہے ہر عضو جدا ہے دھڑکن شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>	<p>۱۲ ہر جزو بدن پر زے ہے ہر عضو جدا ہے دھڑکن شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>
<p>۱۴ ہر جزو بدن پر زے ہے ہر عضو جدا ہے دھڑکن شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>	<p>۱۱ ہر جزو بدن پر زے ہے ہر عضو جدا ہے دھڑکن شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>
<p>۱۵ ہر جزو بدن پر زے ہے ہر عضو جدا ہے دھڑکن شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>	<p>۱۰ ہر جزو بدن پر زے ہے ہر عضو جدا ہے دھڑکن شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>
<p>۱۶ ہر جزو بدن پر زے ہے ہر عضو جدا ہے دھڑکن شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>	<p>۹ ہر جزو بدن پر زے ہے ہر عضو جدا ہے دھڑکن شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>
<p>۱۷ ہر جزو بدن پر زے ہے ہر عضو جدا ہے دھڑکن شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>	<p>۸ ہر جزو بدن پر زے ہے ہر عضو جدا ہے دھڑکن شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>
<p>۱۸ ہر جزو بدن پر زے ہے ہر عضو جدا ہے دھڑکن شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>	<p>۷ ہر جزو بدن پر زے ہے ہر عضو جدا ہے دھڑکن شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>

۵۱
 شمع کا بندہ ہر اک نور خطا ہے
 ہر کلمہ جو پیر وی اذرا خطا ہے
 ہر ایک کلمہ میں نور ہے خدا کا
 یہ عین کلمہ عین عین عطا ہے

۵۲
 کیا غلط ہے کہ وہ ہے اس خطا میں
 تعریف کو سچ کہتے اس خطا میں
 اس خطا میں ہے نظم کا گدے اس خطا میں
 ہر ایک کلمہ میں ہے نور خدا کا

لیکن کا یہ احسان ہے ہر بندہ حق پر
 یہ کھینچتی ہیں سرمہ کا آنکھوں کے ورق پر

ابرو کا رخ صاف میں پر تو نظر آیا
 نور شید کے دہن میں نہ تو نظر آیا

۵۳
 ہر طوطہ حق ہے اس خطا میں
 مانع نے جان کے یہ عین کلمہ
 نور نظر اس خطا میں
 ہر ایک کلمہ میں ہے نور خدا کا

۵۴
 ہر ایک کلمہ میں ہے نور خدا کا
 ہر ایک کلمہ میں ہے نور خدا کا
 ہر ایک کلمہ میں ہے نور خدا کا
 ہر ایک کلمہ میں ہے نور خدا کا

سہری سلائی اسے درکار نہیں ہے
 محتاج عصا مردم بیسار نہیں ہے

بڑھ کر رخ روشن سے یہ کا ندھے پہ پڑی ہے
 تو قدرت حق ماہ سے یہ رات بڑی ہے

۵۵
 ستر کی آہ میں کرتے ہیں اہم آہی
 دان کا لیے آئے ہیں غلام آہی
 ہر ایک کلمہ میں ہے نور خدا کا
 ہر ایک کلمہ میں ہے نور خدا کا

۵۶
 لوح کو اب کی نشا نظر ہے
 عارض یہ قدر تیش و تیر ہے
 ہر ایک کلمہ میں ہے نور خدا کا
 ہر ایک کلمہ میں ہے نور خدا کا

یا ذکر ہے یا شکر اسے رب ہدا کا
 ساچہ ہے یہ منہ نام خدا نام خدا کا

ابواب فصاحت کو دہن کھل رہا ہے
 موتی ہی نورے وقت سخن کھل رہا ہے

<p>۵۲۰ بایں جان بین نزاران کی بجائی بیدار زلف و زینت زیب قدر پیرا ہے بیان خط و کا تاج تابان نیابت ہو آبا و اجداد خیرین و بدین</p>	<p>۵۲۱ اینچیز ہے اسم نہ ہوا نہ تھواری سب یکے ایک پیغمبر کی آتی ہے باری سلطان لاغر کی آتی ہے سواری اب نور خدا گم ہے ہر خند و بے ناری</p>
<p>تازہ ہے یہ رخ چہنہ اسید کے مانند یک رو ہے بد دنیا کس خورشید کے مانند</p>	<p>بخندہ تاج سر شاہان سلف ہے سدن میں دو عالم کے یہ اک درخف ہے</p>
<p>۵۲۲ سلک نہ انداز عجیب حسن ملا ہے یہ زلف و زکریا کی کا صلا ہے گریں ہی سے سچ کے داؤد کو جلا ہے دین و دنیا بیک بین کیا ربط و لا ہے</p>	<p>۵۲۳ جاگہ بیلا اسپر سکھ بارو جانباز ہو تو بازی ہمت کو نہ بارو بان ستر کو آواز دھوئی کو چارو ہنکے کسی حلیہ کا اجل سنو دو</p>
<p>ان موتوں کے رشتہ میں یا قوت اگر ہیں یہ عمل وہ ہیں جنگی قرابت میں گہر ہیں</p>	<p>وہ بولے کہ خود چند برس میں بڑ جائیگا ظالم یہ نور خدا جاں میں کب آئیگا ظالم</p>
<p>۵۲۴ عجب دین ہے عین کو کمال نہ بیہیفت کا تھے عین کے مالے ایک ایک کو ٹھہرے یہ کرتا ہی نشانے عیاں کی درستی سو دنیا سے کیا</p>	<p>۵۲۵ کب جاں میں ٹھہرے گیارہ بیہیفت یہ طائر زنا بین اس عباس ہے نیست عطر گل بیہیفت و رضا ہے یہ نور خدا نشان خدا کی طرف صلی ہے</p>
<p>اب رن میں یہ کس سر کہ آرا کی ہو آمد وہ کہتا ہے عباس کے آقا کی ہے آمد</p>	<p>کیونکر یہ فریب پہ شام ہیں آئے سایہ کے نہیں جسم کہ جو دام میں آئے</p>

۵۲۱
وہ بلا کہ سوچا نہیں کہ جو نیک کیا
ہم بھی تو ہیں دروہل کی جو داریا
دیکھیں تو ہی ہر سچ منہ صاف کیا
سننے کہا اندھین جوت بن گیا

۵۲۲
فلک نے کہا اور جھل اٹھتے آجائیں
بھڑکے کہہ ہر کے ہم سب آجائیں
اور جابین فلک کہ تھاں سما جائیں
اس غصے کے کاٹن بکریں جابین

بیدم ہوے جاتے ہو یہ عرب شدین ہر
شیر ہے انسان ملک الموت نہیں ہے

اب طائر جان ڈر کے جو پرواز کرے
کیا معرکہ میں آج برسی موت مرے

۵۲۳
چنچنی اگر جانے ہو تو تین آد
عاب کے لے کر سیر راہ لٹاؤ
کر کے کچھ کاخین لٹاؤ دکھاؤ
سردین اور فستوں اور ریہاؤ

۵۲۴
اک سبک کرتے تین دور اور آوایا
خالم نے لایا ایسے اور کان جھپکایا
وہا دسے دعائیں خبر نہیں لایا
چلو کے کوٹکا اگر عجیب تو وہ ہی پایا

گھر آپ کا خالی ہوا دن بھر گیا شیر
ان پھولوں سے جنت کا چمن بھر گیا شیر

لائے ہیں خبر دل کی یہ ہے کام ہمارا
لے آپ بھی شگوائے افسام ہمارا

۵۲۵
بہتر نہاں شہر دان کے سب سے
بہتر نہاں شہر دان کے سب سے
بہتر نہاں شہر دان کے سب سے
بہتر نہاں شہر دان کے سب سے

۵۲۶
اب ہیں دو نکاح تین تین جگہ
سے سو بیسے حکمیں اپنا بھارت
نہو چھاپسے کہ پوچھیں تین تین
خود فرستہ کہ تین تین

بھر قتل ہے آسان پسر ضیفم حق کا
شیر تو کہتے بہتے کے قتل کا

رے کیسا کہ لائے یہاں جانوں کے پڑے ہیں
ہم سوئے عدم جاتیکو تیار رکھیں

<p>۵۲۰ اوسے کہانے تو بھلا غریبی مانا کہین سادات قدرت باری گفتار میں یہ بندہ تلوار میں عاری ان فیہ حکم وہ بھی بجا ہو پیر جاری</p>	<p>۵۲۱ گر کا پے کر کو کہانے سے ٹانے گرابی عبادت میں کر اور حائے مڑ مڑ سے سے گنج ہیلن بیٹانے مڑ مڑ سے سے کر و علی کہین نے</p>
<p>لیکن ابھی جیسے میں جو کھرام پڑا تھا میں دیکھتا تھا واقعہ گو دور گھڑا تھا</p>	<p>میں کیا کھوں اک لڑکی غم شاہ ام سے ہر بار لپٹ جاتی تھی گھوٹے کے قدم سے</p>
<p>۵۲۲ اب کیا یوں غلام کی رخصت کرنا وہ چہین جانا وہ بیہوش کا بلانا وہ ایک کے بعد ایک کا کیم کر آنا بیوی بکا وہ بکھرانا وہ لڑکا بکھڑا</p>	<p>۵۲۳ دور سے کھان اٹھتی تھی اسکے جگہری دور سے لڑکے کو زین چھٹی ہون پر سے اڑھتا ہے شہنشاہ کا سایہ و سر سے میں بھی بین ہی جو بدلتے ہیں کھر سے</p>
<p>میں جانتا تھا ہوگی قیامت کوئی دم میں اٹھی گئی جب سند شیر سرم میں</p>	<p>روٹھے ہن مجھ سے مجھے تم قدم پہ ڈالو لہر سے قبلہ و کعبہ کو منالو</p>
<p>۵۲۴ اب فرم کہ جو فضا چیمپے لانی نہہ اچھے کہ دن میں نہ چھپکائی نہہ جو رکاب نہ بیٹھا تھا بھائی نہہ کے پیر کی نوا ہی بھائی</p>	<p>۵۲۵ لیکھو قصہ اتنا کہ تھی تشنہ دہانی سوائے علمدار سے نگاہ ایتھا بانی کیا جاتی تھی ہر بین ظلم کے بانی بارا بھین ویشک می تیرن چانی</p>
<p>دم توڑا جو اکبر نے تو ایسا نہ قلق تھا زین کے نکل آنے سے منہ شاہ کا فاق تھا</p>	<p>مرجاؤنگی یہ کم نہ کرین پیار کو اپنے کیون روٹھے ہن لین مجھ سے علمدار کو اپنے</p>

۴۲
آجائے گزشتہ کو تو کیسی طرف
پھر کہ میں داد کو لانی ہوں خجے
اتیک میں دی غفلت کے لطف
آجائے کہن پہنچے غور سے

۴۳
جانی میں آنکا بہن باہن ہے
تا نہیں بے کسے کو لائے سے ہائے
ہاں غصہ نہ کرنا جو دہرے ہائے
بامیری کیلینہ کو طمانچہ کوئی ہائے

خانوں سے کئے ہاتھ ملا جائے دادا
حضرت کے برادر کو جلا جائے دادا

وہ بولی محل دم بہداد کروں گی
پر یاد تم آؤ گے تو فریاد کروں گی

۴۴
آجائے جہاد و داد کو گھٹتا ہی عالم
ہونے لگا سوار جو سلطان دو عالم
خزانے کا خیمہ ہوا آتش کا عالم
خزانے کا خیمہ ہوا آتش کا عالم

۴۵
خائف ہو تو دیکھ کے آبد کا ترشہ
جہالت علی دہب شاہ مدینہ
خائفین سوار لے میں تار ہو سیدینہ
سوار لے میں تار ہو سیدینہ

پر غم سے یہ رشتہ تھا تو اسی کو نبی کی
جو تھا می نہ جاتی تھی رکاب میں علی کی

پر زیر سلج رخت کفن پہنے ہوئے ہیں
زندہ نہ انھیں جان کفن پہنے ہوئے ہیں

۴۶
پھر پھر کی گھوڑے کی گھوڑے کی
ادھائی سے دو تہہ پہن لکھ جائی
بہ آگے گھر پھر آگے گھر پھر
اسید ہون باز کہوں میں ہی

۴۷
شکستہ کرنے کہا دیکھا اقبال
حال دیکھا یہ دیکھا یہ دیکھا
ناحق تو دھال دیکھا یہ دیکھا
کہہ کہہ بہت دیکھا یہ دیکھا

اب پھر بھی سواری نہ ابرا پھر کی
حضرت کے کہا خلق پہ تلو ابرا پھر کی

اپنے تو رگ دریشہ میں ڈر پڑ گیا ہے
کیا پاؤں ادھیں رن کو کہ جی پڑ گیا ہے

۹۴
ناگزارد شاہی نظر آریا
بے پردہ رخ تیرا نظر آریا
پھر کوئی نہیں دنیا ہی نظر آریا
نثار سعیدی دنیا ہی نظر آریا

۹۵
دنیا ہی دنیا خاک کینا مرا نا
اس خاک کے خاطر نہ پیچھے اچھا نا
خند شبنی اور نہ کو نا بود ہی جا نا
سر سبز جوان گریا اک دم میں جا نا

۹۶
نفل ہم تو سن سے شرارے ہوئے روشن
رن برج فلک بنگیا مارے ہوئے روشن

۹۷
کیا کیا مہ و خورشید نگاہوں سے نہاں ہیں
جو صبح مرے پاس تھے اسوقت کہاں ہیں

۹۸
اد کا شہر دین نے فرج رقا کو
ٹھہرا لیا سر تاج سلیمان نے ہوا کو
حضرت نے صدیقی پر لالہ لیل خبا کو
سب کو غفلت کے ہوا بھونڈا خدا کو

۹۹
بجھو عجب ایجاد و عالم کا تیجا
جاہوں کو تیرے کپڑے کیلے سیجا
بانا ہے پیرا رانی کے خیمے کیلے
نہ ہے چپے حق نے ہے ایک پھول کیلے

۱۰۰
فردوس کی رغبت نہ جہنم سے حذر ہے
لے بے خبر و تلو بھلا کچھ بھی خبر ہے

۱۰۱
الاس ہوں میں تاج سر آل عبا کا
دل بند ہوں میں دست زبردست خدا کا

۱۰۲
تو بیت میں فرما تا ہی خالی جاں
جاؤں عجب کہ جو بیت کا قائل
کی طرح وہ دنیا میں بچھڑم و خندل
سوا ہوا کہ جو کہ ہے دنیا میں خیر

۱۰۳
گر لاکھ برتن صبح آگے گزرد و ان
ہر صبح ایک نیا پیرا رانی
ہر صبح ایک نیا پیرا رانی
ہر صبح ایک نیا پیرا رانی

۱۰۴
تہا جسے مرقد کی سکونت کا یقین ہے
کیون خلق کی الفت سے وہ بیزار ہیں ہے

۱۰۵
ہر صبح حق میں ہے بیان ابن علی کا
جس طرح شریک کلمہ نام نبی کا

۴۵
 اگرچہ جو سلطان ہایت شہزادے
 لکھنؤ کے خیر الامر کے
 گمراہ گمراہ پادشاہ کے
 اندر کرب جان کے جیکہ

۴۶
 دل ناز و خفاک مرغی خفاک
 حیران ہوں چھپکے کدور تھیں جو
 آئینہ خفاک میں کے صدق صفاء
 چھپ کر جو بوجھیں کرکٹ سے

اک لات میں غرتے کو کیا دور حرم سے
 بت خاک پہ سجدہ کو جھکے اپنے قدم سے

تھا تم کو مناسب مرا گھر صاف کرو تم
 لوین نہیں کچھ کہتا ہوں انصاف کرو تم

۴۷
 کہنا تھا جو کچھ کہنے کے لئے کیا ہو
 تبادلیا کبھی وہ اب اور خطا ہے
 وہ کفر ہے یہ دین وہ جگہ غلط ہے
 عداوت سے کوئی تو یہ بات جدا ہے

۴۸
 حکمت کے لئے کیا ہے سب جانتے ہیں ہم
 حکمت کے لئے کیا ہے سب جانتے ہیں ہم
 حکمت کے لئے کیا ہے سب جانتے ہیں ہم
 حکمت کے لئے کیا ہے سب جانتے ہیں ہم

روینکے نبی فاطمہ کے بال کھلین گے
 خیر اسکے تھیں جس کے بدن حال کھلین گے

گلزار علی ہم نے جو تارا ج کیا ہے
 کچھ کچھ یہ قصاص احد و بدر لیا ہے

۴۹
 ہم تارا جو تھیں ہر حق کا دل میں
 ہم تارا جو تھیں ہر حق کا دل میں
 ہم تارا جو تھیں ہر حق کا دل میں
 ہم تارا جو تھیں ہر حق کا دل میں

۵۰
 کہنہ بین بکھتا ہو کہنہ بین
 کہنہ بین بکھتا ہو کہنہ بین
 کہنہ بین بکھتا ہو کہنہ بین
 کہنہ بین بکھتا ہو کہنہ بین

پرسش میں اماموں کی علی چکے ہیں تھے
 قائل جو ہمارے ہیں یہ وہ آپ کہیں گے

سرتنگے ہوں اور پاؤں میں لہجہ میں پڑی ہوں
 سیدانیاں دربار خلیفہ میں کھڑی ہوں

۵۶۱
خضر کے کہا چھوڑنا میں کی تھی
مرد و عورتوں کی تھی
بے پرواہی ہو کر اس کی تھی
اسے اپنے دلوں میں نہیں

۵۶۲
وہ تن کی سچ اور وہ قیض کی جاو
مفتوں کی صورت اس کی جاو
گہرے کوئی نہ ہے کوئی بناوٹ
مشرقیہ تھلاپ سکا قیامت تھی

ہتیار ہو تیغ دوزبان کھینچتی ہے زمین
جان ہوگی بدن میں نہ زبان ہوگی دہن میں

بجلی کبھی گرد و سپر کبھی فرش زمین پر
بجلی کبھی کوئی دی پر جبریل امین پر

۵۶۳
پہلے گیا اب تک سے
تلاش کا یہ کھنڈ اور کھنڈ سے
تنبیہ نے لیا سر شاہ زمین سے
دین نکلا نیام سر شاہ زمین سے

۵۶۴
فکر سے تنے تنے شہر سے
پہلے ہی کو ابھی بی باؤ کو اٹھا کے
بالک بین بنی دلی وطن سے
دیکھ کر سے بین اندر ایک خدا کے

چلائی شکست اور جگھٹا فوج عمر کا
لو حوصلہ نکلا وہ دل فسح و ظفر کا

دو گوہر گنجینہ خاتون زمین ہن ۷
دلال پیسہ کے حسین اور حسن ہن

۵۶۵
بہشت پہنچی تنہا دلا شہزادہ
نظر کے قبلہ کا ہوا شاہ بر آید
افصح کے قبلہ کا ہوا شاہ بر آید
جلیبی ہوئی گویا سر جگہ جگہ

۵۶۶
وہ تن کی کفر کی زبان صاف
رنگ کے خالوں کا نہ زمین صاف
صاف ہے زمین صاف ہے زمین صاف
میں جو ان کے کوئی نہ ہو

اس حسن کا شعلہ نہ کبھی طور سے نکلا
ظلمت سے سکندر بھی نہ اس نور سے نکلا

پوشیدہ کوئی بدمزگی میں نہیں رکھتی
مطلق سرو گردن کی لگی میں نہیں رکھتی

۵۶
 اس کو جو ہم پہلے نے جو نظر کی
 تیرا نقطہ کر لیا اور کچھ ہی دیر
 غصے سے لگی تھی بوجھ کر
 چلا ہے

۵۷
 چھوٹی سے کر کے چھوٹی دوسری
 خون کی لہر اس درشتی میں اگلے سائی
 منہ کو کھینچ لیا ہے دس دیکے دہائی
 دھواؤں کی طرح پیٹے ہوئے جھکائی

بانی تھا نہ دم خوف سے یقین گھٹی تھیں
 یقین نہ کہ یقین تیاہوں کی چھٹی تھیں

خود رفتہ تھا ہر تیر یہ رفتار نہی تھی
 انگڑائی کا لینا بھی کمان بھول گئی تھی

۵۸
 کسم کسم ختم کا تھا کسم کسم
 کیا جو بیان نہیں ہو سکتا کہ
 جاری تھی ہر دن وہ کس طرح
 کبھی تھی کبھی نہ تھی

۵۹
 کسم کسم ختم کا تھا کسم کسم
 گرہین جس کی گھبراہٹ سے کسم کسم
 اندر ادا دامن زین سے کسم کسم
 گرہین چھپی اور زین سے کسم کسم

پر کئے سے جبریل ملک جان گئے تھے
 اس تیغ کے دسے کو ملک مان گئے تھے

باندھی وہ ہوا جس سے بگولا ہے ناری
 شرمائے جلے آگ بولا ہوئے ناری

۶۰
 بے کسم کسم ختم کا تھا کسم کسم
 بے کسم کسم ختم کا تھا کسم کسم
 بے کسم کسم ختم کا تھا کسم کسم
 بے کسم کسم ختم کا تھا کسم کسم

۶۱
 غصے سے زارہ پڑی تھی غصہ آگ کی
 حال آئینہ کو کاسے یقین بن در آئی
 نہ بکھلے جانے جلے جلے جلے جلے
 نہ بکھلے جانے جلے جلے جلے جلے

جلا د زمین سا یہ تھیں جلا د ملک تیغ
 یہ گا د زمین پر تھا تو مرخ ملک تیغ

کڑیاں نہ زہرہ یقین نہ دم اہل ستمین
 دم بھاگنے کے واسطے ٹھہرا تھا عدمین

<p>۳۷</p> <p>ایک ایک کتنا تھا کہ جاگ بھاگے دریا بن چو دوب کا کوئی شاہ دو جہاں سے طالبان کا کوئی شاہ دو جہاں سے پہلے پہلے جو تھانہ نکلتا تھا از باج</p>	<p>۳۸</p> <p>مٹی نہ خراگرتی تیغ نہ راندار دو زنج کا مزاج آج تلک تک برباد جلتے تھے پر مرغ نظر بھی دم بہ دوز نکلتی تھی بان پھولے اور پھیلتی دوز</p>
<p>۳۹</p> <p>نوار کا یہ کاٹ سنا تھا نہ کسی سے سراپون نہ تھا بات کا بھی تیغ علی سے</p>	<p>۴۰</p> <p>جل جل کے تن اہل جفا ڈھیر ہوا تھا اس تیغ کے پر کا لون اندھیر ہوا تھا</p>
<p>۴۱</p> <p>کیا خبر لگائی تھی دم و حیات نہ تھا قاتل کفر بھی سکے اسلام یہ بھی مین جو تھا نقد حیات صرف اہل صاف کہتا تھا سراسر</p>	<p>۴۲</p> <p>جنا کھونا کھونا کھونا کھونا کھول کر کھول کر کھول کر کھول کر تھوڑے تھوڑے کھول کر کھول کر تھوڑے تھوڑے کھول کر کھول کر</p>
<p>۴۳</p> <p>کھوٹا نہ کھرا کچھ سر بازار بھٹے گا اب نارہ من ہر قلب کا دینا رہے گا</p>	<p>۴۴</p> <p>ہر حلقہ جو شن مین وہ روغن جو در آیا پھر تیغ جو چمکی تو چراغان نظر آیا</p>
<p>۴۵</p> <p>کچھ بھی نہ صفین لگتی تھی کچھ بھی نہ صفین لگتی تھی کچھ بھی نہ صفین لگتی تھی کچھ بھی نہ صفین لگتی تھی</p>	<p>۴۶</p> <p>کرمی کے سبب کہہ کاٹا ہو گیا مٹھ دیا کہہ کر کین کا مارا ہے سبب نہیامون مین چھپے صورت لانگھے کون لو تھوڑے تھوڑے</p>
<p>۴۷</p> <p>شکر کے علمدار کو کم کر دیا اُس نے نیزوں کے نیستان کو قلم کر دیا اُس نے</p>	<p>۴۸</p> <p>تجائے جبا یون کے پڑے تھے لب جو مین شمشیر شہر بار نہ ساتی تھی لہو مین</p>

۵۴
جب تیرا جہت پر اٹھتا رہتا
افلاک کو بھی چنچ بین لایا وہ بری رہتا
حافظ نے جو بنائے فلک کے ہوتے تھے
کچھ ایسا بیان کوہِ جن کے تھے تھے

۵۵
جب تیرا جہت پر اٹھتا رہتا
افلاک کو بھی چنچ بین لایا وہ بری رہتا
حافظ نے جو بنائے فلک کے ہوتے تھے
کچھ ایسا بیان کوہِ جن کے تھے تھے

۵۶
پھر انہ فلک رخس میں کیا تیز بری ہے
شیشے کو اوڑالے گئی یہ کون بری ہے

۵۷
ایسا نہواں سب میں مین فرزند ہوں زینب
کھس نہ نکلنا ابھی میں زندہ ہوں زینب

۵۸
آہِ بے گاروں کی غنیمت کی
زینب کے کہی کہ اسے گئی تیرا
پھر تیرا دین میں جو تھیں اسے گئی تیرا
پھر تیرا دین میں جو تھیں اسے گئی تیرا

۵۹
نہراؤں کے خاکے خاکے سے مولا
تمہارے جو کہتے تھے تیرا مین کیا
کیا میں گیا تیرا جو کہتے تھے تیرا
کیا میں گیا تیرا جو کہتے تھے تیرا

۶۰
سیدانہ نہیں دھوم قیامت کی بچے گی
گر یہ نہ کیا جان کسی کی نہ بچے گی

۶۱
بھو لومرے آگے تو نہ زینب کے ادب کو
سرسنگے مرے بعد پھر ایسی جو سب کو

۶۲
ایک نون زینب پر آگے بکارا
زینب کے بھائی کو بھی تیرا
زینب کے بھائی کو بھی تیرا
زینب کے بھائی کو بھی تیرا

۶۳
ایک نون زینب پر آگے بکارا
زینب کے بھائی کو بھی تیرا
زینب کے بھائی کو بھی تیرا
زینب کے بھائی کو بھی تیرا

۶۴
خالق نہ کرے تیغ جب اس سر سے ملے گی
تھراؤنگے افلاک میں دن کی ہے گی

۶۵
کیون امت عاصی کے لیے دکھ میں پڑی ہو
لو او مرے عرش کے پہلو میں کھڑے ہو

۵۵
 نولے غنایں پھر جی کی شہسباز
 گھوڑے دڑ کر تیرے ہر لڑنے کی زبان
 فریادیں سے قافلہ ہے ہر سامان
 ایک بین بیکان بیکان

۵۶
 بچپن مجھے عرش علی کیا ہونے
 کہے کی زبان بھی دو باد کیا ہونے
 عیسیٰ کی اسی خاک پید کیا ہونے
 بیچو بیچے فاطمہ یہ کیا ہونے

کیا جانئے کیا بعد مرے حال ہو یا رو
 اعلیٰ ہے کہ تم گھوڑوں سے پا مال ہو یا رو

ٹھنڈا ہوا بان مادر عیسیٰ کا کلیجہ
 کٹ کٹ کے گرسے تیغوں سے زہرا کا کلیجہ

۵۷
 تیرے تھے جوڑے بڑی نوری باری
 تیرے تھے سب سے سب عیسیٰ باری
 تیرے تھے سب سے سب عیسیٰ باری
 تیرے تھے سب سے سب عیسیٰ باری

۵۸
 شہزادے تھے تیرے خاک تغابون
 آزاد کہ نام محبوب خدا ہون
 پیڑہ لڑائی تیری تیری کیا ہون
 محتاج دوا تھے تیرے کی دوا ہون

اب عرش معلّا ترا قائم نہ رہیگا
 ہنتم سے جو پیا سا ہے لہوا و سکا ہے گا

دیتی ہوں تجھے واسطہ زہرا دہنی کا
 بچھرنے گرسے خون حسین ابن علی کا

۵۹
 اسد مطہر تو میرے دنیا سے اٹھ جائے
 کہیں کہیں تو میرے دنیا سے اٹھ جائے
 کہیں کہیں تو میرے دنیا سے اٹھ جائے
 کہیں کہیں تو میرے دنیا سے اٹھ جائے

۶۰
 آزادی بانقے کہ لے اسد من مغل
 کہ روزگار علم آہی میں یہ گذرا
 کہ روزگار علم آہی میں یہ گذرا
 کہ روزگار علم آہی میں یہ گذرا

بس بس مری خاطر یہی الزام پڑے ہیں
 نہیں چمن فاطمہ کے پھول پڑے ہیں

واقف ہے تو کیا شاہ شہیدان کے ادب ہے
 اکثر سمجھتا ہے زیادہ انھیں سب ہے

۹۱۱
 اوتوت فرشتو کو تو اکلم آہی
 بان نور کے نشیے لیے جلد تیار ہی
 آئی ہے چہا ز شہ مردان چہ تباہی
 مژدہ باجوہ گھر کین دوج نے جاہی

۹۱۲
 نخلان لالین لالین لال
 لالنے نخلے بل کھا ہوئے گریہ یال
 زلفی زین جہرین کین کی نشان
 لالے ہوئے دھابا تھا فاکہ لال

یمنون کے تلے رن مین کلیچہ ہے نبی کا
 نیشون مین بھر د خون حسین ابن علی کا

آلودہ بخون ریشل مام دوسرا تھی
 اس شان سے تیاری دربار خدا تھی

۹۱۳
 نہ مین دھو ہر نبی کا
 نہ خون بر باد خدا کا
 نہ خون گرا خاک چہ شاہ شہدا کا
 اپنی نہ کھونگیا مین نشان انص کا

۹۱۴
 لب علی اکبر علی اکبر
 سیدی جو کئی نو کیا ہائے برادر
 بدست سنا جات ہوئے خالق اکبر
 یہ کہتے ہی فطیون ٹپ کیا

مکن نہیں یہ گا وزین ہوش مین گئے
 یحییٰ کا لہو پھر نہ کین جوش مین آئے

چلائے یہ حلقہ نبی آدم سے جدا ہے
 افسوس نبی زادے کا کیا حال کیا ہے

۹۱۵
 دارودہ لاکھ لاکھ نشیے دین
 کب کہ لڑا ہوش شاہ دین مین
 تالو سے زبان لگ گئی تھی خٹک دین
 چلن چھو پکے سینے مین بیر دین

۹۱۶
 کھڑن شاہ کی زنجوے گایا
 چھڑن شاہ لب لبود شہرے بھرایا
 نشیے لے لے فیضون قدم رن بر لایا
 بظلم نے حکومت کو برا سنایا

زخمون کو نہ پوچھو وہ ہزار دن سے سوا تھے
 فرماتی ہین زینب کہ ستار دن سے سوا تھے

مشرنہ کین عرش منظم کے تلے ہو
 امان سے نہ کہنا جو یہاں دیکھ چلے ہو

۱۰۲
 زخمِ پیچے کر کا جلدِ خداداد
 زخمِ شعلہ کی بجائے راہِ تاباد
 نظامِ کائنات کی جگہ پر اوجان و انکسار
 کشتیِ کائنات کی غنیمتِ کائنات

۱۰۳
 ایک کلمے سے بچ کر گویا
 اپنے بن کے کلمے کو ترنا ہوا یا
 اس صدمہ سے نکلنا فاطمہ زہرا کا ہوا
 منہ پر کلمے کلمے کی پیر

۱۰۴
 بتلاؤ تو مقتل میں جو میں جاؤں گی بابا
 جیتا ہوا شیر کو اب پاؤں گی بابا

۱۰۵
 بچھڑی ہوئی ماں سے تو گلے ملتا ہر داری
 پھر اے کلچہ ترا کیوں ہلستا واری

۱۰۶
 پوچھتی ہیں جو غصہ دیکھتی ہیں کیا
 کوئی آئے سرے کو جلا رہا ہے کیا
 اب کب تک چھانی سے لگا دو دھڑکن
 صبر سے صبر آتی جو ماں بھرا

۱۰۷
 شاہ شہداء خلقِ بیدہ سے کیا ہے
 آفتِ فلک نے بن دی یہ کیا ہے
 چھریاں پھر ان کی کلمے یہ کیا ہے
 جاننا ہے جیسے کہ تیرا کیا ہے

۱۰۸
 تحسین کرہ شیعوں پہ قربان ہوا خادم
 کوڑا کے گلا شاہ شہیدان ہوا خادم

۱۰۹
 اک صدمہ یہ ہے عشق جو ہوا شہزادی سے
 قاتل مرے سینے پہ چڑھا ہے ادبی سے

۱۱۰
 وہ بولی میں داری اور منظوم حسینا
 اے عاشق باری مرے منظوم حسینا
 کیا زخمِ کاردی کے منظوم حسینا
 خون بھی جاری مرے منظوم حسینا

۱۱۱
 بار بار جو کلمہ پڑھتا ہوں خداوند
 باز آئے ہیں میری سب آگیاں
 تھکات جگہ جگہ ہیں سب کی حالت
 کیا یہی حالت تھی جی جھپٹ

۱۱۲
 تقدیر سے آگاہ نہ ہو کہ جلی تھی
 تم ہو گئے بے سر میں پجانے کو چلی تھی

۱۱۳
 دودھ مارے جدا اس کے کلمے کے ہوئے ہیں
 اصغر بھی مواسے علی کبر بھی ہوئے ہیں

۹۱
اس وقت حضور اپنے پیچھے پندارین
غروی کے گلے لگتی ہیں حضور کا دین
بابو کے گلے پیچھے بھی بابو سے جدا ہیں
پہلے کے کہا اگلے غلے بھٹکے ہیں

۹۲
ننھا تھامی ٹان ان کے سین کٹا
بیکس کی دھبیت پہ قائم کوئی رہتا
است کو چاہی وہی اوکیوں ج میں رہتا
اٹھارہ بی فاطمہ کا خون نہ رہتا

اب حال کو بہنوں کا کیا اون یہ نبی ہے
سر پر کوئی وارث نہیں اور بے وطنی ہے

آتی ہے صدا کان میں چلاتی ہے زنبیر
کونے کی طرف بال کھلے جاتی ہے زنبیر

۹۳
وادی امی کی کبکب کھانے آئے
پیامی کی کبکب نہیں جاتے
بولان بڑے خدا کو بجا کے
سیا حال بن کا تھیں یہ لپٹاتے

۹۴
پشتے جی غنڈ گئی خود دیکھو
سکھول کے دوران شبی نے کیے ہیں
خاموش دیراب قلندر ج میں ہیں
خالق سے دعا باکلی کی فکر کی ہیں

بلوے میں بن آج ہماری گئی امان
چادر سر زنبیر سے اوتاہی گئی امان

محشر میں مجھے رتبہ معراج ہو یا رب
نعلمین ید اللہ کی سر تاج ہو یا رب

۹۵
رباعی
کچھ ہو نہ سکا حق کے دلی کا نام
آخر ہو ادا دینی کا نام
اس جہد کو ہونے میں دو جان دے
اک ماہ صیام ایک علی کا نام

۹۶
رباعی
احمد کا وصی ادب برادر جید
وہ شہر علوم میں تو ہے در جید
داماد و جیب ہے جابین و جہم
بین دو نوجوان گواہ جید جید

تمام شد

بلوچان د

<p>۴۸ زبان نہ کہنے کی جو خبر خواہو زبان رکھانے کی جو خبر خواہو زبان نہ کہنے کی جو خبر خواہو زبان رکھانے کی جو خبر خواہو</p>	<p>۴۷ کو بیچہ اولاد مرخص ہو تم اب بیکار شد و مصطفیٰ ہو تم غنیمت کرو کہ غلام ہو تم بناؤ قاسم انشاؤں کے چچا ہو تم</p>
<p>۴۹ ادھر تو شاہ کو یہ صدمہ جسگر پہونچی ادھر مدینہ سے صفرا کا نام بر پہونچی</p>	<p>۴۶ جو اب دو پدر نام مراد اکبر ہو خاب حضرت عباس کس برادر ہو</p>
<p>۵۰ یونین غرق کھنکھاتی ہوئی لپکتی تھی سی تکتی ہوئی ہو جو ہر کس کی فکرتیں ہوئی کھنکھاتی ہوئی ہوئی</p>	<p>۴۵ بہن جی زینب کی سینه نشین دین جی کوئی اور کی عین حضور کا کوئی تھا سالال ضعیف مولد آئی تھی کہ کا حوضہ</p>
<p>۵۱ یہ حال دیکھ کے قاصد کی آس ٹوٹ گئی ہوا یہ رعشہ کہ فوراً ہمار چھوٹ گئی</p>	<p>۴۴ ظہیر اور حبیب آپ کے مصاحب ہیں حضور عون محمد کے مامون صاحب ہیں</p>
<p>۵۲ او تو کہے نافہ سے آداب دعا لایا کہ کہہ کر تاتا ہوا اور منسل وہ نہ کہتا تھا وہ نہ کہتا تھا جگہ بایں کھنکھاتی ہوئی</p>	<p>۴۳ حسین کچھ شرمیلے غمخوار امیر کون ہیں تو توں کیوں بے یار کہاں ہیں کہ اب قاسم کہاں علم بردار خدا کے بند تھے یہ سب نے قادیان</p>
<p>قرار دو مجھے میں بیقرار ہوتا ہوں حسین جان کے تمہرے نثار ہوتا ہوں</p>	<p>سپاہ ظلم نے تنہا سمجھ کے گھیرا ہے ہزار دین تین ہیں اور ایک خلق میرا ہے</p>

۹۸
 شافقتہ کہان کس کس کا
 ابھی چراغ ہوا کل حسین کا
 شافقتہ کہان کس کس کا
 ابھی چراغ ہوا کل حسین کا

۹۷
 وطن کا قصد تو زمین آیا ہے
 یہاں صغیر نے گردن پیٹ کر کھایا ہے
 نکلے سے لاکھن شہر سے لگا ہوا ہے
 سلام کے لئے قاصد مسر جھپکا ہوا ہے

جو شیر خوار کی جگہ تلاش ہے بھائی
 یہ دیکھ لے مرے ہاتھ تو یہ لاش ہی بھائی

وہ پوچھتا ہے کہ آس آپ کی یہ لڑکے
 حسین کہتے ہیں اکبر بھی ہکو چھوڑ گئے

۹۹
 شہر سوایا کہ آہ دا دیا
 حسین آئین خودی ہی قاصد
 نشان اوستے دیا تھا جد ابد کا
 ہاں عمر کو بھر کھو کھو کر غصہ دیا

۱۰۰
 بھائی چہرے صغیر کے خون بہہ چکا
 پستہ موت کا ہاتھ سے بچھا کر
 بکاری مرد کی آنکھوں پر چھو کر
 کھینچ کر غلطی دیدہ ہوئی صغیر

لیا حسین نے ہاتھ تو یہ لاشہ صغیر کا
 عریضہ ہاتھ تو یہ رکھا مریض دختر کا

گواہ رہیو کہ فاقہ سے جھومتا ہے حسین
 اور اُسکے بھائی کی آنکھوں کو چومتا ہے حسین

۱۰۱
 گماہ اس نے نہ خطا کا فاش
 کبھی کڑھے سے کبھی بھونے میں
 شہر سوایا کہ آہ دا دیا
 حسین آئین خودی ہی قاصد

۱۰۲
 بنا لوں ننھی سی قبر کی تختہ سیر
 تو بچاؤں پسیر لاشہ اکبر کی نہایت سیر
 بڑھاپہ لاشہ اکبر کی نہایت سیر
 بڑھاپہ لاشہ اکبر کی نہایت سیر

جواب کون لکھے گا یہ تو مرتا ہے
 اب اک نیات صغیر حسین کرتا ہے

زمین قبر کی خاطر پسند کرنے لگے
 مزار کھود کے نالے بلند کرنے لگے

۱۳
ہو غل و غل صغریٰ کی تھی قضا
میں بے صورت کا نور ہے خاک شفا
وہ بھی تیرا وہ غلاما کلمہ صغریٰ کا
ہزارا قبرین ہے کا خون بھرا لاشا

پر اپنے چاند کو جب خاک میں چھپانے لگی
جگر ٹپنے لگا اکتھ تھر تھرانے لگے

۱۴
یہ حال کچھکچھ فاطمہ کی مدد گاری
حاجتیں انکھیں خالی اکباری
لجھاری جیسے در سے باؤں دھیاری
یکے قبر کی ہوئی جڑیں پاری

حسین بولے نئے خاوتے گزرتے ہیں
تھالے ہنسیوں والے کو دفن کرتے ہیں

۱۵
گریزین پیر پیر کے زین شیار
لجھاری میری کئی کئی بے دمدار
نہ وہ جانو ہو جان میری بے دمدار
زینین تیرا تیرا اور تیرے کینے بنا

زیر خاک تو یوں فاطمہ کا باغ ملا
نچھے یہ پھول ملا اور ہمو داغ ملا

۱۶
بلدین دور سے لیکے پھر کیا بیان
میں تری تھی ہی تیرے دروازے لان
اکیلے سوئی تھی تھکن عدا کے آسان
اچھڑا گھر سے تھکے تھکے بیان

تھارے چاہنے والے گلے لگا بیٹے
مجھے یقین ہے جناب امیر آئینے

۱۷
غرض کہ فاطمہ کی قبر پر پیر پیر
حسین لکھتے فاطمہ کی قبر پر پیر
نظر پڑی سے دوہا کی قاتل تیرا
ہوئی ہمدی سے پیر پیر پیر پیر

اور آس پاس حسینی سپاہ سوتی ہے
برسات جیسے کہ دوہا کے گرد ہوتی ہے

۱۸
دھاکے لاش کو پیر پیر کے اوپر
عامدائیں بھی پیر پیر کے اوپر
نہ لکھتے لکھتے لکھتے لکھتے
پیر پیر کے اوپر لکھتے لکھتے

ارے غضب یہ مرفع مشا دیا کس نے
شہید احمد مختار کو کیا کس نے

۵۱۹
کہا سچین سچ کو بچا دینین
سچ کے شمس کا ہاتھ اٹھا دینین
سچ خطین لو بھائی کا لگا دینین
حضور شانہ باری تعالیٰ تو خطا دینین

۵۲۰
نہ بھگت سے یہ لگا بھی خدا کا شکر
کہ دیکھے بھٹ بھٹ کر دیر بھیر آہ
نہ بارے نہ دیار اور روح پر سیاہ
نہ بے پناہ پر جلادین صلی کی پناہ

خطاب انکا جوان مرگ اس دیار میں ہے
بہن کھڑی ہوئی وان در پہ انتظار میں ہے

بہن کی آل پہ ظلم شدہ ید ہوتا ہے
رسول حق کا نواسہ شہید ہوتا ہے

۵۲۱
یہ حال تھا کہ عدو صرف زار ہوئے
بند جوارف شور گیر و دار ہوئے
کف اعلیٰ میں عیان کیے نہ سوار ہوئے
جہم کین جیسے بن بقیار ہوئے

۵۲۲
بیان نبی غیبی کا نکلے شاہ
کہا اور ایسے بن بیکس آکر آقا صداہ
سوا خدائے نبین و صوفیہ بنے کی پناہ
بگاہ حق پر کر چکا پرور نگاہ

نکل کے لوٹڈیان کنے لگیں دہائی ہے
کہ چار لاکھ کی اک جان پر چڑھائی ہے

تو جانتا ہے کہ ہم بیکسی سے مرتے ہیں
سکے امت جد کی رہائی کرتے ہیں

۵۲۳
کہا سچین سچ کو بچا دینین
سچ کے شمس کا ہاتھ اٹھا دینین
سچ خطین لو بھائی کا لگا دینین
حضور شانہ باری تعالیٰ تو خطا دینین

۵۲۴
کہا سچین سچ کو بچا دینین
سچ کے شمس کا ہاتھ اٹھا دینین
سچ خطین لو بھائی کا لگا دینین
حضور شانہ باری تعالیٰ تو خطا دینین

زہ ہے شرف کہ مدد گاری حسین کروں
شہید ہو کے ابد تک جنان میں چین کروں

جو نیک ہیں تری مطلوبیت پہ روئیں گے
جو بدگمان ہیں وہ قائل کبھی نہ ہوئیں گے

<p>۵۲۵ مین چاہتی تھی کہ بچہ نیا بہ کسم لکھن میں ہے جس کے جوہری مین کسم علی کی تیغ و جانت کی گئی کھین کسم ہون مین بھین دور تر پکڑے کسم</p>	<p>۵۲۶ پکاری تیغ بھین ل کبر کی کسم جلال حشر و اقبال مصطفائی کسم بھین کے شہیدان کیلا کی کسم مہینا مہر شاہ لاف کی کسم</p>
<p>۵۲۷ کہلا ہے واقعہ خیر مین سر بسر میرا پڑا ہے سکے پر جر نیل پر میرا</p>	<p>۵۲۸ یہ تیغ کتنی مٹی جو حکم بر ملا پہونچا کر دہسا دیہ فرمان کبریا پہونچا</p>
<p>۵۲۸ حسین بنے کہنے لفظ شیر خدا مقام صبر جبر علی طیش جدا ازل سے ہم مین شیطانی بنے کہین مجاہد غازی کہین خلیہ خدا</p>	<p>۵۲۹ حسام بیان کی مٹی آج سے پیدہ تیغ کا پیدا ہوا سیاہی سے پیدہ کے یون اگل آتی وہ خیر خواہی سے کہیے حضرت یونس بان آج سے</p>
<p>۵۲۹ برا کے نام نہ جرات نہ صبر کرتے ہیں خدا کی راہ مین لڑتے ہیں اور مرتے ہیں</p>	<p>۵۳۰ ہلال تیغ کا ابر سیاہ سے نکلا اوٹھا یہ شور کہ یوسف وہ چاہ سے نکلا</p>
<p>۵۳۰ زور دے کہہ بابائے زور دکھلایا لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ مہین کے سانے و نہ تبیل نے کھلایا تیغ بیابان پہنچی غصہ فرمایا</p>	<p>۵۳۱ فلک افق سپر کھدی شیش زان تو کہہ سپر و شیش بین باگردان کان کھائے کہ کشتان تیغ بربان شہدایا پے نذر تیر شعلہ نشان</p>
<p>۵۳۱ جلال مین نہیں زہرا کا لال آنے کا کہ زور الجلال سے وعدہ ہو سر کٹانے کا</p>	<p>۵۳۲ نظر جوہر نے کی شاہ کی جلالت پر کرن کے پٹکے سے باندھی کمر اطاعت پر</p>

۵۲۵
 ۱۔ مین چاہتی تھی کہ بچہ نیا بہ کسم
 ۲۔ لکھن میں ہے جس کے جوہری مین کسم
 ۳۔ علی کی تیغ و جانت کی گئی کھین کسم
 ۴۔ ہون مین بھین دور تر پکڑے کسم
 ۵۲۶
 ۱۔ پکاری تیغ بھین ل کبر کی کسم
 ۲۔ جلال حشر و اقبال مصطفائی کسم
 ۳۔ بھین کے شہیدان کیلا کی کسم
 ۴۔ مہینا مہر شاہ لاف کی کسم
 ۵۲۷
 ۱۔ کہلا ہے واقعہ خیر مین سر بسر میرا
 ۲۔ پڑا ہے سکے پر جر نیل پر میرا
 ۵۲۸
 ۱۔ حسین بنے کہنے لفظ شیر خدا
 ۲۔ مقام صبر جبر علی طیش جدا
 ۳۔ ازل سے ہم مین شیطانی بنے
 ۴۔ کہین مجاہد غازی کہین خلیہ خدا
 ۵۲۹
 ۱۔ حسام بیان کی مٹی آج سے
 ۲۔ پیدہ تیغ کا پیدا ہوا سیاہی سے
 ۳۔ پیدہ کے یون اگل آتی وہ خیر خواہی سے
 ۴۔ کہیے حضرت یونس بان آج سے
 ۵۳۰
 ۱۔ ہلال تیغ کا ابر سیاہ سے نکلا
 ۲۔ اوٹھا یہ شور کہ یوسف وہ چاہ سے نکلا
 ۵۳۱
 ۱۔ زور دے کہہ بابائے زور دکھلایا
 ۲۔ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
 ۳۔ مہین کے سانے و نہ تبیل نے کھلایا
 ۴۔ تیغ بیابان پہنچی غصہ فرمایا
 ۵۳۲
 ۱۔ نظر جوہر نے کی شاہ کی جلالت پر
 ۲۔ کرن کے پٹکے سے باندھی کمر اطاعت پر

<p>۵۲۱ جہاں میں بھی منتول تھے شادیں ہوا یہ حکم کہ بس حسین پائے بس تمام پنج پیرا بھر دستان فرس جہاں کھڑی ہوئی دلی و فاکوئیں</p>	<p>۵۲۲ بہن حسین کی چہرے پہ خاک ملتی ہے چھری کلیجہ پہ خیر النسا کے چلتی ہے</p>
<p>۵۲۳ کئے گاسر سر آغوش فاطمہ قاصد توجان لے کر ہوا میرا خاتمہ قاصد</p>	<p>۵۲۴ بھائی ختم ہوئی شاد اہل شام ہوئے حسین قتل ہوئے بختن تمام ہوئے</p>
<p>۵۲۵ بھائی ختم ہوئی شاد اہل شام ہوئے حسین قتل ہوئے بختن تمام ہوئے</p>	<p>۵۲۶ بھائی ختم ہوئی شاد اہل شام ہوئے حسین قتل ہوئے بختن تمام ہوئے</p>
<p>۵۲۷ بھائی ختم ہوئی شاد اہل شام ہوئے حسین قتل ہوئے بختن تمام ہوئے</p>	<p>۵۲۸ بھائی ختم ہوئی شاد اہل شام ہوئے حسین قتل ہوئے بختن تمام ہوئے</p>

<p>۴۲ رسول دبان گھنٹل زمین بابر ملائے ماری تھیں تھیں تھیں تھیں بیکاری تھیں کہ ہر چہین جانی کہ ہر تھارا تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۴۱ پہلے پہلی دوزی بول کی جانی لیٹ کے لٹے سے سیاحتی طاری عزیم جانی تھوہے جین ہن آئی ہن میری تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۴۳ پکار لوہین اکبر کی روح کا صدقہ جواب دو عسلے اصغر کی روح کا صدقہ</p>	<p>۴۰ حسین بھائی مری اس قم بھی توڑ گئے اسیر ہونے کی خاطر ہن کو چھوڑ گئے</p>
<p>۴۴ بتادو کو کمان لاش شاہ والا ہے کہہ بر رسول کی آنکھوں کا وہ آجالا ہے کہان پہ فاطمہ کی گودیوں کا بالادہ کہہ بر وہ میرا گلابی ملنے والا ہے</p>	<p>۳۹ یہ بے شک جہن کو نہ یاد فرمایا تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۴۵ زمین ماریہ سلطان کیا ہوا تیرا بتادے ہر کہ ہمان کیا ہوا تیرا</p>	<p>۳۸ دعا یہ مانگ کہ شیون کو چین ہو یا رب ہر ایک گھر میں عراقی حسین ہو یا رب</p>
<p>۴۶ شاہ کرتی تھی حضرت کی لاش تھوہ جواک لاش پہ سر پہ گری کا تھوہ بیکاری لے بن آوے تھیں تھیں زیارت کے کوہ کے گری کا تھوہ</p>	<p>۳۷ یہاں جی تھیں</p>
<p>۴۷ فغان ہائے سینا بلند ہوتی ہے یہی ہے لاش کہ چہر بول دتی ہے</p>	<p>۳۶ تمام شد</p>

۵۱
 بانو کے شیر خوار کو ہضم سے پیانگی
 نے دودھ اور زبانی کے لئے لگی
 کھتی اور اس میں خبیثی اس کی

۵۲
 بین کتنی ہی خفین انھیں بانو کی
 شاہ خف کا انکو خوار بنا دینا
 ہر جگہ پیکر کے گرد لگی پین بلاو

۵۳
 کتنی ہی کیا کروں میں دہائی حسین کی
 چنگی پھری ہے آج مے نورین کی

۵۴
 منت کے طوق بڑھ چکے پروان چڑھ چکے
 یسین کا دقت آگیا قرآن پڑھ چکے

۵۵
 فریاد اعلیٰ میں کہہ رہا ہوں اعلیٰ
 ان دھون کے کہانے بکراؤں اعلیٰ
 سطح اعلیٰ سائیں سہاؤں اعلیٰ
 اپنی کا خطا تو میں پاؤں اعلیٰ

۵۶
 اب کتنی مڑاؤں چاہوں میں اعلیٰ
 جبکہ خست ہوئی یہ اعلیٰ
 تیرا دل بدل کے کس کو اعلیٰ
 کے لئے لے لے لے لے لے لے

۵۷
 پھیلے کو آنکھ کھولی تھی بکھولتے نہیں
 روتے نہیں کہتے نہیں بولتے نہیں

۵۸
 باقی جو اس پیاس سے مصوم کے نہیں
 منہ میں انگوٹھے لیتے ہیں اور چوستے نہیں

۵۹
 اکبر جی بانی نے نہیں زلف غبار
 تارہ ایسی جوانی کہ کراغ ہے
 دیکھ کر ہی ہے کان کی گھنچ چراغ ہے
 کیا بولنے کو دیکھ کر ہی غبار

۶۰
 رو دانا جانتے تھے سدا سدا تھے
 پیکار کے بات کو دین کی بات تھے
 خاطر سے میری چھوٹی کی جانتے تھے
 جانی تھی میں ہوا دہر تھوچھوچھوچھو

۶۱
 اصغر کا پاتر ہے اکبر سدھا رہے ہیں
 کیا خاک میں ملا نیکی میری پیالے ہیں

۶۲
 کس کی نظر لگی کہ میں نظروں سے گر گئی
 وہ چاؤ پیار ہی نہ رہا آنکھ پھر گئی

۷۰
ہر سیکہ پہنے بھائی کی آتی ہے
آئینہ چھوٹے بھائی کو اپنے دکھائی ہے
نہ سے ہاتھ چوک رو کر سنائی ہے
مین جاؤ بھائی جان سیکہ سنائی ہے

۷۱
آ کر کیا یہ سبے بلاؤں کو
لاؤ خدا کے واسطے لاؤ اہم کو
اس سبب ان کا حال سناؤ اہم کو
بسی سیرین گلے کی دکھاؤ اہم کو

۷۲
کر دھنی ہن آتاں آنکھ کو تم کھولتے نہیں
اللہ ہم پکارتے ہن بولتے نہیں

۷۳
اکبر کی لاش لے گئے ہن قتل گاہ میں
کوئی دیکار لو وہ ابھی ہونگے ماہ میں

۷۴
غفلت آ کر جبکہ آتش آہ
خانی کی مہر علی کی تھین پناہ
آج کے پناہین اپنی صا آوہ
مہر کی پھر اور ہوا مجھے کیا گاہ

۷۵
حضرت لٹا ہے تھوڑا تھوڑا
بوسے کہ مین بھائی کو بھائی کو کرمان
آ کر تجاری لاش خان کا بہان

۷۶
تیروں سے مشک چہر گئی مجھ بھو اس کی
پیاسی ہن سے لے لو قسم اپنی پیاس کی

۷۷
ہم خمیمہ گہرین جاتے ہن صغر ملاتے ہن
اونکو بھی لاکے پاس تھائے سلواتے ہن

۷۸
کر شکر کر دھو لے کے کسبے ہن
بھیلیا ہے ہن سے ہونے بائون کو ہم
کسم پر دھلا ہوا کہتے ہن مہم
سینہ پر ہاتھ رکھتے ہن

۷۹
نہ چوڑاں پیے کا تارہ لگا ہے
باتم سہلین گنہ سہلین شاہ آہے
سبب بنی کو غنڈہ چھو کے پاس لائے
بھیکے ہاتھ بائون بلا کر بھیکے

۸۰
قرآن کی ہوا کبھی گھارے دیتے ہن
بانو کو دیکھتے ہن تو منہ پھیر لیتے ہن

۸۱
کی عرض جان ہو تو یہ ہے شیر خوار کی
حالت ہے غیر پیاس سے اس گلزار کی

<p>۱۲</p> <p>میں نے سب کو کھانے سے روک دیا کیونکہ میں نے سب کو کھانے سے روک دیا کیونکہ میں نے سب کو کھانے سے روک دیا</p>	<p>۱۱</p> <p>میں نے سب کو کھانے سے روک دیا کیونکہ میں نے سب کو کھانے سے روک دیا کیونکہ میں نے سب کو کھانے سے روک دیا</p>
<p>۱۳</p> <p>بولی سیکھنے بابائے مشکل کشائی کی امان مبارک آنکھ کھلی میرے بھائی کی</p>	<p>۱۰</p> <p>یہ سنکے میری گود میں جھولے سے آئے ہیں کھانے کو تیرنگی طرف منہ پھرا لے ہیں</p>
<p>۱۴</p> <p>میں نے سب کو کھانے سے روک دیا کیونکہ میں نے سب کو کھانے سے روک دیا کیونکہ میں نے سب کو کھانے سے روک دیا</p>	<p>۱۵</p> <p>میں نے سب کو کھانے سے روک دیا کیونکہ میں نے سب کو کھانے سے روک دیا کیونکہ میں نے سب کو کھانے سے روک دیا</p>
<p>۱۶</p> <p>لب پر تبسم آنکھوں سے شکستہ نظار ہیں مادر نہیں غریبے بابا ہی پیارے ہیں</p>	<p>۱۷</p> <p>خاطر سے انکی پانی کے سائل بھی ہوئے اس پیر بان کے حال دشمن بھی اونٹین کے</p>
<p>۱۸</p> <p>میں نے سب کو کھانے سے روک دیا کیونکہ میں نے سب کو کھانے سے روک دیا کیونکہ میں نے سب کو کھانے سے روک دیا</p>	<p>۱۹</p> <p>میں نے سب کو کھانے سے روک دیا کیونکہ میں نے سب کو کھانے سے روک دیا کیونکہ میں نے سب کو کھانے سے روک دیا</p>
<p>۲۰</p> <p>آئے ہو پہلوے علی اکبر میں سونے کو چلتے ہو میرے شیعوں پہ قربان ہونے کو</p>	<p>۲۱</p> <p>کچھ ہے میرا پھول اور آفت کی دھوپ ہے لہو چل رہی ہے اور قیامت کی دھوپ ہے</p>

۴۱۹
شہزادہ کا کہنا کہ میں نے اپنے
بہنوں کو لے کر ان کے ساتھ
جیتا تھا جو لایا گیا نہ تھا
کہ میرے گاؤں میں ہی لایا گیا تھا

۴۲۰
میرے بھائی نے اپنے بھائی کے
بھائی کے ساتھ لایا گیا تھا
میرے بھائی نے اپنے بھائی کے
بھائی کے ساتھ لایا گیا تھا

بندے کا کچھ نہ زور نہ کچھ اختیار ہے
مختار موت و زلیلت کا پروردگار ہے

وہ بولی بس کیجے پہ نشتر مارے
لو دودھ چھہ نہیںے کا بخشاں دھارے

۴۲۱
بھائی نے اپنے بھائی کے
بھائی کے ساتھ لایا گیا تھا
بھائی نے اپنے بھائی کے
بھائی کے ساتھ لایا گیا تھا

۴۲۲
میرے بھائی نے اپنے بھائی کے
بھائی کے ساتھ لایا گیا تھا
میرے بھائی نے اپنے بھائی کے
بھائی کے ساتھ لایا گیا تھا

دیکھو ہن پھر آج کب تمہیں گوی میں لیتی ہوں
اللہ و بخت کی ضمانت میں دیتی ہوں

چادر نہ تھی وہ چہرہ پر آب و تاب پر
عکس اسفیداب کا تھا آفتاب پر

۴۲۳
میرے بھائی نے اپنے بھائی کے
بھائی کے ساتھ لایا گیا تھا
میرے بھائی نے اپنے بھائی کے
بھائی کے ساتھ لایا گیا تھا

۴۲۴
میرے بھائی نے اپنے بھائی کے
بھائی کے ساتھ لایا گیا تھا
میرے بھائی نے اپنے بھائی کے
بھائی کے ساتھ لایا گیا تھا

لوگو مرا کیجیو نکلتا ہے تمام لوہ
اصغر سدھارتے ہیں جہان سے سلام لو

کھڑک سنگدل میں یہ کیا رسم کھائینگے
جگو یقین نہیں ہے کہ پانی پلائیے

۴۱۰
 جو بونہو خیر نیکی کی بات کہتا ہے
 اس کی زبان سے نکلتی ہے
 جو بونہو خیر نیکی کی بات کہتا ہے
 اس کی زبان سے نکلتی ہے

۴۱۰
 جو بونہو خیر نیکی کی بات کہتا ہے
 اس کی زبان سے نکلتی ہے
 جو بونہو خیر نیکی کی بات کہتا ہے
 اس کی زبان سے نکلتی ہے

آپ بھین جھکا کے بولے کہ یہ ہکولائے ہیں
 اصغر تھا کہ پاس غرض لیکے آئے ہیں

مرتا ہے مارے پیاس کے تحت جگر مرا
 جانو خدا کا بندہ نہ سمجھو پسر مرا

۴۱۱
 بان نہایت ملے ہے گلابی لہجے
 کہ کیا کہیں پوچھی ہے جھلایا ہے
 کہ کیا کہیں پوچھی ہے جھلایا ہے
 کہ کیا کہیں پوچھی ہے جھلایا ہے

۴۱۱
 بان نہایت ملے ہے گلابی لہجے
 کہ کیا کہیں پوچھی ہے جھلایا ہے
 کہ کیا کہیں پوچھی ہے جھلایا ہے
 کہ کیا کہیں پوچھی ہے جھلایا ہے

وان اشکبار تھے تو یہاں بے قرار ہیں
 پانی کے تم بھونکے یہ امیدوار ہیں

پوتا علی کا تم سے طلبگار آب ہے
 دید و کہ اس میں ناموری ہی تو آب ہے

۴۱۲
 کہ بونہو خیر نیکی کی بات کہتا ہے
 اس کی زبان سے نکلتی ہے
 کہ بونہو خیر نیکی کی بات کہتا ہے
 اس کی زبان سے نکلتی ہے

۴۱۲
 کہ بونہو خیر نیکی کی بات کہتا ہے
 اس کی زبان سے نکلتی ہے
 کہ بونہو خیر نیکی کی بات کہتا ہے
 اس کی زبان سے نکلتی ہے

سن ہے جو کم تو پیاس کا صد زیادہ ہے
 مظلوم خود ہے اور یہ مظلوم زادہ ہے

پھیری زبان لبونہو جو اس نورین نے
 تھرا کے آسمان کو دیکھا حسین نے

۴۳۱
مولا فاکت کو کچھ پہنچے کہ نا اکیلاں
کی حوصلہ نہ شان سے دو ٹانگی کران
کرتیں ہے جن کے کھینچ لیا تیرا نشان
چڑا کران میں تان کے علقہ بے باں

۴۳۲
رو کر کیا عینوں کیوں جوان چہ
خنے کہا تھا کیا جو بھلے مارا تیر
تھے کلا کرتا تھا میں کیا کہ صغیر
س بیزان تو نہ مان کا تھا اب یہ

بچھٹے ہی حلق بچے کا چھیدا جو تیر نے
گھبرا کے غش سے کھول دین آنکھیں صغیر نے

ثابت علی کے پوتے کی اصلا خطا نہ کی
تھے ہمارے لانے کی بھی کچھ حیا نہ کی

۴۳۶
کیا تھان کھانے ہی چاہیے کیا
کیا تھان میں خون کیلن کیا
تو بیا جو نہ کے باغیچہ فاکت کیا
پیشی تیری زین پٹکا دھلا کیا

۴۳۵
نہیں نہ کے سب کچھ نہ کے پٹکا
نہیں نہ کے دوا کی دوا عالم کیا
صغیر یک کے پیر کیٹ گئے
بچھے ہاتھ پاؤں زور کر گئے

نکھی کلا یون میں تیج سے بل پڑے
اچکی جو آئی منہ سے انگوٹھے نکل پڑے

ہو ٹونپہ نہ کے ہونٹھ ملے اور گدے گئے
اک بوسہ سکرا کے لیا اور مر گئے

۴۳۶
منہ آسمان نہ کے پھرا کیا ہوا
پکھا نشانہ تیر کا وہ ہے خطا ہوا
میں نے دوسرا حلق سے تیر قضا ہوا
جسٹ تیر پہ پہا ہون بھرا ہوا

۴۳۷
کیا کا رنگی میں کیا تیر کا نہ
بیٹا کی حسین کی اس لالہ فاکت
روزہ چھپے میں جو کر لیا ادا ہے
صغیر نے دودھ چھوڑ دیا سب نے

آنکھیں پھر ائے دیتا ہے یور بدلتا ہے
اگے تو دودھ اگلتا تھا اب جن اگلتا ہے

حلق حسین سے ابھی بھر ملا نہ تھا
یان تیر تھا گلے میں مگر کچھ گلا نہ تھا

<p>۵۲۴ گھنچا گئے تھے اپنے اپنے گھر اور باؤں پر کھینچا لائے تھے گردن جھکا کر لیے تھے تقیب حسین کا یہ بد یہ اخیر</p>	<p>۵۲۵ لاشے کے ساتھ لے گئے تھے جاری کا دھنچکا لے گئے تھے ان بنین گھر میں باقی پائے تھے ہیک گئے اور مدینہ نام آہ</p>
<p>۵۲۶ ششما ہر کوئی گشتہ نیر ستم نہیں یہ بیزبان ناقہ صالح سے کم نہیں</p>	<p>۵۲۷ دل ساتھ نکلا پڑتا ہوں کیونکر جدا کروں سوہنوں کے لٹاؤں کمان آہ کیا کروں</p>
<p>۵۲۸ آئی دیکھو کہ اپنے غم و سر نسبت جلائی تو قاصح کو اس کیا جوان تھا وہ یہ جو کبیر بیضا خیر البیتر کا پادہ دل فدوی خدا</p>	<p>۵۲۹ ناکہ صدایا آئی لائے گئے سید بجھ چھوڑی من خدا ترے صغیر پیچھی لے گئے تین منوئے جو اطفال بن چھوڑ نسبت بن پائی ہوں اور تین بن جا چھوڑ</p>
<p>۵۳۰ بیشل تیری فوج نہ میں ورمین ہے ششما ہر اک شہید یہ تروتن میں ہے</p>	<p>۵۳۱ لے وائے گرنہ پوتے کے کام آئے فاطمہ واری کھڑی ہی گود کو پھیلائے فاطمہ</p>
<p>۵۳۲ ولائتیں کیا فکرو دا بجلال لاشہ بھانسنے دین اور سے بھین صغیر کی جو آگاہ کا کہنے گئے خیال دیکھا کہ پاؤں کہنے کی تین تین</p>	<p>۵۳۳ نکھان و قتر سلطان انبیا خبر کے لاشہ پوتے کے کبریا نکھان کے کھڑے سلطان تقیا نکھان کے کھڑے سلطان تقیا</p>
<p>۵۳۴ پڑتی ہر دھوپ قہر کی لوتیز چلتی ہے اور گرم گرم بہا پ زمین سے نکلتی ہے</p>	<p>۵۳۵ پھر قبر سے لپٹ گئے اور ایسی آہ کی جس نے فرشتوں کی حالت تباہ کی</p>

۴۴
فضہ بانو دبی کہ جا کر خیر کیا
نہ جیون کے عالی صغر سے کیا کیا
نہضی اور کے کیا و مصیبت
بی بی کی کو اور جیون اور غضب

۴۵
شاخا یہ کہ زائد نہ کیا
تیرت پہلے کہ کیا کیا
کہ کیا کیا کیا کیا کیا
کہ کیا کیا کیا کیا کیا

۴۶
اصغر کو دین نہیں معلوم ہوتے ہیں
خیر ایک ننھی سی میت پہ رتے ہیں

۴۷
سیری نہ پینے سے ہونی سانس لٹ گئی
آنے لگا جو غش تو لحد سے لپٹ گئی

۴۸
شاخا یہ کہ پوینہ زنی ہوئی
نہضی اور کے عالی صغر سے کیا کیا
نہضی اور کے کیا و مصیبت
بی بی کی کو اور جیون اور غضب

۴۹
بویا گیا میں اصغر اور لٹا ہوا
بس سوچے مزار میں اصغر اور لٹا ہوا
آؤں میں انتظار میں اصغر اور لٹا ہوا

۵۰
رکھے ہیں اُسے طوق لو میں بھرے ہوئے
روتے ہیں سر کو شاہ لحد پر دھرے ہوئے

۵۱
اکدم کے دم میں ہائے یہ سامان ہو گئے
غش آیا تیر کھایا لحد میں بھی سو گئے

۵۲
بانو کے بڑے کے کیا کیا کیا
نہضی اور کے عالی صغر سے کیا کیا
نہضی اور کے کیا و مصیبت
بی بی کی کو اور جیون اور غضب

۵۳
شاخا یہ کہ زائد نہ کیا
تیرت پہلے کہ کیا کیا
کہ کیا کیا کیا کیا کیا
کہ کیا کیا کیا کیا کیا

۵۴
بی بی یہ تیرے ہسین والے کی قبر ہے
بانو یہ تیرے گود کے پالے کی قبر ہے

۵۵
فاقے میں سیر ہو گئے دنیا کی سیر سے
سہ ہے نہ اک برس بھی کٹاں نہ خیر سے

۱۴
نغمہ ریاض نبی تونہ گل ہوا
جگر چھپے بینین اتم گل ہوا
بہ لوراج غمہ شاہ سل ہوا
ازدھیر جگر چرخ سر گل ہوا

بیوقوف اس بیان سے وہ مستہ جان ہوئی
نالوں کے غمزدون کے قیامت عیان ہوئی

۱۵
رشتہ نہیں ہر شے فوج انشیا
منکر کوئے پہلو سے اکبر کھلیا
اور زین کے بلال کو دی بدلی
ہو چاربان تیغ سے جگر کھلیا

قربان ذوالجناح شہ دین پناہ پر
بغصہ تو بھیجے آیا یہ پہلے سپاہ پر

۱۶
خون کے زلزلے عیان تیغ نامی
نصرت کے دلوں نے کاب بازمی
جا بزن فلک کے کرن کی بازمی
خامی تو کیا ہیں زلزلے بازمی

حیرت کی شکل خوف کے جن و ملک بنے
دو پاؤں بھاگنے کو زمین و فلک بنے

۱۷
یا تھا مچ زن گرا آں جھپکیا
کسان میں کسے کیا ان جھپکیا
تکاتین کسے پشیمان جھپکیا
مگر کسے قلب میں جھپکیا

یاں موزہ دان علاحدہ دشار ہو گئی
آدمی میں یہ فوج کی رفتار ہو گئی

۱۸
اطفال تیغ پھر تکیا جان ہوئے
خطاب جو ہر تیغ روان ہوئے
چلے نیا سبز سے لڑو شان ہوئے
مگر غیب کے خضر کے عیان ہوئے

طوفان کی طرح سے یہ ادٹھا شور فوج سے
بحرین آتکار ہوئے ایک موج سے

۱۹
جو ہر سے کسے بان کھڑکیا
غل خال ہلال میں تیار کسے کھڑکیا
میں عجب تیغ سے ہم نے لڑ کھڑکیا
جو ہر کسے چپ تیغ لالین کھڑکیا

جو ہر میں طرفہ ہیت تیغ دلیر ہے
پچھلی کے جال میں یہ مگر کوئی شیر ہے

۵۵
کیون دوزبان تھی تیغ شہنشاہ جہوں
جان تھی وہ ایک تجڑہ سید ابشر
جان انک جان تھی انک جان
پھل تھی آواز دیدیو لالے جہوں

۵۵
آگے کی صف کے تیغ دوسرے تھی
اور لوتی تھی پین کہ ہر قدم خطر
ناگاہ آئے نیش بہرہ پنیائے
تیغ علی نے دیدہ جو ہرے کی نظر

قبضہ میں آسمان بھی تھا اور زمین بھی
دنیا بھی پھین لی تھی مخالف سے دین بھی

دلف رت صفت اولٹ کے یہ فر فر کل گئی
کانٹے الجھ کے رہ گئے صر صر کل گئی

۵۶
بازوین صغیر جماعت کفار شام
طاقت کی حفظ جان لئے حاصل
رہا کئے عیب کھلے کی مس
بیم کی کئے بات جو چھوڑا نام

۵۶
باران ذوالفقار تھی گھر ج
تخم بری عمر کا باب بھر ج
بہرہ تیغ جو زمین میں خفا کئے ج

تینین گرین زمین پہ لون ات اوٹھائیں
جیسے بست آستین سے بنی کے زانے میں

جزا بر تیغ رنہ سے گرے تھے نہ سر کبھی
کہتا تھا اب رسکن بر سو کا پھر کبھی

۵۷
جادوئے شہر بنی جوبی پناہ
بوی نہ تھوڑا کچھ اور دیکھا میری راہ
پھونکا کبیرے کان میں جا بھاگ گیا
سیدھی کمان بوی تھی جوبی کچھ

۵۷
تبی تیغ نے کی جوبی تیغ
طوفان تیغ کی بوی تیغ
دل کیا تھے بانی بانی بانی
پھر آواز بانی بانی

آنکھیں ہوائے تیغ سے جوشن کی پھر گئیں
اگر بیان زورہ کی صورت سنبل کھر گئیں

اوترا گلے سے جسکے تودم ادسکا چڑھ گیا
قد گھٹ گیا سقر کی طرف پاؤں بڑھ گیا

۴۱
در آگھا ساسم دیکر کے گھاٹ
زندہ کن کی تلاش کفن اسکے پاٹ
لکنا نہ اچھوہوئے ڈرنی کے گھاٹ
اکہ بھی میرے نہ کنا اسکے گھاٹ

۴۲
بکی طرح داغ میں آئی جلی گئی
شبیل ہوا سرن میں سانی جلی گئی
ابند شعلہ آگ اٹھائی جلی گئی
سریچی کی طرح آگ لگائی جلی گئی

تلواری تھی کہ قبر خداوند پاک کا
طوفان ہوا کا آگ کا پانی کا خاک کا

سینہ میں صاف آتی تھی اور صاف جاتی تھی
انداز دم کی آمد و شد کا دکھاتی تھی

۴۳
دستے دستے بیٹھ رہے قلم کے
پہل کیڑوں نان نگہ کے قلم کے
لاکھوں کتابوں کے قلم کے
پیش بند تھے جو پے قلم کے

۴۴
ظلمت میں آئے جانبا و حیات تھی
اور روشنی میں نیر غم کی ذات تھی
ازہیر کر نیکو یہ قیامت کی ذات تھی
منہ سے بکھلنا اسکے لیے ایک بات تھی

ٹھہرے جو نام کو تو نشان قدم ہوئے
بھاگے جو راہ کاٹ کے کوچے قلم ہوئے

زمین میں تو کافر و نیک فقط خلق پہ پھری
پر شہروں میں زبا و نہ مثل خبر پھری

۴۵
تو سب سے بڑی خبر تھی
تو سب سے بڑی خبر تھی
تو سب سے بڑی خبر تھی
تو سب سے بڑی خبر تھی

۴۶
سب سے بڑی خبر تو شکار الٹ دیا
سب سے بڑی خبر تو شکار الٹ دیا
سب سے بڑی خبر تو شکار الٹ دیا
سب سے بڑی خبر تو شکار الٹ دیا

تو سن پہ تو سن اسنے گرائے زمین پر
بیٹھے رہے سوار اوسی طرح زمین پر

جو اسکے پچھین تھا بلا سے دو چار تھا
پھل سے جو پھل ملا تو غدا تھا

۹۶۷
چل چل چل خوش کن سیدین
اندر جہنم کے طوفان میں بھرا
نہل بران غریب کے آگ میں بھرا
بن کر ہوا عدم کے سیلاب میں بھرا

۹۶۸
مطلح دیکھ خیر النساء ہوا
بہار حبیب مرغ خیر النساء ہوا
اور ایک کلمہ کلمہ پر تر تھا ہوا
پھر اقلویا حسین کا عمل جا بجا ہوا
سب بے بی بی پر غم اہل جفا ہوا

۹۶۹
مثل خیال صاف دلوں سے گزر گیا
سو کا مے ایک ذرہ کے نقطہ پہ کر گیا

۹۷۰
خجر قلع کا فاطمہ کے دل پہ پھر گیا
زہرا کا چاند فوج کے بادل میں گھر گیا

۹۷۱
نصرت خادو کی کھانے کا خیال
وہ کچا کھڑے کھینے کا سٹھکوں کے لال
لوٹے ہیں لاشہ نہ لاشہ نہیں ایمان
بازار دین بیکلے ہیں جی دویاں

۹۷۲
تار کی طرح گھڑا ت کا جفا
اور ادا تو دل دینے کا گھر الیت کا
خشکی میں ڈوبنے کا گھر الیت کا
آب شکر کے ساتھ غرق ہو کر گھر الیت کا

۹۷۳
بخشنده قطار شتر کا چوڑا ہے
وہ ادھک کھینچ کھینچ کے بیوٹا ہے

۹۷۴
اب تک محب سید عالمی تباہ ہیں
والی ہوا شہید موالی تباہ ہیں

۹۷۵
بہترین کی بی بی ہیں
بہترین کی بی بی ہیں
بہترین کی بی بی ہیں
بہترین کی بی بی ہیں

۹۷۶
بہترین کی بی بی ہیں
بہترین کی بی بی ہیں
بہترین کی بی بی ہیں
بہترین کی بی بی ہیں

۹۷۷
بابا کے شیعہ نانا کی امت عزیز ہے
ان سے نہ گھر نہ کنبہ نہ حرمت عزیز ہے

۹۷۸
اکبر نہ تھے جہوین نہ عباس یاس تھے
مظلوم بیچ میں تھا عدو آسناس تھے

۵۶
سینہ پڑھنے کے لئے اگر یاسین کو
جی بھر کر غلوں کا بنا یا حسین کو
کر جسو دیں گا خوش آ یا حسین

۵۷
بہ دیکھو جو اس شہنشاہ نیک کے
بھکرین سر جھکا دیا اتھو ٹوٹیک کے

۵۸
کراہنے کیلئے نہ دریا کا
بولا کہ میں ہوں جس کی پسند آ
دل سے کہا یہ سینہ چاہئے تیرا

۵۹
اس ظلم کو سے جو رخ کن کا پنہ لگا
ایسا حسین تو ہے کہ رن کا پنہ لگا

۶۰
ہو رہی ہے اس نے زینب زین
جلانی بیٹ بیٹ کے مسلمان زین
ہے سہا سہا کی جو حسین حسین

۶۱
لے بن سعد فاطمہ کا کنبہ روتا ہے
تو دیکھتا ہے بھائی مرا قتل ہوتا ہے

۶۲
بولا کہ میں نے زینب کا سنا
اک غم کے لئے زینب کا سنا
فصل زینب بھی حضرت کو دیکھا

۶۳
نقل کو وہ بڑھی تھی کہ مگر اک آہ کی
کٹتی ہے بس گاہ رسالت پناہ کی

۶۴
زینب اب کلے کو تو مگر دیکھا
پہنایا جی سا چھپیں زینب جان لے
رو کر کرا رہی لے کے بھائی جان لے

۶۵
بچوں کے تلاش کو سب سے مر گئے
انکھیں بن کی ڈھونڈھتی ہیں تم کہہ گئے

۶۶
کھلے کی گدین کو جواب
کسی یوں لڑ لڑ کے بوٹی دل جواب
لے آسمان کی حسین فلک جناب

۶۷
کہہ لے فرات پیا سونکا سلطان کہہ گیا
لے کر بلا بتا ترا مہمان کہہ گیا

<p>۵۹ یہو بن اپنے اپنے چلنے سے فوجِ شام انفجیح کی مار ہوئی باجے بجے تمام واج بڑھی جو زینب دل خستہ چنگام سب سر ملا تو تیا ہوا لاشے رام</p>	<p>۶۰ اک دن یہ سب کیا سننے لائے حسین سکھونے کا دیکھے ہنگام تند و نشین جگوا دیے فاطمہ ہر اک فرض عین یہ کام سب تھا کہ ہوا کسی اور عین</p>
<p>۶۱ جو جو قلم ہوئے تھے دم و زنج بھائی پر وہ سب کے سب گزر گئے زہرا کی جانی پر</p>	<p>۶۲ یہ سرد ہی ہے جیکہ مین بندی مین آئی تھی اپنی عیسائے پاک علی نے اوڑھائی تھی</p>
<p>۶۳ ہر نبی با کھولنے خال کا لاتی تھی پہاڑے حسین کو چھین نہ آتی تھی جب کہ کھولنے کیلئے ہاتھ اوڑھائی تھی اس کو اپنے سین سے چکے کانپ جاتی تھی</p>	<p>۶۴ اب کیا یاد کہ دل میں سو لاس ہے رند سالہ اپنے ہاتھ سے جگہ بنایا ہے دارت شہید ہو گیا بیوہ بنایا ہے بھابی حسن کو دینی کی کوئی بنایا ہے</p>
<p>۶۵ چھریان سی چل رہی تھیں ل پاش پاش پر روتی تھی سر کو پیٹ کے وارث کی لاش پر</p>	<p>۶۶ اب تو دعا یہی ہے خدا کی جناب مین زندہ نہ رکھے جگو جہان خراب مین</p>
<p>۶۷ انتر کے حضرت زینب کو دی صدا اک دن وہ تھا کہ خلیفہ ہوئے جو عین رسا جنت آئین لوٹری کی گھر نشتر لٹا سکون دھا اور نے پھلنے کی مٹی کا</p>	<p>۶۸ زینب بکارت ہائے غضب کیا بنا نہیں رند سالہ ہے کہان کہ جو کوئی بنایا نہیں مان و لکھن بنایا تھا بیوہ بنایا نہیں آتمو دعا زین پھلے اور ساو نہیں</p>
<p>۶۹ عاشق جو جھکو پایا شہ مشرقین کا دکھلا دیا جمال مبارک حسین کا</p>	<p>۷۰ ہے ہے جھڑکے گور کنارے گئے حسین جیتی ہوں اور یہ سنتی ہوں بارے گئے حسین</p>

قصہ
بیل سے پیریں پریشان ہو کا حال
ایران کی شانزادی سے کھیلے کرباں
ہر پند طبع پہ ہے جو غم و ملال
نیا وہ سر کیسا نہیں شکنزد و الجال

رباعی
نیکو نواز صبح پڑھ کر بچکے
پیر کے ارمان پھر بچکے
مگر بھی اہم وادید سوجھ کی بچکے
نرا شہد طاعت کیا ہر بچکے

برعکس ہی کوئی تو کوئی برخلاف ہے
آئینہ دل اپنا ہر اک درو سے صاف ہے

رباعی
جب درو زبان تا علی ہوئی ہو
صرف مدد و علی ہوئی ہے
غم سے جدا ہوتا ہوا غم سے
تفسیر نیچلی جلی ہوئی ہے

رباعی
دی آئینہ دین کو جلا حیدر نے
بخشی رخ شرع کو ضیا حیدر نے
جس طرح الگ شام سے صبح پون
باطل سے صداقت کو کیا حیدر نے

رباعی
ایک شہر خدا کے نائب تم ہو
کیا نہ بخدا حاضر و غائب تم ہو
اک وقت بین ہواں سے چاہیں
ظاہر و مظهر العجائب تم ہو

قطعہ
ایلی ایچے کرم کی جہد ہو
پہچا نہشت برائے قاتل شوم
اس موت سے ہو گیا مسکوم
دوستان را بجائی محروم

تو کہ بادشمنان نظر داری
تمام شد

<p>۷۱ وہ کون یوسف بن آدادہ وطن ہیں وہ کون دوسری ہیں کہ بسیار حق ہیں وہ کون دو دو ہیں کہ داغ و خیمہ ہیں وہ کون دوسری ہیں کہ بیور و کفن ہیں</p>	<p>۷۲ وہ کون ہیں دو آلبا بازاؤں کے چلے فعلین کی طرح کف پائین ہیں چلے پیرست ہیں غار بلوں میں کون چلے بابائین جو کاشے پر دو کو چلے</p>
<p>وہ کون دو بیس ہیں کہ فخر و جہان ہیں وہ کن کے ہیں دولاشے کہ دریائیں روان ہیں</p>	<p>وہ کون ہیں جمل میں نہ آسکتے ہیں گھر میں ہیں مثل سر و ہر شب و روز سفر میں</p>
<p>۷۳ وہ کون دو مضطرب کون کی بجائے حادث نے طالعے پچھین جبرم کائے وہ کون مسافر ہیں کہ گھر میں آئے ہیں کون صاحب کفران لبت لائے</p>	<p>۷۴ ان دونوں شہید کیلے سب اکا بابا ہرادل بسیر خاطر واہ ان قواہ ستقامت و نہایت یاد اللہ ہیں چھپ چھپ جب نہ فرات آب کوئی آہ</p>
<p>وہ کون ہیں جہان کی مصیبت کے سفر میں جنگی کہ ضیافت ہوئی جلا کے گھر میں</p>	<p>کیونکر یہاں حیدر کے نواسے گئے مارے دریا سے صدا آئے گی پیاسے گئے مارے</p>
<p>۷۵ وہ کون برائے نواسے ہیں خوش قاتل کوئے حجب میں نیکیا جو وہ مژد ہاں کھر کھا انھیں بابر کے بازو اور لے گیا دریا کی طرف کھینچا کیسو</p>	<p>۷۶ بابائے قضا جی کی بدلتی ہیں حال ہیں جو کہ ہے بھی ہیں بدلتی ہیں حال ہیں جو کہ ہے بھی ہیں بدلتی ہیں حال ہیں جو کہ ہے بھی ہیں بدلتی ہیں حال</p>
<p>فعلین تملک بھی نہ پہننے دی شقی نے مہا لو نکویوں گھر نکالا ہے کسی نے</p>	<p>نقدیر میں کپڑا نہیں اب کوئی جہان کا قسمت نے کفن قطع کیا آب روان کا</p>

۹۰
 نیو گھڑن میں ابھی کئی عرصہ
 اور عارضہ بر سرِ علم ان کے خلاف
 دیا ہے یہ وقت عدالت کو بھی
 ابھی ہوئی دفعہ کو بھی رہا ہے

۹۱
 چھوٹے کو بڑا بھائی توڑ دیا ہے جاتا
 ہر بار میں مصطفیٰ کی طرح میں آتا
 رو دیتا ہی چھوٹے کا موقع نہیں پاتا
 بیانتہ چیت زبان پر ہی لاتا

کچھ پاس پیر کا نہیں اہل جفا کو
 نیز قسم گھر گستا ہے ہر اک ماہ لقا کو

سن حال غریبوں کا خدا کیلئے دم لے
 اب ہم ترے گھر میں کبھی آئیں تو قسم لے

۹۲
 جلا دے تین دن مظلوم نادان
 اک ہاتھ میں مصوبہ کی طرف نشان
 اک ہاتھ میں چھوٹے سے تو لے کر بیان
 جھپکے چپ تو تین دن سے لکھ لکھ بیان

۹۳
 کچھ تین دن میں بھی پابا نہیں
 خود لے نہیں کی تری روجہ سے تنہا
 توڑا ہی فقط پانی سے فائدہ کی دن کا
 چھین ادا طاعت حق کا کیا جاد

گرتے ہیں تڑپ کر یہ نہیں چھوٹتے ہیں بال
 کرتے کبھی پھٹتے ہیں کبھی اُٹھتے ہیں بال

نثر شکستہ تو یتیموں کا نہ دل کرہ
 تقصیر کوئی ہے ہوئی ہو تو بھل کرہ

۹۴
 بچا دے کتنے کانٹے ہیں لڑنے چلتے
 حادثہ جو ڈراتا ہو پھر جلد میں چلتے
 کانٹے ہیں گریہ تو تین دن سے نہ چلتے
 اب کسی صاحب کو توڑنے میں نہ چلتے

۹۵
 سنتا نہیں مظلوموں کی بات سنگ
 دیتے ہیں نثار و جہاں کو وہ صفر
 چاہتے تو ہم کبھی آتے سرے گھر
 بچاؤ کو اپنے بوجھانی نہیں اگر

گھر گر پڑے ہیں چھوٹے سے عمارت بھی سر سے
 مظلوم اٹھاتے نہیں میرے کسم پور سے

بھڑو دادے کہ کپڑے ہو کر لفون کو عدو ہے
 امان نہیں بابا نہیں جو کچھ ہے وہ تو ہے

۷۴
بجھائے تھے اے کوہِ دہشتِ سرک
نظارہ کو ظالم کی نظرانی ہر وہ فتنات
گر یہ آؤں پہرے کی گھنٹی ہے کہ غور کی جوان
کرتی خود اپنے کیلئے کیا کرتا ہے بہات

۷۵
وہ بوسے جوانی کا تھے چھلکے عالم
یاد آتی کہ کبھی جوانی میں نہ م
جانی سناقت تھے انجامِ پریم
لہتا ہے جوانی میں غبتِ نازیم

۷۶
بس بس کہ زمین اتوہلی جاتی ہے ظالم
زہر اٹھئے سنگے نظر آتی ہے ظالم

۷۷
طاقت بھی ہے قدرت بھی ہر شکلِ نبی کو
بارودہ تو نہیں قتل کیا کرتے کسی کو

۷۸
جیدے لو اسو غصب داتا ہوں
سید کی جو تلو تلو اتا ہوں
دہشت سے بدن کو کھڑا ہے لوب
اور کج دوازم میں آتا ہے لوب

۷۹
بولادہ کہ کہیں غریب نہیں تھا ہے
رو کر کہا ان میں ہے کہیں کیا
جھلے یوں میں ہم علی کہیں کیا
کیا دل حضور کے کوئی بھی جوا

۸۰
ڈرسے ترے معصوم کے دندان نکل آئے
اغریبے نجف سے شہر مردان نکل آئے

۸۱
ہم گھٹنوں عباس کے سینہ پہ چلے ہیں
ہم زینب و کلثوم کی گودی میں پلے ہیں

۸۲
فرزندِ کوی حارث ملو نہ لیا
اور بولا کہ نہ لوں گے کرا کے اکبار
وہ کوئی تے ساتھ چائے دیندا
ہستے لگتے بھنے سکونِ حلال

۸۳
یہ سنتے ہی گودا تے پھر اچھڑا دیندا
درمیں گرا تے شیک کہیں دریا
اندر کی جیت میں تو انرق سیرا
حارث نے کیا حق پر پوچھا تو بولا

۸۴
اُس نے کہا کیا دیکھتے ہو سر پہ قضا ہے
بابائے مکہ قتل کا فرمان دیا ہے

۸۵
حاشا تو پھر کس کا شقی ازلی ہے
ان فاطمے مومنوں کی باپ علی ہے

۵۱۰
تو کور سے ظالم نظر سے تھک چکا
وہ دیکھ ہی روئے بین دریا پہ کھنکھن
ظالم نے کہا تجھ کو نہیں خوف میرا
کے تھے تلے دونوں کو بھلا یا برا

۵۱۱
بارہوی روایت کا یہی ترجمہ والی
سردوزن یتیموں کے لئے حالت گمراہ
خود کے کیا درویشے ابن زیاد
مسند پر تانے کے کہہ کر گیا بدواہ

گردن کو نہ جھکنے دیا سجدے میں خدا کے
سر کا ٹاپڑے بھائی کا چھوٹے کو دکھا کے

بولا کہ برا ہو ترا کیا تھر خدا ہے
پوچھا بھی تھا مجھ سے جو انہیں قتل کیا ہے

۵۱۲
کھانڈا کھنڈ رہا بین بھائی
سپر کی گئی کا جو لو خاکیہ آیا
جانی کے گلے کا جو جوش بین آیا
انفکے برادر کا اور جوش بین آیا

۵۱۳
تھے سترخ و سفید گئے تو سترخ پائے
اب جھک گیا یہ گئے بین دھوپ کے آگے
کر لے کر ظالم نے طاعنے میں آگے
نیلچ میں طاعون پر تھرا جائے

پوچھوں یہ اہو گرنے سے تلوار جھکا دے
لوٹوں پڑے بھائی کے لوہین جو رضاعے

دو مرتبہ حاکم نے کہا ہاتھوں کو ملکر
اے کاش کہ جاتے نہ یہ زندان سے نکلم

۵۱۴
نا بوجھ طلبت سے ظالم پکڑا
بلیں شعلے آگے کہ سکاٹن تھا
مڑ پٹ پٹا کہا اچھا گلا کاٹ جا
سکاٹ کے رہا بین جوش الا فضا

۵۱۵
حادثے کے کیا یہ تو گھر گھر بیان
وہ بولا حقوق اپنے چاہئے کہا بان
حاکم نے کہا اب مجھے بتلا یہ بیان
جینیل کا ان دونوں کے تو نے کیا بیان

مروے نے کہا پورے ہوئے دکلے ارادے
اے نہر مجھے بھائی کے لاشے سے ملا دے

کچھ منہ سے کہا تھا کہ وہ خاموش رہے تھے
افسوس عجب ظلم یتیموں نے سہے تھے

<p>۵۲۵</p> <p>گو یا تو احادث کریدی کی دون نے گفتار لے شیخ جو ایسا ہی توڑ کا اور طلبکار زلف کو توڑ شواہین پہل سے بازار کھا کھاتے تیرے بہت بوتے ہوئے خراب</p>	<p>۵۲۶</p> <p>پشتے ہی حاکم نے تھی کو بلا فلک پہنچا تو تیرے آیا تو خوب کانہ پیہ سے کات بکار کر نہیں تو تیری ہی تم ہم ہم اب بھی کیا تو</p>
<p>پوچھیں گے جو مالک کو تو نام اپنا بتانا ہم دو دون تیروں کو غلام اپنا بتانا</p>	<p>سو گند سنی میں نے بنی کی نہ خدا کی دھتیر کر تے لے اور میں نے جفا کی</p>
<p>۵۲۷</p> <p>حاکم نے کہا تو نے پھر اس کہنے کو بلادہ شتم کہ بھجھا میں پیانا حاکم نے کہا شتم کہ رب آن کا فسانا بلادہ شتم کہ کلہ آخر چو سنانا</p>	<p>۵۲۸</p> <p>حادث کو نہ حاکم نے فصل آچھہ یا سر کاٹ کے بھلوا یا اسی زمین لاشا پانی نے کیا لاش کو اسکی نہ پیدا نظارہ ہوئے تھے تھاجب میں دریا</p>
<p>اک بات میں سو بوج کے پہلو کل آئے اس کلمے سے تو میرے بھی آنسو کل آئے</p>	<p>سرسنگے صفین مردم آبی کی کھڑی تھیں اور مچھلیاں نکلی ہوئی ریتی پہ پڑی تھیں</p>
<p>۵۲۹</p> <p>وہ کلہ تیری دونوں نے آخر کہا ہم عین پیارے آگے سلمان مجھ میں ہم بافض سے کام رکھتے ہیں بابائے ہم اس کی ان کا دم رکھتے ہیں بابائے ہم</p>	<p>۵۳۰</p> <p>کتے بن کر ان کو نہ توئی بنا تو ان کے لیے کب نہ ہو دیکھ اگر خانہ آتا تو خج سے سب سے دریا میں نہ ہو وہاں میں پتہ میں</p>
<p>غربت پہ صغیری پہ یتیمی پہ نظر کر پر دیسوں کو چھوڑے اللہ سے ڈر کر</p>	<p>کچھ لوگ ہیں جو چاک گریبان کئے ہیں کاندھو نہ علم کالے پھر پروں کے لئے ہیں</p>

<p>۴۲</p> <p>بہشت جاؤ تو ان میں قبول ہو جائے ہر گناہ پر عذاب ہو وہ قافلہ بہر رتی جریہ اور از کر غش کے حیدر</p>	<p>۴۱</p> <p>یہ درد بھروسے علی جو کھنا نانا کا اور نہ سے لائے نکل آئے حیدر نے وہ دلدارہ سے لگائے کشتیوں میں غلہ فروس لگائے</p>
<p>۴۳</p> <p>گاہے تو یہ خیون ہر کہ حیدر کو غش آیا گاہے یہ صدا ہے کہ پیمبر کو غش آیا</p>	<p>۴۰</p> <p>بولے کہ خدا مومن پہ سر مٹے گئے ہیں لو پہنو یہ خلعت تھیں زہرانے دیے ہیں</p>
<p>۴۴</p> <p>سب لئے ان میں تھے چاہا فقر کیا دیا یہ پند وہ دیکھے اکت میرے بھٹا قافلہ اہل عزت چلا یا کہاں میں سر غلاموں کے</p>	<p>۳۹</p> <p>ان مزدور نے خلق میں کیا کیا کیا جانے کفن اب کیا کیا کیا حیدر کہا اور بھی اس حلیہ کیا با بھی تھا اور تھیں گے گویا</p>
<p>۴۵</p> <p>بے چین بہت روح ہر اب حق کو دلی کی اے نہر عسل کو تو امانت دے عسل کی</p>	<p>۳۸</p> <p>دو حلیہ فردوس نو اسون کو پٹھا کے زہرا سے کہا کھول دے سرد تو نہ آ کے</p>
<p>۴۶</p> <p>نہر کے پس میں دریاؤں کے نہر کے پس میں دریاؤں کے نہر کے پس میں دریاؤں کے نہر کے پس میں دریاؤں کے</p>	<p>۳۷</p> <p>یہ کتنا علی کہ تھا آ عجیب حال سب اہل عزت کو یہ چھین لال کی چون دونوں حسین نے لال لاشوں کی طرح سے پٹیاں بال</p>
<p>۴۷</p> <p>ان دونوں فرقت میں نہیں جس کسی میں اک مے دامن میں اک آغوش تھی میں</p>	<p>۳۶</p> <p>چلائی کہ ہے شہ مردان کے نو اسو ہے ہے مے پر دیسیو ہے ہے مے پیار</p>

<p>۴۳۸ جو کہ جسے غلام غم چون کا مقدر جس کے عیش کی آتش کے دہر جس کے ہونے کا وطن آنکھوں میں جس کے علی کی برائی صوفی کے برادر</p>	<p>۴۳۹ تاجش دہر تو ہی تو کی رسانی کرتی سے دعا بہر شہ کرب و بلا مانی کر دولا ہے جو ہے بلا ہند پر آئی جو بیچ غم و درد سے بیخود کی رانی</p>
<p>۴۳۹ پر دیں میں مسلم کی شہادت کے میں صفت جو روئے تحقیق اس کی جس کے میں صفت</p>	<p>۴۳۹ بس مجھ کو یہی مرتبہ کوئی کا صلا ہو ہر لحظہ سوا دل میں اس کی ولا ہو۔</p>
<p>۴۴۰ جو کہ جس کے چرخوں کو چھایا جس کے پیر کی دنیا کی دولت لٹایا عالم نے قیام کی نشانی کو لٹایا جس کے کیران بجا جوئے غم میں رو لایا</p>	<p>۴۴۰ رباعی گم ہوش بیادوں مٹنے نہ رکھا زانو بھی احمد کے سر ملنے نہ رکھا کیا بند مقبول خدا میں جیسے اس غیب سے پیام آیا خدا رکھا</p>
<p>۴۴۰ تلوار منکے اور خاقان کے مارے ہوئے ہے دریا کے قرین گور کنارے ہوئے ہے</p>	
<p>۴۴۱ رباعی فضل و ترازب ہو جاتا ہے تقدیر کو نقلاب ہو جاتا ہے ہوتی ہے شرب و خف میں سر زائر کا گناہ اب ہو جاتا ہے</p>	<p>۴۴۱ رباعی دنیا سے کہا گیا پیا را میرا دنیا سے جو ان لال سدھارا میرا گشت میں جو ان کا بھرتے ہیں عدد گشت میں جو ان دنوں تارا میرا</p>
<p>تمام شد</p>	

۵۲
 مریخ
 زنجیریں کسب آزاد ہو آخر
 خزان کی طرح خلدین آباد ہو آخر
 اگر جنت نیلیرے کیا شاد ہو آخر
 سلمان ہو ابد و اقل و اعدا ہو آخر

۵۳
 پیاختہ فرما جو ناماں خواہاں
 انکار کسے پیسے پیار نہ کیا اقبال
 حلقہ پیسے کے نوید راہانکا دواں
 نیلیرے دس کا فن آیین کمال

۵۴
 مولائے اُسے لشکرِ اعظم سے نکالا۔
 مختار کو گویا کہ جہنم سے نکالا ۴ ۴

۵۵
 پیکانِ زمین دل نیز و نئی نو کو زمین جگر ہون
 منتقل میں ہون تن اور قدم شاہ پہ سر ہون

۵۶
 چاروں حسنی ہوا حرمِ جہنم
 یون شامیوں سے نکلا تو جیسے گہن سے
 بانہج میں کلکے کی کان کے دراز سے
 یہ جہنم سے یاد میں جدا ہوئی تاج سے

۵۷
 پھر عورت محمد کو قریب اپنے بلایا
 اور لاش ہر اول کو دکھا کہ یہ سنایا
 شہید کی نصرت میں سر اپنا چٹایا
 پیچھے پڑے جڑ و فادائے پایا

۵۸
 کوثر کے کنارے یہ بہشتی عمل آیا
 اماند خلیل آگ سے باہر نکل آیا

۵۹
 اس موت میں جینے کا مزا مل گیا حُر کو
 شیر کے ملنے سے خدا مل گیا حُر کو

۶۰
 چاہا بازی کر کے جو حرمِ خیرانی
 اپنے کہ بہار اور کو جان کی نظر آئی
 ادلا شوقِ خاؤنِ جہان سے سرانی
 تپ جی دھیرے پہ تھلے جا کر آئی

۶۱
 چاہا تو پیار و یہ فیر سے کہ حرمِ حرم
 یہ وہی بہار ہے کہ غلطان کوئی دہے
 رخ سے لکڑی کی افقست دوزخ ہے
 نیلیرے کا بندہ ہو اودھج سے بھی حرم

۶۲
 دیکھا حرمِ غازی کا بدنِ خون میں تر ہے
 جنت میں قدم راوی شیر پہ سکر

۶۳
 کیا خوب دم جنگ نصیب اسکا لڑا ہے
 بالائے زمین چودہ ہون کا چاند پڑا ہے

۵۶
کیا تخت تین چین پر چل سکے ہیں
کیا خدمت نہیں ہے چل سکے ہیں
اب اٹھ نہشت کی نہاد کے گلے ہیں
نہایت کچھ شک کو بہن فاقے گلے ہیں

۵۷
ماہین تازہ میں کو نہشت میں چلا دیں
قطرے کو گہر خار کو گلے دکھا دیں
ادنی کو ابھی سند علی پہنچا دیں
ماہ کے کو نہشت کو نہشت نہا دیں

جو مرد ہیں وہ نام پہ سر دیتے ہیں پیار و
سر دیتے ہیں اور تاج شرف لیتے ہیں پیار و

شبنم کو گہر خار کو گلشن کر میں شہیر
غنجہ کو چمن دانہ کو خرمن کر میں شہیر

۵۸
ادب میں حال سے خست کا بھایا
فروان سے بلغ خان نذر کھایا
کوڑے سے منورہ لیک سنا یا
طہر نے ہر شاخ جھکا کر کیا یا

۵۹
زینبے کا شہر طرہ خدمت بھی بن گیا
باغ آبی ہو لے جدیدہ دولت بھی بن گیا
کی نہشت غلامی بھی رفاقت بھی بن گیا
ایسوں ہی کو ملتی ہو نہشت بھی بن گیا

تھانے تہ بیجان کے جواب ملتے ہیں پیار و
یہ شیر خدا کے گلے ملتے ہیں پیار و

گو عام ہے بخشش پر شیر خدا کی
پر حشر وفا کی آتشہ دین نے عطا کی

۶۰
اور ہائے پس کی جو صد آتی بھاری
مان کر کی نہیں روتی یہ باقی بھاری
بیٹوں نے کہا بد رزل قاتل بھاری
اگر سلاست کے فیض نکالو بھاری

۶۱
کے تھکے تھکے بیجان
بن صبح بھگائی ہو گیا بیجان
متر کھینچے جا رہے ہیں تیل کا میدان
پر ہوت کا بازار ہے تھکے تھکے بیجان

سردار ہیں جو در ملک و جن و بشر کے
بشر ہیں یہ بخار ہیں اللہ کے گھر کے

سب جلس شہادت کے لیے لڑتے ہیں پیار و
یتونہ خریدار گرے پڑتے ہیں پیار و

۵۱۴
خود خاکیاں دیکھا اور کھانا کھا گیا
دو چھوٹے سب کچھ بوجھت کھانا کھا گیا
ہر کون پہنچا اور پھر مرنے لگا
ہر کون پہنچا اور پھر مرنے لگا

۵۱۵
دکھلا اور سرخ دستان تو بجا ہے
اب تیر کا لہ نہ دکھایا تو خطا ہے
فردا تیرا دل در میدان وفا ہے
کون مہین تو زبان فدا ہے

بھائی مر مرا تہ میں کیا جی کے کردہنگی
اٹھنے چاہا تو میں ساتھ آن کے مردہنگی

اب نیزہ ہے اور سینہ اکبر ہے دو ہائی
اب تیر ہے اور گردن صفر ہے دو ہائی

۵۱۶
کدے کیلئے کھانا بچا لانا
سوجھی بھلائی شامی پختا
سوجھی بھلائی شامی پختا
سوجھی بھلائی شامی پختا

۵۱۷
پیشے کرنے لگے غیرت کے لئے
بہن لہ صاحب کب پھر چھوڑ جائے
کب کچھ کھائے فدا ہے بوسے باہر
کب کچھ کھائے فدا ہے بوسے باہر

چورنگ لگاتے تھے ہر اک روز وطن میں
اک دو کو بھی چورنگ تھے کیا رن میں

آقا جو رضا دین تو وفا اپنی دکھائیں
اس بھوک میں ہم سینو نہ پھیل نیرت کے کھائیں

۵۱۸
کہہ لیا کہ کیا ہے
خاک و خون کی کیا ہے
خاک و خون کی کیا ہے
خاک و خون کی کیا ہے

۵۱۹
غصہ تو نہ کون کون تو نہ جان
شہید ہو گیا کیسے کھائی بن آمان
نہایت پر آمان چلے جانے بن آمان
نہایت پر آمان چلے جانے بن آمان

اولاد سے گریہ نہ یونہی شاد کرے گا
کاہیکو کوئی خواہش اولاد کرے گا

حضرت نہ خفا ہوں نہ خفا ہوں نہ خفا ہوں
لودودہ نہ تم بخشیدو گریہ نہ فدا ہوں

<p>۵۱۹</p> <p>ملا کر کی موت اپنے نزدیک لایا جو ہر اسے تو سے پی لیتے ہیں آب و ہر دن مردوں کی جاگیر اور عمارتیں تیغوں کی چھان وں اور دھو چھپا</p>	<p>۵۲۰</p> <p>پھر کئی خیمہ بنادین خوشخبر اسباب تیرے کے ہر حال کے برابر بوجے دیکھ ہر جانب پر نور و یار بودا یاد سے باپ بھی اور بھی مادر</p>
<p>دل اپنا کفن اور جنازے سے غنی ہے تابوت روان گھوڑے میں جوش کفنی ہے</p>	<p>پوشاک جو منظور تھی اس میں سے اوٹھالی زہرا کی روانی شہ مردان کی عبالی</p>
<p>۵۲۱</p> <p>زحیٰ جون جو سنا کا دفر جو سنا گرفتارے میں لٹا گئے زینہ جعفر دندان ہون شکستہ لٹے ارث پیر ہون چاک پیستے تول غم وین</p>	<p>۵۲۲</p> <p>پھر کئی خیمہ بنادین خوشخبر زبیر کے سارے کئے سبیر ان کو کو مینا ہون میں جنگ زور ان کے کھینچے ہون میں یہ صفد</p>
<p>کیون امان ہم ایسے ہیں کہ جو موت ڈرجائیں کیسے تو گلے پنچوں سے کاٹ کے مرجائیں</p>	<p>مقتل سے جو ملنے کو یہ حیدر کے گلے جائیں فردوس تلک تیغوں کے سایہ میں چلے جائیں</p>
<p>۵۲۳</p> <p>ہامون تو بلا تباہ کعبہ بن ہمارے زکے تو غلاموں کے ہیں سرین پائے نیکیوں کے غرض کہ کوئی جان سے لے نہ کہ کیا زینے میں زبان تھامے</p>	<p>۵۲۴</p> <p>وہ ملک پھر اس کے زراعت کے دھتھے کئے حیدر صفد کی عجب وہ باغ و دلدل غفلت کے اکڑا چکے فرمایا کہ ان شیر ہوش نہ صدا کے</p>
<p>اللہ ہو خوش تم سے مجھے خوش کیا تم نے جو جو مرے دل میں تھا وہ سب کہہ دیا تم نے</p>	<p>اعداسے لڑو شہ پہ قدا ہو کے مرد تم دہرے تھیں خلعت دیے در کام کرو تم</p>

<p>۵۲۵</p> <p>بانی جو کلمہ ہو ابدہ بہت سرب جو کلمہ ہو توئی سن کو رفت برسانے لگا ابدہ زور شہادت ہو نہ ملے جی با توں پری فتح و جانت</p>	<p>۵۲۶</p> <p>ہنسائے آجیو کی یاد و نیکو ایمان کین سب کلمہ کلین سب بانی خندان خسے سب بانی پڑھتا تھا ایمان سروں میں حال سے دیکھوئے تیران</p>
<p>باندھی سپر رتق تو جملہ ہوا گھر میں خورشید شاو نہ پہرہ نہ تھے کس میں</p>	<p>کہتے تھے حرم تھر کا یہ رنج و توبہ ہے اس طرح کے دو طمانہ دولہن پائین غضب ہے</p>
<p>۵۲۷</p> <p>جا آئینوں میں دونوں کے جلوہ دار بانی تھے ہی حال کھلا رشتہ خبان تھا گوشہ نشین ہر گوشہ کیان دل بھی طرف کھینچا تھا ہر کان</p>	<p>۵۲۸</p> <p>چھپا نہ گیا کیونگی شان بادی جیت نہ لے نہ لفتیشاں کج دیکھا دی نہر جو آیا کھوئے تیلی کو ضیاء دی اور سب کی طرف کے اصل کو بادی</p>
<p>تھا سنبہ میں چاند کہ جوشن میں بدن تھے ترک تھے خورشید کہ تیران کے کرن تھے</p>	<p>حاضر میں پیمبر کے عہدار کے پوتے تیار ہوئے جعفر طیار کے پوتے</p>
<p>۵۲۹</p> <p>غفران جو سیر کیاں سپاہ کو کبار بنادے پاؤں کے اور تیر میں کے ار بارہ پہرے جوشن الماس ضیا بار پوشاک میں کہوئے وہ پیر و تیار</p>	<p>۵۳۰</p> <p>لے موت انھیں خلیفہ کی تے گی گائے سہ کی مرے پیر کو راہ تبادے ملو کارا پانی کے سپاہ کو بیلادے زیر پر اور ان کے چرخ کو بھجائے</p>
<p>کہتی تھیں کہ انہرین در و مل تصدق اور فاطمہ کے لال پہ یہ لال تصدق</p>	<p>دریاء خدا میں انھیں جانا ہو مبارک مامون کے عوض سر کا کٹانا ہو مبارک</p>

۴۳۱
 پھر شاہ کو زینے پر ابھی کھڑی بار
 فتنہ بھی سر پہ نہ آئی سب کھرا
 آباؤ زینہ میں وہ واقف اسرار
 زینے کے کھانڈیوں کی زبان کو جاچار

۴۳۲
 تیرے زینے کی کھانڈیوں کی طرف سے
 پانا خیف آؤ غریبوں کی طرف سے
 سزا دیا جس نے بھی زور سے خف سے
 محتاج لوگوں سے نہ ہوا کسی سے

خیمہ میں شہ کرب و بلائی نہیں آتے
 کس پر تحقیق سے نہ کروں بھائی نہیں آتے

مقتل میں تھنا لوٹتی ہو سب کی کمائی
 اب تک نہ ٹھکانے لگی زینہ کی کمائی

۴۳۳
 فتنہ کے کھانڈے میں انا م کیا تھا
 کیون نے نہ بیان تو کر کا کھانڈے کا تھا
 ہنسی بھائی میں یہ بھائی سے کہا تھا
 کیا جان عازم میدان دفاع تھا

۴۳۴
 پھر یوں کہ ایک خطیہ رستم آؤ
 پھر یوں کہ کسی کمرات دکھاؤ
 مقتل میں حسین ابن علی کو یہ سنناؤ
 کہ ہے تیرے پیچھے ہیں جن خمیر میں جاؤ

ہے زمین ہجوم سپہ اہل جفا کیا
 عباس طلب کر رہے ہیں اذن جفا کیا

ہو یہ جو پذیرا نہ ہوا روتی ہے زینہ
 لیلو یہ قصد کہ سبک ہوتی ہو زینہ

۴۳۵
 فتنہ کے کھانڈے میں خیر نہ ہوا
 سب کچھ کھانڈے میں خیر نہ ہوا
 آئے زینہ وہ روئے کے کھانڈے میں بھیا
 زینے کے کھانڈے میں خیر نہ ہوا

۴۳۶
 بیٹوں کے کھانڈے میں خیر نہ ہوا
 بیٹوں کے کھانڈے میں خیر نہ ہوا
 بیٹوں کے کھانڈے میں خیر نہ ہوا
 بیٹوں کے کھانڈے میں خیر نہ ہوا

سلطان زمین گھر میں نہیں آئے ہیں امان
 جو دلیں ہیں ارمان رہے جاتے ہیں امان

کہہ دوں گی کہ آفت میں حسین ابن علی ہو
 بھائی کا قصد یہ بہن لے کے چلی ہے

<p>۵۲۸</p> <p>زینب کا عمن و حمولہ یہ اور ہے ہمن نہیں آتے تو نہ تکلیف دلاؤ تم حضرت عباس کو میدان ملاؤ ساتھ آئے ہیں کہ وہ جو کہنا ہو کہو</p>	<p>۵۲۷</p> <p>زاد کیا زینب کے قابو نہیں مل پاتا تم نے چلے کہ میں چلی تھی ابھر کیون سے کہ بلائے سے نہ کھڑے باور مارا لیا جان مرا خستہ دلدار</p>
<p>۵۲۹</p> <p>اس وقت سب اسرار خفی آنپہ جلی ہیں امداد کو جعفر ہیں سفارش کوسلے ہیں</p>	<p>۵۲۶</p> <p>بڑپا یا ہے زینب کا دل اس منہ خدام پرسانہ دیا خرکانہ مجھے شاہ ام نے</p>
<p>۵۳۰</p> <p>عالم قیامت کی صدا آئی ہیں ہی بانی بھی ہے موجود سفارش کو تھا ہی زینب کے کماضہ سے بالائے زاری عباس کہہ سکو تم اکبات جاری</p>	<p>۵۲۵</p> <p>عباس کی دکر کما سے نہ تر نہ سہا حضرت سے قبول قبالی جواہ کہوں کیا لائے پتوں آئین دیا شاہ کو پسا کہیں سے تم کہیں سے آؤ آئین والا</p>
<p>۵۳۱</p> <p>گھر میں نہ حسین آئے تو گھبرائی ہی زینب تم آؤ تو آؤ نہیں آپ آئی ہے زینب</p>	<p>۵۲۴</p> <p>نہ ہرا کے بھرے گھر میں قضا لوٹ پڑی ہے اس تیغ میں تو چا طرٹ لوٹ پڑی ہے</p>
<p>۵۳۲</p> <p>عباس افضہ نے غلام بنایا غلام کو چلی سنتے ہی رد ثابت آیا تم نے خیمہ میں تشریف جو لایا زینب کو سر کھڑا دیا چھٹی پایا</p>	<p>۵۲۳</p> <p>میدان سے نہ لائے نہ کوڑا صحابہ ہیں گیارہ شہیدان ہیں شہید نہ کوڑا ہیں زینب میں اپنے کیلئے وسیع آئین دودھ کی پین سے کیا کمان چھین</p>
<p>۵۳۳</p> <p>گھر لگے کی عرض کہ تم سبکی بڑی ہو وہ سامنے پھیر ہیں تم در پہ کھڑی ہو</p>	<p>۵۲۲</p> <p>اک جان ہوا در سے زمانے کی بلا ہے یہ اُس پہ بھی امت کے لیے لب پہ دعا ہے</p>

۵۴۲
 بن نہی کہ اجڑے ہاتھ لے کر
 ہو آئینہ خیمے میں کہ تیاب بن خواہر
 غمہ بے بن بیٹے خدا کرتی بن چوہر
 عباس کو آہ و آلام کی دیکھ

مر جائیں جوانی کے مزے کو وہ ترک کرے
 بیٹے مری خواہر کے ہنر سات آٹھ بر کرے

۵۴۳
 زینب کے ہاتھ کے تھوچے میں بیٹیا
 عباس کی عروس حسان بن سہل
 وہ دہلی تو بک کر دیا یک یہ میرا
 ہے جاؤ گے بیٹو بکاویش تیرا دالا

گو صدقے کے قابل مرے دلبر نہیں عباس
 پر کیا کروں کچھ اور میسر نہیں عباس

۵۴۴
 پہلے بچا یک بہت جڑنا تھوڑا
 اور غریب کرنا میں سب سے بدست
 کچھ نہیں لائق نذر خوش ذات
 مگر ایک نقطہ میرا بکلیات

گھر میں نہ قدم رنجہ کیا شاہ زمیں نے
 بھجوا یا ہے صدقہ دہن نادار بہن نے

۵۴۵
 بان کان لکھنے کو کھڑی نیت کام
 سن گئی کلام آجیاد بھائی کے احکام
 پھر نے علیہ کو فرزند خوش جام
 غازی کی چپ پست میں دھون کافور

رواق بھی سوا ہر سے حیدر کے پسر کو
 اک چاند دھڑ کو تھا اور اک چاند دھڑ کو

۵۴۶
 عباس لا دوسرے کو روٹھو لائے
 زینب کے جو بیٹو بک دیتے تھے غصہ کیا لائے
 بننے کے کما عباس کے واسطے کیا لائے
 کی عروس دوداغ کچھ کیلئے لائے

سر کھولا ہے زینب نے بُرا حال کیا ہے
 اور آگ کو تصدق کر لے بھیجے یا ہے

۵۴۷
 کچھ کہتے تھے ایک نیت بکپاری
 انکار نہ فرمائیے میں ایک داری
 کندہ میں چل بوتے تھے زینب تھاری
 میں ہوں تیرے ہی اہن میں تھاری

دید وہ طلب خلد برین کرتے ہن بھائی
 فیاض کین منہ سے نہیں کرتے ہن بھائی

۴۹
ہائے ننداری کہ انھیں نرصاد
نہر کی صدائی شہیدان کو بنا دو
خیر نے کیا کہ وہ خلد کھا دو
خیر نے کہا کہ ان شیر کو نرصاد

۵۰
جب جب جھک کر حسین علی اکبر
چاکہ خدا ہو جائے شہید بن چکے
باگاہ اٹھا خیمہ شہید بن چکے
کیجا کہ بن سب بیان پوری

ایسے لوگین بھانجے ہوتے نہیں شیر
کیا مٹے کے قابل ہے پوتے نہیں شیر

غیظ آیا ہے زینب کو جو رک جاتی ہو فضا
اصغر کو لئے روتی ہوئی آتی ہے فضا

۵۱
زینب و بان با کو یہ بات تھی
مقبول خدا کوئی دوسری کائی
ابو مریم نہ پیرا کہین جاتی
پورج بند کوئی سفارز جاتی

۵۲
حضرت کے کما الفت زینب کے تکیا
بچھو چھو چھو چھو چھو چھو چھو
کر تین بچھو چھو چھو چھو چھو
کر تین بچھو چھو چھو چھو چھو

جعفر بھی ہیں حیدر بھی ہیں اور خیر نسا بھی
گردون سے چلے آتے ہیں فرمان خدا بھی

وہ جانتی ہیں صدقہ دیا رو بلا ہے
یہ دھیان نہیں بھائی کی بھی آج قضا ہے

۵۳
مولا کو جبر ضرر کا کھنڈن آیا
گرو دین گئے دل گھون بھایا
گرو دین ادھار کر نہیں گھوڑیہ لایا
اون دونوں ہوا رو کا کھنڈن لایا

۵۴
راہی مٹے میدان کو دو غیر خضر
نشین کا ہو گھوڑا آکھ ہوتی تر
نشین فلک کا وزین دین آکھ
نشین فلک کے گلے آکھ آکھ

مامون کے اور اکبر کے پھسے گرد خوشی سے
اور ناصی کے گئے درد خوشی سے

روبا ہوئی اب مٹے جلد آئے کہ دیر آئے
لو شیر دن کے شیر آئے دیر دن کے دیر آئے

۵۵
مطلع ثانی بنین
بطین ملکین آئے بنین
تاج بجان زن آئے بنین
اشد کی قدر کے چین آئے بنین
گو کار حسین آئے بنین

۵۵
سائین دو شین بنین جو گریا
پھر بنے حضور کے یہ وہی کیا
پسایا دوان دھوپ اور دھوپ کیا
جیسے سے تین کو کین با زلایا

جبران بن بشران ملک چرخ برین پر
ہے آج قران مہ و خورشید زمین پر

سایہ ہے قمر مہر قہا کتے ہن ان کو
خورشید کے ہمراہ قمر پرتا ہون کو

۵۶
دو ایف با از افضائے بنین
دو کوہ دریائے وفائے بنین
بطین شمع عقدہ کثائے بنین
کس سے دو زہد آئے بنین

۵۶
کیا غفلت کیا زلزلہ آئے کھایا
اس غفلت غفلہ صورت بھلایا
اس زلزلہ زلزلہ کو سہ متبایا
عشرت کو ہوا سکتہ قیامت

شان اسد اللہ سے توں پہ چہ ہرین
ہشیا کہ زیب کے پسران پہ چہ ہرین

غافل ہے جواب ظالم و مظلوم سے محشر
کیا آئے کہ خود رفتہ ہو اس ہوم سے محشر

۵۷
تکلیف کی نہت ملکین
تکلیف کی نہت ملکین
تکلیف کی نہت ملکین
تکلیف کی نہت ملکین

۵۷
تکلیف کی نہت ملکین
تکلیف کی نہت ملکین
تکلیف کی نہت ملکین
تکلیف کی نہت ملکین

دس گیارہ برس نہ ہوا جانیوسن کو
پرفاقہ بن چوبیس پر گزرے ہن ان کو

فرعون کے مانند ہوا غرق حیا ظلم
بڑھتا ہوا تو بہ کی دعا بھاگ گیا ظلم

۵۶۱
آواز پہلے ختم ہون پہ تھا بان
نوبت سے مری نہ سکندرنہ سلیمان
تھی حسن محکم کی نہاد یہ سر سبدان
کسین بیابانی تھا دیدہ بربوسف کنعان

۵۶۲
وہ زور غلاداد کو دیکھو تو خدا را
دو زونے لے جاے کافر باؤ نظار را
خوشی بیان ذرہ وہاں برشتا را
بان خلد ہے اک گل بان کرا

شاہان سلف صاحب تو قیر ہوئے ہیں
پر یہ تو کوفہ یہ شیر ہوئے ہیں

ذرہ ہو نثارا ہے تو خورشید بین
پر دانہ پھر گر د آجیر تل این ہو

۵۶۳
آواز پہلے ختم ہون کا نقشہ
افضل محکم کا سرایا
پانچ ہیں کہ آئینہ بین
حسن نیا پانچین بین

۵۶۵
آواز پہلے ختم ہون کا نقشہ
افضل محکم کا سرایا
پانچ ہیں کہ آئینہ بین
حسن نیا پانچین بین

باہم نگران یہ ہیں تو حیران کہ وہ ہیں
اس آئینہ میں وہ ہیں اس آئینہ میں یہ ہیں

اگو آئینہ ہے نرگس کے یہ مینائی نہیں ہے
غنجہ کے دہن ہے یہ گویائی نہیں ہے

۵۶۴
آواز پہلے ختم ہون کا نقشہ
افضل محکم کا سرایا
پانچ ہیں کہ آئینہ بین
حسن نیا پانچین بین

۵۶۶
آواز پہلے ختم ہون کا نقشہ
افضل محکم کا سرایا
پانچ ہیں کہ آئینہ بین
حسن نیا پانچین بین

تخفہ یہ مرقع اسدا شکر کو دین گے
کوئین جو قیمت میں کوئی دیگا نہ لینگے

آئینہ میں رو ہے یہ خط سبز کمان ہے
غنجہ کے دہن ہو زبان ہے نہ بیان ہے

۵۶
کیا عین غافل کی شہادت کوئی لائے
خود کے یہ عارض کو قطع عارضہ تلبائے
یہ میرے حسن دل سے ضیاء پائے
میں سبق سوادہ فاطمہ کو پڑھ جائے

۵۷
عند شکرستان لب عین میں اصلا
طوطی کی زبان پر نہیں نذر شکر کا
رتبہ لب شیریں محمد کا کون کہے
جان سے ہو شیریں وہ سخن نگار کیا

شمسیہ کا لیتا ہے سبق سنس بھی اکثر
ہر صبح کو اس مدرسہ نورین جسا کر

دا ہو جو دہن اس لب شیریں کے سخن میں
پھر نیشکر انگشت تجر ہو دہن میں ۴

۵۸
یہ خطا خط خرابہ الود کر کیا ہے
اس خط کو جو غیبی خط بجان کو خط ہے
غیبی قلم کا تب قدرت کے لکھا ہے
کہیں صاحب جو خط کو کیا قلم فضل ہے

۵۹
چاہ زدن عین کا کیا وصف کہیں ہم
کہیں ذکاوت کی جو جاری چیز ہم
اور چاہ زرخدان محمد کا وہ عالم
محمد کا چشمہ بہان آن قطرہ شبنم

خط آتے ہی مر نیکو چلے آئے ہن پیا سے
یہ خط طلب آیا ہے درگاہ خدا سے

جب تشہ لب فیض خدا ہوتا ہے کوثر
اس چاہ زرخدان پہ خدا ہوتا ہے کوثر

۶۰
خدا خال رخ عین و اعتراف سارا
کہ بیکہ نعل غنبر سارا بیان سارا
اور روئے محمد کا ہر وہ خال رخ آرا
جب خال رخ نیک تجا لہ سارا

۶۱
ایک کلون کے چہرے میں خان زینکار
نور شیریں کیسے کہنے کے گیسو
نہ کچھو کہے بھی نہیں نظر نہیں آتا
آراہ ہے ان آلودہ کے گیسو بارو

اس خال میں پورا رخ پر نور کا کھر ہے
لوزدین نور شید ہے تاریخین قمر ہے

ان شیر و نکا مسکن ہے دل شیر احمد میں
سعدین کا ان سے ہے قمران برج اسدین

۴۴
دندان خنک تو نیز کیے خلفین
مردان خوش بآئیں باز و خفین
در یاد دندان کے لیے کاسہ کفین

۴۵
جلوسین محمد کی سرخوب خوب
جس کے گزین ہر وہ حال کی خوب
بالائے زاد و بیاورے دل یعوب

قیمت فکس درہن یہ دندان دہن سے
دندان شکنی کرتے ہیں اعدا کی سخن سے

پر یہ بھی ہوتا دہل میں سچ کدو نہ کیا ہر
سمجھو نہ سپریش بہ زریب کی دعا ہے

۴۶
چار آئینہ کے حسن خند و خالی
چار آئینہ کے چاہیہ خنک خالی
چار آئینہ کے حسن کی کراہی

۴۷
چار آئینہ کے حسن خند و خالی
چار آئینہ کے چاہیہ خنک خالی
چار آئینہ کے حسن کی کراہی

چار آئینہ دیتا ہے خبر و حسن سے
لو آئینہ کہیں چار عناصر کی بدن سے

ہوتی جو سپر یہ تو نہ گھٹے نہ پر اُنکے
پر حیف کہ برتھے نہ بزیر سپر اُنکے

۴۸
اب صنف جلا کر تار ہون ان کا کین
کہ یہ سپر عوان جی سا دق پر
گر خنک و خنک ہو باقی کی شبیر

۴۹
اب صنف جلا کر تار ہون ان کا کین
کہ یہ سپر عوان جی سا دق پر
گر خنک و خنک ہو باقی کی شبیر

خوش تیغ و سپر باندھ کے یہ دھک فر ہے
خشنیر بہ نو ہے شب عید سپر ہے

تینین ہن کہ شق القمرا حمد نے کیا ہے
اک ٹکڑا انھیں اک انھیں قسمت دیا ہے

۹۵
خوش و باختر اور عزمین کو تار
مخ فز عون میں کیا قطع کر سار
گر آگہ نشتر کی طشت جانتے بیابان گاہ
نواہ کتر سے بھی بڑھ جائے گی

یہ عمر کی سرعت نہ یہ تیزی ہر جہل کی
لاتا ہے خبر و مین ابد اور ازل کی ۴

۹۶
پیر خوش و خوش فلک پر عزمین
جہاں چاہے گاہ اسے خوش و مین
طوفان دم قطرہ زنی کوہ یہ تنہا
خوشید رخ و در رکاب ملک بین

ہر چند کہ آتش ہے غذا لکب درہی کی
پر گرمی و شوخی کہاں اس رشک پری کی

۹۷
شب پر فلک شے انکسری ہو
نبض زخمی سانس ہم سہری ہے
پر نہن ہنہ شوخی کی خوشی میں پری ہے
سایہ پر نقش و کب درہی ہو

چلنے میں اگر نرم روی مد نظر ہو ۴
آنکھوں میں پھرے اور نہ مردم کو خبر ہو

۹۸
اور اسب محمد جبرائیل رت حق صاف
کیا گشت کر سوت میں دہر و افسان
اک نیم کا عقد ہے اسے قاتلے تا فان
ہر قصہ کو کیا جیت کا بیک اطران

جائے تو کہاں جائے اور آئے تو کہاں آئے
پہرنے کے لیے اسکے کوئی اور جہان آئے

۹۹
گر قدم اس گھوڑی پر عزمین
اس گز کے جلوہ پہ لاگ رہے کتاب
نہ اسکا ہی شہنشاہ کیلئے قلعہ آداب
زویل پر ابوی خطا کیلئے حراب

قطرے یہ عرق کے نہیں تسبیح ہما ہے
ہر نقش قدم جسدہ گہ باد صبا ہے

۱۰۰
کیون خوش و خوش عزمین ہو
کیون چین کو دن و نزل میں ہو
کیا وری کی نصیب میں لعدا کا نہیں ہو
لطف کا اشارہ یہ ہے شکر میں ہو

ہستار اجل سے ہو خبردار فضا سے
شمشیر بکف آتے میں حیدر کے نوا سے

<p>۵۵</p> <p>دیکھا جو جلال نکاؤ گئے گا شکستہ لڑنے دو یوسف دو سلیمان و سکندر دو انجم دو حمزہ دو وحید و صفیر دو جعفر طیار دو عباس دو اکبر</p>	<p>۵۶</p> <p>کھیر کے نظر بعضوں نے کی چرخ برین پر ہین شمس و قمر آج فلک پر کہ زمین پر</p>
<p>۵۷</p> <p>نہیب نے کہا عز و شرف بڑھتے ہین لوگو سن لو مرے فرزند رجز پر پڑھتے ہین لوگو</p>	<p>۵۸</p> <p>اگر نہ خطا لے کے کیا آئے بار کس پہنچ کے تم جانے پوچھیں جگہ اس عمر میں کیا ایسی صیبت ہوئی تھی بنجھے سے گلو کہ جو خوش تھی خیر</p>
<p>۵۹</p> <p>آداب امامت نہ گمراہی سے دینا بھائی کا مرے نام سمجھ بوجھ کے لینا</p>	<p>۶۰</p> <p>کس مان کے چراغوں کے بھائی کو ہو گئے کس باپ کا تم نام مٹانے کو ہو آگے</p>
<p>۶۱</p> <p>آداب غصہ اور تھین پائیں گوی ایسا ہو بھائی تھے بات تھاری زور اثر کیا پھر ہو پھوٹن ناری خدین دین قبر میرا ہے بجاری</p>	<p>۶۲</p> <p>یہ تو علامت کہ ندون مری ہو مرنے کے لیے تھے ہو گئے غنی ہو سادات عرب باپنی بیچتی ہو سچ کہو حسینی اور ایم خمسی ہو</p>
<p>۶۳</p> <p>تقریر ہی میں فوج کو تم کھیر لو پسار سوکے ہوئے ہو ٹوٹنے زبان پھیر لو پیار</p>	<p>۶۴</p> <p>بانو کے ہو فرزند کہ نہیب کے خلع ہو واللہ ہر ایک رشتہ میں تم درخف ہو</p>

۵۹۱
ایمان مونی بڑے گنہگار ہیں
فرمایا یہ دونوں نے ہر ایک کو قتل کیا
میں کو غلام اپنا بھلا دیتا ہے رن سے
وہ کوئی غلامی ہے حسین اور حسین

۵۹۲
قنداری ہمارے علی اکبر علی صغیر
ان باب کے پیارے علی اکبر علی صغیر
نیز کے شائے علی اکبر علی صغیر
خضر کے شائے علی اکبر علی صغیر

اظہار قرابت سے فزون عز و شرف ہیں
ہم دونوں غلام پسر شاہ نجف ہیں

سجاد تو پیڑ کے سجادہ نشین ہیں
اب گھر میں نبی کے وہ بجائے مشہدین ہیں

۵۹۳
آقا ہی مالک ہی سلطان ہی ہو
قلب ہی کعبہ ہی قرآن ہی ہے
ہم اپنے خداؤں میں ارمان ہی ہے
کافر سے نبی بنا تو ایمان ہی ہے

۵۹۴
گھڑا بنا ہے افضل خبا سے گھر میں
جاریہ مالک تین دو وقت پور میں
دراں کو تو تسلیم تاج و دندان سے
تاج کے لیے باغیچے میں سر میں

تم کیا ہو کہینگے یہی حیدر کے نواسے
مرقد میں نیکرین سے محشر میں خدا سے

اس در کے ہیں سائل امر ابھی فقرا بھی
ملتا ہے اسی گھر میں پیر بھی خدا بھی

۵۹۵
جس میں آئینکے چہرے ہمارے
ان وقت میں جو پیر و قاسے ہمارے
نہ ان کے ہو کون اور یہ میں کون تھکے
غلبے کی نفقت کے کہیں بچے پیارے

۵۹۶
اس گھر کی تباہی کیل بابت اٹھاؤ
اکبار جلایا ہے دو بارہ نہ جلاؤ
ترتیب تو یہ کہ در راہ پر آؤ
پیر کے رکھ نام پر پیر پٹاؤ

بیگانے بھی جو شہ کی رفاقت میں موئے ہیں
اشہد وہی کے وہ عزیز آج ہوئے ہیں

سچ امت کی یہ ہیہات نہ توڑو
رشتہ ہے نبی سے دل سادات نہ توڑو

۵۹۷
 ہم نے بن جعفر کے چچا پر طیار
 ابلانے طرف راہ پیر کے طرف دار
 عباس کے کاٹھے پر علم ہے جو نودار
 دادا کے بھی سر پر تھابی یہ بھار

۵۹۸
 بانہ کی یہ ہے قدر کا قائل جو خدائی
 تفسیر شب قدر ہے احمکی یہ جاتی
 جو قدر شاس انکا ہوا قدر یہ جاتی
 یعنی شب قدر اسکو فیصل نظر آتی

شائے جو کٹائے تو سر دست صلے ہین
 دو پر جدا مجد کو زبر جگر لے ہین

اس رتبہ یہ ظلم و ستم امت کے اٹھا کے
 پہاوی خاک کے تہ گکین آگے خدا کے

۵۹۹
 ناانادہ ہر جنک نصیر کی جیلا
 کفار کیا کفر کو بھی سکھایا
 سلمان کی طرح لاگو کو زور دیا
 ایف کی طرح لاگو کو زور دیا

۶۰۰
 لال کی لڑائی میں ہم دونوں برابر
 جسکے در و دران پہ کاکلم کا پتھر
 وہ بان ہو رہا رہی کڑی کسم چادر
 طالع نہ ادب ہوا خود نیک فاک پر

گرا ب بھی نہ بالین پہلے جلوہ نما ہوں
 دنیا میں نہ پیدا ہوں شہر ادریش ہوں

تو بہ کہاں ہم اور کہاں عز و شرف اُنکے
 ہم دونوں غلام اُنکے ہین اکبر خلف اُنکے

۶۰۱
 دلال تو فرشتہ علی خطبہ حبیب
 اور دوش پیر ہے دیدار کا منہ
 مولد وہ ہے سب جگہ جہان جہاں کو
 مین وہ ہے خطوہ جہان جہاں کو

۶۰۲
 اعدائے کہا نام تو لولا بکا دیو
 پیٹیر کی دو بینین میں تم کیسے پیو
 بیگم کے لڑنے کے اور لڑنے کے وہ پیو
 باخون بین نامین لہنے کے ہم نہ

اک ضرب میں جنات کے سر کاٹے ہین جس نے
 تلوار وہ جبریل کے پر کاٹے ہین جس نے

بھائی تو کئی بہنوں کا وہ شاہ زمین ہے
 سب کنسہ میں پر ایک حسین ایک بہن ہے

<p>۴۰۶ زینب نے ساجدہ کی ٹوٹی ہوئی چڑیا چلائی خدا و دوزن کی غیبت میں دیکھیا ناخوشوں میں نام نہیں لیتے تو میرا ہنسنے پھر دینی بوقت روح کو بھوکا</p>	<p>۴۰۶ ان گھوڑوں کی ٹھوکیں کہ خشک ملاجیا گرد ایک طرف رنگ اور اگا دوزن کا سب ایک رومان بن گئے خشک و صحر ذرہ نہ ہی خاک زینب بن گئی غنقا</p>
<p>سیدانی نہ زینب مجھے کفار کہیں گے دکھلا کے بندھے ہاتھ گنہ گار کہیں گے</p>	<p>مینائے فلک شیشہ ساعت بے دم میں خاک اڑنے لگی ہر طرف افواج ستم میں</p>
<p>۴۰۷ وہ نہ شہرے غمزدان شکستے یزادی لمواویہ والدہ صاحبہ بن چادی تب متفق القظودہ سب جج پکاری لو کہو زینب کیا غیبت پہ بھادی</p>	<p>۴۰۷ جانی سے کہا جانی نے تھک چکر کیا آج سیر ہو آج اور تینہ میرا گھوڑوں کے کہا میں یہ صفین چپے تپا آواز دینی غول کے بے اواز دین کیا</p>
<p>پردہ رہے زینب کا وہ تدبیر کردہ لو ملے جدا اب سر شیر کردہ</p>	<p>اک نے کہا میں خون سے بھرون چرخ برین کو اک بولی میں چورنگ کروں گا دوزین کو</p>
<p>۴۰۸ اس خورشید کا گلے میں لگائی شہین نے پیری کی کی باگ اوٹھائی بر بیان یہ بکارت کہ سلیمانی دہرائی ہستی نے پکارا اجل فی اجل آئی</p>	<p>۴۰۸ دو جلیان میں دوران نور سے تھوڑ سوائے سوائے صفت کا سہ تھوڑ سرداروں نے زینب کو سیران کیا صفین کے لشکر کی صفین ایش جوار</p>
<p>گھوڑے عرق آلودہ ادھر ادھر آدھے بجلی سے برستے ہوئے باران نظر آئے</p>	<p>تیغوں کے ہلا لوں کو کمر سے لیا رن میں خورشیدوں نے مہتاب کو روشن کیا رن میں</p>

۱۰۱
 عجب تینوں کی کیا سچہ ظفر سے
 اٹھ اٹھ کے ہر آن سے تعلیم کی سہ
 حصول میں جو ہر آن سے تعلیم کی سہ
 تیرے چلنے چھوٹنے پہلے

۱۰۲
 سیدھا کسی کھڑے ہو اٹھا گروا
 خود دوسروں کو دین دین دین کی اکبار
 گرنے میں جلی کر چھوٹی ہو گیا
 کس بجائی نے تو دیکھا اور دوسرے چار

۱۰۳
 رن میں یہ پریشان ہوئی تینوں کی جاکے
 بنیائی جدا آنکھ سے عقی آنکھ پلاکے

۱۰۴
 دو ہونے سے تو ایک کو چارہ تھا نہ رن میں
 ششدر تھے مگر چار عناصر بھی بدن میں

۱۰۵
 شکست چھکے دامن شہر کے پائے
 پھر ہمنام سے تھے تھے بیسروانے
 نے سچ کو تھے تھے نہ شک کے پائے
 سب نے فیض میں جنم کے چلے

۱۰۶
 کیا کٹ لکھ کر دے تھے خوندات
 اک طرز تھا اک طرز تھا اک طرز تھا
 تلواریں آدو تھیں گرا کر لڑت
 کتنے تھے حیرت کے کین اور سیات

۱۰۷
 سر تینوں سے دل جنگ سے رخ رن سے پھر تھے
 دو شیر زمین نو لاکھ وہ رو باہ گھر سے تھے

۱۰۸
 دو تین اور اک ہاتھ نیا ربط یہاں ہے
 قبضہ میں بد اللہ کے تیغ دوزبان ہے

۱۰۹
 جلا دھاک گیا جبرج آسن سے
 سوچنے غلامی کی کوئی اور سی
 رو باہوں نے ڈر کے کنارہ کیارن سے
 لے لے علم فوج بہر دین کفن سے

۱۱۰
 نا اصف سے غلبے کے لئے نہ
 بان باغی تھی کہ نہ اچھے نہ بے
 از کو طرح آگ اور لکھنے نہ
 ان پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ

۱۱۱
 زندون کا نہ مجموعہ فقط زیر و زبر تھا
 ہر دون کے بدن پر بھی نہ خاک نہ سر تھا

۱۱۲
 سید ہی جو سنائیں تھیں وہ خم مثل کمان تھیں
 کھل کر گرہن نیزوں کے شب حمل فشان تھیں

<p>۱۱۵</p> <p>کیا عورت نے میرے نہیں کون لکھا ایک نقطہ تھی سب فوج عداوت پر کار سڑک سنان پتھر کے منصوبہ پر دار کیجئے نہ اوسے دار وہ قاتل نہیں دار</p>	<p>۱۱۵</p> <p>ان شیر نگار کتا کٹر طعنے ظالم لکھا پھر کو سحر بہ تھا کہ ان پر نہ چلا رہ چلائے سوئے خیمہ کر کے مادر زنجار چراگت اور اٹھتے ہیں بجے ہو گاہ</p>
<p>نیز یہی بلا فوج جفا جھیل رہی تھی نیز وہ نہ تھا سر پہ قضا کھیل رہی تھی</p>	<p>دکھلا چکے ہم فوج کو شمشیر کا جلوہ اب دیکھئے مظلومی شیر کا جلوہ</p>
<p>۱۱۶</p> <p>ہر صنف میں ہی غلغلہ آ رہا ہے کیا حاشا میں نہیں سب کے کھست فضا ہے صفدا پھینچیں حیدر ایسے نہیں بوجا ہے بجا ان غضب انداز کا کہ نہیں بوجا ہے</p>	<p>۱۱۶</p> <p>وہ دوسوئے خیمہ یہ بھی کر تے شمشیر جو جام جل آیا ہے ساقی نقیہ ایک کے اور نصف کے جو فیہ تھوڑے لکیر رک بوجی سے بسیلخ اور ایک ہدف تیر</p>
<p>غصے میں ہیں دوشیر خدا دشت ستم میں ہاں مانگو مان باندھ کے قرآن علم میں</p>	<p>گھوڑو نہ بے فکیر ہو گئے پیار سے دونوں اور ساتھ گرے خاک پر رہا رے دونوں</p>
<p>۱۱۷</p> <p>اعدا کی صدا کا نہیں شرج چونے آوازی بیک کی موت کی دوتے اڑا تی اور عین نے بیات محمد کو ستا تی کسی خوب غابوک میں وہ پائے بنی</p>	<p>۱۱۷</p> <p>بالائے زمین کر کے پیچے وہ عنال بہ وقت مدد سے بسیر سید ولالک بان فوج سے نکلا عمر تند دایاک کچا کچا کچا کچا کچا کچا کچا کچا</p>
<p>وہ کام ہوں اب جو سندھرونا ہوں است پہ خدا ہوں شہ بیکس پہ خدا ہوں</p>	<p>زخموں کی نہ پردا ہے نہ کچھ خوف قضا ہے ہے لب پہنسی درد زبان شکر خدا ہے</p>

<p>۱۲۱ کہنے کا غلط وقت ہے کہ وہ حیران سننے کا کیا وقت ہے تم نے ہوجان وہ بولے اسی موت کا تو تھا میں اریان محسوس ہے انوکھے غریبین ہم آسان</p>	<p>۱۲۲ اور قتل میں غن و دھڑ تو مجھے کیا ورنہ میں نے مراد دھپایا نہ پاتھا کچھ چھپے تھے کہ مذہب ہے وہ حق اس کی لا جلد بھلے میں کہوں فکر کا بھدا</p>
<p>۱۲۳ حق ہو گیا آمان کا ادا اس کی خوشی ہے اللہ رضامند ہوا اس کی خوشی ہے</p>	<p>اب قبر میں سو گئی سدا چین سے زینب فارغ ہوئی اس وقت بڑی دین سے زینب</p>
<p>۱۲۴ عیاں ہے یہ شکر بربانی زمیری ہیں بویں بن بیوی جانی ابن عیہ بن فضہ ہی یہ تھی بوی آئی اے اگر لڑی میری خورادی کی آئی</p>	<p>۱۲۵ لاگو ہو آسان مبارک ہو مبارک زینب کو یہ آسان مبارک ہو مبارک بوسے ہوئے آسان مبارک ہو مبارک پیچھے چھپے ہوئے آسان مبارک</p>
<p>۱۲۶ زینب کے کہا قتل ہوے لال تھارے بن بیاسے ہوئے صاحب اقبال تھارے</p>	<p>حسرت تھی کہ بیٹے ہوں مرے شاہ کے صف صف تھے وہ آج میں اللہ کے صف</p>
<p>۱۲۷ زینب کے کاغذ سے خاموش خبردار مان کوں پر کسی کیا کرتی ہے گرفتار ان بازوئے سننے کی نہیں ہوئیں دادر صدقے ہوئے آقا پر غلام شہزاد</p>	<p>۱۲۸ پھر یوں بن فضہ سے کیجانی کو لالہ فضہ نے کہا وہ تو سدھارے ابھی کہو یہ ذکر تھا وہ ان لاشوں میں جو تھے خوشخود اور چپے لگے کہ وہ مر گئے درد</p>
<p>یہ بات تجھے کہنی مناسب ہے ردا ہے میرا کوئی بیٹا اے اکبر کے سوا ہے</p>	<p>فرمایا کہ اس وقت جو خواہش ہو بتا دو درد نہ فے کہا آمان کا دیدار دکھا دو</p>

تھے زمین ڈھلے ٹھوڑے حوالہ ان شیریں کے زمین
نہ ہر اعلیٰ دونوں نواسوں کی جلوین ۴

سرننگہ جلو کے لیے اہل حرم آئے
لاشے لیے باہر سے امام اُمم آئے

چچکے سے یہ کہنا مری نادار بہن سے
حیدر کے نواسوں کی برات آتی ہوں

تلوارین لگین نیزے پڑے تیر سڑے ہین
صد شکر کہ یون پہلے پہل رہین لڑے ہین

بابا کو مسکے قبر میں بے چین نہ کرتا ۛ

تفہیم کسی بیٹے کی آن نے نہیں کی ہے
پر آج یہ عزت بھٹین اللہ نے دی ہے

<p>۱۳۲</p> <p>یہ کہلے کیا جانتی تھی مین دیکھا برشاہ کا خط دیکھ کے چھوڑی نہ اٹھا درسدنہ نہ پڑنے کے رکھا لاشوں کو جا بارو نے کہا تھے صیغے میں تھی مولا</p>	<p>۱۳۱</p> <p>شہزادے کے غم کو دیکھا مجھے کیا روئے انکلی زینب کی کہا تھے سہلے اچھا اب ڈیڑھ ہی تم جاؤ روئے میں نہیں شہزادے وغیرہ میں چھوڑ دینا</p>
<p>کس دھیان میں ہو روٹنگی بیکس کو رضا دو لاشوں کے سرہانے تھیں زینب کو بٹھا دو</p>	<p>زینب نے کہا تلو صدا دیگی یہ دکھیا دم توڑینگے جب یہ تو بلا لی گی یہ دکھیا</p>
<p>۱۳۳</p> <p>زینب کے کہا صاحبزادے بولا کیا روٹنگی جانتی کیا جانی نے بچاؤ جانی مراد تباہی میں جاتی ہوں تو کو انکھ پر دعا روٹنگی جانی کی ملاؤ</p>	<p>۱۳۲</p> <p>روئے ہوئے ٹوٹتی ہے چیمہ چیمہ زینب کے بیان لاشوں پر کیا کیا نکھ کوٹیں براہ از زبان سبط عیسیٰ ناگاہ صد آئی کہ لڑاؤ درادر</p>
<p>بھائی کی تباہی سے نہیں ہوش بجا ہے روٹنگی میں فرزند کو جلدی ابھی کیا ہے</p>	<p>دم توڑتے ہیں شیر مرے مجھ کو سنبھالو بچوں کو ہٹا دو اسے اکبر کو بلا لو</p>
<p>۱۳۴</p> <p>ناگاہ صد آئی ہے قدرت اللہ فلجی کے بیٹے کے یہ تیرے بڑے واہ بچانے تو اس کشت کو ان روٹنگی تیرے پٹی مری بھر سہی سے نہیں آگاہ</p>	<p>۱۳۳</p> <p>اس وقت جاہل شہزادے کے زینب نے لاشوں پر اتارے زینب نے یہ وعدہ تھا کہ ہے مجھے بچے غل سنتے ہی جا سوتے تھک کر بچے</p>
<p>تہنہ میں نواسو کے لئے روٹی ہوں زمین پر سادون کے باپے دو نو کا وطن میں</p>	<p>کھرام جو ہے خیر میں محبوب خدا کے دم توڑتے ہیں بھانجے شاہ دوسرا کے</p>

۱۳۹
روئے تھے آئے چل میں خندہ ابرار
کھچا دہان دم توڑے بن جگر انگار
زینب جو دیکھیں گئے نزع کے آثار
جلایں گے موت خبر دار

۱۴۰
کیا لڑیے ہوسند میرا حال تو دیکھو
سینے سے ہونجا کچھ پرے بال تو دیکھو
زمین نہیں تھی راحول تو دیکھو
زیادہ بے یقینی شاہ خوں قبال تو دیکھو

۱۴۱
ایسا نہو صدہ تو کوئی ادھو دکھا جائے
یوں آکر سے پیار و نکو اک نیند سی آجائے

۱۴۲
پرویس میں یاں لنگھی دولت جو بہن کی
آفسوہیں روان آنکھوں سلطان زمین کی

۱۴۳
لے موت یہ دونوں غلام کجی
لے موت فدائی میں یہ شکل کجی
لے موت یہ فرزندین چھو کھجی
لے موت یہ عاشقین یہ خیال کجی

۱۴۴
لے موت یہ کس کس کس کس کس
لے موت یہ اسان میں کس کس کس
لے موت یہ دربار میں کس کس کس
لے موت یہ کائنات میں کس کس کس

۱۴۵
اسے موت یہ زخمی ہیں یہ بھوکے ہیں یہ پیاسے
اسے موت یہ ہیں حیدر و زہرا کے ذاسے

۱۴۶
پونچھے جو خدا سے کہ طاعت مری کیا کی
کننا ترے شپیر پہ جان اپنی فدا کی

۱۴۷
یہ کتنی تھی نرب کہ وہ آخر سے پیاسے
لاشوں کی گردنوں کے رکنوں کے پیاسے
اس لاش پر ایک اٹھ لاش لاشوں کے
جلایں تھی بنی باری کی پیاسے

۱۴۸
کے نہ مری جان قدم اڑا دے
میں نے تیری توجہ سے ہود و در پیاسے
وان جا کے لیے جو تیرے عقد کیلے
خکوہ نہ کہیں کہ پیاسے

۱۴۹
غیرت میں ضعیفی میں مرا ہاتھ نہ چھوڑو
ساتھ آئی ہوں خیر سے مرا ساتھ نہ چھوڑو

۱۵۰
بن بیاسے پر ارمان چلے ہمارے گھر سے
پیار و نکا کوئی دین نہ اور تر امر سے

۱۲۵
باد آتا ہے نہ دلوں کا نہ دین جان
اور ساموں کا ایک ایک گھر ہے بچھانا
اُٹبے بٹبے خوشبو پھرتی ہے دلوں کا آنا
اور سر سے لگتی ہوئی چھو نہ سنانا

۱۲۶
ہوتے تو بار بار چھاتی کے گلے
اُن نہیں ان پوچھنے سے ہوں برابر
اے ہاتھ پہ کے تڑپے عوں کا ہوس
اے ہاتھ پہ گردن ہو چھو کی سر

تم ملنے کو آئے ہو نہ سمجھا نیکی میرے
کھائے ہو بے زخم آئے ہو دکھلانے کو میرے

مرقد پہ لکھا ہو یہ زیارت کا مکان ہے
دو بیٹے ہیں بن بیاہ اور گل جللی مان ہے

۱۲۷
کہ جی بھریا زور کیا کیا
کہ جی بھریا زور کیا کیا
کہ جی بھریا زور کیا کیا
کہ جی بھریا زور کیا کیا

۱۲۸
یوت آئے عین نقاد سے جو وہ عقار
جب جوابتے ہیں کہ نہ تو دین بن بیاہ
نیکھ چھین جابہ کھوئے ان میں کادیدار
تو اسکو گردن بایک لچک کو گردن بیاہ

اب مرد نکو آغوش میں اودنے لیا ہے
مین نے دم آخر یہ تھیں پیار کیا ہے

تو نیک دل اسکو گردن حرز جگر اس کو
لپٹاؤں گلے سے ادھر اسکو ادھر اسکو

۱۲۹
بن بھولی ہی تو کیا کیا
بن بھولی ہی تو کیا کیا
بن بھولی ہی تو کیا کیا
بن بھولی ہی تو کیا کیا

۱۳۰
سارے عین فاختہ کیا کیا
ان پوچھی دنیا میں زیارت ہو برابر
نہ نہ سب سوا نہ یہ ہے جب دم چھوٹے
پیشوں کو ہے دیکھنے چھوٹے

جب تم نہ ہو دنیا میں تو کیا جیکے کروں میں
تسے مسکو دوشیر مرین اور نہ مروں میں

یوں ہاتھ مرا تھا موکہ پھر ہاتھ نہ چھوٹے
مان بیٹوں کا اب حشر ملک ساتھ نہ چھوٹے

<p>۱۵۱ زنجیرے بیان ہو اشور قیامت سب سے گئے کچھ مادی افیت مکتوم بکارین کہ ہے کیا صبر کی صورت باندھے کہا ہوئی جو درود کو اذیت</p>	<p>۱۵۲ خاقانوں دیکھ کر کہ بیان کی نہیں تھا حیدر کے نو اسوں سے کہ عرض نیست ان خلق میں جانی ہوا درک و قیامت اس شہر میں کو غور سے اور گلشن نیست</p>
<p>۱۵۳ شہم بولے بن یہ محل صبر و رضا ہے لاشوں سے صدا آئی ہی شکر کی جا ہے</p>	<p>۱۵۴ لے کل کے خوراد و رہو تم میری مدین اک نزع میں مونس ہے اک کنج لحد میں</p>
<p>۱۵۵ شہ شہدائے لاشوں اٹھا کر دروازے بدو شخص نظر آئے کھلے سر سید نبیوں نے پوچھا کہ گئے سرور اک جھٹکے طیارین اک حیدر صفدر</p>	<p>۱۵۶ رباعی اک کہا بندوں سے پیام احیا کہا مبدو ازل کے اعبداک کہنے دیکھی جو بنی کی خاک ساری حق نے تو ازل تا خلق ازل آفاق کہا</p>
<p>۱۵۷ مستازیہ لاشے ہو ہفتاد و دو تن میں قبروں کی جگہ جھاڑتی ہن فطرت سارن میں</p>	
<p>۱۵۸ رباعی اکل ہے تبرک لاکہ رانوں میں سر کے کہ بون شاہ کے رانوں میں نیکے نفس تن سے جو دان ظاہر و ہو کر وہیل جبرخ پر رانوں میں</p>	<p>۱۵۹ رباعی خورشید حرم تم رہنے کا تھا نام اس سے سلیمان کے گہنے کا تھا اندر کر کیا جو گا ہوا سے بن دہم سب سے لے جاوے وہینے کا تھا</p>
<p>تمام شد</p>	

۵۴
مذہب کے عتبار میں
جب بکشتان ہوئی مولا کی جان میں
ہر مادی کو پسند آئی اقامت زمین
قلب میں نے کیا تصدیق نہ میں
تکمل حال نبی متبع شہادت زمین

۵۵
یہ وہ عالم ہے کہ تنہا ہی داکتے ہیں
میرے عاشق پیشہ دعا کرتے ہیں
تکمل حال نبی متبع شہادت زمین
صادق ابود زبیر عہد فاکتہ ہیں

۵۶
عل ہوا اسکو امام دو جہان کہتے ہیں
تینوں کے سایہ میں پشیر اذان کہتے ہیں

۵۷
ہم نازا سکے خازے کی جو پڑھوا سکے
تم بھی جانا کہ رسولان سلف جائے سکے

۵۸
کون جی حق سے ملے حال غریب غم
کریا جائیگا خزان ہوا جی اس دم
ہاں شریک ختم تنہا ہوں عبادت میں ہم
سب صفین باچھین پشیم پشیم

۵۹
ساکن غرض برین کی رنگے ناؤدہ
بان ہوئی ختم اذان کی اللہ اللہ
ابھی مصروف فاسطی ام زجیاہ
جان احد گیسے آنکھ لکھون لکھ

۶۰
آج تک پہنچے کیا عرش علا پر سجہ
اب سوے کعبہ کو بن خاک شفا پر سجہ

۶۱
سورہ حمد نبی زادہ پڑھا چاہتا تھا
شمر خنجر لیے سینہ پہ چڑھا چاہتا تھا

۶۲
آئی آواز بڑا استیلا سے پہنچے کیا
صلیبک شہرستان کے خلق کیا
جب پیدا ہوا تو سنہ سے مرزا نام کیا
کیون ہوا سے غری فاطمہ کا دودھ پیا

۶۳
تیم سبیل زبان سے جو کہا بسم اللہ
تیار ابوالیو ہے کب پیکار کا
در سے پیدا نیاں طابین کرنا لکھ
ملنے ظلم نازی پیدا دانا لکھ

۶۴
قدر دان اسکا میں ہوں میرا فنا سایہ ہے
کیون نہویں کر محمد کا نو اسایہ ہے

۶۵
واجب القتل کو ہے آب و غذا کی مہلت
جان زہرا کو نہیں غرض خدا کی مہلت

۴۰
نیت عرش خلافاک اپنا قیادہ ہے
نہ چھوٹا ہے نہ بڑا ہے نہ تجاویہ ہے
نہ خیر ہے نہ شر ہے بالین پر اسادہ ہے
کونئی آتنا نہیں کہتا کہ نبی زادہ ہے

۴۱
ناگمان آئی یہ آواز کیا ان صفت ہے
میرا نام باب فدا میں تھے قربان شہد
کون کون آج ہوا جھپک جان صلیب
پیرا کتنے بڑے کتنے بڑے نادان صلیب

۴۲
تصد سجدے کا ادھر قبلہ دین کرتا ہے
نیت ذبح اُدھر شریعین کرتا ہے

۴۳
قتل گہ کو ابھی جنت سے جوین آتی تھی
عوراک تھے سے لاشہ کو لیے جاتی تھی

۴۴
آہ آخر موتی شکر کی جو نماز آج
کی کھانچا خبر ہے بالین پر کھڑا کافر
انکے سرور ہے سب آلِ سولہ
آئی آواز اڑھوا کہہ رہی جانِ جانور

۴۵
دودھ سے باہین لکھتی تھیں ادھر ادھر
بابین بھی سی لکھتی تھیں ادھر ادھر
دو دھ سے باہین لکھتی تھیں ادھر ادھر
بابین بھی سی لکھتی تھیں ادھر ادھر

۴۶
تیج قابل نے کہا طلق کے خاطر ہوں میں
شے فرمایا کہ تقدیر پہ شاکر ہوں میں

۴۷
نخل اس باغ کے بے پھولے پھلے کٹتے ہیں
ابتلاک صبح سے پیاسوں کے گلے کٹتے ہیں

۴۸
ظلم کو چمکے پکارا نہ آکر دن
بوسہ گاہ بدی کا زمین اب آکر دن
بوسہ گاہ بدی کا زمین اب آکر دن
ظلم کو چمکے پکارا نہ آکر دن

۴۹
قافلہ گھٹکھیا بان مرا شکستہ نہ
جدا جگہ کی نشانی علی اکبر نہ
رہ گیا در کھلے برادر نہ
بوسہ گاہ بدی کا زمین اب آکر دن

۵۰
دیکھ سرنگے ہر اک عرجان آتی ہے
ابھی سینہ پہ نہ چڑھنا مری مان آتی ہے

۵۱
ایک مین ہوں سو مجھے ذبح کی مشاقی ہو
بوسہ گاہ بدی کا زمین اب آکر دن

۱۳۳
 اچھو جی پور سے لے کر ان کو
 گودھن کے خدایہ بھیج کر ان کو
 بیکر لائے ہم ملا دو افغان کرنا
 بیکر لائے بیکر بابلون کو پریشان کرنا

۱۳۶
 آئی زہرا کی صلا شکر تو بانیہ
 دینے نہیں بالین پیکر زہرا
 اسے اپنے خط سے لکھ کر
 آئین لائی ہو کر پیکر کی بھیجی ہو

قلزم قمر خدا جوش میں گر آئے گا
 است جد کا سفینہ ابھی بہ جا لے گا

کیا اسے پالا تھا میں نے ترے خجر کے لیے
 میسر ہے کو نکر دج پیمبر کے لیے

۱۴۰
 گنگو باد و فرزندین تو تھی آہ
 ردی تھی فاطمہ شات شہادت تھی شاہ
 آئین غصے سے قاتل چڑھائی گا
 تیغ جلاد کی شاد سے سر کاٹ لگا

۱۴۱
 نہ عزت نہ آنا نہ نیر کر کھسکے
 سلطنت یہ راست نظر کر کھسکے
 فوج بجان ہوئی کل بنایا کر کھسکے
 ابن ساد و تو یہاں نظر کر کھسکے

شمس نے سر پوچھا کوئی عذر تھیں اب تو نہیں
 بولے شہ و پھلے دروازے پر زینب تو نہیں

اس کے بعد اہل و عیال سکے کدھر جائینگے
 اس کے سر سے بنی ٹٹے امر جائینگے

۱۴۵
 وہ بکا نظر اتنی نہیں پر زینب
 پیتی پیتی ہو خیمہ میں کھلے سر زینب
 سر پہ لے جی ایسی باہر زینب
 سر پہ لے کھنکھائی زینب

۱۴۷
 پینچا نے اور حق نہیں کھسکا
 بڑھکے ہر لے گا خشک بھی بر کھسکا
 بڑھکے ہر لے گا خشک بھی بر کھسکا
 اور دامن سخن کھنکھائی کر کھسکا

حلق و دلو کے میں بخوف و خطر کا لون گا
 ایک پنجہ سے بہن بھائی کا سر کا لون گا

شاہ بیکس جو تہ زانو کے قاتل تڑپے
 یوں زمین تڑپنی کہ جس طرح سے بل تڑپے

۴۱
 چمک چمک چمک چمک چمک چمک
 خاک پر لٹکی کو کھلے غم
 سبھی مالان تھی سو سے کیلے سر ہوا
 سبھی تھی تھی خف کو کیلے سر ہوا

۴۲
 ستم نیک لاد کوئی
 خون جگر کسند پہ لٹاؤ کوئی
 لہو درونین زخمی کو ادھاؤ کوئی
 سنی حدت کسے زب لاد کوئی

۴۳
 داورس کوئی نہیں دیر سے چلاتی ہوں
 یا علی آؤ مدد کو میں لٹی جاتی ہوں

۴۴
 خود امام اور پیر کا نواسا ہے یہ
 پانی دوسا تو میں تارنج سے پیاسا ہے یہ

۴۵
 تنہا کی چلاتی تھی کب کب
 کچھ بے باؤں گریہ تیار ہوا
 استغاثہ کچھ کی تھی سے شکر
 کچھ بے شکو گستاخ ہوا

۴۶
 بونچا خمین جو بنو نشان ہوا
 آئے دراز نیچے دو دو کلان ہوا
 جب نظر نہیں نہ آیا دل دجان ہوا
 کرا زنیے کیٹتا ہے نشان ہوا

۴۷
 دل کو تم لوگوں کے کس طرح سکون ہوتا ہے
 بیگنہ ہائے بنی زادے کا خون ہوتا ہے

۴۸
 امان کے رونے پہ اس دم مراد پھٹتا ہے
 اے بنی زادے کو سید کا گلہ کٹتا ہے

۴۹
 کھنکھو پوسے سید کو چپاؤ لٹک
 اے سب کو چھ نصاب پہ آؤ لٹک
 زنیہ بانی و چپ کو بلاؤ لٹک
 زنیہ بانی کے فرزند پہ چھ آؤ لٹک

۵۰
 کھنکے یہ بات ہرسان جو ہونی نہ چک
 بے تامل کیا کا نہ سے پکینے کو سوار
 اور کجا خمین صدے سے ان بشار
 کچھ بے شکو گستاخ ہوا

۵۱
 خون روان زخموں سے ہر حال پہ افتادہ ہے
 اے مسلمانوں تمہارا یہ بنی زادہ ہے

۵۲
 بھدہ کرنے ہیں کہ امت کو دعا کرتے ہیں
 گر کے اب گھوڑے سے کیا شاہ ہوا کرتے ہیں

۵۲۵
 بیجا میری سیتہ جو ہے میلان
 پیکر میرا کہہ جائے امام و جهان
 ناب و جلانی بنا جو ہے اسے نادان
 رو کے جلانی وہ مضطر مدد مان

۵۲۵
 ٹھایا سامان کہ آبادان شہر کفر
 پنجبرک باغ میں اک باغ میں کبر
 جھوم کر غریبے کہتا تھا یہ وہ بیباقت
 خوشی جان عربین کوئی میرا ہمسر

۵۲۶
 کا کلین پکڑے سر پاک لئے جاتا ہے
 میرے بابا کو کوئی ذبح کیے جاتا ہے

۵۲۶
 میں نے فرزندید اللہ کے سر کو کاٹا
 جسکی خنجر نے جبریل کے پر کو کاٹا

۵۲۷
 ناگمان میں اٹھان غل و غل حسین
 بہ خطر وٹ لو بیوسل کے کین
 خاک پیچھے کے سیدان کے دشمن
 نہ پانے زخمی خاک بستیوں میں

۵۲۷
 بادشاہ ملک جن و بشر کو مارا
 حاکم رجم و خورشید کو مارا
 میں نے غنچہ گل سے پیر کو مارا
 جیکو عراج ہوئی اس کے سپہ سالار

۵۲۸
 ماتم شاہ جو بر پاکیا باہم سب نے
 پہلے بال اپنے پریشان کے زینے

۵۲۸
 سینہ شق کر کے میں زہر کا جگر لایا ہوں
 کاٹ کر بختین پاک کا سر لایا ہوں

۵۲۹
 بیان تو ماتم اور اس کی تھی عیون
 بیجا تھا کسی زرتین یہ کہے ہوتی
 گرد و سار تھے سب نذرین باغ و توتی
 پروردہ کہتا تھا ابی و گمانہ نذرین

۵۲۹
 آفرین کے اٹھا کسی زرتین عمر
 اور لیا باغ میں اپنے سر ابن حیدر
 کسی منظر لوی و غربت یہ جو کی نظر
 بیجا خزانہ و نیکوئی دادانی کا نذر

۵۳۰
 ٹھہر و ٹھہر دین ذرا شمر کو خلعت دے لون
 نذر پہلے سر زندیہ کے لے لون

۵۳۰
 شمر سے پوچھا کہ سر جبکہ قلم ہوتا تھا
 سے اکبر کی جوانی یہ یکبارہ روتا تھا

<p>۱۲۱</p> <p>دہ بجا کر زمین یہ توڑی جگہ معلوم کھج کے وقت کہتے تھے اب اس کا کھیت بسے بے پردگی زیب دام کا کھیت فسادہ توڑنے تھے اور کھیتا تھا زمین</p>	<p>۱۲۲</p> <p>تسین شے کیپہ کیا کیا جھے جھاکی کوڑو خلد کا اقرار بھی نہ لایا کی فوج کرتا رہا تین اور دہ چلا اکی کان میں اسے حسینا کی صدا اکی</p>
<p>۱۲۳</p> <p>میری جلدی سے نہ رشتہ ہو زمین رہنے پائے دل کی دل میں رہی کچھ اور نہ کہنے پائے</p>	<p>۱۲۴</p> <p>بولادہ کون یہ غمخوار شہ والا تھی دی صدا شاہ کے سنے مری ان زہر تھی</p>
<p>۱۲۴</p> <p>اسکے اس ظلم کو بولا سپر سکین چچ تبار جم بھی آیا تھے سپر سکین عرض کی اسے مری مری مری سکین اور جو تبار بھی لیا اور تھانہ ہر سکین</p>	<p>۱۲۵</p> <p>تھانہ نہ ملو کہ اس نقل کی زمین تھی جھائی کی لاش منہ بھاڑا پیچے زیب تھی زحمت تھی کہ مری مری مری سکین ہیں دیر باب نہیں جگہ ہوں گویا تھی</p>
<p>۱۲۵</p> <p>نہ حیا شاہ سے آئی نہ مروت آئی ایک رد واد پہ لیکن مجھے رقت آئی</p>	<p>۱۲۶</p> <p>ہے یہ امید تو ہی فاطمہ کے جانی سے کہ نقاہت ہو بدل طاقت ایمانی سے</p>
<p>۱۲۶</p> <p>جب ہو اسیتہ پسوانہ نہ آجھے خلق پر بھی جو بلوانہ نہ آجھے توڑے کی کیا شہ برانہ نہ آجھے اپنی اپنی کما دیا نہ نہ آجھے</p>	<p>۱۲۷</p> <p>رباعی سواغ نشان خلد آباد کے لاکھوں دل داروں میں شاد کے شاہی خلد تمام اسکے بندے ہیں پیر جس کہ ہزار بندے آزاد کے</p>
<p>۱۲۷</p> <p>پر ہر اک ضرب پہ چھائی مری پھٹ جاتی تھی کوئی بی بی مرے پنجے سے لپٹ جاتی تھی</p>	<p>۱۲۸</p> <p>تمام شد</p>

۵۳
 مہر سے بھی قبول کو تہ سوا ملا
 بابا اوستے رسول ساخیر الود ملا
 بیٹا ہر اک شہید رہے کہ بول ملا
 قہر ملا تو خلق کا عقدہ کشا ملا

۵۴
 سخت دل نبی ہو تو فلک خراب
 شاہ خجف کو چمک لکھی کا ہر خط ملا
 قابل حیران بھی چون رسول ملک ملا
 مہتازان سے بہان دیتی تو بول ملا

ہر ایک اپنے مرتبے میں انتخا ہے
 زہرا ہے بے نظیر علی لا جواب ہے

عصمت میں کوئی ثانی خیر النساءین
 شوہر بھی پر علی سا کسی کو ملا نہیں

۵۵
 دونوں میں آتے رنگ گلستان مصطفیٰ
 اک روح مصطفیٰ ہے تو آج ان مصطفیٰ
 نہانے میں زینت الیوان مصطفیٰ
 دونوں میں اور دیدار غافل مصطفیٰ

۵۶
 گرتی ہے دو نیم ہوا فرق تضاد
 پہلو ہوا شکستہ خجف قبول کا
 گردن میں بیان کا عقدہ دیاں طرا
 بایں ضرب زبانی تھی دامن صیبا

ہر ایک امین روح نبی کا تھا ہے
 وہ رشتہ نفس ہے یہ تار حیا ہے

وہ صابرہ تو سالک راہ رضا یہ ہیں
 خیر النساء جو وہ شرف اوصیا یہ ہیں

۵۷
 وصف علی فاطمہ سے لفظ کو ضرور
 یہ بھی خدا کا نور ہے وہ بھی خدا کا نور
 تھا آت گل سے قالب آدم منور دور
 اس نور پاک تھا کہ خلق میں نمود

۵۸
 پیچھے اگر فاطمہ نہ رہتے کیا
 پہنچے ہیں باغ ساقی کو ترے بار بار
 سب جانتے ہیں حشر شرف النساء
 مشہور ہے غریب نوازی رضا

یہ خاصگان حضرت رب دور و دین
 انکے لیے درود یہ بہر دور و دین

لازم ہے آنکا وصف برا بر بیان ہو
 مثل زبان خامہ دو حصہ زبان ہو

<p>۵۸</p> <p>تزدیج فاطمہ کا سنو حال کی قسم دو دویہ خدا نے کئے کس طرح ہم کھولا کلید خاصے نقل در رستم ہن دل آئینہ سے کرد و زنگی بستم</p>	<p>۵۷</p> <p>یون دوشان ان جو خزانہ کیا کیون سے کشن تبارک تھیں کھیا کیا اس گھر میں خدا ہے کہ کیا بولادہ آ رہا ہے ان اپن خدا</p>
<p>ہوتا ہے عقد فاطمہ بو تراب کا اب ماہتاب ہے تران آفتاب کا</p>	<p>کیا مجھ کو اطلاع کچھ ارشاد کیجئے فرما کے حال وحی مجھے شاد کیجئے</p>
<p>۵۹</p> <p>کھاجا راویان صداقت ہے جو آئین ازین نقل کا بفرشتہ ہے کہنے غفے و انگاری نہ ہر ایدل کہنے غفے مصطفیٰ ازین نقل کا بفرشتہ ہے</p>	<p>۶۰</p> <p>بوسے رسول حق ہو پیغمبر کیا آج ازیر شریعین ان خوشی کیا خبر کیا ہے عقد علی و بتول کا فتا بدین سب لاکھ فرشتہ کیا</p>
<p>نہرا کیتیر حضرت پروردگار ہے تزدیج فاطمہ کا اسے اختیار ہے</p>	<p>منظور ہے جہان کو خوشی اب حصول ہو دنیا میں آج صیغہ عقد بتول ہو</p>
<p>۶۱</p> <p>کرتا ہے یون بیان ان بن ابی ب بیجا تھا اکیدین جن حضور رسول ب نظارہ کر رہا تھا نبی کا بصداد ب نشین کہ تھا اہ رخ سید ہے</p>	<p>۶۲</p> <p>خون حلی نے بابا جو تبار رک عید و شریعتیان میں ارشاد جو بدین علی تھے یون سے گلشن غار دل دوستان گلے ہوئے گلشن غار</p>
<p>ناگاہ فر خاک رسول زمان ہوئے آٹھار وحی رڈے نبی پر عیان ہوئے</p>	<p>غل تھا کہ آج عقد علی و بتول ہے سر سبز بوستان جناب رسول ہے</p>

۴۲
 سچین جمع ہوئے اگر صواب بانقا
 ممبر بہ جلوہ گر ہوئے محبوب کبریا
 اور خطبہ پنج جہد خدا پر تھا
 پھر حاضرین بہم سے فرمایا بیلا

۴۱
 حاضر ہوئے حضورین نہ ہو تو نقصا
 خوش خوش پریا ہوئے صلیب کج کا
 بہست قبول دست یارانشین دیا
 بہ سنوت ابدیہ ہوا کل بقدر

۴۳
 ارشاد ہے رسول کو رب قدیر کا
 کہ عقد فاطمہ سے جناب ایسر کا

۴۰
 پہونچا بہم بہیز نہ کچھ بھی رسول کو
 دی مصطفیٰ نے دولت عقیقی ہتول کو

۴۴
 غیر خدا زین و زان کا ایسر
 میں بادشاہ ہوں وہ میرا وزیر ہے
 کہتے ہیں سب کو کہ اس کے سر پر ہے
 یا آسان نور کا بد نہ میر ہے

۳۹
 ہونے لگے میں دلع جوین انتم فالتسا
 جا اختیار روئے کیا بہت مصطفیٰ
 فرمایا یہ نبی نے کہ اے میری دلیرا
 یہ تو خوشی کی جا ہو کہ نہ ہو ترا

۴۵
 بے سایہ ہے بدن جو رسول آلہ کا
 جاؤ عملے کو سایہ رسالت پناہ کا

۳۸
 یکتائے روزگار یہ جاہ و چشمین ہے
 مشہور اسکی تیغ عربا و رجمین ہے

۴۶
 بعد از بیان مرتبہ شاہ ذوالفقار
 نمبر سے آئے حضرت محبوب کریم کا
 دولت سرین آئے رسول خالق قار
 یون در نشان ہوا دہن نامدار

۳۷
 انگین ہوئی کو تو محتاج جاہ و
 کہ فاقہ کش گریہ سلطان مجرب
 اور در کمر غریب تیرا بھی خود پیر
 کھچھو کے سکا بہیزین چکنا چال را

۴۷
 منظور آج عقیقہ ہر ان کا رسول کو
 لے آؤ میرے پاس علی و بتول کو

۳۶
 محتاج ہوں غریب ہوں بے اقتدار ہوں
 اے فاطمہ میں تجھ سے بہت شرمساہ ہوں

<p>۱۹</p> <p>کی عرض غلطی نہ کہ میں آپ پر نشانہ محتاج علی سے نہیں ہوئیں آشکار نصحت کا شکر کرتی ہوں ایشاہ نامدار زوجیت علی میں ہی ہر اکوار اختیار</p>	<p>۲۰</p> <p>کچھ نام نہ کیا اپنے خیال مشہور ملک ملک حضرت کا ہے جلال لائے ہوئے عقیدت ایشاہ خوشحال جیکے پردے کے گھر میں نہیں پھینچا مال</p>
<p>کچھ اور جس سے نہیں معلوم ہوتی ہوں میں آپ کی جدائی سے اس وقت روتی ہوں</p>	<p>ہے فخر کیا رسول مدینہ کیوا سطرے محتاج ہیں وہ نان شبینہ کیوا سطرے</p>
<p>۲۱</p> <p>داخل نہیں جو کہیں یہ لکھتے تبول کیا تو نہیں کہیں کہ نہ رہے دختر سیول پیدا صد ہوئی کہ نہ رہے دختر سیول اسی نزل آئی جو کہ نہ رہے دختر سیول</p>	<p>۲۲</p> <p>دختر سیول قبول جو کہ تھے لائے نام دینا جو بہترین نہ رو مال بنائیں تمام نہیں کہ کیا ہو دی سے اپنی باوجود تمام صوب کبیر کا زبان سے نہ تمام</p>
<p>ہر جا پہ نور قدرت حق جاوہ گر ہوا روشن تو تھا پورا وہ بھی روشن وہ گھر ہوا</p>	<p>سب سے بلند رتبہ ہے بنت رسول کا عرش خدا پہ نام لکھا ہے بول کا</p>
<p>۲۳</p> <p>راوی نے روشتہ شہدین چیک لکھا بعد از نکاح دختر سلطان انبیا عید سے اک ہیود نے ظفر سے کیا مشیک کا ہے مقام تعجب ہے پیجا</p>	<p>۲۴</p> <p>شاہ خجف کو انقب غیبی نے بھی کہ اس ہیود کے سر سے آسمان دیا پچھڑاٹھا کے سر سے آسمان دیا نہیں کہ کیا ہو دی سے کہ نہ کوڑاٹھا</p>
<p>تم نے کیا جو عقد جناب بول سے فرما دیا کیا ہیمنہ میں پایا رسول سے</p>	<p>سوئے فلک ہیود نے جسم نگاہ کی قدرت ہر اک طرف نظر آئی آلہ کی</p>

<p>۵۲۵</p> <p>کیا دیکھتا ہے قدرت خلاق اور نگار جہاں شتر کی غریب ناشتر کی ک قطار ہر اک کی پشت پر ہے عاری زنگار روزگار تک بھی حال نکاح شمار</p>	<p>۵۲۶</p> <p>تھا جی بول چہ تو ہونہ طعنہ زن نثار دولت دو جہان ہر وقت خستہ تن جہاں چرخ چین رب بدوا لکھن شاہد اب اس ایک گل بو شمشاد چین</p>
<p>۵۲۷</p> <p>لورانی نامے اونہ پہن صندوق نور کے اورین ہمارین ہاتھون میں غلمان و حور کے</p>	<p>۵۲۸</p> <p>عقد علی میں بنت محمد جو آئی ہے ہمنام حق نے دولت کونین پائی ہے</p>
<p>۵۲۹</p> <p>صندوقن میں جو تھیں تو بیکار کیا گنجینہ جو ہر باب دے ہے باب حیرت ہوئی ہو وہ کو یہ باجرا کیا بیش عرش و الجلال آئی لے ندا</p>	<p>۵۳۰</p> <p>شتر مند اس کلام سے عید ہوا بود لے لیکے نام فاطمہ پر حقے لکا درود دولت سرا میں آئے شہر با سخا بود زیر اسے خفا نیست حق کے ہے بود</p>
<p>۵۳۱</p> <p>بازار جس رتبہ زہرا کا تیر نہ ہے یہ دختر رسول خدا کا جیس نہ ہے</p>	<p>۵۳۲</p> <p>خسہ تھے فلک بول کی تسلیم کے لئے اٹھتے تھے خود رسول بھی تعظیم کے لئے</p>
<p>۵۳۳</p> <p>ایسکایہ ہے جہیز جو شتر و لٹا ایسکایہ ہے جہیز جو شتر و لٹا ایسکایہ ہے دست مبارکے آسیا نہایت زینت ہے جسکے سر پاک پر دیا</p>	<p>۵۳۴</p> <p>کیون تو شتر و لٹا شتر و لٹا اب کچھ نہ بوسا ب نہ ہرا کا اجرا باز فاطمہ جنتی دین الٹ گیا</p>
<p>۵۳۵</p> <p>تیری نگاہ میں جو نہایت حقیر ہے وہ اک کنیز خاص خدا کے قدیر ہے</p>	<p>۵۳۶</p> <p>بھائی کے غم سے غم کمر تھسا ہوئی بن باپ کی جہان میں خیر الٹا ہوئی</p>

<p>۵۳</p> <p>دنیا سے اٹھنے جو رسول فلک تمام روح بے باغ جہان میں لے نام یون مینج سے کس پریشان ہونے تمام پریم صفت ناز و بوج ہے اہم</p>	<p>۵۲</p> <p>دہری جہان کا رنگ وہی صبح تمام خلقت کی طرح سے ہے آباد و شاو کام میر سے نکلتا ہی خوشید جی مام سب کے نہیں ہیں آراک سید الانام</p>
<p>یون مومنو نمی پشت میں خم تھے پڑے ہوئے زاہد پئے رکوع ہوں جیسے کھسے والے</p>	<p>گر ڈھونڈھیے جہان میں تو موجود کیا نہیں پر حیف ہے کہ ایک رسول خدا نہیں</p>
<p>۵۴</p> <p>سوئی رہی تھی سب سے خیر خدا منج بھی تو کیا تھا الم ہے شکستہ باب خواب میں کان کی طرح سے غم کی آواز اس غم سے آہ یہ ہر اک عرض بھی</p>	<p>۵۵</p> <p>ضلع ہر باغ میں نہ ہوتی خزان بیل صفت ہیں نوزان گھنٹین بیان بازار بند نہ ہر میں غل کو چون بیان میتن تمام چاک گریبان نوحہ ان</p>
<p>بیت الحزن تھے حجر نبی کے فراق میں ہر شمع بیٹھ بیٹھکے روتی تھی طاق میں</p>	<p>تھا غل مدینہ میں یہ ہر اک لنگا رکا افسوس بادشاہ اوٹھا اس دیا رکا</p>
<p>۵۶</p> <p>سجدین آئے تھے جو نازی شہنشاہ رہنے تھے یاد کر کے نبی کو وہ بچا ناز دلے خچرین رسول کی خدمت میں گداز ہر پین پیچھے تھے پون دل</p>	<p>۵۷</p> <p>تھا یہ زمان اثنیہ کو نبی کا غم سرسر کا اچھوڑ دیا ہے کسے یک نظم پوچھا کہے بے لگی تھی کھائی ستم آپ دعا مچھٹ گیا ایسا ہوا م</p>
<p>تا چند صبر صبر کا درجہ گزر گیا ہ پیشوا ہمارا محمد کہ ہر گیا</p>	<p>گر آرزو تو ماتم بحد کی آرزو یا پھر طواف مرقد احمد کی آرزو</p>

۴۲
 انہیں علی الخصوص بتول فلک کا
 ہے سوا تھیں باپ کی وقت میں
 بیت اشرف میں زیارت تھا انکا
 سینہ میں درد میں قلع نبض میں بخار

۴۱
 پہلو شکستہ ضربت سے اوجھو تھا
 رہتا تھا دست فاطمہ اس چاچ پودا تھا
 رکب مجھ میں تھا بستر دلبہ صطف
 اس مجھ میں کیونہ تھا حکم انکا

یا تو زمین پر غش میں وہ گردن پناہ تھی
 غش سے کھلی جو آنکھ تو پھر آہ آہ تھی

لبوس تھا سیاہ گلے میں بتول کے
 بیٹھی تھی سوگ میں وہ جناب سول کے

۴۳
 حلق کی یاد آیا سے باپ کی اچھی
 گرفتار تھی تو نام سے منے کے فنا تھی
 نیند حبیب تھی کی جودہ خوش نہاد تھی
 مجاؤں تو پیر سے ملوں میرا تھی

۴۴
 بہتر از میری خود منہ جہان
 بعد از نماز صبح علی اتنے تھے وہاں
 نبت نبی کے کھٹے پیر و زبان
 کیا وراج آپکا ہے کچھ بیان

آنکھیں تو بند ضعف سے اور دل مال میں
 باتیں نبی سے کرتی نبی کے خیال میں

اب کچھ کمی بخار میں ہے جسم سرد ہے
 اور پہلوئے شکستہ میں تخفیف درد ہے

۴۵
 مجھ نبی کا بالوں انچہ ساری
 بچاؤ غوا لکھ پیر پرست و ادنی
 اے باباجان آدیہ رد کیا کرتی
 سیکے چہرہ ہاتھ کو سینہ پارتی

۴۶
 پینٹے کھلتی تھی وہ بہتر آپ کو
 آستین تھی میں سے والی نیم کرتا ہو
 جو کچھ ہے نیم ل حالہ خامہ کی کھلو
 ترنی نہیں ابل کچھ کھٹ صبر ہو

ہم لاکھ روہین بابائے تشریف لائینگے
 اب گھر میں وہ غریبوں کے کاہیکو آئینگے

بابا کے سوز غم سے مرارنگ زرد ہے
 پہلو کا درد کیا کہ کلیجہ میں درد ہے

<p>۵۶۴ قصہ کنیز خا مخدومہ جهان وہ قصہ عجیب کیا کہی تھی بیان تاملے دل بول بول اور پڑے غلاموں زہرا کا تھا گویہ مقولہ ہر اک زبان</p>	<p>۵۶۵ بچہ جو ساکنان سیدھے ملول حیدر کے پاس تھے بے شک وہ بول باز افغان عرض کی اسے نایب بول کہتے ہیں ایک عرض نہ ٹھیکہ بول</p>
<p>۵۶۵ دم ہائے برقرار ہے مجھ ناتوان کا چالیسواں قسیر ہا با ابرسان کا</p>	<p>۵۶۶ ہم فاطمہ کے رونے سے اب تنگ آئے ہیں پاس آکے بول کی فریاد لائے ہیں</p>
<p>۵۶۶ میر پر راجہ کی کوئی ہو گیا تھی اور غصے کو اور بچھا گیا غصہ کو سنا نہ احمد خانے سے دغا نہ بگڑا غم لگا دھمکتا</p>	<p>۵۶۷ میر کی بے خبری میں افغان میں بد لٹنے میں عزیز و نزدیکین نہ اس قدر ہوتی نہیں غرض کی سی دم وہ نہ کر نہ بچا بولنے پاتے ہیں ہم نہ مگر</p>
<p>۵۶۷ کی دقت مرگ تھمت ہریان رسول پر کیا کیا ستم ہوے پدر دل لول پر</p>	<p>۵۶۸ دنگور میں خموش و شب کو بکا کر دین گردنگور و دین رات کو دو چپ رہا کر دین</p>
<p>۵۶۸ ان سے کاغذ کو کھینچا حوٹ کیا ان کے چہرے پر آئے چٹان کی ان کے چہرے پر آئے چٹان کی اور آمدید نہ بکوبہ بین</p>	<p>۵۶۹ آئے خباثت کے پاس میں تضا اور اس میں احمد مرسل سے کیا اہل محلہ جمع ہیں اسے نیت مصطفیٰ بچھڑے تھائے روڈ کا کوئی نہ بکا</p>
<p>۵۶۹ اہل محلہ مضطرب الحال ہوتے تھے اپنے گھروں میں شیون زہرا سے لڑتے تھے</p>	<p>۵۷۰ مانع نہیں ہیں وہ بنی رب کو روئے یادن کو آپ روئے یا شبکو روئے</p>

<p>۵۹</p> <p>پیام ملے آنے اہل مدینہ کا نہ جانے فریح رسول خدا کیا پہلے تو دین کو بھر دے پھر خدا تو بلا واسطہ مجھے تم پرین خدا</p>	<p>۶۰</p> <p>کہتی تھی بو کر کے بنی کو وہ نوحہ کر بابا بھائی بھائی نے کیا جگہ در بدر بابا بھائی بھائی نے جانے نہیں لکھ کر میت ہوئی حضور کی جگہ بنیں قبر</p>
<p>حضرت کی لاڈلی بیچب وں گذرتے ہیں اہل مدینہ رونے کو بھی منع کرتے ہیں</p>	<p>یہ بین کر کے فاطمہ آنسو بہاتی تھی آدا ز آہ آہ کی قبر وں سے آتی تھی</p>
<p>۶۱</p> <p>دور سے پھر علیؑ کیا اپنے بیان کہ دور سے طرف سے اے سرور زمان اسے صاحبِ قبول کہاں اور تم کہاں زہراؑ کو چند روز بھاری ایہ جان</p>	<p>۶۲</p> <p>غیر از تھا نہ کوئی کہ تکیں نہ خدا کوئی نہ تھا کہ چہرے جا کر ڈھے ہٹا قبرین تھیں بابتول تھی ایذاں کبریا کیا کیسی تھی غلطے اپنے ابراہیم صلیبا</p>
<p>اپنے پدر کو قبر میں اب جا کے روئگی نے فاطمہ روئگی نہ زحمت یہ ہوئگی</p>	<p>رونے سے فاطمہ کے جو بے چین ہوتی تھی روح نبی بہشت سے آ کے روتی تھی</p>
<p>۶۳</p> <p>اوس روز سے قبول نہ قبول کیا تھا وہ انداک مدینہ کی حد سے تیرا تھا کنز کے دان قریش کی قبر میں جا بجا جانی تھی صبح و شام دان بیت مصطفیٰ</p>	<p>۶۴</p> <p>اوس دن لکھا ہی تھا کہ آنحضرتؐ ہوتی تھی تیرا رت عرشِ آسمان وہ انگھسا رہا ہی خداوندہ جہان سایہٴ رحمت کی ہوتی تھی جہان</p>
<p>بیچین یاد احمد مرسل میں ہوتی تھی اپنے پدر کو گور غریبان میں روتی تھی</p>	<p>زہرا کے قرب سے تو شجر ہرہ مند تھا طوبی سے اوس درخت کا رتبہ بلند تھا</p>

<p>۵۵ لے دو شان فاطمہ روئیں کی ہوتی جا روئی تھی جس خبر کے تلے نہت مصطفیٰ آئے وہاں پہنچا وہ خبر کے تلے سے ہٹا دیا بہرہ کرادیں خبر کے تلے سے ہٹا دیا</p>	<p>۵۵ دہ بولی آج وہ سخن کا رہی ہو گیا کھنکھنے لگے علی یہ سخن کا رہی ہو گیا بجائے لگا لگا کے گلے روئے تو بے چھوچھو سے یہ کیا درجی غم نہ کھا</p>
<p>۵۶ صد مہ ہوا بہشت میں روح رسول کو کاٹی ہر ایک شاخ دکھا کر بتوں کو</p>	<p>۵۶ اب بیسوں کی طرح نہ تو شکوہ رہی کل اے بتوں پاس ہماری تو ہوئی گی</p>
<p>۵۷ کوئی تھی خالوں نے یہ رہا جگہ نگار کاٹو سے سب کے نخل مبدع دار پہنچوئی اس کے سایہ میں اب بین زینا کاٹی ہو مجاہد اب الطاف کو کار</p>	<p>۵۷ سوانح البصر درجی آئیگی قضا نہ آخری یہ میری حیثیت ننڈو جئے شکست پہلوئے نہ را کہو کیا وہ البصر مقابل نفسان بے جایا</p>
<p>۵۸ کاٹا نہیں درخت یہ بچھر ستم کیا نخل حیات فاطمہ ستم نے تسلیم کیا</p>	<p>۵۸ ادسکو مرے جازہ پر آنے نہجیو تا بولت کو بھی اچھ لگانے نہ دیجیو</p>
<p>۵۹ ارشاد فاطمہ نہ پندیر کیا ذرا روئی ہوئی دان میں اثر فرمایا اکدن علی سے فاطمہ نہ ہر نے یہ کیا تقدیر مجاہد آپ کوئی جواب جدا</p>	<p>۵۹ اور دوسرے عرصے کے شاہ لافا نخل فضل کیسیا ہے بڑا نام آپ کا دیکھو اگر جازہ اٹھاؤ گے تم مرا نہیں نہا کے کہتے یہ بہلا</p>
<p>۶۰ شفقت مرے تیوں پہ ہر بار کیجیو میسر حسن حسین کو تم پیار کیجیو</p>	<p>۶۰ تکلیف میں ہمیشہ کی جی سے گزر گئی آخر بتوں فاقہ کشی کر کے مر گئی</p>

<p>۵۶۳ فاقہ بنی کے گھر میں کتنی تھین لگیں بڑے بڑے آئینے فاطمہ شہید خدا کے گھر آرام سے نہ سونیں کہیں وہ خوش نہ کیجی ہی تھیں مین مری سب کے</p>	<p>۵۶۲ اس فلک سے ادھر بھی ہوا عیان بیاد تو شہید مین مین ہو کر کیا بیان سوچو نہ اپنے جی میں کہ بااے بیان</p>
<p>۵۶۴ محتاج کیا وہی رسول زمانہ ہے تابوت بھی قبول کا بے شامیانہ ہے</p>	<p>۵۶۱ مادر نثار خاک نہ سر پر اڑا پو مرجائے گرنول تو کچھ غم نہ کھائیو</p>
<p>۵۶۵ لطف پہ لکھو دیکھو غنیمتیں کتنی اور موت میری راج کو ہو گا قتل پڑا سو یہ صلاح وقت کے شاہ لاف دارم سے کوچ کرے جلد فاطما</p>	<p>۵۶۰ جب پہلے دلع سینھوں وہ دین بیاہ جو ہے کے در کو نکلیا فاطمہ کے آہ کی التجا عدل سے یہ اجالت تباہ آسان مجھ پیٹ کی سختی ہو یا کہ</p>
<p>۵۶۶ مردہ بھی غیب کو نہ دکھانا بتول کا تابوت نصف شب کو اٹھانا بتول کا</p>	<p>۵۵۹ بیس ہوں فاقہ کش ہوں فلک کی ستائی ہوں لوٹدی ہوں تیری تیرے محمد کی جانی ہوں</p>
<p>۵۶۷ ارنے لگے کیکن نہ شاہ لاف بو آئی ہے روانی ناموس مصطفیٰ بولے کہ تلکو غیر دن سے ہے استفادہ کیا یہ جاہلی ہو دیکھیں جاہل نہ وہ را</p>	<p>۵۵۸ جیسے دعا کے حق سے پہنچنے کا باب برائے نہ ہو عبادات مصطفیٰ بے شک کہ ہر مردان مصطفیٰ شے بجا ہو میرے پہلو تو میری کل صلا</p>
<p>۵۶۸ کیا کیا یہ رنج زینب و کلثوم پائینگی سسکے ایک روز یہ بوسے مین جاگینگی</p>	<p>۵۵۷ کر رحم بیسی پہ تو اس ناتوان کی امت کو بخش دے تو مرے بابا جان کی</p>

۵۶۴
زہر اتھو سے کہتی تھیں جگر بن بوجھا
پر دن جھوٹو خاں فریاد آہ کا
ناگاہ آئی کان میں فریاد مصطفیٰ
زینب کے روتے روح پیر یہ کیا

۵۶۵
زینب اللہ نالاش کی لئے لیکے بار بار
کہتی تھی ان آپ کی بیٹے میں نشان
خوشبو چھپے تھیں بچان سے آشکار
ظاہر ہر ایک عضو سے زور دے گا

تسمت الٹ گئی مری تقدیر سو گئی
فریاد نانا جان میں بن مان کی ہو گئی

کیا آپ پر عنایت رب غفور ہے
مرنے کے بعد اور بھی چہرہ پر نور ہے

۵۶۶
نہیں عین جگر و اکبریا
کیجا تو قبلہ رو ہے وہاں نہت مصطفیٰ
دست دعا بلند کیا و دم نہیں ذرا
سچی بن مریم و عواصد بکا

۵۶۷
ابوہریرہؓ نے تم سے یہ جانا یاد
ایک تھلے صاف بسم جہا آشکار
اب کو وقت صبح کے روکھا زار دار
اب کوں ہم یوں کو ان کے گلیاں

پھیلائے پاؤں فاطمہ زہرا تو سوتی ہے
روح خدیجہ بیٹی کے بالین پہ روتی ہے

اب کس کو ہم نہ روتے کی قسین دلائیگے
اب کس کے منہ سے صبح کو چادر مٹائیگے

۵۶۸
آں نبی نے کھول دیا کھینچ کر کے بال
غش پر گئے حسین و حسن فاطمہ کے لال
مین کیا کھون جو زینب کلنوم کے لال
میں کیے منہ سے تھی یقین منہ کو بصل

۵۶۹
کچھ بچہ بنی نہ ہوئے کسی میں غما
تم مجھ سے چھپ گئے تھیں غم سے چھپ گیا
زبانیں بانے تھے نہ کیا کیا ہی جفا
پہلوں سے نہ نہت دروازہ سے ہوا

فضہ تو لاش پاک پہ قربان جاتی تھی
کلنوم پاؤں آنکھوں سے رو کر لگاتی تھی

محسن ہوا شہید جفا و مصیبت
بازو پہ تازیانہ لگا د مصیبت

۵۳
 باقی جو دن رہا تھا وہ نے بن کر کیا
 ظاہر سواد قلم ہوا اور مصیبت کا
 غل غلا کہ ہے چراغ ہو الگ ہو گیا
 سامان علی نے فاطمہ کے ذہن کا کیا

۵۴
 آخر سبط ح سے بادست کمال ہم
 نیت کو پھر کفن بھی بنجا یا پتھر ہم
 تابوت بن جولاں لٹائی بصدالم
 تباہ آل مصطفیٰ سے بیٹے ہم

مانند شمع دست علی تھر تھرا نے تھے
 میت کو غسل دیتے تھے اور روتے جاتے تھے

رخصدت ہوا ج تم سے دواغ قبول ہے
 یہ آخری زیارت بنت رسول ہے

۵۵
 حق یقین میں ہر شے دراج کی گھبرا
 فرماتے ہیں علی بن ابی طالب
 اچھ جب گریا تھا در کو بصد جفا
 اک تازیانہ بازو ہر لہو جی کا

۵۶
 اُس دم جناب فیض پر کیا کیا
 لاش سے مان کے لئے بنائے شاہ الافام
 تب فاطمہ کے کفن کے تھکے تمام
 اچھ کفن کے دست قبول کا قلم

تھا اس جفا سے شور بکا کائنات میں
 خم پڑ گیا تھا فاطمہ زہرا کے مات میں

کس درجہ چاہتی تھیں ہر ایک نورین کو
 پٹا لیا گلے سے حسن اور حسین کو

۵۷
 فرماتے ہیں علی بن ابی طالب
 تازیانہ کی تو طبع کا ہاتھ خم رہا
 پھر غسل میں نے نیت نہ ہر اکو جب دیا
 چاہا کہ اس کبھی کو دن اچھ جدا

۵۸
 اوسم خدا کے عرش میں ازل لڑتے رہا
 مکان جبرج میں ہوا اور خفا غللا
 ندیاں کو کر کے چیر چیر نہ کیا
 اے قدسیہ قبول کی الفت کو چھینا

منہ کو کلیجہ آگیا مجھ دل ملول کا
 سیدھا ہوا نہ اچھ جنتا قبول کا

مردے سے ہم نفل پسر حق شناس ہیں
 دور دھین ایک قاتل بجان کے پاس ہیں

<p>۹۷۵ جہد نے ہائی لاش آنکو کیا جدا اور دوسرے بھڑے شیر پیر سے کہا لو اب ادھکا دیاں کا جائزہ بصد کا آئی صلا بدوا نین تکلیف مفضا</p>	<p>۹۷۶ نیکو انسا کے دفن کیا کہ نین جان کچھ دلیاے دیر جو غم و ملال دوسرے کے تو یہ فاطمہ نہ ہر کسی کو مین ہون غلام و خاک نہ پیر حاصل</p>
<p>ہیکس پر کر چین نہ مرقد میں آئے گا تابوت فاطمہ کا محمد اٹھائے گا</p>	<p>دیتا ہوں واسطہ میں شہ مشرقین کا یہ مرثیہ قبول ہو صدقہ حسین کا</p>
<p>رباعی قزوین برین کا ذکر کرتے رہنا دم خاک شفا کی جگہ جیسے رہنا گریہ جیسے خود بیکر جیسے رہنا نیکی کی کہ بلایا جیسے رہنا</p>	<p>رباعی کر بھی نہ چین زبیرا خاک لا اک تار کفن نہ خاک ایک لا لئے خانہ خراب قبر تیری خاطر کھو یا بھی جو نقد جان لیا خاک لا</p>
<p>رباعی کیا شیعوں نے باقم کے مڑے ہیں ثابت ہے لا فتنہ دل لے ہیں بان افکلت بانی کی بھی فیت ہنست مونی ہے ہیں جو ہری جھوٹے ہیں</p>	<p>رباعی جب دفتر سنی مرا بیم کرنا سپارہ ایمم حسد کم کرنا برباد نہ جائے میری خاک کے گردن تیا چرخ بزم باقم کرنا</p>
<p>تمام شد</p>	

۴۱
 ہا جی بخدا فرقہ انتا غشری ہے
 انقلاب باسیہ ہے کیا ناموری ہے
 اس فرقہ پر اکثر کو مہربانی ہے
 جہنمی زینبیدہ ہی عصیان نظری ہے

۴۲
 یزدان وسیلے ہیں نفعات کو کجانی
 حق شیعوں کے نیکانین وعدہ خلائی
 ان دو جنہوں پر ہے جبرائیم کی تلائی
 فریسیل شیعہ پر ہے ہر معافی

۴۳
 وہ تحفہ کہ شایان خدا کے ازلی ہے
 اک ماتم شیر ہے اک حب علی ہے

۴۴
 حق کا کرم خاص ہے وہ حال پر انکے
 غبطہ ہے فرشتوں کو بھی اعمال پر انکے

۴۵
 ماتم جو جبریل ہے پر کرب کے محبت
 محبوب خدا سانی کو ہے کرب محبت
 باکان ازل بانڈے کرب محبت
 اعمال چھپنے ہیں فرشتے محبت

۴۶
 بیان جہاں تک انقلاب جالی
 انہا غشری بختی شیعہ موالی
 اہل کی خاکستار سے ہوا حق کی جالی
 کتبہ میں علی شیعوں کے ہیں ارجہ جالی

۴۷
 ان چادر بزرگون کے دلی حق کے دلی ہیں
 وہ تعزیر داران حسین ابن علی ہیں

۴۸
 یہ اختر پر نور زمین زیر فلک ہیں
 خادم مرے اور میرے محبوب کے ملک ہیں

۴۹
 عظیم شہزادہ کی ہے مرتبہ دانی
 رکھتے ہیں سب کچھ ہیں عالم اقلانی
 نہیں کوئی شیعہ کے چہلم کا ہے بابی
 جس کی ہر سال نئی شہزادی

۵۰
 طاعت ہے اس کے شعلے کو فوج
 جاوے کے ماتم میں بنتا جو کوئی طوق
 دلدار کے بنانیکا کسی شیعہ کو فوج
 عابلی تھے کوئی تباہی لصد فوج

۵۱
 عاشور کو یہ روئے ہیں مقدور سے افزون
 چہلم میں بکا کرتے ہیں عاشور سے افزون

۵۲
 لیتا ہے کوئی تعزیر زہر کے خلف کا
 تابوت اٹھاتا ہے کوئی شاہ نجف کا

۴۷
 ثبوت اٹھانے کا صلہ تہی راحت
 وکیل کے بنانے کی خبر ازادہ حبست
 سعائی سے انعام میں کوثر کی حکومت
 دولت عجب یہ سب تغیر پوری کی بدولت

نہ
خاتمہ ہے خوشنقل عالمی شیعہ پڑانا
انفطرت دودھ اور دین روانا
درگاہ شب جویں در انکو ہے جانا
ادرجعہ کو دیا یہ عرضہ کیے آنا

عابد کے لئے طوق پہنتے ہیں تو کیا ہے
وہ طوق نہیں دائرۂ حفظِ خدا ہے

منزل بخدا ایک ہے گو راہ جدا ہے
ان را ہونین جس راہ چلو قرب خدا ہے

۷۵
اک مرقی ششاد قدر کبر و زینان
قدایا جو غم و غم کی ہے سچو چراغان
اک شمع کبف تغیر تو کی ہے سنانے اگر بیان
میں کی طرح روح گل شمع و قربان

۱۱۱
اصلاح یابی اگر کوئی بخلی غم کا نہ
ترک کرتا ہر شے ضرور دیدہ نہ ہو
بکھو اندر عیاس کی کج شمع حکم کا
عاشق اگر کوئی غم شیر شاہ انکم کا

اس شمع سے ایمان کا نور انکو ملا ہے
 پروانہ بجاگیر بہشت اس کا صلا ہے

تسربت پہ اگر نذر جگر بندی ہے
 تو حاضری حضرت عباس علی ہے

۴۹
جواب گل شیعین شہد دگہ
نظروں میں تغریہ خاؤن کی ہر
رکھتے ہیں فرج کی صاحب بطور
اکھڑا ایسا نیند کی لکھتے

۱۲
لکھا تو دم گرمی بازار قیامت
فرمایا اے خدا کی اسے شاہد ولایت
انہی علی خیر کروا نہ کو عنایت

اب شیعوں کا مہمان شہ جن و بشر ہے
دل میں بھی ہے اور گھر میں بھی شیر کا گھر ہے

ہر نقد عمل اب زربیانہ بنے گا
بے اسکے کبھی خلد کا سودا نہ بنے گا

<p>۱۳۱ ہوش کے بچاؤ کے لئے ہوشیار رہو اعمال میں کیا ہے نہ بچے کیلئے غنیمتیں آتے ہیں غریبوں کے لئے حکم آجگا اب یہ کہیں بچے کے نکلے</p>	<p>۱۳۲ اچھا نہیں بنایا ہے مگر بنگار یاد میں رکھتے ہیں تو تا جب گزرتا یاد میں رکھتے ہیں تو تا جب گزرتا یاد میں رکھتے ہیں تو تا جب گزرتا</p>
<p>۱۳۲ مولائے سخی مشرین جب خیر کر دین گے اس خیر سے فردوس کی ہم سیر کرینگے</p>	<p>۱۳۳ محفوظ رہا ہونے تو سختی ہے اجل کی پھر جان شکنی میں ہے مکافات عمل کی</p>
<p>۱۳۳ شیعوں کے فضائل بیان کرتا ہوں وار و نوار اک ان میں حضور خداوندان اور عرض کی جان دو عالم تر و قربان سچ ہی یہ حدیث ہے کہی ہو شریفان</p>	<p>۱۳۴ یعنی کفایت کرتا ہے جو شیعہ کہتے ہیں عصیان اگر ایک بھی نہ بنائے نہ پیر عدوان نہ لے کہا لپکے نہ بنے گا داور تقصیر خلافت سے بری ہو گئے کیونکہ</p>
<p>۱۳۴ فرماتے ہو سب شیعوں سے اہل جنان ہیں سراپنا بلا کر کہا آقا نے کہ ان ہیں</p>	<p>۱۳۵ زائل گئے خلق خدا ہوئے گاکو نکر مرنے پر زبرد قرض ادا ہوئے گاکو نکر</p>
<p>۱۳۵ دو دوا کہ سب قابض فردوس ہیں کو نکر فیض ہیں کہ ایسے ہیں اسے تو نہیں سمجھ کر نیچے ہیں کہ اب دور گئے کہ تے ہیں اکثر اگلے ہی لینے دے ہے اور بارہ کوثر</p>	<p>۱۳۶ غصہ سے علی کہا کیا جانے تو یہ حال کھل جائیگا جسم کھلیں دقت و احوال فرمایا بجائی سے کہے کہ یہ افضال ہے سب حساب بھر و شام و سال</p>
<p>۱۳۶ کیون قاسم نسیم و جان یہ بھی ہیں ناجی بسیاختہ فرمایا کہ ان یہ بھی ہیں ناجی</p>	<p>۱۳۷ شاہی قیامت شاہ ابراہیم کے مختار مجھے احمد مختار کرینگے</p>

۵۹
جب تم نے مختار اور یحییٰ بنو نوح کو کیا علم
فان تم کے گناہگارین سائے نبی آدم
ذیہوئی خطابتے کا خلق دو عالم
ابنی راقصہ سوادادہ بھی برا آدم

۴۲۲
لوہو کا زکواۃ عساکر کو ایک
پنچ کر سو درج می شدہ لوہاک
زائیل ہوئی جاتی ہے کثرت ادراک
زائیل صفت لوہا کی ہو گیا تاک

۵۲۰
 شبِ صیبا پر کہے کہ کہنے لگا صفوان
 اے مین تے قریبان تے شیون قریبان
 کیون حیدرِ یوسفقت مولایہ کوڑو حیان
 اپرا لایہ جو کہ کہے تے نادان : نادان

۱۲۳
اب حمیری اہل رضا کا منسوب
نہایت پر اسطرح رضا دین کے شاہ
اک شب کہین تھا عالم روایین کہ ناگاہ
کیا دیکھا مولن ممبر صدیایہ ہی دانت

۱۲۱
یا اے اللہ مجھے ایسے ہی انسان سے بن مقبول
تو امید دم منج جا جمیل کامیول
فہم صائب بن میں ایسا سوائے مقبول
خجستہ میں ایسے ہیستہ جو اک بیت مقبول

۵۲۴
مردم نظر آید که گزین خضر
داخل جویدین یک کریم
اک شخص خضر بی تیرب و بلجی
کریمین پڑھتا بر صیق و تبت

<p>۵۲۵</p> <p>تلمیذ کی بینش نے شہ لاک کو جھکے بانانے یہ زبا آکر آسے کے دبر یہ فاضلہ مرہون بین حیدر صفدر پیشہ پر شہر بین محبوب بیست</p>	<p>۵۲۶</p> <p>حیدر کے تصدیق عجیب و شہ کیا تخت سلیمان یہ نمبر مرا حکم مضون کا لشکر عوض فوج ہو سکے مصرعہ نمودن کے لشکر کا حکم</p>
<p>۵۲۶</p> <p>تھان کی خوشی ہے کہ ملو آن کے سب سے اک ایک کو تسلیم بجالاؤ ادب سے</p>	<p>۵۲۷</p> <p>تھین جو غلامان علی کرتے ہیں کیا ہے سن لو مرے نقارہ شاہی کی صدا ہے</p>
<p>۵۲۷</p> <p>چلے گئے دیکھتے مایوس خوش احوال اور مجھے خاطر ہے یوں احوال شفقت کے سلام اسکو کوئے کے شہدار حقانہ زبان سے یہ جارا ہر دگار</p>	<p>۵۲۸</p> <p>مرا خونچہ اطاعت نبی کا شہر و شہور مصومہ کی مداح لوار ہی مجی جو شہور اگر کر مولائی زبانی ہے یہ مسطور باب امر افتخار تھانین تھانین جہور</p>
<p>۵۲۸</p> <p>حسن یہ ہمارا ہے فنا خوان ہے ہمارا دنیا میں محب تھا یہاں مہمان ہے ہمارا</p>	<p>۵۲۹</p> <p>دہ مرثیہ گو شہر کا گیا باغ جستان میں میں نثر کے مانند پریشان تھا جہان میں</p>
<p>۵۲۹</p> <p>پہلے کیا یہ سلام اسکو شفقت پھر ختم تصدیق جو بولے چشت بان حفظہ کوئے علی کی ہے یہ جیت چنیچہ پیٹے اسکوین ہون بخا جیت</p>	<p>۵۳۰</p> <p>قصیف سدرین تھانین تھانین تھانین خاں ایک تھانین تھانین ایا دوسرے عجز کا تھانین تھانین بان قطع کرب ربطی باجی عناصر</p>
<p>ارشاد خدا نانا کا ارشاد تھا مجھ کو بیدار ہو واجب تو وہ سب یاد تھا مجھ کو</p>	<p>۵۳۱</p> <p>ججو رہ جو علق نظم میں نظم میں سخن سے نزدیک یہ تھاروچ نکل جائے بدن سے</p>

<p>۵۳۱ ایک شب بنی خواب میں ہو گیا اسے ناظمیت دوسرا مہر جہاں شیا وہ جسے قدرت جود و علم میں بن گیا یہی حسین دینی و جہاد زہرا</p>	<p>۵۳۲ ایک شب بنی خواب میں ہو گیا اسے ناظمیت دوسرا مہر جہاں شیا وہ جسے قدرت جود و علم میں بن گیا یہی حسین دینی و جہاد زہرا</p>
<p>اب اُسکے صدق سے پذیرا یہ دعا کر بمکونشہ مرثیہ گوئی تو عطا کر</p>	<p>باغ ارم اُس باغ کے اک خار کی قیمت اقبال ہما سایہ دیوار کی قیمت</p>
<p>۵۳۳ ایک نطفہ تھا کہ جو اسے کیا خواب فریخ ابن ابی نضر کا گشت نایاب یہ بگ خزانہ یہ اویغ کا کتاب اسے لہو و شائع و خوشا نہ خوشا ب</p>	<p>۵۳۴ بے ہوش چہ نیمہ نضیان آہی بانی بن ضیا اور صفا بانشاہی اور چاہے اکخت سپہ دہو سے سیاہی ناخودہ بھی پڑھ لے قیامت آہی</p>
<p>ہر مخبر جگر گوشہ فردوس برین ہے جو مرغ خوش الحان ہے وہ جبریل مین ہے</p>	<p>اوس نہر کا ہم آبرو اصلانہ ہو زمزم اک قطرہ ناچیز کا پیسا نہ ہو زمزم</p>
<p>۵۳۵ غنیم کا عجب طفق ہو گل عین پیر مجاہد پیر بکبر اہوا ہے حجت گوہر ہر شاخ ہے مہر و جبار گل احمد جھڑک سناں پیر پیر فاطمہ کامر</p>	<p>۵۳۶ قوارہ بلندی کی طیف چھوٹا تھا اپنی بھی گشتان سے تماشے کو اٹھا تھا قوارہ نہ تھا حضرت کی پیری کا عصا تھا زینت کے تہون فلک پر بنا تھا</p>
<p>ہر بھول ہے دفتر غم شاہ و دوسرا کا ہر لالہ ہے محضر گل زخم شہد اکا</p>	<p>اب وصف جہاں کے مجھے مد نظر ہیں و دو جام انھیں میں گئے یہ نور شید و قرین</p>

<p>۵۳۱</p> <p>نہ گنجی گردن کا سنو خال خال ہیں باغ کا اُس نہر کا سکو تھا نظار جاک صدمے کی یاد کی دویا کیا دیکھتا ہے تے تے نہ آہ فضا</p>	<p>۵۳۰</p> <p>کیلے بھی نہ جانے تھے کرتے جو تھا بن آپ ہی تھوئی تھی نین پیار کے چپچپ نہ کے کھیل مجھے یاد ہیں سائے سرتیا بھرا خاک تے کی بھی پیارے</p>
<p>۵۳۲</p> <p>اک بی بی لب نہر بصد یاس کھڑی ہے اتھے پہ لہو گیسوؤں پر خاک پڑی ہے</p>	<p>اب خون بھرے کپڑو نکو دھلوائے ہوداری سکے پیر مری روح کو روا تے ہوداری</p>
<p>۵۳۳</p> <p>خوشی سے درد کی کین بکناں پیرا میں بڑا پیارے ہے غناں تین تین سہنی ستر گریبان کیے جاں اور اٹھو پیڑ پھینک دیں بی ہوشاں</p>	<p>۵۳۴</p> <p>یہ خون خون کئے کئے کپڑے تھے جواب مجھے دھونیکو لے ہیں مری پیارے اس خون کا دھونا تھا قدر میں ہمارے پیارے تھے بل کیا اسی پیکارے</p>
<p>۵۳۵</p> <p>اُن خون بھرے کپڑو نکو دھوئی ہر وہ بی بی دھو جکتی ہی تو سو نکو کے روتی ہر وہ بی بی</p>	<p>ناحق کیا ہے خون جو تجھ تشنہ دہن کا چھٹتا نہیں کپڑوں سے لہو تیرے بدن کا</p>
<p>۵۳۶</p> <p>دھوئی گئی جو تے کے زاریوں میں گو کہتی ہے کہ بڑو نکو کہ جانب افلاک نہ پٹ کے جلانی ہر وہ بی بی میں نہ پڑی بوجھ کے ایسا بوجھ پاک</p>	<p>۵۳۷</p> <p>درد ازہ عدو سے پہلو پہ گریا بازد میرے رنج بھی دردے کا لگایا ان صد موتے میں مگر ہی آرام نہ پایا نہ پڑی تیرے درد سے بوجھ بھلایا</p>
<p>۵۳۸</p> <p>خاصاں خدا قبر زمین سب ہوتے ہیں پیارے لیکن ترے مان باپ تجھے روتے ہیں پیارے</p>	<p>سو ٹکڑے کلچہ مرا کس دم نہیں ہوتا پر درد سوا ہوتا ہے کچھ کم نہیں ہوتا</p>

<p>۴۴۴ ردیابست عالم دنیا میں دیندار دلے کہا یہ بی بی جی اس باغ کی مختار نہر سے چھپا جائے دھوون میں وہ چادر اترنے لادی بکرا دیشہ تو زہن سار</p>	<p>۴۴۵ تم آگرا خیر نہ نکالتے نہا بدہ تھیں اپنی کار کا قطع ملاتے کھانے کے غرض میں خیر نہ نکالتے نہا بدہ تھیں اپنی کار کا قطع ملاتے</p>
<p>۴۴۵ یان حیدریون کو خلش خار نہیں ہے باغی کا ہویاں دخل یہ زہن نہیں ہے</p>	<p>۴۴۶ برق سر ساداسے جب کھینچ لیا تھا کیا نام کسی لوٹری نے تہلہ نہ دیا تھا</p>
<p>۴۴۶ بنانے کا تھا یان اشک فانی جو کھانے کا خوش اور نہر کا پانی زور سے نہا پھر سی بی بی کی زبانی جو کھانے کا خوش اور نہر کا پانی</p>	<p>۴۴۷ جسم میں بیان کوئی وہ کیوں نہ کر داند نہر کا پانی نہ کر اسے داند نہر کا پانی نہ کر داند نہر کا پانی نہ کر</p>
<p>۴۴۷ حیرت ہے کہ قرآن بھی اور کلمہ بھی پڑھ کر خنجر سے اوتا را ترا سر سینہ پہ چڑھ کر</p>	<p>۴۴۸ ہر وقت مرے دلوں رہی یاد خدا کی سنت بھی رسولان گذشتہ کی ادا کی</p>
<p>۴۴۸ عظیم کا زبہ ہے قتل تھا کیا کیوں تھے سب اپنے اپنے دنیا باور داری کہ جو پڑھنے کا بھی دفعہ کیا کیا کہنے بزرگوں کا تکرار نہ دکھایا</p>	<p>۴۴۹ نانا کی حدیث کو سنت میں لایا اور جو جسے آریہ تو پھر سنایا ثابت سلیم کا تکرار بھی دکھایا تقریر میں جسے کوئی ظالم نہ کرایا</p>
<p>۴۴۹ کیونکر کہوں سید کو مسلمان نے مارا نہ کو کسی غافل کسی نادان نے مارا</p>	<p>۴۵۰ کچھ جان کی پردانہ ذرا کی تہ خنجر حجت دم آخر بھی ادا کی تہ خنجر</p>

۱۵۷
 میں کہتا تھا بیدار بن جاؤں گا
 قرآن کا عالم ہوں خدا کا ہوں شناسا
 زمان کا میری نرس ہے مانی دوزخ اس
 وہ کہتے تھے تم کو گنہگار

۱۵۸
 ایک جوجن ہو چلا اس نے کی آہ
 دیتا ہو آواز کی جانب گیا ناگاہ
 دیکھا کہ جوان ایک بھدین و بصدعہ
 اس بی بی کو پہنچا کھڑا داتا جوت

۱۵۹
 اقرار تیرے رہو نکاح ہم کرتے ہیں ضمیر
 دانستہ یہ سب ظلم دستم کرتے ہیں ضمیر

۱۶۰
 ہر عضو سے جاری ہے ہوسر کفن پر
 یہاں قلم ہاتھ ہیں اور سر نہیں تن پر

۱۶۱
 جب تم چھوڑ دیا ہے وہ بالین کھڑے
 گر بیان نہ خیر ہو سب چھوڑے کھڑے
 اس وقت وہ روتے تھے کہ جو کچھ ہے

۱۶۲
 کہا تھے تھے ہم پر پیغمبر تیرے
 نظام کا نقشہ کہ تیرا دی ہے تصویر
 اور لاشہ ہے اک نکلے ہے کاجل
 بیگانہ جو زمین تیرا چھوڑ گیا ہے

۱۶۳
 کستا تھا بن سعدی شہر لہین سے
 خنجر کو ملا جلد گلوے شہر دین سے

۱۶۴
 لپٹا ہوا ہے سینہ سے بند آنکھیں
 بچپن کی اہل پیار سے ہاتھونہ لئے ہے

۱۶۵
 ان مری شہرین تھی تھاری
 غار گروں نے کجا بیدار کی اتاری
 یوں تو خفا ہوا تھا کہ وہ بکجاری
 با آبرو امداد بن کر کی ہوں پیاری

۱۶۶
 پھر زور باضبط ڈھاکے وہ دیندار
 تیرے کھوئے رکھے ہاتھ کیسے کہ خنبار
 اس بی بی سے کی عرض تھی غبار
 حیران ہوں پریشان ہوں کھلتا پیچ

۱۶۷
 جس طرح کھینچ دیکو سزا دیتے ہیں بابا
 جس طرح کھینچ دیکو سزا دیتے ہیں بابا

۱۶۸
 فرمائیے اب دل مرا شتاق بیان ہے
 کون آپ ہیں اور کون یہ مظلوم جوان ہے

<p>۵۵</p> <p>دیکر کہا کیا تجھے جان ہی نہیں مومن کے لئے دین کو کافی ہے تقویٰ بین فاطمہ بان اسکی یہ ٹیاسر شیر میں تغیر دارا کی ہوں یہ شیشہ</p>	<p>۵۵</p> <p>جس نبی کی برکت پیڑوں کی جی زیت ہے جی زیت نہشتا ہ دلایت جی یہ ملے کے آگے جو دقتی ہے جو غیبت جی یہ لکھنے ہے جہاد یہ امت</p>
<p>دنیا میں اسی کے لیے سب دتے ہیں بھائی ہر سال سیر پیش محب ہوتے ہیں بھائی</p>	<p>روز آئے کتنی ہی کہ فریاد ہے وادی اتنا کہ وہ طایفوں کے جفا یاد ہے وادی</p>
<p>۵۶</p> <p>یہ کہتے ہی اکھونچ لیا رنیکو وال اور آئین بیت بیان ان مضطرب حال بعضوں کے گریبان پھٹے بعضوں کے گلے کے لئے اسی کی تھی کئی لال</p>	<p>۵۶</p> <p>غیبیہ نے پڑھا سب درد اور دھچکا تھا اب پر امرت یہ کہ سب دہی کا فرانے خالق نے سلاک اس کے کیا کیا توصیر دکھا کر یہ خالق بن نہرا</p>
<p>اک نہی سی بچی کو حضور ان کے بٹھا کر سب بیٹھ گئیں رنیکو سر اپنا جھکا کر</p>	<p>اک تصر کو بتلا کے کہا اس کا یہ گھر ہے ہم بچتے پاک ادھر ہیں وہ ادھر ہے</p>
<p>۵۷</p> <p>دین کے سب نے کہ برابر ہوا حشر مٹھیں میں کوئی اور کوئی غلطان نہیں بولادہ محب فاطمہ نہرا سے یہ دکر سید بیان میں کون کہا آل پیر</p>	<p>۵۷</p> <p>غیبیہ نے گزشتہ کی ہی غنیمت بنے کو بھی ہے غنیمت گئی کی تبتا پر جمع ہے قاصر میری لئے مریم کبرا نہرا اب کہ یہ دعا کرتی ہو نہرا</p>
<p>امت نے پسران کے جوان مارے ہیں پیارے یہ دا طلب مجھے ہیں میں رب علما سے</p>	<p>جبریل ہمیشہ تری تائید کرینگے ہم حشر میں منہ تیرا جواہر سے بھرینگے</p>

<p>۵۶۱ شعر کی اک سے تعلقین کیا دوا نبت بنی ہر دھڑ جان فاطمہ زکریا سکہ والدی کی گرداں سے سینا</p>	<p>۵۶۰ ابن ابی کلابہ کرب دہانی ابن ابی کلابہ کرب دہانی عبد بنی کلابہ کرب دہانی</p>
<p>مقتل میں عزا خاؤں میں مرقد میں جنان میں ہر جا ہے پسر کے لیے فریاد دفنان میں</p>	<p>کا فروہ ظلمت ہوئی ترسار سے ہٹ کر سج کے کا نشان نگہی ماتھے پہ سمت کر</p>
<p>۵۶۲ شکوہ بخوار راہیں دیندار میں اسکا فریاد سیدہ گیارہ بار پر ہونے کو کمال ٹھکانا ہو غفار</p>	<p>۵۶۱ بہر حال دریا بنی پیر نے ازار یہ کہے اسے قامت عیسیٰ پندار نکلا جو ترے مرثیہ پر اشک جاری</p>
<p>مرنے پہ زیادہ اُسے تو قیر ملی تھی وہ رُخ کی سیاہی پہ تحریر ملی تھی</p>	<p>یہ خاص تبرک ہے محمد کے بدن کا تو مرثیہ گو ہے مرے محتاج کفن کا</p>
<p>۵۶۳ ہاشم گنہ گشت اس کی چھائی جب نہ بچے کیا یہ وہ تو قیر اس کی بنائی مرقد میں جانی آئے یہ عقدہ کشائی</p>	<p>۵۶۲ تراج از شبیر کیا یہ سب بچے محبوب خداوندہ اصل بنیا بچے کیون طیش مجھ کو دین ان بچے</p>
<p>مرقد میں یہ کہتے ہوے خیر الائم آئے مشاق سخن کے ترے جنت سے ہم آئے</p>	<p>تھا فاطمہ کے مہرین ہر نہر کا پانی بیٹے کو ملا ان کے نہر کا پانی</p>

<p>۴۶۷ موسم بولان دی وقت کی زبانی تہا کہ جب رن میں یا اللہ کا جانی وہ زعم وہ توبہ تہا تہا دہانی سب یہی صد اقلی سے اپنی اسے اپنی</p>	<p>۴۶۸ نہی گئی گروہ کے جگہ تہا ہے انگار نہی اپنی کے تہا گد اپنی کا مختار قطر تو ہو سہر ایکف جبر و نادار آزنی تھی صد کہ تو نہ نیم</p>
<p>۴۶۹ لون شدت باران ہونہ صحرائہ چین میں جو تیر دہی بارش تھی شہ تہا یہ رن میں</p>	<p>۴۷۰ کیا وقت ہے ابن اسد اللہ کی خاطر پانی لیے آیا ہے گدا شاہ کی خاطر</p>
<p>۴۷۱ افزون ہوا اتنا تب تہا دہانی کلمہ فزون سے انگار تہا دہانی ادہ گویا غنم اسد اللہ کا جانی ایک گدا آیا بصلہ انشا</p>	<p>۴۷۲ کسوت میں آئی تہا شہ پیش فرس یہ تہا دل جان دہانی کیجا جو عیان چہرے وہ دبیر و جاہ سجھا یہ کوئی شاہ الوالہ شہر ہے دہانی</p>
<p>۴۷۳ تقدیر یہ کہتی تھی سعید ازلی ہے یہ آخری سقائے حسین ابن علی ہے</p>	<p>۴۷۴ پیا سادہ کوئی اور ہے اس قتل کو بن میں اس شیر کی شمشیر کا غل تھا ابھی رن میں</p>
<p>۴۷۵ اک ہاتھ میں جام یک میں نیچ گویا کیا جسد ہوا آربے شہر کا جویا اک خرقہ کہنے تہا لاغین سرایا اور تازہ قاعدت سے یہی تہا گویا</p>	<p>۴۷۶ ابوہ گدا کہ کیا کفار نے اک بار نہی سے گرنے لگا سار کوئی غدار اور یہ دہر لہے نے خبردار خبردار ابن کے بجا یا یہی حکم کا انگار</p>
<p>۴۷۷ پیری کے سبب قد بلند اسکا جو خم تھا حرا ب عبادت میں سر اک ایک قدم تھا</p>	<p>۴۷۸ دی شان امامت نے صدایہ شہ دین ہے بخشش کا وسیلہ ہے گنگا زہین ہے</p>

۱۷۴
 نہیں لڑا تھا غلغلہ لعلش اکبار
 جبران چلائیے کی جانب کو وہ ناچار
 لاشے ہوئے سپاسوں کے سر راہ نمودار
 ہلکی ٹوٹی اور ٹوٹنے زبان اور زبان نگار

۱۷۵
 نہیں لڑا تھا اکاون ہر سیاہ
 بس ہونہ ہو جاتی سخت دل زہر
 سچھی کر پوتے قتل شیریں و شہ
 چلائی کہ اسے فاطمہ دوانے پیرا

۱۷۶
 کان اپنے دھرے پیاسوں کے ہونٹوں سے ملائے
 پانی تو نہیں مانگتے لاشے شہدا کے

۱۷۷
 مین رنجی طرف جاتی ہوں تم گھر کی خبر لہ
 بیٹے پر پھری جل گئی دختر کی خبر لہ

۱۷۸
 کچھ لڑا تو میں نہیں پناہوں بچا لئے
 کچھ لڑا تو میں نہیں پناہوں بچا لئے
 اک بی بی جاک بچے کو کا دھو بیٹھا لئے
 اور پچھتی ہو کیوں کچھ جانی نظر آئے

۱۷۹
 کچھ لڑا تو میں نہیں پناہوں بچا لئے
 کچھ لڑا تو میں نہیں پناہوں بچا لئے
 کچھ لڑا تو میں نہیں پناہوں بچا لئے
 وہ بولا افغان نکالے سیاہ کی آیا

۱۸۰
 کچھ گود میں کچھ خاک پہ نادان پرے مین
 کچھ اونگلیاں پکڑے ہوئے یونکی کھڑے مین

۱۸۱
 مظلوم سے تکیں سے اک انہوہ پہرا ہے
 نیزونکے ینستان مین اک شیر گھرا ہے

۱۸۲
 پڑنے لگا پڑھنے باتک فشان
 اک سیاہ ابھی تاک لڑا تھا میان اپنی
 کیا جانے کہ کھڑے تکیں تندی دہانی
 نکالے اسے لیے مینے سیاہی جانی

۱۸۳
 جلوہ نہ کری دھبی کا سراپا
 نعلونی و غربت میں جی ہونہ بد پیرا
 نہیں لڑا تو میں نہیں پناہوں بچا لئے
 بولا وہ گدا یہ تو بھی لڑا تھا شہ

۱۸۴
 اب ناز پرورد سنا فی نہیں دیتا
 یان آ کے بھی دیکھا وہ دکھائی نہیں دیتا

۱۸۵
 پیاسے مین کہاں ضربت شیر کی طاقت
 وہ بولی یہ ہے فاطمہ کے شیر کی طاقت

<p>۹۹</p> <p>کشتی تالو لاکر ان کے کشتی بھی لاکر ان کے کشتی بھی لاکر ان کے کشتی بھی لاکر ان کے</p>	<p>۱۰۰</p> <p>کیا بانی نہیں آتے تھے بھی مول بن دینا دینا دینا دینا جا کر دینا دینا دینا سکریبی نے حضرت کی تپا دیکھی بھی</p>
<p>وہ بولی تو بس اب نہیں تشویش کی جا ہے جا پانی پلا اسکو وہی مانگ رہا ہے</p>	<p>لو پانی پو گھر میں چلو رنج بڑے ہیں سر کھولے ہوئے اہل حرم در پہ کھڑے ہیں</p>
<p>۱۰۱</p> <p>کے آپ بقیہ سے بہت سی کیونکہ میں آپ کی روتی پر کھائے فائین آکر وہ کڑوا چکا آریا میں جا رہا تو کیونکہ اب حال درانی ہو رہا ہے</p>	<p>۱۰۲</p> <p>نہی ہے کہ ان لوگوں میں کیا بھائی میں کیا ہے میں نے کیا بھائی میں کیا ہے میں نے کیا بھائی میں کیا ہے میں نے کیا</p>
<p>حضرت سے ملا لگا جو اسلحہ و قلع میں سید انیان سب نیکی و عائن تھے حق میں</p>	<p>تو نے مری حالت یہ ترس کھایا ہے بھائی پانی بھی مرے واسطے لے آیا ہے بھائی</p>
<p>۱۰۳</p> <p>کے تیرا آباؤہ حضور نہ بچا کے تیرا کچھ بچے بچے بچے بچے نہیں بچے بچے بچے بچے نہیں بچے بچے بچے بچے</p>	<p>۱۰۴</p> <p>کا تیرا بچہ بچہ بچہ بچہ دریاد کیوں بچا کہ ان کو بچا کیوں بچا کہ ان کو بچا کیوں بچا کہ ان کو بچا</p>
<p>ہو لاکہ تھیں پیاسے ہو یاں سا توین شہ لو پانی ہو ڈھونڈتا پھرتا ہو نہیں کسے</p>	<p>ان جنگ میں شدت ہوئی تھی پیاس کی بھائی اب پیاس نہیں یاد ہو عباس کی بھائی</p>

۵۷
درد غم ز ناز کا کوئی نہیں دران
اور بھی توبان واقعہ کبر و نشان
ابن جبین کل تھاق و دل انسان
بہتر اگر کج شکل ہوئی آسان

۵۸
بشاوار تار با جتک دہ ناچار
تب تک جبین میں منجھ خندہ بار
دور اور اچھا پسرا اور دیندار
کسی کج پسرا اور مولار کج بار

۵۹
مہم یہ ہے زخمی ہو چول مرگ پسین
اکبر کے کھجے کار ہے زخیم سرین

۶۰
اکبر نے سفارش کی حسین ابن علی سے
مولائے گذارش کی جناب احدی سے

۶۱
اکلے اور مولاکا رون زکرتین سجا
بیاد اور کرب و بلا میں پسرا
آریا و ب نرود منجھ خندہ والا
دور کرمائے وارث عجا و سجا

۶۲
لیکن من بوت میں بچہ دہو ایسا
ناتیروا سے غلے بیان مرگے آسار
پھر مقامی زائے منجھ خندہ بار
کوتا تھا کہ بیٹا جیسے جاؤں میں ناچار

۶۳
موتا ہے پسیرا غلام علی اکبر
صحت اسے دیکھئے نام علی اکبر

۶۴
رور کے خیال پسراہ جبین میں
غش ہو گیا پہلو کے خرمج شہ دین میں

۶۵
ظاہر ہے کہ ایک لے سید نیچا
اور دوستے ادلا دے بھی پانی کچا
جب تک مے پیے کو تھا ہوئی نہ خواہ
واقتنر چھوڑ دنگا چاہی یا شاہ

۶۶
غش میں غلام کو روتا ہوا دیکھا
ناتیروا میں مے پیے زائے شیدا
ناتیروا میں مے پیے زائے شیدا
موت آئی جو اکبر کی تو چھوڑ دنگا

۶۷
اے بے کفن آقا اسے خلعت و شفا کا
اے پیاسون کے مولائے شربت و شفا کا

۶۸
حصہ میں مے لال کے بر چھی کا بھلا
نیزہ جو نکالا تو کھجے نکل آیا

<p>۱۲ چنانچہ کھل کر پھر نہیں ہے کبر کی طرح بیابانِ مصلحت نہیں ہے فاسق سے سنال علی کبر نہیں ہے کبر پر جانتی تھی وہ اس کو نہیں ہے</p>	<p>۱۱ وہ صاحبِ دل بلا کلمے ششدر نہیں عضا ریسہ جوین خرد تن انسان پیشِ عابدینِ دل خیم بن سلطان کریں مگر سپین لب چون نشا</p>
<p>۱۳ سردابہ لحد ہے کفن کرب و بلا ہے اکبر تو مرا بے کفن و گور رہا ہے</p>	<p>۱۰ فرزند جو ہے پارہ دل نورِ بصر ہے سلطانِ کل ضرر عین رعیت کا ضرر ہے</p>
<p>۱۴ بزمِ جوختی ترا گیا ہو تو کر کے زینب سے گو دین بالا ہو تو کر کے لئے کی بن کے جو بنا ہو تو کر کے پانی نہ مرگ دیا ہو تو کر کے</p>	<p>۱۵ ابنِ دل چننا ہو پرنانی مولا اکبر سے ضعیفی میں صاحبِ بے آقا اسبابِ رستاہی تیرے کا کیا آرامِ جگر و لب و نوت اعضا</p>
<p>۱۶ زائر نے کہا دل میرا تھرا گیا مولا اس حال کو شکر مجھے صبر آ گیا مولا</p>	<p>۱۷ دو بار عمامہ گرا میداں ستم میں پہلے غم عباس میں پھر بیٹے کے غم میں</p>
<p>۱۸ ایک شخص کی ضد دل ہو اس کی کیا کہ ہر اک غم کا بے شکم ہوتے ہیں اسے دماغ غزنین جی حاصل ہوتے ہیں اسے اقمین کی جگہ ہر حال</p>	<p>۱۹ شہ کو دم سپید نشی کبر سے ختم خزونِ شہ زہرا کے تھے چم سچھ سوچ کے کہنے بھی لگا شکر</p>
<p>۱۹ اس غم میں خبر کچھ نہیں رہتی تن و سر کی نے ہاتھ کی نے پاکی نہ دل کی نہ جگر کی</p>	<p>۲۰ جو عہد جوانی میں پس پر شدنی تھی وہ روبرو سے بسطِ رسول مدنی تھی</p>

۹۵
جو جو تھے بیستین شین کے
فرزندوں کو اپنے پوتے تھے وہ لڑنا
شہ سے متقاضی تھے کہ اکبر کا کر بیاہ
فرزند ہار جی جان اور چلے بانشاہ

۹۶
اکبر کے برابر لڑو لڑو لڑو لڑو
نہایت خیر یہ دھڑا بنے بطلان کا بیاہ
نہایت خیر یہ دھڑا بنے بطلان کا بیاہ
نہایت خیر یہ دھڑا بنے بطلان کا بیاہ

۹۷
حسرت ہے کہ ہو آگے دلبند کی شادی
پھر ہم میں سے ہر اک کے ہو فرزند کی شادی

۹۸
یہ بیاہ کی حسرت میں فلک کا قضا میں
پورے یہ سب ارمان ہوئے کر بے بلایا میں

۹۹
نہایت خیر یہ دھڑا بنے بطلان کا بیاہ
نہایت خیر یہ دھڑا بنے بطلان کا بیاہ
نہایت خیر یہ دھڑا بنے بطلان کا بیاہ
نہایت خیر یہ دھڑا بنے بطلان کا بیاہ

۱۰۰
ان کا طبع خود شیشی بج رہے تھے فوج ستم میں
یان شور و دواغ علی اکبر تھا حرم میں

۱۰۱
تم شادی اکبر کے لیے صرف دعا ہو
اللہ کو معلوم ہے کیا جانے کیا ہو

۱۰۲
میں کیا کہوں شیک کا وہ رنج اٹھانا
وہ آگے گھڑیں علم دشک کا لانا

۱۰۳
اکبر کی عروسی کیا کر تھی تھیں مان
سہتی تھی کہ نہ ہو تھیں تھیں تھیں

۱۰۴
ان کا تو بچپن سے ادب کرتے تھے اکبر
ان در پہ نہ آتی تھی طلب کرتے تھے اکبر

۱۰۵
پورے کرے حق شادی اکبر کے ارادے
کانوں سے سنو یا اب آنکھوں سے دکھا دے

۱۰۶
ان کا تو بچپن سے ادب کرتے تھے اکبر
ان در پہ نہ آتی تھی طلب کرتے تھے اکبر

۵۱
آنکھ کی کبر نے ندائی کئی باری
اسے خنڈ کر بھیج دیا ان کو باری
نصرت کا اشارہ وہ سمجھا نہ بیماری
پڑسا لہ بھائی ہوں چچی کوین باری

۵۲
پیشے ہی تیا بہ بڑی بانٹے غناک
پلٹے نہ دالانج اور یہ ملے خاک
پیاسوں کا تعلق بھائی سے اتمین ملک چاک
اور نصرت ہنسیک خنٹ ہے لوارک

آؤ نہ تھین کیوں مجھے بلواتے ہو کیا ہو
عباس کے ماتم میں مرا ہاتھ رکھا ہو

اکبر کو کلیجے سے لگانے لگے مولا ۴
اور دکلے دھڑکنے کو دکھانے لگے مولا ۴

۵۳
میں انہیں سکتی ہوں تھین سے کٹاؤ
عباس کے فرزند کو بھائی سے کٹاؤ
ادریاب کو عباس کی شمشیر کی کٹاؤ
نیچیں میں پیادہ کا کل شمشیر کی کٹاؤ

۵۴
اکبر نے کہا آریاب آنسو نہ بہائیں
پیاسا ہونیں رستہ لب کوڑ کا تباہیں
پیری میں میرا داغ جوائی بھی اٹھائیں
بھٹکے ہوئے غنچاؤں کے فرو بولائیں

جو کہیو بھکر میں دل انگار ہوں بیٹا
ماہر ہوں کہ دانی ہوں پہ قہدار ہوں بیٹا

رستہ سفر مرگ کا تاریک ہے بابا
لمجاؤنگا میں قافلہ نزدیک ہے بابا

۵۵
کہنے کا شکر سے میں نہیں سکتا
اب گئے منہ کہے کو دکھلا نہیں سکتا
آئی تو دل بکونی ٹھہرا نہیں سکتا
بے دردہ کہنے بختلے تگر جانہیں سکتا

۵۶
نہ بولے بجا بوش کے تو نہیں سکتا
نچے میں جلو شوروہ اسکا کین باہم
بابو کی رضامندی زریبے مقدم
ان دونوں کی مرضی پر میں راہی نہ سکتا

ہو تا ہوں خدا حضرت شیر کی خاطر
بخشوہیں شیر اصغر بے شیر کی خاطر

نصرت سے تمھاری کسی یان ہوش ہے گا
تم زمین جو ان قتل ہو یہ کون کے گا

<p>۴۲۴</p> <p>کبریا نے آئے محل میں منہ عالم کے کہا پھر پھر کیا چاہتے ہیں ہم چو صاحب لادہ ہوں سب جمع ہو جائیں</p>	<p>۴۲۵</p> <p>اکبر نبین تم خدا دادین قریبان وہا ہی سادہ جانتے ہو سب کا مری جان اس بات کا انصاف نہیں ہو جابجا جان جو دیکھ کر کسی کو نہ نہدین سامان</p>
<p>جب ہو گئے سب جمع تو بولے یہ پسر سے لو پیارے کو جو تھیں کتنا ہو پرست</p>	<p>تم جاؤ گے اسے لالہ گرفتار کے بن میں میں بھی ابھی سر نہنگے چلی آؤنگی رن میں</p>
<p>۴۲۶</p> <p>کبریا تو زیبہ دریا خان ہے اب ان کا غم فرزند سے ہو جانا ہی حال سوچو تو ذرا قتل ہو چکی ہو دل لال ابو بکر ضیف اور تھیں اٹھا ہوا حال</p>	<p>۴۲۷</p> <p>جان آئی آئین میں جو خوب تھوڑی یہ نکل سادہ جو ہو غم سے میں اری منہ کی میں لاون میں لبا میں کئی باری وہ چاہتا تھا نہ جان میں بھر کتا باری</p>
<p>یہ مان ہی یہ نہیں ہے تم ہو یہ حرم ہیں جو سب کہیں راضی اویں ک بات یہ ہم ہیں</p>	<p>کیا کلہ حق کوئی کیسا نہ زبان سے کیا اٹھ گئے سب صاحب اولاد و جہان سے</p>
<p>۴۲۸</p> <p>ابو نے کہا کہ تیرے تو یا شاہ خدا را اکبر نے کہا کوئی ہے دنیا سے ہارا پہنتے ہی ابولے گریبان کیا پارا پہلی کی میرے لالہ کیو نہ دورا ہارا</p>	<p>۴۲۹</p> <p>اصغر کی طرح تم کو بھی چھوٹے میں جھولا یا سوچو کیوں نہیں نہیں پتہ پتہ سلا یا نے دو طہا بنایا نہ دین کا قدم آیا جسم بھی تمہارا نہیں کو دین کھلا یا</p>
<p>مادر کو نہ اس قمر کی گفتار سے مارو اس کی تیرے کہ تلوار سے مارو</p>	<p>بن بیا ہے پرار مان نہ پھوٹے نہ چھلے تم اٹھا رہو ان سال آتے ہی مرنے چلے تم</p>

<p>۴۱</p> <p>بتا تھا جوان کوئی دینی بن جو شاہ میں جس سے دعا کی تھی سب گنہگار اکبر بھی یہ دن پوچھ لیا کہ اللہ میری یہ خوشی درمخدا کی خوشی ہے</p>	<p>۴۰</p> <p>شبیخون نے کہا سن کیا ہے راستی تو کوئی بھی مرنے سے بچتا ہے اک اہ کی اکبر کے دل میں کچھ ہے غش آگیا زینب کو اس کی بوجہ ہے</p>
<p>۴۲</p> <p>نابوت ہو کا فور ہو میت ہو کفن ہو سہرا ہو نہ جوڑا ہو نہ دو لہانہ دو لہن ہو</p>	<p>۳۹</p> <p>کیا عین جوانی میں تمنا تھی قضا کی عامرہ اوتار اعلیٰ اکبر نے دعا کی</p>
<p>۴۳</p> <p>سکرت مجھے بیاہ تھا اب جو اکبر میں ان کے باقی یوں دو لہا دو لہن تم چاہتے ہو فاختہ نے اپنی چادر مست کا یہ کچھ امیری لے کے مقدر</p>	<p>۴۴</p> <p>تھک کر دم نہ چیں شیخ شیب خندان بازوئے کما دھو دیا شاہ عیش اوقات بندہ کچھ عین میں ملتے ہیں اور بے جا نہ سہمے کرتی ہیں فراتی میں کیا کیا</p>
<p>۴۵</p> <p>میں چاہتی ہوں پھولے پھلے باغ جوانی تم چاہتے ہو بازو کو دونوں داغ جوانی</p>	<p>۴۶</p> <p>شہ بولے زیارت ہوئی ہر عیش میں نبی کی خوشبو مجھے آتی ہے رسول عربی کی</p>
<p>۴۷</p> <p>زینب کی طرف اکبر مظلوم نے دیکھا خواب سفاک تھا کہ جو بولنی دیکھا سچ کہتی ہیں ان میری طرف کچھ دیکھا خصمت کی سفاک آؤں دھیان</p>	<p>۴۸</p> <p>زینب جو بڑی اتور کر بیکاری اے کو شنگار بیکاری کی سواری پہنا کے کفن کے پتے بچاؤ اچھین بھاری کر کے کجا کرتے ہو کین گریہ زاری</p>
<p>۴۹</p> <p>ہے یہ نشان نام برادر کا مٹا دوں ان سے بھی رضا اگر تو نہ میں تم کو رضا دوں</p>	<p>۵۰</p> <p>ان باپ اب پوچھو نہ مظلوم ہو بھی خصمت کا میں لے آئی ہوں فرمان نبی</p>

<p>۴۲۶</p> <p>بازوئے کریم آپ فرمائی ہیں کیا یہ واقعہ چھیری جھین جھین آہنا زینب کے کہائے مرے خوابینا ایسا نویشان کبھی کو نہیں کیا</p>	<p>۴۲۶</p> <p>پہنچتے ہی فرزند سے گئے گئی بازو افسوس میں شہنشاہ ہوئی اس کے جسم کو لوختن یاد دہی میدا کلو سد یاد اور با تھین زینب کے مرا تھ جی بدو</p>
<p>۴۲۷</p> <p>بھتیہ کی طرح خم تھی کر خیر و راکہ تھی گیسوؤں پر خاک پڑی کرب و بلا کی</p>	<p>۴۲۷</p> <p>مہمت میں لکھا تھا میں جیون اور مروت لو آہم و سفارش مری زینب کے کرد تم</p>
<p>۴۲۸</p> <p>رشتہ تھے رسول عربی غریبی حالت فراتے تھے لے نہ تر خاؤں قیامت صحف ملامت سراج ملی اور نبوت پہنچے پہنچے بچا پو پاتی غم شہادت</p>	<p>۴۲۸</p> <p>پہنچے بہت شاد ہوئے کبریا کجا بخت کیا یاد نے بعد از کجا زینب نے کہا لیکے بلا میں نعم جاہ وہی ہوں حفاظت میں کی بھو جاہ</p>
<p>۴۲۹</p> <p>رحمت کر دہم شکل رسول عربی کو اس شکل سے حاصل ہونہادت بھی بنی کو</p>	<p>۴۲۹</p> <p>پھر زینب گلو میکسل سلطان اہم کو اور ناد علی بازو و تکو چوم کے دم کی</p>
<p>۴۳۰</p> <p>تھین غافلہ بھی بانا کے پہلو میں پہنچے تھین کا بچھ دی تھین اور بن نے کہا شکر شکر کا بعد از علی اکبر چہ خاتمہ شبیر کا بعد از علی اکبر</p>	<p>۴۳۰</p> <p>تیار ہو اچیکوہ کیتائے زمانہ ایدا کیا یوسف کی جدائیکافانہ دل نہ کا ہوا تیر جدائی کا نشانہ بان دل تھار دانا در کھر دانہ</p>
<p>۴۳۱</p> <p>اب روئنگی بازو مرے ہم شکل بنی کو پھر فاطمہ و بیگی حسین ابن علی کو</p>	<p>۴۳۱</p> <p>تصویر غم و درد سراپا ہوئے شہیر غل پڑ گیا ابنائیس و تنہا ہوئے شہیر</p>

۵۴
جب نیت گنگوٹھی کے مشکل پیر
تہا می شہسبکیں نے رکاب ملے اکبر
فرما لین فرماں ترے لے مرے دیر
مسکرتے علیے چند قدم ساتھ پیر

۵۵
چھپائے سر کی سے عمامہ اودار
اکبر کا لیا نام گریبان کیا پایا
زینب کے کہا پٹے سے بھائی خدا را
ایسا تو بھی حال کیا تھا تھا را

بن دیکھے ترے جیسے مین مر جاؤنگا جا کے
پہل بچھے ساتھ اپنے جلو دار ہنسا کے

شہ نے کہا یہ دکھ بھی تو اہم پر نہ پڑا تھا
زینب علی اکبر کبھی یونہی سے چھٹا تھا

۵۶
پہ آخری خط کے جلو میں تیری چین
سطح سے ہم حالت تلخ بود کھاتین
اکبر نے کہا آپ یہ کلمہ سنائیں
خبر کے زبان کین باہر نکل تین

۵۷
زینب میری جان دو چھ دین سدا
اک تو غم اکبر کی بی کا ہے یہ نام
اور دوسرے ہے نام کی است کا کھجور غم
اکبر کچھ اتنا ہی پیغمبر عالم

فرزند کی خاطر سے ٹھہر جاتے تھے پشیر
اکبر جو قسم دیتے تھے پھر آتے تھے پشیر

ایسا نہوا اکبر جو تہ تیغ جفا ہو ۴
امت پہ نزول غضب و قہر خدا ہو

۵۸
افصلہ داہنہ ہونے میدان کو اکبر
کس گن گن پائیں سے دیکھائے سرور
جب نظر سے ہوئے مشکل پیر
تھا کہ ہوئے غم میں آنور و صفا

۵۹
اسٹے میں رنج و یا خیم کیا تھا
دراپو بھی جب جھین لیا خیم کیا تھا
پاپے سے بے پانی نہیا خیم کیا تھا
تھاکر کے تھان کیا خیم کیا تھا

یہ غم ہوا منہ اشکو سے دہونے لگے پشیر
ہر چند کہ صابر تھے یہ رونے لگے پشیر

کی مین نے بجل مجھ سے جو کچھ بے ادبی کی
اکبر کی شہادت تو شہادت سہنہ کی

<p>۵۵۱</p> <p>مور آئینہ الفاظ و سانی لکھنا سب کا سب کے لیے جوانی نارک بدنی سرور دینی خجہ دانی نفس و دلی خشنی نشہ دانی</p>	<p>۵۵۵</p> <p>تھا خجہ بین تو یہ شور تھا اور بین خشن تھا غافلہ آستند شکل تیسر سنگ ستم آرا خبر آستند سب نرسے ہوئے پیش و پس اسبند و مضطر</p>
<p>نفس یہ کھچے جبکہ یہ سامان بہم ہو انگشت و کف روح امین لوح و قلم ہو</p>	<p>گو جنگ کو تھے رن میں یہ پہلے پہل آئے برخیزتے شیردن کے کلیے نکل آئے</p>
<p>۵۵۶</p> <p>منوع انکوشع بین تصویر کی تصویر منوع ہے پیکل کے صفحہ تصویر غش بین شفاعت کی صورت تصویر سرخ شمع کو دکھاؤ بین پیکل کی تصویر</p>	<p>۵۵۷</p> <p>مطلع ثانی دو سہ آستند بین ہم شکل سہل دوسرا آستند بین وزیر نظر شاہ ہوا آستند بین بہر خاک و درضیا آستند بین خشت جاگیر شیر خدا آستند بین</p>
<p>ظاہر بین تو یہ نقش مراد و سرا ہے شبیر کی آنکھوں سے اسے دیکھئے کیا ہے</p>	<p>سب فوج گھری ہو غم و اندوہ و محن میں اب جان نہیں خوف سے رہا ہونکے تن میں</p>
<p>۵۵۸</p> <p>پیش و قدرت کا آئینہ اسرار آئینہ آئینہ پر صیقل کرے سوار اس آئینہ کی ضو و نور باختر نودار بیون میں چلے گئے کچھ چنچا و شوار</p>	<p>۵۵۹</p> <p>اس شان سے بید بین کبر نظر آئے خوشید فاکس جیڑی سرتو لگائے اقبال و ظفر فرق طاعت کو جھکائے تعلیٰ جن ملک آہن کھنکھو کھپائے</p>
<p>ضو چہرہ حیدر کی اتر آتی ہے اس میں تصویر ہمیر کی نظر آتی ہے اس میں</p>	<p>مجرایون میں غل تھا درودان پہ بڑھے جاؤ ہیست کی حد اٹھی کڑھے جاؤ بڑھے جاؤ</p>

<p>۵۶۱</p> <p>یہ بیچ شمع کا سوخا کبریاں گم زلف ہیں گم زلف سے باہر شرف ہی کیسے کہ زلف کی پائی ابرو</p>	<p>۵۶۲</p> <p>ان بیچین آکر ہوں دھرم آنکھوں میں اٹھ کر صدا ہے کہی خامہ قدرت اب رو کے تلے بیچ ہر اہشت درخت پاخیز سر شاخ گل پر جس خشت</p>
<p>۵۶۳</p> <p>یہ بیچ نے زیادہ کیا ابرو کے شرف کو انگشت اشارت ہے مہ نو کی طرف کو</p>	<p>۵۶۴</p> <p>یا قوت لب لعل یہ حیران کر ہے ہے قدرت حق آتش آب ایک جگر ہے</p>
<p>۵۶۵</p> <p>دو بیچین دیو اب سے پڑھ لہجہ زیادہ والد تو ہے انکا عریان کا شہنشاہ اور والدہ شہزادی اور اپنی بیجاہ حقیقت اکبر سے بھون کر ہیں آگاہ</p>	<p>۵۶۶</p> <p>وصف ہیں رنگ بین کیا کہ کرون وا اب میری خوشی ہی صفت کی ہو گیا ہے صاف خطبہ لب سرخ کا ایما چمکین مسین چون بین وہ جھٹک دوا</p>
<p>۵۶۷</p> <p>پایا ہے جو ان باب کا درشہ تو عیان ہی اک تیغ حجاز ایک یہ تیغ صفہاں ہی</p>	<p>۵۶۸</p> <p>یوں بیچ میں خط کے رخ روشن ہر نظر میں جس شکل سے آئینہ زمرہ کے ہو کھسار میں</p>
<p>۵۶۹</p> <p>چاہا تو دن یک کی طرف کرون کیا اس چاہ سے دھن کا ہوا حسن دو بال سبب نیند ان ہی قریب لب زیا سفر لب کو تیرے اور نور وضیا کا</p>	<p>۵۷۰</p> <p>یہ تیرین موی تو تیرنی بھی ہی سینا کیا وہ نہا جاسکے سے دل کا قینا پڑوہ میں سینا سے آیا ہی سینا دیکھو جو قمر سے آجائے سینا</p>
<p>۵۷۱</p> <p>بوسہ لگے اس سبب کی سب تیرے ہیں بوسے بڑھ پڑھ کے درود اسکے سدا لیتے ہیں بوسے</p>	<p>۵۷۲</p> <p>اس صدر پہ قربان دل جبریل امین ہے اس صدر کی انفس کے سبب سدا رہنشین ہے</p>

<p>۵۶۷ اب تو کو شے نیک عبد جوریانی تھک کر دن ساعد اکبر کی صفائی جو نام کو یہ ساعد پر نور کلائی خوشی یافت اس نے نہ بجا غلو کی</p>	<p>۵۶۸ بہشت قریب آگئی اکبر کی سواری ہر صاحب اولاد کے آئینے جاری بعضوں نے کہا ہو علی بفتح جاری غصہ سے شیر کرے خاقانی</p>
<p>۵۶۸ سعدین یہ دو یا کہ ہر ایک نور کی ہر شمع اک نور کی ہر شمع تو اک طور کی ہے شمع</p>	<p>۵۶۹ ہر مشکل پیپر کو دیا اذن و عطا کا انم قتل کرین اسکو تو ہے قہر خدا کا</p>
<p>۵۶۹ جا لاک اس درجہ قطب علی کبر آرام نہیں جگ کے حرمون کو دریا خامد بھی چاہے دم خرید چھب نام اسکا اڑ صفحہ سے ان کو بوز</p>	<p>۵۷۰ تندرستی کے چھ فاصلہ کی تھیں صف کر نہایت قطع کی اس شیر نیکر باہ نہایت قطع کی اس شیر نیکر باہ نہایت قطع کی اس شیر نیکر باہ</p>
<p>۵۷۰ دین ساتھ یہ ممکن ہی نہیں جن ویری سے تہا زنگہ باز رہے تیز پری سے</p>	<p>۵۷۱ غالب یہ ہوا شیخ کا ڈر کرد زمین پر اڑا لے زمین سے گئی وہ چرخ برین پر</p>
<p>۵۷۱ ہر کام ادب کر کے جانے خبردار نوابوں میں بڑے کئے یہ قلم اطلال گنگا جی میں بن جاو اورین تم چار دھڑھٹے لکھو کافو نقش تم تبار</p>	<p>۵۷۲ پیلے سے سیر دھتے وہ کئے کیا بھاری پہر منظر پر کر کے لی اور سیاہی اسوار و سپاہت تھی سیاہ و تیار کر کے کا یہ لغو تھا کیا شیرازی</p>
<p>۵۷۲ پر نقش بھی پورا کہیں نعلوں کا نہیں ہے ہے نون کہیں عین کہیں لام کہیں ہے</p>	<p>۵۷۳ پاس آیا جو بے سر کیا شمشیر دوسرے لے پہ جو تھا مار لیا تیر نظر سے</p>

<p>۵۴۵</p> <p>دل کھول کر بھی نہ دیکھ سکتا اور آپ تو جین حضرت شہید کے دلدار طعن ہے سزاوار کہ جرات کے سزاوار</p>	<p>۵۴۶</p> <p>لا حول و لا قوۃ الا باللہ بہشت و دوزخ بھی وہ بری زادوں کی قیال نقارے کیسی دل ظالم ہوئے ابال</p>
<p>دندان نبی لڑے اور امت کو دعا دی ہمشکل نبی تم نے یہ امت کو سزا دی</p>	<p>سر کرتے تھے ہو گئے پنہا دریم و حم پر نقش کف پاچوم نے ایک ایک قدم پر</p>
<p>۵۴۷</p> <p>شہزادہ نے فرمایا یہ الزام جو ہے تو نے بھی غلاموں کا لڑنا نہیں دیکھا جبروت کو کہ عیب ہنر تھا یہ علی کا جبرأت و مظلومی کیسے پہچانے</p>	<p>۵۴۸</p> <p>کچھ کہتے ہیں کہ کبھی کسی کو اس وقت کہا نہیں کہ اچھا کچھ کہتے ہیں کہ کبھی کسی کو اس وقت کہا نہیں کہ اچھا</p>
<p>شرکت تو ہے ان دو لوہین مجھ سے جگر کی دہ ارت ہے دادا کی یہ میراث پدر کی</p>	<p>تھے طیش میں اکبر اس اللہ کے مانند آبادہ لرزتا ہوا رو باہ کے مانند</p>
<p>۵۴۹</p> <p>اکھڑے ہوئے جھوٹا نہ بانی جو کھانا اور اس جی تو نے جین مظلوم نہ جانا نکاح کے چاہنے کو یہ کرتا ہے بیانا خالی سرکین جاتا ہے غریب نکھانا</p>	<p>۵۵۰</p> <p>غازی سے کہا لا تذر اعدائک کچھ عرض کر دیکھا علی اکبر نے کہا کیا بولار حضور اب نہ بے گاموشی زندا ایا اور حیرت کی پوچھیں یہ غصہ</p>
<p>تو کتا ہے شمشیر شر بار بڑی ہے تم لوگوں نے یہ فاطمہ کی آہ پڑی ہے</p>	<p>جھینر میں عظیمین جب آتے ہیں شہید پرانا ناکی امت پہ ترس کھاتے ہیں شہید</p>

۱۵
 بان آئین صرف تھاجی کا فلتی
 دان شہ کسی نے پیر جا کے سائی
 اربان بن سنگرین شہیہ بن دکھائی
 ارے گئے اکبر کوئی تو قوت لڑائی

۱۶
 شب کے کہا باؤلے صدیق نے تھانے
 اربکم یہ دولے سدا لشکر کے پائے
 ڈوڑھی سے سکینہ علی کبر کی پائے
 ناگاہ صد آئی کر اکبر کے ارے

شہر بولے مجھے ظاہر دباطن کی خبر ہے
 مشغول سخن شہر بانو کا پس ہے

بانو نے کہا شاہ سے یہ کیسی خبر ہے
 شہر بولے یہ سچ ہے کہ مجھے درد جسم ہے

۱۷
 میدان کو اڑھا اٹھ کے گئی کھینچے باؤ
 نگہ باریہ دل غم سے کہ جانے لگی ران
 زینب نے جو رو کا کوئی گئے رو رو
 جہ ہے نہ مجھے منع کو آہ نہ رو کو

۱۸
 آریہ غلام تلخ بنی کوڑے پچ جال
 چلا یا کہ آتش کل بنی خونیں ہوئے لال
 ران میں دہل فتح بجائے بنی افعال
 جلدی طولا لشکرین کے نہ پال

وہ کہتی تھیں بھائی کہین جانے کی بھی جا ہے
 اکبر کا غلام جیشی در پہ کھڑا ہے

سینہ پہ خوراد سے نے مرے کہا کی ہی رہی
 اور شہت مبارک سے نکل آئی ہے برہی

۱۹
 جاجی نہیں معلوم خود غمیت اکبر
 بھلا کیا ہے در پہ غلام اینا وہ دیکر
 اور تم کو کس دے دی جو بھلیے گا زیار
 تم جاتی تو میدان میں کھینچے جاو

۲۰
 یہ شہتے جی لگ گیا یہ شہتے دال
 چلائی ہیں آپ سے صد نے ہوئے رکھیا
 زینب مجھ آکھو نے دکھائی نہیں دینا
 چلو وہ کچھ ہو وہ جاجی نہیں جیا

اس گھر کی کینزین بھی نہیں جاتی ہن پر
 بی بی کا تدارت ابھی موجود ہے سر پر

اب کون ہے اکبر کی خبر لائے جو رن سے
 کہہ سکتی نہیں کچھ میں شہنشاہ زم سے

۵۵
حضرت کا دل چاہا تو قتل کر دیتا دور
لاٹھ کے اٹھانے کا کہاں ہونے کا مقدر
نہ بولے کچھ یمن سے میر پر کیا ماسور
مقتل نجی لے گئے آنکھوں کا مری

۵۶
مطلع النجف
جب سینہ پر بھی گئی کہا کچھ کبر
اور باغ جوانی سے پھیل گیا کچھ کبر
دن سے پہلے گلشت جان جا کچھ کبر
دنیا میں جوان گ بھی کہا کچھ کبر

۵۷
بابا سے ضعیفی میں یہ کیا کر گئے اکبر
معلوم نہیں جیتے ہیں یا مر گئے اکبر

۵۸
عل پڑ گیا اس قہر کی اب کہانی ہو رہی
لاشت مبارک سے نکل آئی ہے رہی

۵۹
عزیزین طافت تھی نشانہ زن ہیں
لیکن شش عشق پس چلی رن ہیں
زینب نے کہا کون ہو اس سنجوٹ میں
تو کہہ دو میں سانچوں کا علم ہے بن ہیں

۶۰
کہتا ہے رادی میں کھڑا تھا میدان
اک تربہ مقتل میں ہوا شتر کا سامان
بارک ہو دن ہوا اور آکھو نے نہان
تقل نظر آتا تھا لاشے نیابان

۶۱
فرمایا کہ میں جاؤں گا ج طرح بنے گا
اور لاش کو لے آؤں گا ج طرح بنے گا

۶۲
تہراتے تھے جو وہ طبق افلاک وزمین کے
جبے گرے پڑتے تھے خیام شرہ دین کے

۶۳
ایک چلایا کھو گیا کپڑے پوتے شاہ
جہا ایک روایت کہ لے کر خضر سراہ
اور لاشہ اکبر ہوئی لیکے گئے آہ
فرزین کے لاشے پر گرسے نیند جاہ

۶۴
آواز دہلی آتی تھی لگ بھگ
بابا بڑے جلد آؤں گے گورنر اکبر
خجہ بین اس وار سے ہو جانا تھا
طنینے کی صدا آتی تھی باہر

۶۵
رخسار سے رخسار جبین مل کے جبین سے
بیٹے کو اٹھانے لگے شہیر زین سے

۶۶
نے قاسم نوشاہ نہ عباس علی کو
اس طرح نہ سید انیان روئیں یقین کسی کو

<p>۵۹۱ پردہ درخیز گار خاک پناگاہ ایک بی بی بچل آئی محل سے صفت ماہ بابر ہندو گیسروں کے بال کھلے آہ پردہ کے چلائی تھی داقرۂ عیناہ</p>	<p>۵۹۲ زینب کے کمرون جہاں درو کا مارا بجائی تو اور ایسے قتل کو سدھارا اس شخص نے رونے سے جگر تو تاج پازا کیا چھوٹ گیا اسکا بھی شیا کوئی پیارا</p>
<p>۵۹۲ اٹھارہویں سال آئی قضا ہائے میرجان او ویل برس کس بھی نہ کھلاے میرجان</p>	<p>۵۹۳ کیا اسکے بھی فرزند پہ تلوار چلی ہے یہ شخص بھی اہد و حسین ابن علی ہے</p>
<p>۵۹۳ اے جانور گھر کے کچھو کچھو تارو بن بیاہ پر زبان نے سے سدا ہے اے میر سے جوان گل سے لائے پیار صد نہ ہو چھو چھو لاشہ زنی پھٹا ہے</p>	<p>۵۹۵ رزم آگیا اس کے گھر سے باں دیکھا کرب گور سے وہ مضطرب حال دل بن کما ہو گا بھی حضرت کا چل حال زینب کہہ تھاپوں کہ ہر اکا ہی لال</p>
<p>۵۹۴ بے تاب تھی بے صبر تھی مصروف بکا تھی لکھا ہے کہ وہ خواہر شاہ شہرا تھی</p>	<p>۵۹۶ فرزند سے اللہ چھڑائے نہ کسی کو زینب نے نہ پہچانا حسین ابن علی کو</p>
<p>۵۹۴ بڑے بڑے بے منت علی کچھتی ہی کیا اس شخص کے بے مل ساسراہ تڑپتا جلاتا ہے سریش کے داقرۂ عینا اور پوچھتا ہے وہ یہ کیوں تہا</p>	<p>۵۹۶ زور کر کہا بجائی ترا فرزند کہاں ہے تو ڈھونڈتا ہے جسکو وہ اکھونے نہاں ہے کب اپنے نہ پا کاٹھے ہو ش بیان ہے اس وقت میں بوسہ وہ مراں شہنشاہ ہے</p>
<p>۵۹۵ قتل کی کہ ہر راہ ہی جنگل کی کہ ہر لاشہ سے بیٹے کا ادھر ہے کہ اُدھر</p>	<p>۵۹۷ بیٹا ترا تھا کیا علی اکبر کی طرح سے مارا گیا ہمشکل پیمیر کی طرح سے</p>

۴۹
 زینجے زینجک غمی چہرہ پگھلائی
 اور آنکھوں سے خضرت کو دینا تھا کھائی
 پہچان سکے کچھ نہ شہر کرب و بلائی
 فرمایا تو تم ہوڈھنے ان کے کو ہوتی

زینجے کہا میں بھی تو اس بن میں لٹی ہوں
 تم بیٹے سے چھوٹے ہو میں پالے سے چھٹی ہوں

۵۰
 اس کے شکستہ تن پہ مین مین جاؤں
 بدلتی ہوں کیا نام ازب اپنا تاؤں
 لاش علی اکبر کو کہاں ڈھونڈنے جاؤں
 اُس پوسٹ نامی یون سے پاؤں

تقدیر کی گردش سے اس آفت میں پڑی ہوں
 سرکھولے ہوے دشت مصیبت میں کھڑی ہوں

۵۱
 مظلوم دیکھتے زینجے کا پلے شہ دالا
 مین زندہ ہوں در گھر چلی آئیں اس جا
 شہر خیمہ میں جاؤں کیا آتا ہوں لاشا
 شہر کو چلے دوں وہ خیمہ وہ دیکھا

ہر چند کہ اٹھنے کی بھی طاقت تھی نہ تن میں
 حضرت کو فقط عشق پسرے گیا رن میں

۵۲
 پہونچے جو پسر لاش پسند والا
 فرزند جوان مرگ تڑپنا نظر آیا
 جب کاٹتے ہاتھوں نے اٹھائے لگے لاشا
 کہہ بنے کہا آپ پر زبان ہوا بابا

خیمہ میں نہ جاؤنگا لب نہ مر لٹا دو
 حسرت ہے مجھے پہلو سے عباس میں جا دو

۵۳
 شہ نے کہا کہیں تو مجھ کو چلے کب
 پہونچیں گی لاش کا لب چھوڑ دو دب
 اسوجہ سے دیا پر ہی لاش برادر
 شہرندہ سکینہ سے تھا وہ میں مضر

پانی جو نہ پہونچا سکا وہ داغ بدل ہے
 کی عرض کہ اکبر بھی تو صغرا سے خجل ہے

۵۴
 صغرا کو نہ جیسا کہ کیا خیمہ میں جاؤں
 کس طرح سے منہ آں سمجھ کر دکھاؤں
 شہ نے کہا نہ مست بین تھا ایشاؤں
 تو قیل و قال میں نے لاش کو اٹھاؤں

اب کیا کہوں کیونکہ تن صد پاست کو لائے
 شہ خیمہ میں کس طرح سے اُس لاش کو لائے

<p>۱۷۱ شہر پہنچے وہاں ناکی سن کر بچھڑا لاش کو منہ پہ ٹھایا بانو بھی اور گدو میں لاش کو اٹھایا چارپائی کر دیو دوسرے ہو نہ پیرم آریا</p>	<p>۱۷۲ منہ پہنچے وہاں ناکی سن کر بچھڑا لاش کو منہ پہ ٹھایا بانو بھی اور گدو میں لاش کو اٹھایا چارپائی کر دیو دوسرے ہو نہ پیرم آریا</p>
<p>۱۷۲ دل میں علی اکبر مرے اک آگ لگی ہے مین گھر سے تو سکی نہیں پھر کیوں لگی ہے</p>	<p>۱۷۳ دنیا سے پر ارمان سفر کرنے ہیں اکبر تنہا ہوئے شاہ دوسرا مرے ہیں اکبر</p>
<p>۱۷۳ کچھ بچے سے ٹھانڈا کرال کچھ بچے سے ٹھانڈا کرال کچھ بچے سے ٹھانڈا کرال کچھ بچے سے ٹھانڈا کرال</p>	<p>۱۷۴ بانو نے کہا اچھے کانٹے ہیں یہاں کوئی بھی نہ پھرتا ہے یہاں آگے سے فرزند جوان مڑا جو اس آن زینچ کی شکل تو علی کریم ہیں یہاں</p>
<p>۱۷۴ غم بیٹوں کا پہلے تھا ہن اب غم میں تھا رہے کس طرح پھوپھی روتی ہیں ماتم میں تھا رہے</p>	<p>۱۷۵ دم توڑا اکبر کا دکھاؤں میں علی کو کس طرح مدد کے لیے لاؤں میں علی کو</p>
<p>۱۷۵ اکبر دم نہ زنج جو تھی شہر دہانی بن بھگتین میں تھی غصہ بھی سودانی پرمان نے چار چوبیس سالے کے جانی منہ کھول دیا اور کالے لکڑہ پانی</p>	<p>۱۷۶ زہر کی صد آئی انصاف کی جاہ بانو علی اکبر جو ترا قتل ہوا ہے جیگر کا سپر سر پید پست پڑا ہے حال اپنے لکڑہ کا تو ہی بچہ تو کیا ہے</p>
<p>۱۷۶ دم توڑتے دیکھا کیے شہ نور نظر کو پانی تھا آسمان لاکے پلاتے جو پسر کو</p>	<p>۱۷۷ انصاف سے رکھ ہاتھ ید اللہ کے جگر پر وہ دیر سے غش میں ہیں پڑے لاش پسر پر</p>

<p>۹۴</p> <p>میرزا یوسف علی جلای سے منور ہو گیا وہابی ہوئی خبر اسے شوہر نہ ہوا پھر کے لئے دو چکر دوپٹے کا پیرا وہم توڑتا ہوئی سے یہ ایک بوتا</p>	<p>۹۵</p> <p>لاش کی کبریت بندھا طقہ حمیم کا اور مرد کو باؤ سے چھڑا لے کے مولا زعم و ان کبر سے صدایہ توئی پیدا اب کاہیکو اس خیمہ میں ہم پہنچے ابا</p>
<p>ہم شکل پسر علی اکبر نے قضا کی لو سوپ دو مٹی میں امانت یہ خدا کی</p>	<p>آہستہ اٹھانا مجھے سینے کے تلے سے اب کاہیکو پٹین گئے ہم امان کے گلے سے</p>
<p>۹۶</p> <p>وان منٹھ کیے دریا کو یہی تھی مضطر شیر کافر ہوا اور گئے اکبر پانچ گیارہ پٹے کیلئے روئے ہیں حیدر پھر لاش پر اکبر کے گریبان اوڑھ</p>	<p>۹۷</p> <p>اب کیا کوں بن لاش کیجی کیلیں داد ہر دو کوان ماتم اکبر سے ناکشاد پونیس آقا سے دیار بے پایا اداد پاشاہ جھجے قید الم سے کر آزاد</p>
<p>سند یہ تو سینے کے تلے لاش پسر تھی اور اسکو خبر اپنی نہ لاشے کی خبر تھی</p>	<p>انعام دلو اس مرثیہ کے شاہ زمزم د مخشرین بہشت اور یہاں تاثیر سخن دو</p>

تأمل شد

<p>سلاطین کا ڈر نہ دون آفتاب کے بدلے نور بن عرش دیوار کیا ہے عرف گل رخ سر ڈار کا روز عاشورا شہید ملتے تھے عطر گلاب کے بدلے کچھ کسی نے بھی قاتل کو دی ہر سینہ پر یہ خلق شہر تھا عدد سے غلاب کے بدلے چھاری ہے فلک گنبد روان حسین مکھوڑ شمس کا ہے آفتاب کے بدلے</p>	<p>فلک کا خیل تو دیکھو کہ بتے دریا پر امام عصر کو دی پائیں آب کے بدلے ہے قطع فاطمہ پر عباس عزاداری تہ کیڑے بعد رسالتاب کے بدلے ہوئی جو ماتم اکبر بن شہر کی ریش سفید لگا یا خون پسیر کا خضاب کے بدلے جلالتے لشکر ناری نے وہ خیاں حسین مٹھے خنجر رشتہ ایمان غلاب کے بدلے</p>	<p>بیاد پیش موم اندر رخ پوش حسین فلک نے رنگ کی انقلاب کے بدلے دعا موم کی پھیلے پیر سے تھی شب قتل عجیان ہو تیر شتر آفتاب کے بدلے دو دھن سے کہنا تھا بلوچین ہر سر نشانہ چھپا لو بادل سے مٹھو انقلاب کے بدلے یہ کہلے اٹھتی تھی سونے سے صبح دم خرا بن دیکھ کن باب کا تھا آفتاب کے بدلے</p>
---	---	---

دیا جو قاصد صغیر نے خط و نقشہ نے کیا
پیام مرگ ہو بجائی جو اب کے بدلے
کہا حسین نے اگر کبھی پوچھو گچھو کے خط
خزان رقم ہے ہمارا شباب کے بدلے
کہا سبکدوش کے سفر نے گو نہ آب ملا
پر آب و فوہی ہم کو آب کے بدلے
ادھر تو نکل اعدا تھا صرصر منہ جواری
ادھر تھا بادہ کو نہ ترس اب کے بدلے

مگر صفت تھا قلم نیر و الجاح حسین
ادھر ادھر ہر فرخے کا ب کے بدلے
پتہ بدین نغی شے کوہ سوری بنیاد
پیادہ غم رفقا سے شباب کے بدلے
عنان مہر کبک مکر رضا تو ران
قدم بین پڑی کا عقد کا ب کے بدلے
جو قلم اوتھا ہے پیاسا بہت تر تپا ہے
ہم سر شے نے کیا اضطراب کے بدلے

قطع
نقشب رسول کا مٹی تھا پر فیض خدا
پڑھا تھا علم لدن ہر کتاب کے بدلے
بجی مدبر علم اور اس و مریدین
گندہ درخیم ہر اجاب کے بدلے
حدیث بین پہنوں سے قصاص تون حسین
جو قلم تھلین اس جناب کے بدلے
دہ لگ گیم وہ تپتی ہوئی زین دھوپ
ہر قلم شے کو لافش خواب کے بدلے

ہمارا نام ہے حجت بن ختم کرنا ہوں
 یعنی نیر اور جواب کے بدلے
 بھلا نام تمہارا بڑید ہے میں نہیں
 کتاب کون ہے اتم کتاب کے بدلے
 شفیق روز قیامت کی آل اور عیوب
 دشمن کیوں ہوا اس انقلاب کے بدلے
 دیکھو جو اٹھوں بہشت دے فطوان
 اب ایک درویش اب کے بدلے

سلام
 اسے سلامی دیکھو نہ عید کرار کا
 ہاتھ ہے غفار کا سر اسد غفار کا
 دیکھو پیرس زخم ہے خراشی اس تلوار کا
 جس سے سر زخمی ہوا ہے عید کرار کا
 خنجر لے اہ مبارک میں کیا خون غلے
 دست گویا نام و نشان سادات کی سرکار کا
 عید سے نور روز عید شیعہ کو خورن کیا
 ظلمت نازہ دیکھو ابن لجم خوار کا

بجا ادب نے عین بچپن خود و احوال
 خون مجاہدین بہا یا قلدہ ابرار کا
 مومنوں کے سر سے اٹھتے ہیں لکیریں
 سر کھلا ہے سوگ میں ہر شیعہ دیندار کا
 دست اتم ہے کیوں شیعہ بولتے ہوں سینے گار
 ہو گیا باز و شکستہ اسد غفار کا
 اسے عید رکھتے سینے پٹے ہیں عیدری
 تغیر لگے گھر جا اور کے علم بردار کا

بدلتے رہتے تھے جلا کو شربت دیا
 وقت جب دیکھا فی نے تو بیچا افطار کا
 خون سرخ نشین لگی اور بیکر خرمی
 جبر کا نقش پاتھا طرہ عرش کی دستار کا
 ہے روایت جبکہ توبہ سے علی کو لچلے
 تھا در دولت پہ جمع غیرت لہار کا
 آئے اسے تہن کہا جدید سے یہ سلمان نے
 ملک بہت عرش اعظم حضرت غفار کا

لنگے سرسودی ہیں تیرے پرتقلان قاطع
 سنتے ہیں رگ پر نالاز زیب باپ کا
 لنگے یہ بولے علی بان جلو جاوے حسین
 واسطہ دو سبکو درج احد غفار کا
 ایک دن تھا یارب و اکث ان تھا غضب
 پھر نا تھا بلو سے مین کنبہ حیدر کرار کا
 اونٹ پر ننگے زیب اور شان پر پہن کا
 طوق آہن مین لگا تھا عابد بیار کا
 تمام

گر دشمنان سے کیا شش و پنج اے دبیر

ہے دو عالم میں وسیع کو ہرشت و عار کا

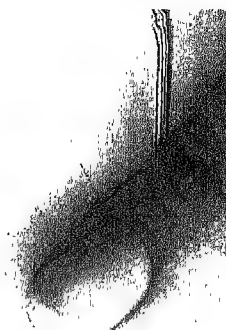
خاتمہ طبع

الحمد لله على جزيل نواله والصلوة على محمد وآله
 عزاداران و ماتم داران سبط رسول الثقلين و ذاکرین و الاتمکین مصائب و نوائب حضرت
 ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام کیلئے یہ نوید روح پرور باعث کمال مسرت و اطمینان ہے کہ اورنگ
 نشین یکتائی و بے ہمتائی۔ خدائے سخن جناب مرزا سلامت علی صاحب دبیر مغفور کے مرثیوں کی
 یہ جلد اول جو سابقاً اس مطبع عالی میں طبع ہوئی تھی۔ تمام تران مرثیوں کا مجموعہ تھی جو دستیاب
 ہوئے تھے۔ فی الحال بعض مبصرین سے معلوم ہوا کہ اس مجموعہ مطبوعہ میں بہت کچھ تصرفات غیر
 اور الحاقی کلام شامل ہے۔ لہذا مطبع نے سعی تمام و کوشش مالا کلام اس جلد اول کو بغرض
 صحت و توثیق مداح اہلبیت اطہار یگانہ روزگار جانشین حضرت دبیر و آقج طاب ثرا ہما
 یعنی جناب مرزا محمد طاہر صاحب رفیع دام بقائہ کی خدمت میں پیش کیا۔ اور جناب مدوح نے
 التماس مطبع کو شرف قبول عطا فرما کر از اول تا آخر کل مرثیوں کو اصل کلام جناب دبیر سے مطابق
 فرما کر کلام الحاقی سے پاک کر دیا اور تقریظ و توثیق بھی تحریر فرمادی۔ مطبع کو فخر ہے کہ بحمد اللہ یہ جلد اول
 اب مکمل اور قابل اطمینان شائقین ہے جسے بسر سیتی عالی و قار جناب منشی رام کمار صاحب
 دام اقبالہ مالک مطبع و نو لکشیور سٹیٹ ماہ ماہج ۱۳۹۷ء عین زیور طبع سے آراستہ کر کے
 شائع کیا گیا ہے امید ہے کہ ناظرین کرام اور ذاکرین و الامقام نہایت مرغوب اور پسند
 فرمائیں گے۔

و ما علینا الا البلاغ

1881

1881



غلط نامہ جداول قرانی مراد میں مرقوم

غلط	صحیح	صفحہ	بند	غلط	صحیح	صفحہ	بند
چھندگی	چھندگی	۱۱	۵۳	سے	ہے	۸۶	۵۰
بیٹوں کو	بیٹیوں کو	۱۶	۸۵	اترے	اترنے	۰	۵۱
پہر	پھر	۱۸	۱۰	چھوٹو	چھوٹو	۰	۰
گوخذر	گوش زد	۲۰	۲۲	چلتی	چلتی	۸۷	۵۵
اسی	اس	۲۷	۶۳	سے	ہے	۸۸	۶۶
زینب	زینب	۰	۶۶	اندر	اندر	۸۹	۶۷
اسید	اسپہ	۳۳	۱۰۲	رہج	رہج	۰	۶۸
مت	امت	۳۶	۱۱۸	درہم ہرہم	درہم و ہرہم	۰	۶۹
مڑی	بڑی	۳۸	۱۳۱	ذر	ذرا	۹۰	۷۳
گریبان	گریبان	۴۹	۱۳۸	شیرے	شیرے	۰	۷۵
آعدا	اعدا	۰	۰	یا	دیا	۰	۷۷
تلاطم	تلاطم	۴۱	۱۵۰	بت	بنت	۹۱	۸۱
پیٹھے	پیٹھے	۴۲	۱۵۳	باندے	باندھے	۰	۰
کہان	کہا	۰	۱۵۶	حانی	جانی	۰	۸۲
چھڑایا	چھڑایا	۴۳	۱۶۳	پھر	پھر	۰	۸۴
جوب	جوب	۴۵	۵	موسا	موسیٰ	۹۵	۱۰۴
راہداری	راہ داری	۴۶	۱۱	کیادہ	کیادہ	۹۷	۱۱۶
سہ	چشمہ	۴۹	۳۰	گردین	گردین	۹۸	۱۲۲
این	ابن	۵۱	۳۸	پنچوڑا	پنچوڑا	۰	۱۲۳
تجات	نجات	۰	۰	سری	پری	۰	۱۲۴
گیا	کیا	۰	۰	ین	تن	۱۰۱	۱۳۹
گھر	گھر	۵۲	۴۴	ڈیوڑی	ڈیوڑھی	۰	۱۴۴
اسید	اسپہ	۵۶	۶۸	سے	سے	۱۰۶	۱۱
عقبا	عقبی	۰	۷۳	لٹے	لٹے	۱۱۰	۳۶
الفرہ	نفرہ	۵۹	۸۸	متفق اللفظ	متفق اللفظ	۱۱۲	۴۶
جروت	جرات	۶۰	۹۵	حیدر	حیدر	۱۱۴	۵۸
ہین	مین	۶۶	۰	چیکے	چیکے	۱۲۲	۲۲
درندان	درزدان	۷۱	۲۶	ناوازن	ناوازن	۱۲۳	۲۷
میونکے	میونکے	۷۳	۳۷	سمندنگی	سمندنگی	۱۳۰	۶۷
سرس	سرس	۷۹	۸	جھک کر	جھک کر	۱۳۵	۱۰۱
نے	بے	۸۱	۲۱	بارہ	بارہ	۱۳۹	۱۲۴
سجاد	اسباء	۸۲	۳۰	سالی	سالی	۱۴۱	۱۳۳
ستاما	ستایا	۸۴	۴۲	فاتح	فاتح	۱۴۴	۳
اوجھتے	اوجھتے	۸۶	۴۹	باوا	باوا	۱۴۶	۱۴

غلط	صحیح	صفحہ	بند	غلط	صحیح	صفحہ	بند
علی کے	علی حقیقے	۴۷	۲۴	غلام	غلام	۲۴۰	۳۲
اک	ایک	۱۵۱	۴۵	اس گھری	اس گھری	"	۳۵
غلامو	غلاموں	۱۶۲	۱۰۹	وہ ملقا	وہ ملقا	۲۴۱	۴۲
بنا ہے	بیٹا ہے	۱۶۴	۱۳۲	اٹھکڑے	اٹھکڑے	۲۴۳	۵۳
مشکلا شانی	مشکلا شانی	۱۶۶	۹	غریب	غریب	۲۴۴	۵۸
دینکے	دینکے	۱۶۸	۱۹	یزیدی کی	یزیدی کی	"	۵۹
بچا	بہا	۱۶۹	۲۹	بھی	بھی	۲۴۸	۸۲
حقے	حقے	۱۷۱	۴۲	گراہ	گراہ	۲۴۹	۸۶
روہنے	روہنے	۱۷۳	۵۳	روہری	روہری	۲۵۲	۱۰۳
جدا	جدا حق	۱۷۵	۶۲	وہا ہم	وہا ہم	۲۵۵	۱۲۵
گھر	گھر	۱۷۶	۶۹	ڈال کے	ڈال کے	"	۱۲۶
وت	موت	۱۹۰	"	دیکھی ہے	دیکھی ہے	۲۵۶	۱۳۱
ہین	ہین	"	"	رفوہو	رفوہو	۲۶۰	۱۳
ہو	ہوں	۱۹۲	۸۲	دیجاہ	دیجاہ	۲۶۳	۳۵
سات	رسالت	۱۹۳	۸۵	لڑتے	لڑتے	۲۶۶	۵۰
بیج	بیج	۱۹۷	۱۰	تجھ	تجھ	۲۶۹	۶۹
کا	کا بین	۲۰۵	۵۶	پاوتہ	پاوتہ	"	۷۰
میر	مرا	۲۱۲	۱۰	دینکے	دینکے	۲۷۰	۷۷
یہی	بھی	۲۱۶	۲۲	کس	کس	۲۷۱	۸۲
بھٹ	چھٹ	۲۱۸	۳۵	مخبرہ	مخبرہ	۲۷۴	۱۰۱
بیج	بیج	۲۲۰	۴۸	سے	سے	"	۱۰۲
مرا دونکا	مرا دونکا	۲۲۱	۵۰	طنطنہ	طنطنہ	۲۷۵	۱۰۴
ٹھہر	ٹھہر	۲۲۲	۵۹	یقین	یقین	"	۱۰۹
اخذ	اخذ	۲۲۳	۶۵	نخس	نخس	"	"
دور	دو	۲۲۴	۶۹	جرات	جرات	۲۷۷	۱۱۸
میری	مری	۲۲۵	۷۲	ایسے	ایسے	۲۷۸	۱۲۷
پیدا	پیدا	"	۷۶	بضقہ	بضقہ	۲۷۹	۲۲۹
ہلکا	ہلکا	۲۲۸	۹۲	بیٹوں	بیٹوں	"	"
ترپ	ترپ	"	۹۶	یہ کیلے	یہ کیلے	۲۸۱	۱۰
بوچھا	بوچھا	۲۲۹	۱۰۱	بخنیہ کیا	بخنیہ کیا	۲۸۵	۳۴
برہنے	برہنے	۲۳۰	۱۰۴	پناہ دین	پناہ دین	۲۸۶	۳۹
طاب	طاب	۲۳۱	۱۱۳	اک	ایک	۲۹۴	۸۵
مے	مے	"	"	بھی ہین یہ قسمت	بھی ہین یہ قسمت	۳۲۶	۱۰
ہاؤ	ہاؤ	۲۳۲	۱۱۵	حضور ی ہین	حضور ی ہین	"	۱۱

فہرست مضامین جلد اول مرآئی جناب مرزا دبیر مرحوم

صفحہ نمبر	مضمون	ابتداء سے مرتبہ
۲	حال امام حسین علیہ السلام	۱ کہہ رستم پر جو علی کا گذر ہوا
۱۶	حال امام حسین علیہ السلام	۲ آدم کا دادرس بنی آدم میں کون ہے
۴۵	حال امام حسین علیہ السلام	۳ انگشتری عرش کا یارب نگیں دکھا
۴۶	اسیری اہلبیت - ورود شام و ملاقات حضرت عباس علیہ السلام	۴ جب عابد مریض کو داغ پد ملا
۷۸	روایت امام حسین از مدینہ ورود کربلا و ال جناب عباس علیہ السلام	۵ براہ علم ہے یہ عزا خانہ ہے کس کا
۱۰۵	صبح عاشور و آراستگی لشکر و شہادت امام حسین علیہ السلام	۶ جب ختم کیا سورہ و اللیل قمر نے
۱۱۹	ذکر صبح - وصیت ہندی لشکر طرین و جہاد و شہادت	۷ پیدا شعاع مہر کی مقراض جب ہوئی
۱۲۲	حال جناب عباس رضعت و جنگ و شہادت	۸ کس کا علم حسین کے ممبر کی زب ہے
۱۶۵	ثواب گریہ و جنگ و شہادت امام حسین علیہ السلام	۹ عصیان کے عارضہ سے جودل ناتوان ہوا
۱۷۹	فضائل روضہ سیدہ و حالات وفات و جہاد	۱۰ بلیقہس پاسبان ہے یہ کسکی جناب ہے
۱۹۶	شہادت امام حسین وفات خیم اہلبیت شام و شہادت	۱۱ خنجر جو بوسہ گا ہ پیمبر پہ چل گیا
۲۰۶	اسیری سید سجاد و آنا الحرم کلا شہادت امام حسین علیہ السلام	۱۲ جب کربلا میں عترت اطہار لٹ گئی
۲۱۳	فضائل مجلس و حال جناب علی اکبر علیہ السلام	۱۳ اے شمس و قمر نور کی محفل ہے یہ محفل
۲۳۵	رضعت و شہادت امام حسین و نوسہ جناب امام حسین علیہ السلام	۱۴ جب شامیونین صبح کی نوبت کا غل ہوا
۲۵۸	صبح - و ملح ناصر ان حسین و حال و شہادت	۱۵ جب سرنگون ہوا علم کمکشان شب
۲۸۰	فضائل اشک و جہاد و شہادت امام حسین علیہ السلام	۱۶ کس کی زبان سے پیاس نے پائی یہ آبرو
۳۰۸	احوال و شہادت و حالات شہادت امام حسین علیہ السلام	۱۷ مجھ پر افسوس ہے کہ میں نے اسے
۳۱۵	مرزا دبیر سے درجہ و شہادت	۱۸ جہاد میں جہاد میں مرتضیٰ ہوا
۳۲۵	آدمیتہ شہادت و جہاد	۱۹ جہاد میں جہاد میں ہوا
۳۳۵	جہاد و شہادت امام حسین علیہ السلام	۲۰ جہاد میں جہاد میں ہوا

صفحہ نمبر	ایرانے مرثیہ	مضمون
۲۱	ہر شہر کا شہرت ہے بیا بان کر بلا	۳۴۵ فضائل کر بلا و حال زائر و حال غنیف و شہادت
۲۲	کیا خلق حسن تھا حسن سب پر قبائین	۳۴۶ فضائل امام حسن و حال وفات و دفن
۲۳	رن میں بد بوستان پیر ہوا تباہ	۳۴۷ شب یازدہم محرم کو زوہر کا آب طعام لانا الحرم کیلئے
۲۴	جب داغ بیکسی نہ سکینہ اٹھا سکی	۳۴۸ وفات سکینہ زندان شام میں
۲۵	بہ بے خواب میں حاکم کو پیر نظر آئے	۳۴۹ رہائی اہلبیت از قید خانہ و مراجعت بوطون
۲۶	ہے عقد کی تاکید احادیث نبی میں	۴۰۳ عقد شہر بانو و حال شیرین
۲۷	کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے	۴۲۲ حال جناب عباسؑ - سراپا - جنگ و شہادت
۲۸	برہم بن صفین شاہ شہید انکی ہے آمد	۴۴۶ سراپا - جنگ و شہادت امام حسینؑ و گریہ فاطمہ
۲۹	روانہ نہ رہیں کہ جو شیر خوار ہوا ہے	۴۶۵ حال قاصد صفراء و حال علی اصغر و جنگ شہادت امام حسینؑ
۳۰	وہ کون دو روستہ کین جو آوارہ وطن عین	۴۸۷ حال پسران جناب مسلمؑ قید و شہادت
۳۱	زنجیر بہنم سے جب آزاد ہوا حر	۴۹۴ حال عون و محمد پسران جناب زینبؑ
۳۲	جب پریشان ہوئی مولا کی جماعت رنگین	۵۲۰ شہادت امام حسینؑ زینبؑ و درود پسرین مجاہدین بن یاد
۳۳	بریم سے بھی قبول کو تب سوا ملا	۵۲۶ عقد فاطمہ زہرا و حالات وفات معصومہ
۳۴	ناجی بخدا فرستہ اثنا عشری ہے	۵۴۰ معراج و حال عیری و عمل و وقت شہادت پانی لانا گد کا
۳۵	دست خدا کا قوت بازو حسین ہے	۵۵۶ سفر امام حسینؑ زندنیہ و درود کر بلا و جنگ شہادت امام حسینؑ
۳۶	دلشیں جسے ماتم فرزند جوان ہو	۵۷۴ حال علی اکبرؑ رخصت و جنگ و شہادت

نوٹ:- بکثرت رباعیان مختلف مرثیوں کے آئینہ ہیں۔

۱:- آخر جلد میں بعض سلا بھی ہیں۔

۲:- اسے مرزا محمد طاہر صاحب بقائمی ہے۔ آخر میں غلط نامہ بھی شامل ہے

غلط	صحیح	صفحہ	بند	غلط	صحیح	صفحہ	بند
دد	ددد	۳۳۴	۹	عمد	عمر	۲۳۷	۹۴
بیغیر	بیمبر	۳۳۵	۱۲	کبرے	کبری	۲۴۲	۱۳۸
غلط	علی	۳۳۶	۱۹	ظلاطم	ظلاطم	۲۴۶	۵
بیچین	بیچین	۳۳۷	۲۷	لوالعزم	اولوالعزم	۲۵۰	۲۸
یہ رودگر	رودگر	۳۳۸	۳۴	ارٹے	ارٹھائے	۲۶۵	۲
دیکھوں کی	دیکھوں کی	۳۴۲	۴۰	منہجہ سالاجہم	منہجہ سالاجہم	۲۶۷	۱۳
مسطور	مسطور ہونچکا	۳۴۷	۴۸	بیشرب	بیشرب	۵۰۹	۹۴
بیان	بیان	۳۵۱	۴۰	دردرد	دردرد	۵۲۶	۳
نذر	نذر	۳۵۲	۴۰	سے	سے	۵۲۹	۲۳
دوار	دور	۳۵۷	۷۹	خو	جو	۵۳۲	۵۱
مشکو	شاد	۳۵۹	۸۷	غلا	غدار	۵۵۱	۷۷
شاہ شہد	شاہ شہدا	۳۷۴	۷۹	گلخن	گلخن	۵۵۷	۹
خوہر	خواہر	۳۸۰	۱۹	بیر	بیر	۵۵۸	مطلع
فاقہ کشوں کو نہیں	فاقہ کشوں کو نہیں	۳۸۱	۲۷	سے	سے	۵۶۱	۳۱
کی	کہ	۳۸۹	۳۲	کیجئے کاسفارش	کیجئے کاسفارش	۵۶۵	۵۳
۱۳	۳۱	۴	۴	آئی	آئی	۵۶۹	۸۳
ہے	ہیں	۳۹۷	۲۲				
اندون کو	رائڈون کو	۴۰۰	۳۷				
میو ادن کو	میو ادن کو	"	۴۲				
جلوہ دار	جلوہ دار	۴۰۴	۱۰				
سیدالاکویا	سیدالاکویا	۴۰۸	۳۵				
دستے	ڈھلتے	۴۲۷	۳۱				
نمد	ضو	۴۲۶	۳۰				
لیوتر	کبوتر	۴۳۶	۸۹				

مرثیہ انیس جلد اول

ناظرین نے مرثیہ میر انیس پہلے بھی دیکھا ہے
اسلئے اُن کو بہ مشکل یقین آئیگا کہ اس مرتبہ اس
جملہ طبع جدید میں کیا کیا تغیرات ہوئے۔ ہم
یقین دلاتے ہیں کہ یہ لحاظ طباعت کتابت
صفائی و صحت کے یہ اب اس درجہ بہتر و
اعلیٰ ہوگا کہ اس سے پہلے آپ نے شاید
کبھی مرثیہ انیس کو اس بہتر صورت میں نہ دیکھا
ہوگا اسکی تصحیح کے لئے خاص خاص مرثی فرام
کر کے ان سے مقابلہ کیا گیا ہے قیمت عام

میں چھ روپے و پچیس صنفیہ بکٹوں میں



Handwritten notes and signatures at the top of the page, including "Library" and "Aligarh Muslim University".

CALL ACC. No.

AUTHOR

TITLE

<p>Y. 107.56</p> <p><i>Exm.</i></p>	<p><i>497</i></p>	<p><i>Must be checked at the time of issue</i></p>	<p><i>107.56</i></p>
-------------------------------------	-------------------	--	----------------------



Maulana Azad Library **ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY**

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.

